اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے قلم سے شریعت کے بارے انمول تحفہ

مکمل 3 حصے

احکامِ شریعت

مع مختصر حالات

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت

تصنیف لطیف

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قادری

کتب خانہ امام احمد رضا

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

www.waseemziyai.com

August-2018

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء

شعبہ حفظ: 145

شعبہ ناظرہ: 200

درسِ نظامی: 105

شعبہ تجوید: 11

اور انہی شعبہ جات میں سے 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ و ناظرہ: 14 اساتذہ

شعبہ درسِ نظامی و تجوید: 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم (اسکول): 11 اساتذہ

باورچی: 2

خادم: 4

چوکیدار: 2

کل طلباء کم و بیش 461 اور پورا اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD.BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE:MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA(TRUST)
ACC NO:00500025657003 - branchcode:0050

@markazuloloom

waseem ziyai

www.waseemziyai.com

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے قلم سے شریعت کے بارے انمول تحفہ

مکمل 3 حصے

احکامِ شریعت

مع مختصر حالات
اعلیٰ حضرت امام اہل سنت

تصنیف لطیف

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی

کتب خانہ امام احمد رضا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ●●●---●●● احکامِ شریعت

مصنف ●●●---●●● اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی ●●●---●●● علامہ مخدوم محمد عبدالعزیز چشتی

اشاعت اوّل ●●●---●●● محرم الحرام 1433ھ 2012ء

صفحات ●●●---●●● 352

کمپوزنگ ●●●---●●● عزیز کمپوزنگ سنٹر لاہور 0344-4996495

زیر اہتمام ●●●---●●● عبدالشکور رضا

ناشر ●●●---●●● کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور

قیمت ●●●---●●● =/280 روپے

ملنے کے پتے

1	قادری رضوی کتب خانہ، گنج بخش روڈ لاہور	042-37213575
2	علامہ فضل حق پبلی کیشنز، دربار مارکیٹ لاہور	0300-7241723
3	اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک راولپنڈی	051-5536111
4	مکتبہ قادریہ، میلادِ مصطفیٰ چوک سرکار روڈ، گوجرانوالہ	055-4237699
5	مکتبہ بابا فرید، چوک چٹی قبر پاکپتن شریف	0301-7241723
6	مکتبہ غوثیہ عطاریہ، اوکاڑہ	0321-7083119
7	مکتبہ برکات المدینہ، کراچی	0213-4219324
8	مکتبہ غوثیہ، کراچی	0213-4910584
9	مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی	0213-2216464
10	نورانی ورائٹی ہاؤس، ڈیرہ غازی خان	0321-7387299
11	مکتبہ المجاہد، بھیرہ شریف	048-6691763

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فہرست

احکام شریعت (حصہ اوّل)

سوانح حیات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	20
احناف کے نزدیک مچھلی کے سوا تمام دریائی جانور حرام ہیں	31
جھینگا مچھلی کی ہی ایک قسم ہے	31
چھوٹی مچھلیاں جن کے پیٹ سے آلائش نہیں نکالی جاسکتی ان کا کھانا مکروہ تحریمہ ہے	32
جھینگا نہ کھانا اولیٰ ہے	33
یارسول اللہ یا ولی اللہ یا علی مشکل کشا کے الفاظ سے ندا کرنا اور وسیلہ جانتے ہوئے	34
ان سے مدد طلب کرنا بالکل جائز اور روا ہے، اس کا ثبوت اور اس کے دلائل	34
پولیس کی وردی اور کفار کی دھوتی پہن کر نماز ادا کرنے کا کیا حکم ہے	35
کافر کے جھوٹے کا حکم	36
تحقیق یہ ہے کہ کافر کے جھوٹے سے پرہیز کرنا ضروری ہے	37
ظہر کی چار سنت پڑھ لیں پھر سہوا فرض کی چار سنت کی نیت کر لی دو سنت پڑھ کر آخری دو میں فرض کی نیت کی کیا اس طرح ادا ہو جائیں گے؟ اس کا حکم	40
فرض کی آخری دو رکعتوں میں میں فاتحہ کے بعد سہوا سورت ملالی تو کوئی حرج نہیں	42
بندوق سے مرا ہوا جانور حرام ہے۔ ہاں موت واقع ہونے سے پہلے ذبح کر لیا گیا تو حلال ہے	47
ہر قسم کا شکار تفریحاً بالاتفاق حرام ہے۔	50
تانبے کے برتن میں بلا قلعی کئے کھانا پینا وضو کرنا مکروہ ہے۔	51
مٹی کے برتن تواضع کے زیادہ قریب ہیں	51
یہ عقیدہ رکھنا کہ فلاں درخت پر شہید مرد رہے ہیں اور اس عقیدہ کے تحت وہاں فاتحہ دلانا وغیرہ محض واہیات خرافات اور جاہلانہ حماقات ہیں۔	53
حقوق والدین کا نفیس بیان	53

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نماز وتر میں دعا قنوت کی جگہ قل ہواللہ پڑھنے کا حکم	65
کن کیا اڑانا اور اس کی ڈور لوٹنا حرام ہے	66
کتا پالنے، کبوتر پالنے اور بٹیر بازی و مرغ بازی وغیرہ کا شرعی حکم	67
کتے کے پکڑے ہوئے شکار کا حکم	70
نمازی کے آگے سے گزرنا گناہ ہے اس مسئلہ کی پوری تفصیل	74
جواب سلام کا جائز اور ناجائز طریقہ	77
قوالی مزامیر کے ساتھ سننا حرام ہے	84
اذان میں حضور ﷺ کے نام پر ناخن چومنا مستحب ہے لیکن خطبہ میں نہ چاہئے	90
مزارات اولیاء کرام پر روشنی کرنا اور چادریں چڑھانا جائز ہے نفیس تحقیق	91
محمد نبی، احمد نبی، نبی احمد رکھنے حرام ہیں	97
غفور الدین نام رکھنا بھی منع ہے	101
کلب علی، کلب حسن، کلب حسین، غلام علی وغیرہ اسماء کے ساتھ محمد علی یا محمد غلام علی ملا کر لکھنا یا بولنا ٹھیک نہیں	102
بدر الدین، نور الدین، تاج الدین وغیرہ نام بھی اچھے نہیں۔ ہاں بزرگوں کے ناموں کے ساتھ لوگوں نے توصیفانہ القاب لگائے یہ درست ہے۔	102
علی جان، محمد جان نام جائز ہیں	105
محمد و احمد نام کے فضائل از احادیث	105
بدمذہب کی بخشش نہیں	107
مولوی عبدالحی لکھنوی کے ایک فتویٰ پر تنقید	117
جو شخص اپنے آپ کو حضور ﷺ کو مملوک تصور نہیں کرتا وہ حلاوت ایمان سے محروم رہتا ہے	122
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مالک جہاں ہونے کا مطلب	124
موسم سرما اور گرما میں وقت زوال کی تحقیق	127
جدول نصف النہار حقیقی و شروع وقت ظہر بریلی	128

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ایمان کی تعریف اور کمال ایمان	129
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا اعتقاد رکھنا چاہئے	130
غلہ خریدنے کے لیے پیشگی روپیہ دینے اور نرخ مقرر کر لینے کی تحقیق	133
بیع غلہ کی بعض صورتیں جو قطعاً سود ہیں	133
شہر میں متعدد جمعہ ادا کرنے کا مسئلہ	134
طلاق کی اقسام	135
زکوٰۃ کے نصاب اور بعض دیگر مسائل زکوٰۃ کی تحقیق	136
صدقہ فطر کا وزن اور اس کے چند مسائل	136
مسجد میں ہنسنا اور دنیا کی باتیں کرنا سخت منع ہے	137
حرام روپے کو نیک کاموں میں صرف کرنے کا حکم	138
محصول چنگی کی ملازمت کرنے کا حکم	138
کفار کی اقسام۔ بدترین کفار کون ہیں؟	139
مسجد میں مانگنا اور سوال کرنا	141
خیرات کا ناجائز طریقہ	142
بعض آداب مسجد کا بیان	143
اجرت مقرر کر کے قبر پر قرآن مجید پڑھانا حرام ہے جائز صورت کا طریقہ	144
ایک بیمار کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی	144
بیمار کے ساتھ کھانے میں کوئی حرج نہیں اس مسئلہ کی پوری تحقیق	145
تثویب مستحسن ہے۔ مثویب کی وہ مستحسن صورتیں جن کو وہابیہ بدعت کہتے ہیں	146
تمباکو پان کھا کر قرآن مجید، درود شریف اور وظائف کرنے کا حکم	147
پڑوسی کے حقوق کا بیان	148
نیاز اور فاتحہ میں فرق اور فاتحہ کا طریقہ	150
سیاہ خضاب لگانا حرام ہے۔ زرد یا سرخ اچھا ہے	150
قادیانی، رافضی، تبرائی، یہودی اور نصاریٰ وغیرہ کے ذبیحہ کا حکم	151

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قادیانی، رافضی، وغیرہ اور اہل کتاب کے ساتھ نکاح کرنے کا حکم	152
بیع صرف اور سود کی بعض صورتوں کا بیان	153
ذبیحہ کے ایک ضروری مسئلہ کا بیان	154
حقوق والدین	155
شیعوں کی مجالس میں جانا، ان کے مرثیے سننا اور ان کی نیاز کی چیز لینا حرام ہے	155
محرم میں سبز اور سیاہ کپڑے پہننا منع ہے کہ علامت سوگ ہے	155
محرم شریف سے متعلق بعض ناجائز باتوں کا بیان	156
شانوں تک بال رکھنا جائز بلکہ سنت ہے اس سے زائد حرام ہیں	156
کن لوگوں کی امامت جائز اور کن کی حرام اور کن کی مکروہ ہے	157
داڑھی منڈانے والے یا خشخاش رکھنے والے اور حد شرع سے کم کرنے والے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمہ ہے۔	157
عورت و مرد کے ایک دوسرے پر حقوق کا بیان	158
ننگے سر نماز پڑھنے کا حکم	159
ذبح کے وقت اگر ساری گردن کٹ گئی تو ذبیحہ حلال ہے	159
تیجے کے چنے صرف فقیر کھا سکتا ہے بزرگوں کی فاتحہ غنی فقیر سب کھا سکتے ہیں کہ یہ تبرک ہے	160
ذبح پر اجرت لینا جائز ہے اس کی امامت درست ہے	161
بزرگوں کا شجرہ پڑھنا جائز ہے اور اس کی امامت درست ہے	162
مسجد میں کھانے پینے کا حکم	163
دو بہنوں سے بیک وقت نکاح کرنے اور ان کی اولاد کا حکم	164

(حصہ دوم)

وقت مغرب کی تحقیق	167
چند مسائل زکوٰۃ	168

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قربانی کس پر واجب ہے	169
نماز قضا کی نیت کا طریقہ	170
قضا نمازیں پڑھنے کا مختصر اور آسان طریقہ	170
عورت اپنے ایام عدت کس مکان میں پورے کرے	171
امامت سے متعلق ایک مسئلہ	171
طوائف کا بیٹا اگر مسائل نماز طہارت کا پوری طرح واقف ہو تو اس کے پیچھے نماز درست	171
کون سی دعوت سنت ہے اور کونسی دعوت قبول کرنی چاہیے اور کون سی نہ کرنی چاہیے	172
شب معراج کے متعلق ایک جھوٹی روایت کی تردید	173
مصنف کتاب معارج النبوۃ کی ثقاہت یا عدم ثقاہت	173
طوائف کی حرام آمدنی سے میلاد شریف پڑھنے کا حکم	173
مجلس میلاد میں بعد میلاد شریف ذکر شہادت امام حسن رضی اللہ عنہ اور واقعات کربلا پڑھنا منع ہے	173
خاتون جنت حضرت سیدۃ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے متعلق ایک غلط روایت کی تردید	173
روافض کی مجالس مرثیہ وسوز خوانی میں شریک ہونا حرام ہے	173
میلاد شریف پڑھنے کی اجرت مقرر کرنا منع ہے	173
شب معراج حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مع نعلین شریف عرش پر تشریف لے جانے کی روایت موضوع ہے	173
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کو عذاب میں جاننا جھوٹ افترا اور بہتان ہے مسائل شرعیہ کو جانتے ہوئے نہ ماننا گمراہی ہے	174
مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کرنے کا حکم	176
برطانوی دور اقتدار میں ہندوستان سے ہجرت کا مسئلہ	176
اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تحریک خلافت میں حصہ کیوں نہ لیا	176
پتہ یا درخت تسبیح سے غفلت کی وجہ سے سزا گر جاتا ہے کیا بعد سزا دوبارہ تسبیح میں مصروف ہو جاتا ہے یا نہیں؟	177
اللہ تعالیٰ کا ذکر ضمیر مفرد سے بہتر ہے یا ضمیر جمع ہے؟	178

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بچہ کس عمر کو پہنچے تو اس کو بسم اللہ شروع کرانی چاہیے 179

اپنے شیخ کے وصال کے بعد کسی دوسرے بزرگ سے بیعت کا حکم 179

جمعہ کے دن احتیاط الظہر کا مسئلہ 180

داڑھی منڈے آدمی کے متعلق اگر یہ معلوم نہ ہو کہ مسلمان ہے یا کافر تو اس سے ابتداء سلام جائز نہیں 180

حضور علیہ السلام کی چادروں پشتوں کو درود فاتحہ جائز ہے 180

یزید پلید کے اسلام و کفر کا حکم 181

غنی صدقہ کھا سکتا ہے یا نہیں اس کی تحقیق 181

فرشتوں پر درود و فاتحہ پڑھنے کا حکم 181

نذر مانی کہ کا ہو گیا تو نذر مسجد میں لے جاؤں گا ایسی نذر امیر، غریب سب کھا سکتے ہیں 181

مردہ کی طرف سے جو کھانا دیا جائے وہ صرف غریب کھا سکتا ہے 182

ختنہ کی تقریب میں عام دعوت کرنا درست ہے 182

ایک آدمی کے ذمہ نماز، روزہ، حج اور صدقہ وغیرہ ہو اور وہ ادا کئے بغیر مر جائے تو ادائیگی کا طریقہ 182

وراثت کا ایک مسئلہ 183

عورتوں کا مزارات پر جانا منع ہے 183

اولیاء کرام اپنی قبور میں تصرف فرماتے ہیں 183

نفی تصرف کی ایک بے ہودہ دلیل کا رد 184

مزامیر کے ساتھ قوالی حرام ہے 184

کسی قبر سے چراغ کی روشنی کا نمودار ہونا صاحب قبر کی بزرگی کی دلیل ہو سکتی ہے؟ اس کی وضاحت 184

قبر پر درخت لگانا قبرستان کی حفاظت کے لیے چار دیواری بنانا درست ہے 184

زندہ بزرگوں کا وصال یافتہ بزرگوں سے ہم کلام ہونا بکثرت ثابت ہے 185

اللہ تعالیٰ کے اسماء کا شمار ناممکن ہے یوں ہی حضور علیہ السلام کے اسماء مبارکہ بھی بے شمار ہیں 185

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص میں بھی حضور ﷺ کی نعت پائی جاتی ہے	185
وصال یافتہ بزرگ اگر خواب میں اپنے مرید کو کوئی کام بتائے تو اگر وہ کام موافق شروع ہو تو اس کا کرنا اچھا ہے	185
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لال کافر کو مارنے کا قصہ بے اصل ہے	186
ستون حنانہ آخرت میں جنت کا درخت بنے گا	186
فرعون وغیرہ کے دعویٰ الوہیت اور حضرت منصور رضی اللہ عنہ وغیرہ کے انا الحق کہنے میں فرق ہے	186
جس زمین کی مال گزاری مالک دیتا ہو اس میں پانی ٹھہرا اور مچھلی ٹھہری تو مالک اس مچھلی کی ملکیت کا دعویٰ کر سکتا ہے	186
نماز میں کثرت رکوع وسجود کی نسبت طول قیام بہتر ہے	186
نماز میں ٹوپی گر جائے تو اٹھا کر سر پر رکھ سکتا ہے مگر بار بار نہ کرے	186
رکوع میں کسی کے لیے دیر کرنے کی نفیس تحقیق	186
بھول کر رکوع میں چلا گیا اور دعا قنوت نہ پڑھی اب واپس قیام کی طرف نہ آئے غرض قرأت کی مقدار	187
عورت حج کو جانا چاہے شوہر نہ جانے دے اس مسئلے کی تحقیق	189
نماز کا وقت جا رہا ہے شوہر نماز کے علاوہ کوئی اور حکم دے تو مسئلہ یہ ہے کہ نماز پڑھے اور شوہر کا حکم نہ مانے	189
مجلس میلاد شریف میں آخر وقت میں قیام کی وجہ۔ وہابیہ کے سوال کا جواب	190
کسی باطل فرقے کے عقائد پسند کرنا کفر ہے	190
تعدیل ارکان نہ کرنا گناہ ہے نماز واجب الاعادہ ہے	191
عورت شوہر کی اجازت کے بغیر بھی مرید ہو سکتی ہے	191
کفو کا مسئلہ	191
پہلی رکعت میں ایک سورت پڑھی دوسری میں اس سے پہلی پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی مگر قصداً ترتیب بدلنا گناہ ہے	192
غیر عربی الفاظ کو خطبہ میں ملانا خلاف سنت متوارثہ ہے	192

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سفر شرعی کی حد	192
تین اوقاف مکروہہ میں تلاوت قرآن میں بہتر نہیں	193
آیات میں وقف کا مسئلہ	193
بھنگ، چرس وغیرہ کا قلیل مقدار میں استعمال بھی گناہ ہے۔	193
بعض کلمات کفریہ کا بیان	194
طلاق کا ایک مسئلہ	194
ایام حمل میں طلاق نہ دینی چاہئے اگر دے تو ہو جائے گی	194
آیات کی ترتیب بدل جانے کے باوجود نماز ہو جاتی ہے الخ	195
سود کی بعض صورتیں	195
قربانی کس پر واجب ہے؟	195
فساد معنی اگر ہزار آیت کے بعد بھی رونما ہو تو نماز جاتی رہے گی	196
غلط اذان سے نماز مکروہ ہوتی ہے	196
نابالغ کے پیچھے بالغ کی کوئی نماز نہیں ہو سکتی	196
نابالغ کی اذان کا مسئلہ	196
چاندی کی انگوٹھی ایک نگ کی ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی جائز ہے	196
باقی کسی طرح کی انگوٹھی جائز نہیں	197
گھڑی کا سونے چاندی کا چین مرد کو حرام ہے۔ اور دوسری دھاتوں کا ممنوع ہے اسے پہن کر نماز مکروہ تحریمی ہے	197
سونے چاندی کے بلا زنجیر والے بٹن مرد کو جائز ہیں	197
سونے چاندی کے زنجیر والے بٹن مرد کو کسی صورت جائز نہیں	197
جس نے فجر یا ظہر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں اس کے امام بننے کا مسئلہ	197
نماز کے لیے سوتے آدمی کو ضرور جگانا چاہیے	197
تکبیر بیٹھ کر سننا مسنون ہے کھڑے ہو کر سننا مکروہ ہے	198
صرف ایک تکبیر کہہ کر رکوع میں جماعت کے ساتھ مل گیا نماز ہو گی یا نہیں؟	198

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

غسل ضروری سے متعلق ایک مسئلہ	198
داڑھی منڈانے والا، خشخاشی رکھنے والا اور حد شرع سے کم کرنے والا فاسق معلن ہے اسے امام بنانا گناہ ہے فرض ہو یا تراویح الخ۔	198
شرعی داڑھی کی مقدار	199
طلوع آفتاب سے کم از کم بیس منٹ بعد قضا وغیرہ پڑھنے کا حکم ہے	199
بیس منٹ تک انتظار واجب ہے	199
میت کے گرد قبر کو پختہ بنانا درست نہیں۔ اوپر کا حصہ پختہ ہو تو کوئی حرج نہیں	199
غلط فرقہ والوں اور یہود نصاریٰ کی ملازمت کا حکم	199
عورت کے لیے پردے اور زیارت والدین کا مسئلہ	199
ذکر جہر جائز ہے اور اس کی جائز حد کا بیان	200
جو شخص نماز، کلمہ وغیرہ نہ جانتا ہو اور سیکھنے کا کہو تو انکار کرے ایسے شخص کو شخص کو نئے سرے سے مسلمان ہونا چاہیے	200
برائے تعلیم وہابی سنی بن کر مناظرہ کرنا بھی درست نہیں	200
کفار کو اخلاق میں اچھا کہنا بھی گناہ ہے	201
لاوارث کے ترکے کا مسئلہ	201
نماز کی تحقیر کرنے، عذاب الٰہی کو ہلکا جاننے اور قادیانی کی حمایت کرنے والا انسان اسلام سے خارج ہو جاتا ہے	202
قادیانوں سے میل جول، معاملت حرام ہے	202
بدمذہبوں سے میل جول رکھنے والا فاسق معلن ہے امامت کے لائق نہیں	202
جہیز عورت کا حق ہے	203
فصیل حوض مسجد سے خارج ہوتی ہے	203
جن عورتوں کے ساتھ نکاح جائز اور جن کے ساتھ ناجائز ہے ان کا بیان	204
روافض زمانہ علی العموم مرتد ہیں ان سے میل جول وغیرہ حرام ہے	204
میت کے لیے صدقہ اور اسقاط کا مسئلہ	205

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

افیون کی تجارت کا حکم	206
پیر سے بھی پردہ ضروری ہے	206
عورتوں سے خلط ملط رکھنے والے پیر کی بیعت نہ ہو	206
بیمہ کا شرعی حکم	206
نسب باپ کی طرف سے چلتا ہے	207
آخری چہار شنبہ کی کوئی اصل نہیں	207
پیر، استاد کی تعظیم مسجد میں بھی جائز ہے	208
عالم دین کے قدموں کو بوسہ دینا سنت ہے اور قدموں پر سر رکھنا جہالت ہے	208
عورت بلا اجازت کہاں جا سکتی ہے اور کہاں نہیں جا سکتی؟	208
صرف احتمال سے کہ یہ ولد الزنا ہے شرعی باپ کے ترکے سے محروم نہیں ہو سکتا	212
دعوت ولیمہ اور ختنہ کا اعلان کرنا درست ہے	214
نیوتے کی رسم درست ہے	214
رام چند وغیرہ نبی نہیں تھے	217
درخت یا پتہ تسبیح سے غفلت کی وجہ سے کاٹ دیا گیا بعد سزائے غفلت تسبیح میں مشغول نہیں ہوتا	217
موالات کفار حرام ہے مبسوط اور عمدہ بحث	218
زن مرتدہ کے بعض احکام کا بیان	219
جمعہ کی اذان ثانی مسجد کے اندر خلاف سنت ہے	234
خلفائے راشدین کے زمانہ میں بھی یہ اذان خارج مسجد ہوتی تھی فقہ حنفی کی معتمد کتابوں میں یہ مسئلہ مذکور ہے	234
خلاف حدیث وفقہ رواج پر اڑنا برا ہے	234
بدعت کونسی بات ہے؟	236
مکہ معظمہ میں بھی اذان خارج مسجد ہوتی ہے	237
مردہ سنت کو زندہ کرنا بڑا ثواب ہے	239

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

علمائے کرام کا فرض منصبی ہے کہ مردہ سنتوں کو زندہ کریں 240

حوض کی فصیل خارج مسجد کے حکم میں ہے جبکہ پہلے سے ہی وہ حوض کے لیے مختص کی گئی ہو 240

لکڑی کا منبر سنت ہے 240

عبدالمصطفیٰ لکھنا اور کہلانا بالکل جائز ہے اس کے دلائل 241

ناپاک گھی کو پاک کرنے کا طریقہ 244

مونچھیں اتنی بڑھانا کہ منہ میں آئیں حرام ہیں 245

خطبہ جمعہ میں سلطان اسلام کا نام لے کر اس کے لیے دعا کرنے کا حکم 245

سر پر شال ڈال کر نماز پڑھنے پڑھانے کا مسئلہ 246

ولد الزنا کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے 246

ملفوظات اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرض اٹھرا کے متعلق تعویذ 247

بڑ چراغ روشن کرنے کی ترکیب 248

خرابی دماغ کا علاج از آیات قرآنی 250

حضور علیہ السلام کا کمبل اوڑھنا ثابت ہے 250

پیراہن میں کتنے کپڑے ہوتے ہیں 250

موم بتی مسجد میں جلانے کا حکم 250

ولایت کی بنی ہوئی موم بتی کا حکم 250

نماز کا ایک مسئلہ 251

جماعت ثانیہ صرف جائز ہے اصل جماعت اول ہے 251

نماز جنازہ میں تین صفیں کی جائیں 251

جانور ذبح کر کے سری چوراہے میں پھینکنا وغیرہ حرام اور اضاعت مال ہے 252

خطبہ نکاح بھی کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے 252

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

معلم بچوں سے کام کرا سکتا ہے یا نہیں؟ اس کی وضاحت	252
میلاد خواں کے ساتھ امرد شامل نہ ہونا چاہئے	252
نوشہ کے اوبٹن ملنا جائز ہے	252
نماز قصر کا ایک مسئلہ	252
وطن اصلی اور وطن اقامت کا ایک مسئلہ	253
وہابی نکاح پڑھاتے تو نکاح ہو جاتا ہے مگر حرام ہے	253
ولیمہ زفاف کی سنت ہے	253
نکاح کے بعد چھوہارے لوٹانا حدیث سے ثابت ہے	253
سیاہ خضاب حرام ہے	253
صحابہ رضی اللہ عنہم جہاد کی غرض سے خضاب لگاتے تھے	253
نماز قصر نہ تھی اور قصر پڑھ لی تو اس کا اعادہ ضروری ہے	253
مسجد کی زمین کی بیع حرام ہے اگر چہ مسجد ویران ہو چکی ہے	254
نماز جنازہ میں جلدی کرنے کا مطلب	254
مردہ کے ساتھ مٹھائی وغیرہ قبرستان میں لے جانا منع ہے	254
حرمت مصاہرۃ کا مسئلہ	254
بعض عورتیں نور نبی کریم علیہ السلام کی تمنا میں فوت ہو گئیں	255
حیلہ اسقاط سے کس قدر کفارہ ادا ہوتا ہے؟	255
خطبہ کے وقت عصا ہاتھ میں نہ لینا اولیٰ ہے	255
دیہات میں جمعہ پڑھنے کا مسئلہ	255
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھانے میں کفارہ لازم نہیں	256
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھانا بے ادبی ہے	256
تانبے، پیتل وغیرہ کا خلال گلے میں لٹکانا منع ہے	256
جوان غیر محرم عورتوں کے سلام کا جواب دل میں دینا چاہیے	256
سنت فجر اول وقت میں پڑھنا اولیٰ ہے	256

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ظہر کی اول سنت پڑھے بغیر جماعت نہ کرائے 256

جمعہ کی پہلی چار سنتیں خطبہ کی وجہ سے اگر رہ جائیں تو نماز کے بعد ضرور انہیں پڑھے 256

ہندو کسی جائز مقصد کے لیے آڑھت لیں جائز ہے 257

دست غیب کے لیے دعا کرنا حرام ہے 257

کیمیا کوئی شے نہیں 257

اصل دست غیب جو قرآن نے بتایا ہے 257

علم باطن کا ادنیٰ درجہ 258

غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے 258

عالم کی تعریف 258

ماجدہ کے لیے کم از کم اسی برس درکار ہیں 258

(حصہ سوم)

شطرنج اور ناش کھیلنا ناجائز ہے 261

سود اور رشوت کا مال صرف زبانی توبہ سے پاک نہیں سکتا 261

لباس کے متعلق ایک قاعدہ کلیہ 261

طواف قبر اور سجدہ قبر ناجائز ہے 262

بوسہ قبر بھی منع ہے 262

نقالوں وغیرہ کو دینے کا حکم 262

ایک دوسرے پر آم کی گٹھلیاں مارنا ممنوع ہے 263

بیل بکرے وغیرہ کو خصی کرنا بالاتفاق ناجائز ہے 264

وہابیوں کے پاس اپنے بچوں کو پڑھانا حرام حرام حرام ہے 265

انگریزوں کی نوکری کرنا درست ہے اگر اس میں کوئی عذر شرعی مانع نہ ہو 265

جھوٹے کام کا جوتا بھی مرد کو مکروہ ہے 265

بعد موت مرد عورت کو دیکھ سکتا ہے چھو نہیں سکتا 266

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

عورت چھو بھی سکتی ہے اور غسل بھی دے سکتی ہے	266
بدمذہبوں کے ہاں کے پریس میں نوکری کرنا ان کے کلمات ملعونہ لکھنا یا چھاپنا اشد گناہ اور موجب لعنت ہے۔الخ	267
نامحرم اندھے سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے	270
کبوتر بازی، مرغ بازی وغیرہ حرام	271
ایک رباعی جو نہ پڑھنی چاہئے	271
ایصال ثواب کا طریقہ	271
حقہ کے پانی سے وضو جائز ہے	272
سوتی موزوں پر مسح درست نہیں	272
جنبی شخص سلام کا جواب دے سکتا ہے مگر بعد از تیمم بہتر ہے	273
بے وضو آیات قرآنی کو ہاتھ لگانا منع ہے	274
معذور سے متعلق چند مسائل نماز	274
جنبی کے پسینے سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے	275
پڑیا سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے کا حکم	275
شبہہ سے کوئی چیز نہ پاک نہیں ہوتی	276
مردہ جانور کی ہڈی پاک ہے	278
بچے کا پیشاب ناپاک ہے	278
لحاف وغیرہ ناپاک ہو جائے تو اسے پاک کرنے کا طریقہ	278
نجاست کا ایک مسئلہ۔نجاست کا دوسرا مسئلہ	279
ہنود کی اشیاء خوردنی دودھ، گھی، ترکاری کا استعمال مسلمان کے لیے جائز ہے مگر تقویٰ یہ ہے کہ پرہیز کرے۔	280
لوح محفوظ کی حقیقت	281
لوح محفوظ میں لکھا ہوا تغیر و تبدل سے محفوظ ہے	281
نسخ صحف میں ہے لوح میں نہیں	281

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مطلقاً ترک تدبیر جہل شدید اور اسباب پر اعتماد تام ضلال بعید ہے 281

شقی ازلی درست نہیں ہوسکتا 281

اللہ تعالیٰ حاکم حقیقی ہے سب اس کے محتاج ہیں 282

علم غیب انبیاء کی بحث 282

حقہ کے متعلق تحقیق بسیط 283

حقہ کے متعلق مزید ایک فتویٰ 284

بدمذہبوں کو دوست بنانے والا ہرگز امامت کے لائق نہیں 295

اپنا حق حاصل کرنے کے لیے جھوٹی بات کہنا کہاں تک جائز ہے؟ 296

اپنے حق کے وصول کے لیے زبردستی کرنا جائز ہے یا نہیں؟ 302

فقہی مسائل میں غیر مسلک کے علماء یا ان کی کتب مثلاً احیاء العلوم وغیرہ کی سند کافی ہے یا نہیں؟ 303

نماز عشاء کے فرض وتر کے بارے میں 303

کتب عقائد میں اثبات نبوی ﷺ کے بارے میں احادیث کے حوالے کس نے کن الفاظ سے تخریج کئے ہیں 305

عورت کو محارم اور غیر محارم مرد اور عورتوں کے سامنے جانا جائز ہے یا نہیں؟ 305

چاندی سونے کی گھڑیاں رکھنا یا سیم وزر کے چراغ بغرض اعمال جلانا جائز ہے یا نہیں؟ 318

میت کی تعزیت کے لیے آنے والوں کی پان چھالیا وغیرہ سے تواضع کرنا اہل میت کے لیے کہاں تک جائز ہے 320

روافض معتزلہ کا جنت میں رویت باری کا منکر ہونا اور ماں باپ کے رکھے ہوئے نام اور لوح محفوظ میں لکھے ہوئے نام کے بارے میں 328

استاد کے بدعقیدہ ہوجانے پر شاگرد کو اس کی تعظیم کرنا جائز ہے یا نہیں 333

جملہ انبیاء کرام باجماع اہلسنت قبل بعثت وبعد بعثت ہر طرح معصوم ہیں 335

کلمہ توحید کا ذکر بطور مشائخ سکھانے کے بارے میں 335

کپڑے یا بدن کا کوئی حصہ نجس ہوگیا ہو اس کے بارے میں 336

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہلال عید دن چڑھے نظر آنے وشدید بارش کی وجہ سے نماز پڑھ لینے اور بقیہ لوگوں کے دوسرے دن نماز عید پڑھنے کے بارے میں 338

بلا عذر روز اول نماز عید نہ پڑھنے والے کے لیے روز دوم نماز پڑھنے کے بارے میں 341

متولی درگاہ کو اپنی تولیت دوسرے کو کلا یا جزؤ انتقل کرنے کے بارے میں 343

متولی اوقاف کے تولیت کے بارے میں 344

جلد نماز پڑھنے والے کو ٹوکنے، کافر ومشرک لوگوں کو سلام کرنے اور ان کی تعظیم کرنے، نصاریٰ کی کچہریوں اور حکام کو عدالت اور عادل کہنے اور خلاف دین امر کی کتابت وطباعت کے بارے میں 348

داستان امیر حمزہ میں مذکور عمرو عیار کے بارے میں 350

اخبار اور شہادت شرعیہ کے بارے میں 351

شہادت کی صورت میں لفظ اشہد کہنا ضروری ہے یا ترجمہ ہی کافی ہے 351

روزہ کی حالت میں بہ جبر جماع کرنیکی صورت میں صرف قضا لازم ہے یا کفارہ بھی 352

روزہ کی حالت میں کان میں پانی چلے جانے اور دماغ تک پانی پہنچ جانے کے بارے میں 352

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

❀.....❀.....❀

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

احکامِ شریعت

(حصہ اوّل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوانح حیات

مولانا امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ مجدد مائۃ حاضرہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی تیرھویں صدی کی واحد شخصیت تھی جو ختم صدی سے پہلے علم وفضل کا آفتاب فضل وکمال ہو کر اسلام کی تبلیغ میں عرب وعجم پر چھا گئی اور چودھویں صدی کے شروع ہی میں پورے عالم اسلام میں ان کی حق وصداقت کا منارۂ نور سمجھا جانے لگا۔ ملت اسلامیہ کو اس کا اعتراف ہے کہ اس فضل وکمال کی گہرائی اور اس علم راسخ کے کوہ بلند کو آج تک کوئی نہ پا سکا۔

پیدائش

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ر شوال المکرم ۱۲۷۲ھ، مطابق ۱۴ر جون ۱۸۵۶ء ہفتہ کے روز ہندوستان کے مشہور شہر بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔ اور آپ کا پیدائشی اسم مبارک محمد رکھا گیا۔

علمی بصیرت

مولانا سید سلمان اشرف صاحب بہاری مرحوم مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاء الدین کو لے کر جب اس لئے حاضر خدمت ہوئے کہ ایشیا بھر میں ڈاکٹر صاحب ریاضی وفلسفہ میں فرسٹ کلاس کی ڈگری رکھتے ہوئے ایک مسئلہ حل کرنے میں زندگی کے قیمتی سال لگا کر بھی حل نہ کر پائے تھے، اور فیثا غورثی فلسفہ کشش ان پر چھایا ہوا تھا۔ تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے عصر ومغرب کی درمیانی مختصر مدت میں مسئلہ کا حل بھی قلم بند کرا دیا فلسفہ کشش کی کھینچ تان کو بھی قلمبند فرما دیا جو رسالہ کی شکل میں چھپ چکا ہے۔ اس وقت ڈاکٹر صاحب حیران تھے کہ ان کو یورپ کا کوئی تھیوریوں والا درس دے رہا ہے یا اس ملک کا کوئی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حقیقت آشنا ان کو سبق پڑھا رہا ہے انہوں نے اس صحبت کے تاثرات کو اجمالاً ان الفاظ میں ظاہر کیا تھا کہ ''اپنے ملک میں جب معقولات کا ایسا ایکسپرٹ موجود ہے تو ہم نے یورپ جا کر جو کچھ سیکھا اپنا وقت ضائع کیا''۔

اس ایک مثال سے آپ کے تبحر علم اور علمی بصیرت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

علوم عقلیہ

یہ روز کا معمول تھا کہ فلکیات و ارضیات کے ماہرین اپنی علمی مشکلات کو لے کر آتے اور دم بھر میں حل فرما کر ان کو شاد شاد رخصت فرما دیتے، یہ بھی دیکھا گیا کہ ماہرین فن نجوم آئے اور فنی دشواریوں کو پیش کیا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ہنستے ہوئے اس طرح جواب دے کر خوش کر دیا کہ گویا یہ دشواری اور اس کا حل پہلے سے فرمائے ہوئے تھے۔

محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ''ایک بار صدرا کہ مایہ ناز (مقامات) شکل حماری اور شکل عروسی کے بارے میں مجھ سے سوال فرما کر جب کتاب کی (وہی کیفیت؟) دیکھی تو اپنی تحقیق بیان فرمائی تو میں نے محسوس کیا کہ حماری کی حماریت بے پردہ ہو گئی اور عروسی کا عرس ختم ہو گیا۔ مسئلہ بخت و اتفاق شمس بازغہ کا سرمایہ تقلف ہے۔ مگر اس بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات جب مجھ کو ملے تو اقرار کرنا پڑا کہ ملا محمود اگر آج ہوتے تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی طرف رجوع کرنے کی حاجت محسوس کرتے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کسی ایسے نظریے کو کبھی صحیح سلامت نہ رہنے دیا جو اسلامی تعلیمات سے متصادم رہ سکے اگر آپ وجود فلک کو جاننا چاہتے ہوں اور زمین و آسمان دونوں کا سکون سمجھنا چاہتے ہوں اور سیاروں کے بارے میں (کل فی فلك یسبحون) کو ذہن نشین کرنا چاہتے ہوں تو ان رسائل کا مطالعہ کریں جو اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے رشحات قلم ہیں اور یہ راز آپ پر ہر جگہ کھلتا جائے گا کہ منطق و فلسفہ و ریاضی والے اپنی راہ کے کسی موڑ پر کج رفتار ہو جاتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

افتاء کی خداداد عظیم صلاحیت

عادت کریمہ تھی کہ استفتاء ایک ایک مفتی کو تقسیم فرما دیتے اور یہ صاحبان دن بھر محنت کر کے جوابات مرتب کرتے۔ پھر عصر و مغرب کی درمیانی مختصر ساعت میں ہر ایک سے پہلے استفتاء پھر فتویٰ سماعت فرماتے اور بیک وقت سب کی سنتے۔ اسی وقت مصنفین بھی اپنی تصنیف دکھاتے اور زبانی سوال کرنے والوں کو بھی اجازت تھی کہ جو کہنا چاہیں کہیں اور جو سنانا ہو سنائیں۔ اتنی آوازوں میں اس قدر جداگانہ باتیں اور صرف ایک ذات کو سب کی طرف توجہ فرمانا جوابات کی تصحیح و تصدیق اور اصلاح، مصنفین کی تائید و تصحیح اغلاط، زبانی سوالات کے تشفی جوابات عطا ہو رہے ہیں اور فلسفیوں کی اس حبط لایصدر عن الواحد الا الواحد (ایک ہستی سے ایک وقت میں ایک ہی چیز صادر ہو سکتی ہے) کی دھجیاں اڑ رہی ہیں۔ جس ہنگامہ سوالات و جوابات میں بڑے بڑے اکابر علم و فن سر تھام کر چپ ہو جاتے ہیں کہ کس کس کی سنیں اور کس کس کی نہ سنیں وہاں سب کی شنوائی ہوتی تھی اور سب کی اصلاح فرما دی جاتی تھی، یہاں تک کہ ادبی خطا پر بھی نظر جاتی پڑتی تھی اور اس کو درست فرما دیا کرتے تھے۔

حیرت انگیز قوت حافظہ

یہ چیز روز پیش آتی تھی کہ تکمیل جواب کے لئے جزئیات فقہ کی تلاش میں جو لوگ تھک جاتے تو عرض کرتے۔ اسی وقت فرما دیتے کہ ردالمحتار جلد فلاں کے صفحہ فلاں کی سطر فلاں میں ان لفظوں کے ساتھ جزئیہ موجود ہے۔ درمختار کی فلاں صفحہ، فلاں سطر پر یہ عبارت ہے۔ عالمگیری میں بقید جلد و صفحہ و سطر میں یہ الفاظ موجود ہیں۔ ہندیہ میں خیریہ میں، مبسوط میں، ایک ایک کتاب فقہ کی اصل عبارت بقید صفحہ و سطر یہ الفاظ موجود ہیں۔ ارشاد فرما دیتے۔ اب جو کتابوں میں جا کر دیکھتے ہیں تو صفحہ و سطر و عبارات وہی پاتے ہیں جو زبان اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔ اس کو آپ زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ خداداد قوت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حافظہ سے ساری چودہ سو برس کی کتابیں حفظ تھی۔ یہ چیز بھی اپنی جگہ پر حیرت ناک ہے۔

حافظ قرآن کریم نے سالہا سال قرآن عظیم کو پڑھ کر حفظ کیا، روزانہ دہرایا ایک ایک دن میں سو سو بار دیکھا، حافظ ہوا محراب سنانے کی تیاری میں سارا دن کاٹ دیا اور صرف ایک کتاب سے واسطہ رکھا۔ حفظ کے بعد سالہا سال مشغلہ رہا ہو سکتا ہے کہ حافظ کو تراویح میں لقمے کی حاجت نہ پڑی ہو۔ گو ایسا دیکھا نہیں گیا اور ہو سکتا ہے کہ حافظ کسی آیت قرآنیہ کو سن کر اتنا یاد رکھیں کہ ان کے پاس جو قرآن کریم ہے اس میں یہ آیہ کریمہ داہنی جانب ہے یا بائیں جانب ہے۔ گو یہ بھی بہت نادر چیز ہے مگر یہ تو عادتاً محال اور بالکل محال ہے کہ آیت قرآنیہ کے صفحہ وسطر کو بتایا جا سکے۔ تو کوئی بتائے کہ تمام کتب متداولہ و غیر متداولہ کے جملہ کو بقید صفحہ وسطر بتانے والا اور پورے اسلامی کتب خانے کا صرف حافظ ہی ہے یا وہ اعلیٰ کرامت کا نمونہ ربانیہ ہے جس کے بلند مقام کو بیان کرنے کے لئے اب تک ارباب لغت واصطلاح الفاظ پانے سے عاجز رہے۔

علم قرآن

علم قرآن کا اندازہ صرف اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اس ترجمے سے کیجئے جو اکثر گھروں میں موجود ہے اور جس کی کوئی مثال سابق نہ عربی زبان میں ہے نہ فارسی میں اور نہ اردو میں اور جس کا ایک ایک لفظ اپنے مقام پر ایسا ہے کہ دوسرا اس جگہ لایا نہیں جا سکتا۔ جو بظاہر ترجمہ ہے مگر درحقیقت وہ قرآن کی صحیح تفسیر اور اردو زبان میں روح قرآن ہے۔ اس ترجمہ کی شرح حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا نعیم الدین رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ پر لکھی ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ دوران شرح میں ایسا کئی بار ہوا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے استعمال کردہ لفظ کے مقام استنباط کی تلاش میں دن پر دن گذرے اور رات پر رات کٹتی رہی اور بالآخر ملا تو ترجمہ کا لفظ اٹل ہی نکلا۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ خود شیخ سعدی کے فارسی ترجمہ کو سراہا کرتے تھے۔ لیکن اگر حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ اردو زبان کے اس ترجمہ کو دیکھ پاتے تو فرما دیتے کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ترجمہ قرآن شے دیگر ست وعلم القرآن شے دیگر

علم الحدیث وعلم الرجال

علم الحدیث کا اندازہ اس سے کیجئے کہ جتنی حدیثیں فقہ حنفی کی ماخذ ہیں ہر وقت پیش نظر اور جن حدیثوں سے فقہ حنفی پر بظاہر زد پڑتی ہے اس کی روایت و درایت کی خامیاں ہر وقت ازبر۔ علم الحدیث میں سب سے نازک شعبہ علم اسماء الرجال کا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کوئی سند پڑھی جاتی اور راویوں کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو ہر راوی کی جرح وتعدیل کے جو الفاظ فرما دیتے تھے اٹھا کر دیکھا جاتا تو تقریب وتہذیب میں وہی لفظ مل جاتا تھا۔ اس کو کہتے ہیں علم راسخ علم سے شغف کامل اور علمی مطالعہ کی وسعت۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس حقیقت کو واضح فرما دیا کہ بعض لوگوں کا ایمان بالرسل بایں معنی نہیں ہے کہ رسول پاک سید المرسلین ہیں، خاتم النبیین ہیں، شفیع المذنبین ہیں، اکرم الاولین وآخرین ہیں، اعلم اجمعین ہیں، محبوب رب العالمین ہیں، بلکہ رف بایں معنی ہے کہ زیادہ سے زیادہ بڑے بھائی ہیں جو مر کر مٹی میں مل چکے ہیں۔ وہ ہمیشہ سے بے اختیار اور عنداللہ بے وجاہت رہے۔ اگر ان کو بشر سے کم قرار دو تو تمہاری توحید زیادہ چمکدار ہو جائے گی۔ ان حقائق کو واضح کر دینے کا یہ مقدس نتیجہ ہے کہ آج مسلمانوں کی جمہوریت اسلامیہ کی بڑی اکثریت دامن رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹی ہوئی ہے اور دشمنان اسلام کے فریب سے بچ کر مجرموں کے منہ پر تھوک رہے ہیں۔ **فجزاہ اللّٰہ تعالی عنا وعن سائر اھل السنتہ والجماعۃ خیر الجزاء۔**

علم فقہ میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا مقام

آپ کے علم وفضل اور خاص کر علم فقہ میں تبحر کا اعتراف تو ان اہل علم نے بھی کیا ہے جنہیں مسلک ومشرب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اختلاف ہے۔ مثلاً:

ملک غلام علی صاحب جو مودودی کے معاون ہیں اپنے ایک بیان میں جسے ہفت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

روزہ ''شہاب'' لاہور نے ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں درج کیا ہے لکھتے ہیں:

''حقیقت یہ کہ مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ صاحب کے بارے اب تک ہم لوگ سخت غلط فہمی میں مبتلا رہے ہیں۔ان کی بعض تصانیف اور فتاویٰ کے مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جو علمی گہرائی میں نے ان کے یہاں پائی وہ بہت کم علماء میں پائی جاتی ہے۔اور عشق خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو ان کے کی سطر سطر سے پھوٹ پڑتا ہے۔''

اسی طرح اعظم گڑھ یوپی سے شائع ہونے والا ماہنامہ مجلّہ ''معارف'' رقمطراز ہے۔

''مولانا امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے زبردست عالم، مصنف اور فقیہ تھے۔انہوں نے چھوٹے بڑے سینکڑوں فقہی مسائل سے متعلق رسالے لکھے ہیں۔قرآن عزیز کا سلیس ترجمہ بھی کیا ہے ان علمی کارناموں کیساتھ ساتھ ہزار ہا فتووں کے جوابات بھی انہوں دیے ہیں۔''

یہ آراء ان لوگوں کی ہیں جن سے مسلکی اختلافات ہیں۔اور جو مسلک میں متحد ہیں ان کی آراء کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔تاہم چند کلمات علمائے ربانیین وعظمائے حرمین طیبین کے اس موقع پر عرض کر دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔اب تک تذکروں میں جن جن علماء کے نام پیش کئے گئے ہیں غالباً یہ نام ان سے جداگانہ ہیں:

۱) شوافع کے مفتی اور امام، نقیب الاشراف اور شیخ السادۃ فی المدینہ المنورہ سیدی السید علوی بن السید احمد باقیہ ارشاد فرماتے ہیں:

''افضل الفضلاء انبل النبلاء فخر السلف قدوۃ الخلف الشیخ احمد رضا''۔

۲) احناف کے مفتی وامام السید اسماعیل بن خلیل مدنی فرماتے ہیں۔

''شیخنا العلامۃ المجرد شیخ الاساتذۃ علی الاطلاق الشیخ احمد رضا''۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(۳) حنبلیوں کے امام ومفتی اور مسجد نبوی میں مدرس امام عبداللہ النابلسی الحنبلی ارشادفرماتے ہیں۔

"العالم العامل الهمام الفاضل محرر المسائل وعويصات الاحكام و محكم بروج الادلة بمزيد اتقان و زيادة اجكام سيد الشيوخ والفضلاء الكرام قاضى القاضاة الشيخ احمد رضا خان"۔

(۴) مالکی حضرات کے امام ومفتی، مدینہ میں دارلافتاء کے اعلیٰ نگران وحاکم سیدی احمد الجزائری ابن السید احمد المدنی فرماتے ہیں۔

"علامة الزمان وفريد الاوان ومنبع العرفان وملحظ النظار سيد عدنان حضرت مولانا الشيخ احمد رضا خان"۔

یہ چار شہادتیں مفتیان مذاہب اربعہ، احناف، شوافع، حنابلہ اور مالکیین، مدینہ منورہ کی ہیں۔ چار ہی مذاہب اربعہ کے مفتیان کرام، علمائے عظام ومدرسین بیت اللہ الحرام مکہ مکرمہ کی پیش خدمت ہیں۔

۱) حنفیوں کے امام ومفتی، علامہ الزمان مولانا سید عبداللہ بن مولانا السید عبدالرحمٰن السراج مفتی حنفیہ مکہ مکرمہ فرماتے ہیں۔

"العامة الفهامة الهمام والعمدة الدراكة الامام ملك العلماء الاعلام الشيخ احمد رضا خان"۔

۲) مالکیین کے امام وقاضی ومفتی ومدرس مسجد حرام کے خاص الخاص مفتی حضرت سیدی امام محمد بن حسین المالکی مفتی ومدرس دیار حرمیہ ارقام فرماتے ہیں۔

"ونشرت اعلام الانتصار على منبر الهدايه فى جامع الافتخار وقامت تشبت فضائل شيها وتنص على مناهل مصطفيها وكيف لا وهو احـ المهتدين رضا لازالت

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

شموس تحقیقاتة المرضية طالعة فی سماء الشعريعة السمحة المحمدية"۔

۳) مفتی امام محدث مدرس بیت الحرام مکہ مکرمہ وامام شافعیہ سیدی محمد صالح مدرس مسجد حرام وامام شافعیہ ارقام فرماتے ہیں۔

"فنقول ابقاه سامیا ذری مجد مخدوم العزو السبعدر افلا علل الحبور وارد اموار دالسرور ما ترنم بمدحه مادح صدح بشكره صاده"۔

۴) مکہ مکرمہ کے حنابلہ کے مفتی وامام اور مدرس حضرت علامہ مولانا عبداللہ بن حمید مفتی حنابلہ بمکۃ المشرفہ فرماتے ہیں۔

"العالم المتحقق المدقق لا زالت شجرة علمه نامية على ممرالزمان وثمر علمه مقبولة لدى الملك :لديان الشيخ احمد رضاخان"۔

حرمین شریفین کے صرف چار چار علمائے کرام کی آراء یہاں پر درج کی گئی ہیں اور اختصار کے پیش نظر انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ ورنہ انکے علاوہ مصر وشام، عراق ویمن، الجزائر ونابلس، طرابلس واردن وغیرہا ممالک عربیہ اسلامیہ کے فضلاء وعلماء کے ایسے خیالات متعدد مرتبہ شائع ہو چکے ہیں۔

جب ہم آپ کی تحریرات وفتاویٰ کو دیکھتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے کہ یہ کام اس تعمق اور اس تیز رفتاری سے کے ساتھ کسی شخص واحد سے ممکن ہے؟

مثال کے طور پر ۱۳۲۳ھ کا واقعہ ہے مکہ مکرمہ برائے حج تشریف لے گئے ہیں اور ظاہر ہے کہ حج پر جانے والا اپنے ساتھ کتب فقہ وحدیث کا ذخیرہ تو نہیں لے جاتا فراغت حج کے ساتھ ہی ایک استفتاء جو پانچ سوالوں پر مشتمل تھا دیا جاتا ہے اور تقاضا یہ ہے کہ دو دن میں جواب مل جائے۔ جس کی مختصر کیفیت یہ تھی جو خود مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

''میرے پاس بعض ہندیوں کی طرف سے پیر کے دن عصر کے وقت ۲۵/ذی الحجہ کو ایک سوال آیا میرے پاس کتابیں نہ تھیں اور مفتی حنفیہ سیدی صالح بن کمال کا یہ کہنا تھا کہ دو دن منگل و بدھ میں جواب مکمل ہو جائے۔ میں نے رب تبارک وتعالیٰ کی امداد واعانت پر جواب صرف دو مجلسوں میں مکمل کیا جس میں سے مجلس اول تقریباً سات گھنٹے کی تھی اور دوسری مجلس ایک گھنٹے کی۔'' (ترجمہ الدولۃ المکیۃ)

اس استفتاء جو پانچ سوالوں پر مشتمل تھا اور جس کا جواب دو نشستوں میں جو تقریباً آٹھ گھنٹے پر حاوی تھیں تحریر کیا گیا یہ عربی زبان کے چار سو صفحات کی کتاب تھی جسے بنام تاریخی ''الدولة المكية بالمادة الغيبية'' سے موسوم فرمایا۔

اس مبارک کتاب میں جب کہ آپ کے پاس کوئی کتاب موجود نہ تھی متعدد کتب و فتاویٰ کے حوالہ جات صفحہ وار بتائے ہیں اور محض اپنی یادداشت پر بتائے۔ یہ محض رب کریم کی وہ عنایت تھی جو وہ اپنے مقبول بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

تصنیفات وافتاء

امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عمر کے آٹھویں سال میں بزبان عربی ''ہدایت النحو'' کی شرح تحریر فرمائی اور چودہ سال کی عمر سے مسلسل فقہ پر کام کیا جو اڑسٹھ سال کی عمر تک جاری رہا۔ ایک ہزار کے قریب ضخیم کتابیں اور رسائل یادگار چھوڑے، جو موضوع کے اعتبار سے پچاس مختلف علوم وفنون پر محیط ہیں۔ یہ پچپن سال کا دور پوری تصانیف پر منقسم کیا جائے تو روزانہ کی اوسط تحریر ساڑھے تین جزو ہوتے ہیں جن کے چھپن صفحات بنتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۱۲ جلدوں میں ہے جن میں سے چار جلدیں (الکتاب الطہارۃ سے کتاب الحج تک) طبع ہو چکی ہیں۔ فتاویٰ دیکھئے تو آپکو ایک فقیہ کی فقاہت اور ایک مفتی کی شان افتاء کا اندازہ ہوگا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شعر گوئی

کتنی عجیب بات ہے کہ ایسے امام الوقت مسند العصر کے پاس جس کو رات دن کے کم سے کم بیس گھنٹے میں صرف علم دین سے واسطہ ہو جس کی ایوان علم میں اپنے قلم دوات اور دینی کتابوں کے سوا کچھ نہ ہو، جو عرب وعجم کا رہنما ہو، اس کو شعر کہنے کو کیا کہا جائے کسی سے شعر سننے کی فرصت کہاں سے ملتی ہے۔ مگر شان جامعیت میں کمی کیسے ہو اور مملکت شاعری میں برکت کہاں سے آئے اگر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے قدم اس کو نہ نوازیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ جس رشک جناں سے سرفراز تھے اس کی طلب تو ہر عاشق کے لئے سرمایہ حیات ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا حمد ونعت کا ایک مجموعہ کئی حصوں میں شائع ہو چکا ہے جس کا ایک ایک لفظ پڑھنے والوں اور سننے والوں کو مستی عطا کر رہتا ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا لغزشوں سے محفوظ ہونا

علمائے دین کے اعلیٰ کارنامے چودہ صدیوں سے چلے آرہے ہیں مگر لغزش علم و فلتت لسان سے بھی محفوظ رہنا یہ اپنے بس کی بات نہیں۔ زور قلم میں بکثرت تفرد و پسندی میں آگئے بعض تجدد پسندی پر اتر آئے۔ تصانیف میں خود آرائیاں بھی ملتی ہیں۔ لفظوں کے استعمال میں بھی بے احتیاطیاں ہو جاتی ہیں۔ قول حق کے لہجہ میں بھی بوئے حق نہیں ہے۔ حوالہ جات میں اصل کے بغیر نقل پر ہی قناعت کر لی گئی ہے لیکن ہم کو اور ہمارے ساتھ سارے علمائے عرب وعجم کو اعتراف ہے کہ یا حضرت شیخ محقق مولانا محمد عبدالحق محدث دہلوی، حضرت مولانا بحر العلوم فرنگی محلی، یا پھر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زبان وقلم نقطہ برابر خطا کرے اس کو ناممکن فرمادیا۔ ذلك فضل الله يوتيه من يشاء اس عنوان پر غور کرنا ہو تو فتاویٰ رضویہ کا گہرا مطالعہ کر ڈالئے۔

فقیہ اعظم کا ایک عظیم وجلیل حاشیہ جن چار مجلدات پر مشتمل ہے وہ حاشیہ امام ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ "ردالمحتار" پر ہے۔ جسے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بنام "جد الممتار"

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

موسوم فرمایا ہے۔ لیکن یہ بیش قیمت حاشیہ اسی ذخیرے میں پڑا ہے جو ابھی محروم اشاعت ہے۔ مولیٰ تعالیٰ کسی ایسے مرد جلیل کو پیدا فرمادے جو جملہ تصانیف مجدد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ''مرکز اشاعت علوم امام احمد رضا'' قائم کرے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جواہر علمی کو جلوۂ طباعت دے۔ آمین!

وصال مبارک

آپ رحمۃ اللہ علیہ ۲۵ر صفر المظفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء جمعۃ المبارک کے دن عین اذان جمعہ کے وقت اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للّٰہ رب العلمین o والصلوۃ والسلام علی سیدنا

ومولانا محمد والہ واصحابہ اجمعین o

مسئلہ ۱: ۲ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کھانا جھینگا کا درست ہے یا نہیں؟ مکروہ ہے یا حرام؟ مع دستخط ومہر کے جواب تحریر فرمایئے۔

الجواب: ہمارے مذہب میں مچھلی کے سوا تمام دریائی جانور مطلقاً حرام ہیں۔ تو جن بعض کے خیال میں جھینگا مچھلی کی قسم سے نہیں ان کے نزدیک حرام ہونا ہی چاہئے۔ مگر فقیر نے کتب لغت وکتب علم حیوان میں بالاتفاق اسی کی تصریح دیکھی ہے قاموس میں ہے۔

الاربیان بالکسر سمك کالدود

''اربیان ہمزہ مکسورہ کے ساتھ ایک مچھلی ہے مکوڑے کی طرح۔''

صحاح وتاج العروس میں ہے۔

الاربیان بعض من السمك کالدود ویکون بالبصرۃ۔

''اربیان مکوڑے کی طرح سفید مچھلی ہوتی ہے اور بصرہ میں پائی جاتی ہے۔''

صراح میں ہے۔

اربیان نوعے از ماہی ست ''اربیان مچھلی کی ایک قسم ہے۔''

منتہی الارب میں ہے۔

اربیان نوعے از ماہی ست کہ آنرا ہندی جھینگا می گویند ''اربیان مچھلی کی ایک قسم ہے جس کو ہندی میں جھینگا کہتے ہیں۔''

مخزن میں ہے۔

وبیان واربیان نیز آمدہ بفارسی ماہی روبیاں وماہی میک وہندی جھینگا مچھلی نامند

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

روبیان اور اربیان بھی کہتے ہیں فارسی میں روبیان مچھلی اور میک مچھلی اور ہندی میں جھینگا مچھلی کہتے ہیں۔

تحفۃ المومنین میں ہے۔

''بفارسی ماہی روبیاں نامند''

تذکرہ داؤد واطا کی میں ہے۔

روبیان اسم نصرب من السمك يكثر بجحر العراق والقام احمر كثير الا رجل نحو السرطان لكنه اكثر لحما''۔

''روبیان مچھلی کی ایک قسم کا نام ہے جو عراق اور قام کے سمندر میں بہت ہوتی ہے۔ سرخی مائل کیکڑے کی طرح بہت پاؤں والی لیکن اس میں گوشت زیادہ ہوتا ہے۔''

حیاۃ الحیوان الکبریٰ میں ہے۔

الروبيان هو سمك صغير جدا احمر۔

''روبیان وسرخی مائل بہت چھوٹی سی مچھلی ہے۔''

تو اس تقدیر پر حسب اطلاق متون وتصریح معراج الدرایۃ مطلقاً حلال ہونا چاہیے کہ متون میں جمیع انواع سمک حلال ہونے کی تصریح ہے۔

والطا فی لیس نوعا براسه وصف يعترى كل نوع۔

''اور طافی کوئی مستقل نوع نہیں بلکہ ایک وصف ہے جس کی طرف ہر نوع کی نسبت ہوتی ہے''۔

اور معراج میں صاف فرمایا کہ ایسی چھوٹی مچھلیاں جن کا پیٹ چاک نہیں کیا جاتا اور بے آلائش نکالے بھون لیتے ہیں امام شافعی کے سوا سب ائمہ کے نزدیک حلال ہیں۔ ردالمحتار میں ہے وفی معراج الدرایہ:

"ولو وجدت سمكة فی حوصلة طائر توكل وعند الشافعی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

لا تو کل لانه کالرجیع و رجیع الطائر عنده نجس وقلنا انما یعبر رجیعا اذا تغیرو فی السمك الصغار التی تقلی من غیران یشتق جوفه فقال اصحابه لایحل اکله لان رجیعه نجس وعنده سائر الائمه یحل"۔

"اگر پرندہ کی پوٹ میں مچھلی پائی جائے گی تو کھائی جائیگی اور امام شافعی کے نزدیک نہ کھائی جائے گی کیونکہ وہ بیٹھ کی طرح ہے اور ان کے نزدیک پرندہ کی بیٹھ ناپاک ہے اور ہم کہتے ہیں بیٹھ اس وقت ہوگی جب کہ متغیر ہوگئی ہو اور وہ چھوٹی مچھلیاں جن کا پیٹ چاک کیے بغیر انہیں بھونا جاتا ہے، شوافع کہتے ہیں ان کا کھانا حلال نہیں کیونکہ پرندہ کی بیٹھ نجس ہے اور باقی ائمہ کے نزدیک حلال ہے۔"

مگر فقیر نے جواہر اخلاطی میں تصریح دیکھی ہے کہ ایسی چھوٹی مچھلیاں سب مکروہ تحریمی ہیں اور یہ کہ یہی صحیح تر ہے۔

حیث قال السمك الصغار کلها مکروهة کراهة التحریم هو الاصح"۔

"جب کہ کہا ہے چھوٹی مچھلیاں تمام کی تمام مکروہ تحریمی ہیں۔ یہی بات زیادہ صحیح ہے"

جھینگے کی صورت عام مچھلیوں سے بالکل جدا اور کنگچے وغیرہ کیڑوں سے بہت مشابہ ہے اور لفظ ماہی غیر جنس سمک پر بولا جاتا ہے جیسے ماہی مقنقور۔ حالانکہ وہ نا کے کا بچہ ہے کہ سواحل نیل پر خشکی میں پیدا ہوتا ہے۔ اور ہمارے ائمہ سے حلت رو بیان میں کوئی نص معلوم نہیں۔ اور مچھلی بھی ہے تو یہاں کے جھینگے ایسے ہی چھوٹے ہیں جن پر جواہر اخلاطی کی وہ تصحیح وارد ہوگی۔ بحر حال ایسے شبہ واختلاف سے بے ضرورت بچنا ہی اولیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مسئلہ ۲: ۳ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے فحول ومفتیان ذوی القبول اس مسئلہ میں کہ کہنا "یارسول اللہ" "یاولی اللہ" کا جائز ہے یا نہیں؟ اور مدد چاہنا پیغمبران اور ولی اللہ سے اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو "یا مشکل کشا علی" وقت مصیبت کے کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اس کا جواب مع دستخط کے مرحمت فرمایئے تا کہ میں صاف صاف لوگوں کو سمجھا دوں۔ اور عربی آیت وحدیث جہاں آئے اس کا ترجمہ بزبان اردو تحریر فرمایا جائے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: جائز ہے کہ انہیں بندۂ خدا اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ جانے اور انہیں باذن الٰہی و المدبرات امرا سے مانے اور اعتقاد کرے کہ بے حکم خدا ذرہ نہیں ہل سکتا۔ اور اللہ عزوجل کے دیئے بغیر کوئی ایک حبہ نہیں دے سکتا۔ ایک حرف نہیں سن سکتا۔ پلک نہیں ہلا سکتا۔ اور بے شک سب مسلمانوں کا یہی اعتقاد ہے۔ اس کے خلاف کا ان پر گمان محض بدگمانی وحرام ہے اور ایسے سچے اعتقاد کے ساتھ ندا کرنا بلاشبہ جائز ہے جامع ترمذی وغیرہ کی حدیث میں ہے خود حضور سید عالم ﷺ نے ایک نابینا کو یہ دعا تلقین فرمائی کہ نماز کے بعد یوں کہیں۔

یا محمدانی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی هذه لیقضی لی۔

"یارسول اللہ ﷺ! میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اپنی حاجت میں منہ کرتا ہوں تا کہ میری یہ حاجت پوری ہو۔"

اور بعض روایات میں ہے۔

لتقضی لی یارسول اللّٰه۔

"تا کہ حضور ﷺ میری یہ حاجت پوری فرمائیں"۔ اس نابینا نے بعد نماز یہ دعا کی فوراً آنکھیں کھل گئیں۔

طبرانی وغیرہ کی حدیث میں ہے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں حضرت عثمان بن حنیف صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ دعا ایک صحابی یا تابعی کو بتائی۔ انہوں نے بعد نماز یوں ہی ندا کی کہ یارسول اللہ ﷺ! میں حضور کے وسیلے اس حاجت میں اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتا ہوں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ان کی حاجت پوری ہوئی۔ پھر علماء ہمیشہ اسے قضائے حاجات کیلئے لکھتے آئے۔ نیز حدیث میں ہے۔

اذا ار ادعونا فلینا دا عینونی یا عباد اللّٰہ۔

''جب استعانت کرنا اور مدد لینا چاہے تو یوں پکارے میری مدد کرو اے اللہ کے بندو۔''

فتاویٰ خیریہ میں ہے۔

قولھم یا شیخ عبدالقادر نداء فلما الموجب لرحرمته۔

''یا شیخ عبدالقادر کہنا ندا ہے۔ اسکی حرمت کا سبب کیا ہے؟۔''

فقیر نے اس بارے میں ایک مختصر رسالہ ''انوار الانتباہ فی حل نداء یارسول اللہ ﷺ'' لکھا۔ وہاں دیکھئے کہ زمانہ رسالت سے ہر قرن وزمانہ کے آئمہ وعلماء وصلحا میں وقت مصیبت محبوبان خدا کو پکارنا کیسا شائع ذائع رہا ہے۔ وہابیہ کے طور پر معاذ اللہ صحابہ سے آج تک وہ سب بزرگان دین مشرک ٹھہرتے ہیں۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۳: ۴ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے احناف، رحم کرے اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر اور برکت دے علم میں کہ فیض پہنچاتے ہیں علم سے اپنے خلائق کو اس قول میں کہ وردی جو کہ سپاہی پولیس کے پہنتے ہیں اور دھوتی جو کہ کفار پہنتے اس کو پہن کر نماز مکروہ ہے یا کہ مکروہ تحریمی؟ بینوا توجروا۔

الجواب: وہ وردی پہن کر نماز مکروہ ہے۔ خصوصاً جب کہ سجدہ بروجہ مسنون سے مانع ہو۔

فتاویٰ امام قاضی خان میں ہے۔

الاسکاف اوا الخیاط اذا استوجر علی خیاط شیٔ من زی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الفساق ویعطی له فی ذلك كثیر اجر لایستحب له ان یعمل لاله اعانة علی المعصیة۔

''موچی اور درزی جب کسی ایسی چیز کے سینے کا اجارہ کرے جو فساق کا پہناوا ہے۔ اور اس کے لئے اسے بہت اجرت بھی ملے اسے وہ کام نہ کرنا مستحب ہے کیونکہ اس کام کا کرنا گناہ پر مدد کرنا ہے۔''

اور دھوتی باندھ کر بھی مکروہ ہے کہ اگر لباس ہنود وغیرہ نہ ہو تو کپڑے کا پیچھے گھر سنا ہی نماز کو مکروہ کرنے کیلئے بس ہے۔

لنهیه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم عن كف ثوب او شعر۔

''بوجہ منع کرنے حضور ﷺ کے کپڑے اور بال سمیٹے سے۔''

ہاں پیچھے نہ گھر سیں تو وہ دھوتی نہیں تہہ بند ہے۔ اور اس میں کچھ کراہت نہیں بلکہ سنت ہے۔

واللّٰه تعالٰی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم۔

كتبه

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنه بمحمدن المصطفٰی ﷺ

مسئلہ ۴: ۶ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت کہ جھوٹا کافر کا پاک ہے یا ناپاک؟ اگر کوئی کافر سہواً یا قصداً حقہ یا پانی پی لے کیا حکم ہے؟ ترجمہ بزبان اردو ضرور بالضرور ہر مسئلہ میں تحریر فرماتے جایئے تاکہ عام لوگ بخوبی سمجھ لیا کریں۔ بینوا توجروا کثیرا۔

الجواب: کافر ناپاک ہیں۔ قال اللّٰه تعالٰی

''انما المشركین كون نجس''۔ ''کافر نرے ناپاک ہیں۔''

یہ ناپاکی ان کے باطن کی ہے پھر اگر شراب وغیرہ نجاستوں کا اثر ان کے منہ میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باقی ہو تو ناپاکی ظاہری بھی موجود ہے اور اس وقت ان کا جھوٹا ضرور ناپاک ہے اور حقہ وغیرہ جس چیز کو ان کا لعاب لگ جائے گا ناپاک ہو جائے گی۔ تنوالابصار میں ہے۔

سور شارب خمر فور شربها وهرة فورا كل فارة تجس۔

شراب پینے کے بعد کا شرابی کا جھوٹا اور چوہا کھانے کے بعد بلی کا جھوٹا نجس ہے۔ یونہی اگر کافر شراب خور کی مونچھیں بڑی بڑی ہوں کہ شراب مونچھ کو لگ گئی۔ تو جب تک مونچھ دھل نہ جائے گی پانی وغیرہ جس چیز کو لگے گی ناپاک کر دے گی۔ درمختار میں ہے:

لو شربه طويلا لايسوعيه اللسان فنجس ولو بعد زمان۔

''اگر اس کی مونچھیں اتنی لمبی ہوں کہ انہیں زبان نہ گھیر سکے وت نجس ہے اگر چہ کچھ دیر کے بعد ہی پیے۔''

اور اگر ظاہری نجاستوں سے بالکل جدا ہو تو اس کے جھوٹے کو اگر چہ کتے کے جھوٹے کی طرح ناپاک نہ کہا جائے گا۔

فی التنویر الدرر سور ادمی مطلقا ولو جنبا او كافرا طاهرا لفم طاهراه۔

''تنویر اور درر میں ہے آدمی کا جھوٹا مطلقاً پاک ہے اگر چہ جنبی ہو یا کافر بشرطیکہ اس کا منہ پاک ہو''۔

مختصراً اگر چہ ہر چیز کہ ناپاک نہ ہو طیب و بے دغدغہ ہونا ضروری نہیں۔ ریٹھ تو بھی ناپاک نہیں، پھر کون عاقل اسے اپنے لب و زبان سے لگانے کو گوارا کریگا؟ کافر کے جھوٹے سے بھی بحمد اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسی ہی نفرت ہے۔ اور یہ نفرت ان کے ایمان سے ناشی ہے۔

وفی دفعه عن قلوبهم سقاط شناعة الكفرة عن اعينهم او تخفيفها و ذلك غش بالمسلمين وقد صرح العلماء كما فی العقود الدرية وغيرها ان المفتی انما يفتی بما يقع عنده من المصلحة ومصلحة المسلمين فی ابقاء النقرة عن الكفرة

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لافی القائھا۔

''اوران کے دلوں سے اس کے اٹھانے میں ان کی آنکھوں سے کفار کی برائی دور کرنا ہے یا کم کرنا اور یہ مسلمانوں کے ساتھ دھوکا ہے اور تحقیق علماء نے تصریح کی ہے جیسا کہ عقود دریہ وغیرہ میں سے بے شک مفتی وہ فتویٰ دے جس میں اس کے نزدیک مسلمانوں کا بھلا ہو۔اور مسلمانوں کا بھلا کافروں سے نفرت باقی رکھنے میں ہے نہ کہ اس کے ختم کرنے میں۔''

لہٰذا جو شخص دانستہ اس کا جھوٹا کھائے پیے مسلمان اس سے بھی نفرت کرتے ہیں۔ وہ مطعون ہوتا ہے۔اس پر محبت کفار کا گمان ہوجاتا ہے۔اور حدیث میں ہے:

من کان یوم باللّٰہ والیوم الاخر فلا یقف مواقف التھم

''جو اللہ تعالیٰ عزوجل اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو تہمت کی جگہ کھڑا نہ ہو۔''

متعدد حدیثوں میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ایاك وما یسوء الاذن۔اس بات سے بچ جو کان کو بری لگے۔

رواہ الامام احمد عن ابی الغادیۃ والطبرانی فی الکبیر وابن سعد فی طبقات والعسکری فی الامثال وابن مندۃ فی المعرفۃ والخطیب فی الموتلف کلھم عن ام الغادیۃ عمۃ العاص بن عمرو الطفاوی وعبداللّٰہ بن احمد الامام فی زوائد المسند وابو نعیم وابن مندۃ کلاھما فی العرفۃ عن العاص المذکور مرسلا وابونعیم فیھا عن حبیب بن الحارث رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم۔

نیز بہت سی حدیثوں میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرماتے ہیں:

ایاك وکل امر یعتذر منہ۔ہر اس بات سے بچ جس میں عذر کرنا پڑے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رواه الضياء فی المختارة والديلمی كلاهما بسندحسن عن انس والطبرانی فی الاوسط عن جابر وابن بنيع ومن طريقة العسكری فی امثاله والقضاعی فی مسنده معا والبغوی ومن طريقة الطبرانی فی اوسطه والمخلص فی السادس من فوائد وابو محمد الابراهيمی فی كتاب الصلوة وابن النجار فی تاريخه كلهم عن ابن عمرو الحاكم فی صحيحه والبيهقی فی الزهد والعسكری فی الامثال و وابونعيم فی المعرفة عن سعد ابی وقاص و احمد وابن ماجة بسند احسن وابن عساكر عن ابی ايوب الانصاری كلهم رافعيه الی النبی صلی اللّٰه تعالٰی عليه وسلم والبخاری فی تاريخه والطبرانی فی الكبير و ابن منذة عن سعدبن عمارة من قوله رضی اللّٰه تعالٰی عنهم اجمعين۔

اور حضور ﷺ فرماتے ہیں:

بشروا ولا تنفروا رواه الائمة احمد والبخاری ومسلم والنسائی عن انس رضی اللّٰه تعالٰی عنه۔

''بشارت دو اور وہ کام نہ کرو جس سے لوگوں کو نفرت پیدا ہو۔''

پھر اس میں بلاوجہ شرعی فتح باب غیبت ہے اور غیبت حرام (فما ادی اليه فلا اقل ان يكون مكروها) تو دلائل شرعیہ واحادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ کافر کے جھوٹے سے احتراز ضرور ہے۔

وكم من حكم يختلف باختلاف الزمان بل والمكان كما تشهد به فروع جمعه فی كتب الائمة هذا ما عندی وبه افتيت مرارا واللّٰه ربی عليه معتمدی واليه مستندی واللّٰه

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سبحانہ وتعالیٰ اعلم،

''اور بہت سے احکام اختلافات زمانہ کے ساتھ بلکہ اختلاف مکان کے ساتھ مختلف ہوجاتے ہیں۔اس کی شہادت وہ فروع ہیں جو کتب ائمہ میں جمع ہیں۔ یہ وہ ہے جو میرے پاس ہے اور میں نے اس کے ساتھ کئی بار فتویٰ دیا ہے اور اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اسی پر بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میری سند ہے۔اور اللہ عزوجل پاک وبلند خوب جانتا ہے۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۵: ۷ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین کہ ایک شخص نماز ظہر کی پڑھنے کھڑا ہوا اور اس نے بعد چار سنت پڑھنے کے سہواً پھر چار سنت کی نیت باندھ لی اور اس کو چار فرض پڑھنا چاہیے تھے۔جس وقت کہ وہ دو رکعت نماز ادا کر چکا اس کو خیال ہوا کہ اب مجھ کو فرض پڑھنا تھے۔ پس اس نے اپنے دل میں فرضوں کی نیت باندھ لی کہ میں فرض پڑھتا ہوں اور اس نے دو رکعت پیشتر کی یہ نیت سہواً سنت ادا کی اور دو رکعت آخر کی بہ نیت فرض کے خالی الحمد کے ساتھ پڑھی۔ درایں صورت کہ اب اس کی نماز فرض ہوئی یا سنت بینوا توجروا؟

الجواب: یہ نماز فرض ہوئی نہ سنت۔فرض تو یوں نہ ہوئے کہ پہلی دو رکعت میں نیت فرض کی نہ کی تھی اور فعل کے بعد نیت کا اعتبار نہیں۔فی الدر المختار لا عبرة بنية متاخرة عنها على المذهب اور دو رکعت اخیر میں اگر فرض کی نیت اس نے تیسری رکعت کی پہلی تکبیر کے وقت بحال قیام نہ کی، جب تو یہ نیت ہی لغو ہے۔اور اس وقت کی تو اب وہ پہلی نیت سے نماز فرض کی طرف منتقل ہوگیا۔اگر چار پوری پڑھ لیتا فرض ہوجاتے۔مگر اس نے دو پر قطع کردی لہٰذا یہ بھی فرض نہ ہوئے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فی الدر المختار یفسدها انتقاله من صلوة الی مغایر تها فی ردالمحتار بان ینوی بقلبه مع التکبیرات الانتقال المذکور قال فی النهر بان صلی رکعة من الظهر مثلاثم افتح العصر او التطوع بتکبیرة فان کان صاحب ترتیب کان شارعا فی التطوع عندها خلافا لمحمد او لم یکن بان سقط للضیق او للکثرت صح شرورعه فی العصر لانه نوی تحصیل ما لیس بحاصل فخرج عن الاول فمناط الخروج عن الاول صحة لشروع فی المغایر ولو من وجه الخ۔

"درمختار میں ہے فاسد کرتا ہے نماز کو انتقال اس کا ایک نماز سے دوسری نماز کی طرف جو پہلی نماز کے مغائر ہو۔ شامی میں ہے جیسے آدمی اپنے دل کے ساتھ نیت کرے تکبیرات کے ساتھ انتقال مذکور کی مصنف نہر کہا ہے جیسے نمازی نے ظہر کی مثلاً ایک رکعت پڑھی پھر عصر شروع کردی یا نفل تکبیر کے ساتھ شروع کردیے پس اگر وہ صاحب ترتیب ہے شیخین کے نزدیک وہ نفل شروع کرنے والا ہے۔ امام محمد کا اختلاف ہے یا نہیں ہوا ساقط ہوئی بوجہ تنگی وقت کے یا واسطے کثرت کے درست ہے شروع ہونا اس کا عصر میں کیونکہ اس نے ایسی چیز کے حاصل کرنے کی نیت کی ہے جو اسے حاصل نہیں پس پہلی نماز سے نکل گیا پس پہلی نماز سے نکلنے کا دارومدار صحت شروع ہے پہلی نماز سے مغائر نماز میں اگرچہ تغائر من وجہ ہو۔"

اور سنت نہ ہونا ظاہر ہے کہ سنت تو پڑھ چکا ہے بلکہ اگر سنتیں نہ پڑھی ہوتیں اور تیسری یا کسی رکعت کی تکبیر اول کے وقت نیت فرض کی کرلیتا جب بھی سنتیں نہ ہوتیں کہ وہ اس نیت کے سبب فرض کی طرف منتقل ہوگیا۔ بہرحال یہ رکعتیں ہوئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ ﷺ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مسئلہ ۶: ۸ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نماز فرض پڑھتا ہے اور اس نے سہواً پچھلی دو رکعت میں بھی بعد الحمد کے ایک ایک سورت پڑھی۔ بعدہ، سلام پھیرا۔ اب اس کی نماز فرض ہوئی یا سنت؟ جیسا ہو ویسا ہی معہ دستخط ومہر کے ارقام فرمایئے۔ اور اگر وہ سجدہ سہو کر لیتا تو اس کی نماز فرض ہو جاتی یا نہیں؟

الجواب: فرض ہوئے اور نماز میں کچھ خلل نہ آیا۔ اس پر سجدہ سہو تھا۔ بلکہ اگر قصداً بھی فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورۃ ملا لے تو کچھ مضائقہ نہیں صرف خلاف اولیٰ ہے بلکہ بعض ائمہ نے اس کے مستحب ہونیکی تصریح فرمائی۔ فقیر کے نزدیک ظاہراً یہ استحباب تنہا پڑھنے والے کے حق میں ہے۔ امام کے لئے ضرور مکروہ ہے۔ بلکہ مقتدیوں پر گراں گزرے تو حرام۔ درمختار میں ہے:

ضم سورة فی الاولین من الفرض وهل یکره فی الاخریین المختار لا۔

''فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ کا ملانا فرض ہے۔ اور کیا پچھلی دو رکعتوں میں مکروہ ہے؟ مختار یہ ہے کہ مکروہ نہیں۔''

ردالمحتار میں ہے:

ای لا یکره تحریما بل تنزیها لانه خلاف السنة قال فی الملیة وشرحها فان ضم السورة الی الفاتحة ساهیا تجب علیه سجدتا السهو فی قول ابی یوسف لتاخیر الرکوع عن محله وفی اظهر الروایات لاتجب لان القراء فیهما مشروعة من غیر تقدیر والانتصار علی الفاتحة مسنون لا واجب اه فی البحر عن فخر الاسلام ان السورة مشروعة فی الاخریین نفلا وفی الذخیرة انه المختار وفی المحیط

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

هو الا صح الا والظاهر ان المراد بقوله نفلا بجواز المشروعية بمعنى عدم الحرمة فلا ينافى كونه خلاف الاولى كما افاده فى الحلية اه ما فى ردالمختار۔ اقول لفظ الحيلة ثم الظاهر اباحتها كيف لا وقد تقدم من حديث ابى سعيد الخدرى فى صحيح المسلم وغيره انه صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم كان يقرا فى صلوة الظهر فى الركعتين الاولين قدر ثلثين اية وفى الاخريين قدر خمسه عشر اية وقال نصف ذلك فلا جرم ان قال فخر الاسلام فى شرح جامع الصغير واما السورة فانها مشروعة نفلا فى الاخريين حتى قلنا فيمن قرء فى الاخريين لم يلزمه سجدة السهو انتهى ثم يمكن ان يقال الاولى عدم الزيادة ويحمل على الخروج مخرج البيان لذلك الحديث ابى قتادة رضى اللّٰه تعالٰى عنه (يريد ما تقدم برواية الصحيحين) ان النبى صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم كان يقرو فى الظهر فى الاوليين بام القران وسورتيں، وفى الركعتيں الاخريين بام الكتب الحديث قول المصنف المذكور(اى ولا يزيد عليهما شيئا) وقول غير واحد من المشائخ كما فى الا كافى وغيره ويقرو فيهما بعد الاوليين الفاتحة فقط ويحمل على بيان مجردا لجوازحديث ابى سعيد رضى اللّٰه تعالٰى عليه قول فخر الاسلام فان النبى صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم يفعل الجائز فقط فى بعض الاحيان تعليما للجواز وغيره من غير كراهة فى حقه صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم كما يفعل الجائز

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الاولی فی غالب الاحوال والنفل لاینا فی عدم الا ولویة فیندفع بهذا ماعساه یخال من المخالفة بین الحدیثین المذکورین وبین اقوال المشائخ واللّٰه سبحانه اعلم اه ولعلك لا یخفی علیك ان حمل المشروع نفلا علی المکروه تنزیها مستبعد جدا وقراء ة السورة فی الاخریین لیست فعلا مستحبا مستقلا یعتبربه عدم الاولویة لعارض کصلوة نافلة مع بعض المکروهات وانما المستفاد من االنفلیة ههنا فیما یظهر هو استحاب فعلها فکیف یجامع عدم والاویة ولذی یظهر للعبد الضعیف ان سنه الاقتصاد علی الفاتحة انما تثبت عن المصطفٰی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فی الامامة فانه لم یعهد منه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم صلوة مکتوبة الا اما ما ال نادرا فی غایة الندرة فیکره للامام الزیادة علیها لاطالة علی المقتدین فوق السنة بل لو اطال الی حد الاستثقال کره تحریما اما المنفرد فقال فیه النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فلیطول ماشاء۔ وزیادة القراء زیاده خیر ولم یفرضه ما یعارض خیریته فلا یبعدان یکون نفلا فی حقه فان حملنا کلام اکثر المشائخ علی الامة وکلام الامام فخر الاسلام وتصحیح الذخیرة المحیط علی المنفرد حصل التوفیق وباللّٰه التوفیق هذا ما عندی، واللّٰه سبحانه، وتعالی اعلم۔

''یعنی مکروہ تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی ہے کیونکہ یہ خلاف سنت ہے۔ یہ منیہ اوراس کی شرح میں کہا ہے۔ پس اگر ملایا اس نے سورۃ کو ساتھ فاتحہ کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بھول کر، واجب ہوگا اس پر سجدہ سہو ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول میں رکوع میں تاخیر کی بناء پر، اور اظہر روایات میں سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ اس لئے کہ قرات تو ان دونوں رکعتوں میں مشروع ہے بغیر کسی خاص انداز کے۔ رہا فاتحہ پر اقتصار، تو یہ سنت ہے، واجب نہیں۔ بحر میں فخر اسلام سے روایت ہے کہ فاتحہ کے ساتھ سورۃ کا ملانا پچھلی دو رکعتوں میں نفلا جائز ہے۔ اور ذخیرہ میں ہے وہی مختار ہے اور محیط میں سے وہی زیادہ صحیح ہے۔ اور ظاہر یہ ہے کہ فخر اسلام کے قول میں نفلا قرأت کے جائز ہونے سے مراد عدم حرمت ہے۔ پس یہ قول پر قرأت فی الآخریین کے خلاف اولی ہونے کے مخالف نہیں جیسا کہ حلیہ میں یہ بیان کیا ہے۔ ردالمحتار کی عبارت تمام ہوئی۔ میں کہتا ہوں لفظ حلیہ کا پھر ظاہر قرأت کا جواز ہے جواز کیسے نہ ہو جب کہ پہلے گزر چکا ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے صحیح مسلم وغیرہ میں بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے صلوٰۃ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیتوں کا اندازہ، اور پچھلی دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کا قدر یا کہا نصف اس کا پس اس لئے فخر اسلام نے جامع صغیر کی شرح میں کہا ہے کہ سورۃ تو نفلا پچھلی دو رکعتوں میں جائز ہے اور ذخیرہ میں ہے وہی مختار ہے۔ اور محیط میں سے وہی زیادہ صحیح ہے۔ اور ظاہر یہ ہے کہ فخر اسلام کے قول میں نفلا قرأت کے جائز ہونے سے مراد عدم حرمت ہے۔ پس قول قرأت فی الاخریین کے خلاف اولی ہونے کے مخالف نہیں جیسا کہ حلیہ میں یہ بیان کیا ہے۔ ردالمحتار کی عبارت تمام ہوئی۔ میں کہتا ہوں لفظ حلیہ کا پھر ظاہر قرأت کا جواز ہے جواز کیسے نہ ہو جب کہ پہلے گزر چکا ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے صحیح مسلم وغیرہ میں بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کا قدر یا کہا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نصف اس کا پس اس لئے فخر اسلام نے جامع صغیر کی شرح میں کہا کہ سورۃ تو وہ نفلاً پچھلی دو رکعتوں میں جائز ہے۔ یہاں تک کہ ہم نے اس آدمی کے بارے میں کہا ہے جو پچھلی دو رکعتوں میں سورت پڑھے کہ اس پر سجدہ سہو لازم نہیں انتہی۔ پھر ممکن ہے کہ یہ کہا جائے اولیٰ عدم زیادت ہے اور حمل کیا جائے مخرج بیان پر واسطے حدیث قتادہ رضی اللہ عنہ کے۔ (اس سے مراد وہ حدیث ہے جو پہلے گزر چکی ہے صحیحین کی روایت کے ساتھ) کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ دو سورتیں اور ظہر کی پچھلی دو رکعتوں میں فاتحہ الحدیث۔ قول مصنف مذکور کا (یعنی نہ زیادہ کرے اوپر ان دونوں کے کوئی شے) اور قول بہت سے مشائخ کا جیسا کہ کافی وغیرہ میں ہے اور پڑھے ان دونوں میں پیچھے پہلی دو رکعتوں کے سورۃ فاتحہ صرف اور حمل کی جائے اوپر بیان صرف جواز کے حدیث ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کی۔ اور قول فخر اسلام کا یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات صرف جائز کام کرتے ہیں تعلیم جواز وغیرہ کے لئے بغیر کراہت کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں جیسا کہ غالب احوال میں جائز اولیٰ کو کرتے او رنفل عدم اولویت کے منافی نہیں۔ پس اس توجیہ سے وہ اعتراض مندفع ہو جاتا ہے جو خیال کیا جا سکتا تھا یعنی مخالفت درمیان حدیثوں کے او راقوال مشائخ کے واللہ سبحانہ اعلم اھ۔ شاید تجھ پر یہ بات پوشیدہ نہ ہو کہ مشروع نفلاً کو مکروہ تنزیہی پر حمل کرنا بہت بعید ہے اور پچھلی دو رکعتوں میں سورۃ کا پڑھنا ایسا فعل مستحب نہیں جس کے ساتھ کسی عارض کی وجہ سے عدم اولویت کا اعتبار کیا جائے جیسا کہ نفل نماز بعض مکروہات کے ساتھ ظاہر فہم میں یہاں نفلیۃ کا معنی ہے کہ اس کا کرنا مستحب ہے پس اس معنی کے اعتبار سے نفلیۃ خلاف اولیٰ کے ساتھ کس طرح جمع ہو سکتی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور اس ضعیف بندہ کے لئے جو بات ظاہر ہوئی ہے یہ ہے کہ پچھلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پر اختعار یہ سنت ہے جو کہ حالت امامت میں خود حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ سے فرض نماز حالت امامت کے بغیر معلوم نہیں ہوئی مگر بہت ہی کم۔ پس امام کے لئے اخریین میں فاتحہ پر زیادت مکروہ ہے بوجہ لمبا کرنے نماز کے مقتدیوں پر قدر سنت ہے بلکہ اگر اتنی لمبی کی کہ مقتدیوں کو بھاری معلوم ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔ رہا اکیلے نماز پڑھنے والا، پس اس کے بارے میں نبی ﷺ کا فرمان ہے پس وہ قرأت لمبی کرے جتنی چاہے۔ اور زیادہ قرأت زیادہ خیر ہے اور یہاں کوئی عارض نہیں جو اس کی خیریت کو عارض ہو پس بعید نہیں کہ اس کا حق میں نفل ہو۔ پس اگر ہم حمل کریں کلام اکثر مشائخ کو امامت پر اور کلام فخر اسلام اور تصحیح ذخیرہ و محیط کو منفرد پر، تو دونوں قولوں میں تطبیق ہو جاتی ہے۔ اور توفیق اللہ کے ساتھ ہے۔ یہ وہ ہے جو میرے پاس ہے اور اللہ سبحانہ، وتعالیٰ بہتر جانتے ہیں۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۷: ۹ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس صورت میں کہ ایک شخص نے بسم اللہ کہہ کر ایک شکار کے اوپر بندوق چلائی پس جس وقت اس کو جا کر دیکھا تو کوئی آثار اس میں زندگی کے نہ تھے اور نہ جنبش تھی۔ جس وقت کہ اس کو ذبح کیا تو خون نکلا اچھی طرح سے پس وہ شکار حلال ہے یا حرام؟ اور اگر اس کو ذبح نہ کرتے تو حلال ہوتا یا حرام؟ اور در صورت نہ نکلنے خون کے بھی جواب تحریر فرمائیے۔ بینوا و توجروا:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الجواب: اگر ذبح کرلیا اور ثابت ہوا کہ ذبح کرتے وقت اس میں حیات تھی۔ مثلاً پھڑک رہا تھا یا ذبح کرتے وقت تڑپا، اگر چہ خون نہ نکلا یا خون ایسا نکلا جیسا مذبوح سے نکلا کرتا ہے اگر چہ جنبش نہ کی، یا اور کسی علامت سے حیات ظاہر ہوئی تو حلال ہے اور اگر بندوق سے مار کر چھوڑ دیا ذبح نہ کیا۔ یا کیا مگر اس میں ذبح حیات کا ہونا ثابت نہ ہوا۔ تو حرام ہے غرض مدار کار اس پر ہے کہ ذبح کرلیا جائے اور وقت ذبح اس میں رمق باقی ہو اگر چہ نہ جنبش کرے نہ خون دے حلال ہو جائے گا۔

ورنہ حرام۔ درمختار میں ہے۔

ذبح شاة مريضة فتحركت او خرج الدم حلت والالان لم تدر حياته عندالذبح وان علم حياته حلت مطلقاوان لم تحرك ولم يخرج الدم وهذايتاتى فى منخنقة و متردية ونطيحة والتى فقر الذئب بطنهافزكاة هذه الاشياء تحلل وان كانت حياتهاخفيفة وعليه الفتوى لقوله تعالى الامذكيتم من غيره فصل اه وفى ردالمحتار عن البزازى عن الاسبيحابى عن الامام الاعظم رضى الله تعالى عنه خروج الدم لايدل على الحيوة الااذاكان يخرج كمايخرج من الحى قال وهو ظاهر الروية۔

''ذبح کیا اس نے بیمار بکری کو پس اس نے حرکت کی یا اس سے خون نکلا تو حلال ہے ورنہ حلال نہیں اگر وقت ذبح اس کی زندگی معلوم نہ ہو وقتِ ذبح زندگی معلوم ہوئی تو مطلقاً حلال ہے اگر حرکت بھی نہ کرے اور خون بھی نہ نکلے۔ اور یہی حکم ہے گلا گھونٹی اور بلندی سے گرنے والی اور سینگ سے زخمی ہونے والی اور جس کا پیٹ بھیڑیے نے پھاڑ دیا ہو۔ پس بحالت مذکورہ ان کا ذبح کرنا انہیں حلال کردے گا اگر چہ ان میں خفیف سی زندگی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہو اور اسی پر فتویٰ ہے بوجہ فرمان اللہ تعالیٰ کے مگر جسے ذبح کر لیا تم نے بغیر فصل کے اھ۔ اور ردالمحتار میں روایت ہے بزازی سے انہوں نے اسبیجابی سے انہوں نے امام اعظم رضی اللہ عنہ سے کہ محض خون نکلنا زندگی پر دلالت نہیں کرتا ہاں جس وقت کہ اس طرح سے نکلے جس طرح سے نکلتا ہے کہا کہ یہ ظاہر روایت ہے۔"

اسی کتاب الصید میں ہے:

المعتبر فی المتردیة واخواتها کنطیحة وموقوذة وما اکل السبع والمریضة مطلق الحیاة وان قلت کما اشرنا الیه علیه الفتوی۔

"بلندی سے گر کر قریب المرگ اور اس کے ساتھ مذکور فی القرآن باقی اشیاء نطیحہ، موقوذہ وغیرہ میں مطلق زندگی معتبر ہے اگرچہ کم ہی ہو جیسا کہ ہم نے اس کی طرف اشارہ کیا۔ اسی پر فتویٰ ہے۔"

مدارک التنزیل میں ہے:

الموقذة التی اسخنوها ضربا بالعصا او حجر۔

"موقوذہ ہے جسے وہ لاٹھی یا پتھر سے زخمی کرتے تھے"

معالم میں ہے:

قال قتادہ کانوا یضربونها بالعصا فاذا ماتت اکلوها اه قلت فظهر ان المضروب بکل مثقل کالبندقة ولو بندقة الرصاص کله من الموقوذة فیحل بالذکاة وان قلت الحیاة۔

"قتادہ نے کہا کفار جانور کو یہاں تک مارتے تھے کہ وہ مر جاتا تھا اسے کھاتے تھے۔ میں کہتا ہوں اس سے ظاہر ہوا کہ ہر بھاری چیز کا مضروب جانور جیسے بندوق اگرچہ سکہ کی گولی والی ہو یہ سب موقوذہ میں شامل ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

پس یہ ذبح کرنے حلال ہو جاتی ہیں اگر چہ وقت ذبح ان میں قلیل زندگی ہو۔"

ردالمحتار میں ہے:

لایخفی ان الجرح بالرصاص انماھو بالاحراق والثقل بواسطۃ اندفاعہ العنیف اذلیس حدفلایحل وبہ افتی ابن نجیم واللہ تعالٰی اعلم۔

"پوشیدہ نہیں کہ سکہ کی گولی کا زخم بوجہ جلنے اور بوجھ کے ہے بواسطہ اس کے زور سے پھینکنے کے کیونکہ گولی میں دھار نہیں پس حلال نہیں۔ اسی کے ساتھ ابن نجیم نے فتویٰ دیا۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔"

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۸: ۱۰ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ایک شخص روز شکار شوقیہ کھیلتا ہے۔ پس بحکم شرع شریف کے کس قدر شکار کھیلنا چاہیے اور کس وقت میں؟ اور وہ شکاری ہر روز شکار کھیلنے میں گنہگار ہوتا ہے یا نہیں؟ بینوا مفصلا توجروا کثیرا۔

الجواب: شکار کے محض شوقیہ بغرض تفریح ہو جس ایک قسم کا کھیل سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا شکار کھیلنا کہتے ہیں۔ بندوق کا خواہ مچھلی کا، روزانہ ہو خواہ گاہ گاہ مطلقاً بالاتفاق حرام ہے۔ حلال وہ ہے جو بغرض کھانے یا دوا یا کسی اور نفع یا کسی ضرر کے دفع کو ہو۔

آج کل کے بڑے بڑے شکاری جو اتنی ناک والے ہیں کہ بازار سے اپنی خاص ضرورت کی کھانے یا پہننے کی چیز لانے کو جانا کسر شان سمجھیں، یا نرم ایسے کہ کہ دس قدم دھوپ میں چل کر مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہونا مصیبت جانیں وہ گرم دوپہر، گرم لو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

میں گرم ریت پر چلنا اور ٹھہرنا اور گرم ہو کے تھپیڑے کھانا گوارا کرتے، اور دو پہر دو دو دن کیلئے گھر بار چھوڑے پڑے رہتے ہیں، کیا یہ کھانے کی غرض سے جاتے ہیں؟ حاشا وکلا وہی لہو ولعب ہے اور بالاتفاق حرام۔

ایک بڑی پہچان یہ ہے کہ ان شکاریوں سے اگر کہئے مثلاً مچھلی بازار میں بھی ملے گی، وہاں سے لے لیجئے، ہرگز قبول نہ کریں گے۔ یا کہئے کہ ہم اپنے پاس سے لائے دیتے ہیں، کبھی نہ مانیں گے بلکہ شکار کے بعد خود اس کے کھانے سے بھی غرض نہیں رکھتے، بانٹ دیتے ہیں۔ تو یہ جانا یقیناً وہی تفریح وحرام ہے۔ درمختار میں ہے۔ الصید مباح الا للتلھی کما ھو ظاھر اسی طرح اشباہ وبزازیہ ومجمع الفتاویٰ وغنیۃ ذوی الاحکام وتاتارخانیہ وردالمحتار وغیرہا عامہ اسفار میں ہے۔ واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۹: ۱۲ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں کہ علمائے دین ومفتیان شرع متین اس شعر کا مطلب جو شرع محمدی فصل اٹھائیسویں بیان مکروہات وضو میں ہے

تیسرے تانبے کے برتن سے اگر
ہے وضو ناقص کرے گا جو بشر

یہ نہ معلوم ہوا کہ تانبے کے برتن سے وضو کیوں ناقص ہوتا ہے آج کل بہت شخص تانبے کے برتن لوٹے سے وضو کرتے ہیں کیا ان سب کا وضو ناقص ہوتا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: تانبے کے برتن سے وضو کرنا اس میں کھانا پینا سب بلا کراہت جائز ہے۔ وضو میں کچھ نقصان نہیں آتا۔ ہاں قلعی کے بعد چاہیے۔ بے قلعی میں کھانا پینا مکروہ ہے کہ جسمانی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ضرر کا باعث ہوتا ہے۔ اور مٹی کا برتن تانبے سے افضل ہے۔ علماء نے وضو کے آداب و مستحباب سے شمار فرمایا کہ مٹی کے برتن سے ہو۔ اور اس میں کھانا پینا بھی تواضع سے قریب تر ہے۔ ردالمحتار میں فتح القدیر سے ہے:

منها(ای اداب الوضوء) کون انیة من خزف"

"اس سے وضو (یعنی آداب وضو سے) ہونا اسکے برتنوں کا پختہ مٹی سے"

اسی میں اختیار شرح مختار ہے۔

اتخاذها(ای اوانی الاکل والشرب)من الخزف افضل اذلاصرف فیه ولامخیلة وفی الحدیث من اتخذاوانی بیته خزفازارته الملئکته ویجوزاتخاذهامن نحاس اورصاص،

"پکڑنا ان کا (یعنی کھانے پینے کے برتن) پختہ مٹی سے افضل ہیں کیونکہ اس میں کچھ خرچ بھی نہیں اور تکبر بھی نہیں اور حدیث میں ہے جو شخص گھر کے برتن مٹی کے رکھے فرشتے اس کی زیارت کرتے ہیں۔ تانبے اور قلعی کے برتن بھی جائز ہیں۔"

اسی میں ہے۔

یکره الاکل فی النحاس الغیر المطلی بالرصاص لانه یدخل الصداء فی الطعام فیورث ضررا عظیما ومابعده فلاه ملخصا واللّٰه تعالٰی اعلم۔

"مکروہ ہے کھانا کھانا بغیر قلعی شدہ تانبے کے کیونکہ وہ کھانے میں اپنا برا اثر ڈالتا ہے جس سے صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے اور قلعی کرنے کے بعد وہ اثر زائل ہو جاتا ہے"۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مسئلہ ۱۰: ۱۳ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت اس صورت میں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں درخت پر شہید مرد ہیں، اور فلانے طاق میں شہید مردرہتے ہیں۔ اور اس درخت اور اس طاق کے پاس جا کر ہر جمعرات کو فاتحہ شیرینی اور چاول وغیرہ پر دلاتے ہیں۔ ہار لٹکاتے ہیں لوبان سلگاتے ہیں، مرادیں مانگتے ہیں اور ایسا دستور اس شہر میں بہت جگہ واقع ہے۔ کیا شہید مردان درختوں اور طاقوں میں رہتے ہیں؟ اور یہ اشخاص حق پر ہیں یا باطل پر؟ جواب عام فہم مع دستخط کے تحریر فرمایئے۔ بینو ابالکتاب توجروا بالثواب۔

الجواب: یہ سب واہیات وخرافات اور جاہلانہ حماقات وبطالات ہیں۔ ان کا ازالہ لازم۔ ماانزل اللّٰہ بھامن سلطن، ولاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم، واللّٰہ سبحانہ وتعالٰی اعلم۔

کتبہ
عبدالمذنب احمد رضا
عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی ﷺ

مسئلہ ۱۱: ۱۴ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

ماقولکم رحمکم اللّٰہ تعالٰی۔ اندریں مسئلہ کہ بعد فوت ہو جانے والدین کے اولاد کے اوپر کیا حق والدین کا رہتا ہے؟ بینوا بالکتاب توجروا بالثواب۔

الجواب:

(۱) سب سے پہلا حق بعد موت ان کے جنازہ کی تجہیز غسل، نماز، دفن ہے۔ اور ان کاموں میں ایسے سنن ومستحبات کی رعایت جس سے ان کے لئے ہر خوبی وبرکت ورحمت وسعت کی امید ہو۔

(۲) ان کے لئے دعا واستغفار ہمیشہ کرتے رہنا۔ اس سے کبھی غفلت نہ کرنا۔

(۳) صدقہ وخیرات واعمال صالحات کا ثواب انہیں پہنچاتے رہنا، حسب طاقت اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

میں کمی نہ کرنا، اپنی نماز کے ساتھ ان کیلئے نماز پڑھنا، اپنے روزوں کے ساتھ ان کے واسطے بھی روزے رکھنا، بلکہ جو نیک کام کرے سب کا ثواب انہیں اور سب مسلمانوں کو بخش دینا کہ ان سب کو ثواب پہنچ جائے گا اور اس کے ثواب میں کمی نہ ہوگی بلکہ بہت ترقیاں پائے گا۔

(۴) ان پر کوئی قرضہ کسی کا ہو تو اس کے ادا میں حد درجہ کی جلدی کی کوشش کرنا اور اپنے مال سے ان کا قرض ادا ہونے کو دونوں جہاں کی سعادت سمجھنا۔ آپ قدرت نہ ہو تو اور عزیزوں قریبوں پھر باقی اہل خیر سے اس کے ادا کرنے میں امداد لینا۔

(۵) ان پر کوئی قرض رہ گیا ہو تو بقدر قدرت اسکے ادا میں سعی بجالانا۔ حج نہ کیا ہو تو خود ان کی طرف سے حج کرنا یا حج بدل کرانا، زکوۃ یا عشر کا مطالبہ ان پر رہا ہو تو اسے ادا کرنا۔ نماز یا روزہ باقی ہو تو اس کا کفارہ دینا، وعلی ھذا القیاس ہر طرح ان کی برات ذمہ میں جدوجہد کرنا۔

(۶) انہوں نے جو وصیت جائزہ شرعیہ کی ہو حتی الامکان اس کے نفاذ میں سعی کرنا اگر چہ شرعاً اپنے اوپر لازم نہ ہو اگر چہ اپنے نفس پر بار ہو۔ مثلاً وہ نصف جائیداد کی وصیت اپنے کسی عزیز غیر وارث یا اجنبی کیلئے کر گئے تو شرعاً تہائی مال سے زیادہ بے اجازت وارثان نافذ نہیں۔ مگر اولاد کو مناسب ہے کہ ان کی وصیت مانیں اور ان کی خوشی پوری کرنے کو اپنی خواہش پر مقدم جانیں۔

(۷) ان کی قسم بعد مرگ بھی سچی ہی رکھنا۔ مثلاً ماں یا باپ نے قسم کھائی تھی کہ میرا بیٹا فلاں جگہ نہ جائے گا یا فلاں سے نہ ملے گا یا فلاں کام کریگا تو ان کے بعد یہ خیال نہ کرنا کہ اب تو وہ ہیں نہیں ان کی قسم کا خیال نہیں بلکہ اس کا ویسا ہی پابند رہنا جیسا کہ ان کی حیات میں رہتا جب تک کوئی حرج شرعی مانع نہ ہو۔ اور کچھ قسم ہی پر موقوف نہیں ہر طرح کے امور جائز میں بعد مرگ بھی ان کی مرضی کا پابند رہنا۔

(۸) ہر جمعہ کو ان کی زیارت قبر کے لئے جانا، وہاں قرآن شریف ایسی آواز سے کہ وہ سنیں پڑھنا اور اس کا ثواب انکی روح کو پہنچانا۔ راہ میں جب کبھی ان کی قبر آئے بے سلام و فاتحہ نہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

گزرنا۔

(۹) ان کے رشتہ داروں کے ساتھ عمر بھر نیک سلوک کیے جانا۔

(۱۰) ان دوستوں سے دوستی نباہنا ہمیشہ انکا اعزاز واکرام رکھنا۔

(۱۱) کبھی کسی کے ماں یا باپ کو برا کہہ کر جواب میں انہیں برا نہ کہلوانا۔

(۱۲) اور سب سے سخت تر وعام تر ومدام تر حق یہ ہے کہ کبھی کوئی گناہ کر کے انہیں قبر میں رنج دیا جائے۔ اللہ غفور رحیم، عزیز کریم جل جلالہ صدقہ اپنے حبیب رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صدقہ ہم سب مسلمانوں کو نیکیوں کی توفیق دے گناہوں سے بچائے۔ ہمارے اکابر کی قبروں میں ہمیشہ نور وسرور پہنچائے کہ وہ قادر ہے اور ہم عاجز۔ وہ غنی ہے اور ہم محتاج۔

حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر، و لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم وصلی اللّٰہ تعالٰی علی الشفیع الرفیع الغفور الکریم الروف الرحیم سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین، امین الحمد للّٰہ رب العالمین۔

اب وہ حدیثیں جن سے فقیر نے یہ حق استخراج کیے ان میں سے بعض بقدر کفایت ذکر کروں۔

حدیث ۱: کہ ایک انصاری رضی اللہ عنہ نے خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ماں باپ کے انتقال کے بعد بھی کوئی طریقہ ان کے ساتھ نیکی کا باقی ہے جسے میں بجالاؤں؟ فرمایا۔

نعم اربعۃ الصلاۃ علیھما والاستغفار لھما و النفاذ عھدھما من بعد ھما واکرام صدیقھما وصلتہ الرحم التی لارحم لک الا من قبلھما فھذا الذی بقی من برھما بعد موتھما۔

"ہاں چار باتیں ہیں ان پر نماز اور ان کے لئے دعائے مغفرت اور ان کی وصیت نافذ کرنا اور ان کے دوستوں کی عزت اور جو رشتہ صرف انہی کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جانب سے ہو نیک برتاؤ سے ان کا قائم رکھنا۔ یہ وہ نیکی ہے کہ انکی موت کے بعد ان کے ساتھ کرنی باقی ہے"۔

"رواہ ابن النجار عن ابی اسید الساعدی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ مع القصۃ ورواہ البیھقی فی سننہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم لا یبقی للولد من بر الوالدالا اربع، الصلوۃ علیہ والدعاء لہ وانفاذ عھدہ من بعدہ وصلۃ رحمہ واکرام صدیقہ۔

حدیث ۲: کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

استغفار الولد لابیہ بعد الموت من البر۔

"ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کرے"۔

رواہ ابن النجار عن ابی سید مالک بن زرارۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ۔

حدیث ۳: کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

اذا ترک العبد الدعاء للوالدین فانہ ینقطع عنہ الرزق۔

"آدمی جب ماں باپ کے لئے دعا چھوڑ دیتا ہے ان کا رزق قطع ہو جاتا ہے"

رواہ الطبرانی فی التاریخ والدیلمی عن انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ،

حدیث ۴، ۵: کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

اذا تصدق احدکم بصدقۃ تطوعا فلیجعلھا عن ابویہ فیکون لھما اجرھا ولا ینقص من اجرہ شیئا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

''جب تم میں کوئی شخص نفل خیرات کرے تو چاہیے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا اور اس کے ثواب سے کچھ نہ گھٹے گا۔''

رواه الطبرانی فی اوسطه وابن عساکر عن عبدالله بن عمرو رضی الله تعالی عنهما۔ ونحوه الدیلمی فی مسند الفردوس عن ماویة بن حیدة القشیری رضی الله تعالی عنه۔

حدیث ۶: کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے ماں باپ کی زندگی میں ان کے ساتھ نیک سلوک کرتا تھا۔ اب وہ مر گئے۔ ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟ فرمایا۔

ان من البر بعد الموت ان تصلی لهما مع صلوتك وتصوم لهما مع صیامك۔ (رواه الدارقطنی)

''بعد مرگ نیک سلوک یہ ہے کہ تو اپنی نماز کیساتھ ان کے لئے نماز پڑھے اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کیلئے روزے رکھے۔''

یعنی جب اپنے ثواب ملنے کے لئے کچھ نفل نماز پڑھے یا روزے رکھے تو کچھ نفل نماز روزے ان کی طرف سے انہیں ثواب پہنچانے کو بھی بجالایا نماز روزہ جو عمل نیک کرے ساتھ ہی انہیں بھی ثواب پہنچانے کی بھی نیت کر لے کہ انہیں بھی ملے گا اور تیرا بھی کم نہ ہوگا۔

کما مر ولفظ مع یحتمل الوجهین بل هذا الصدقة بالمیته محیط۔

پھر تاتارخانیہ پھر ردالمحتار میں ہے۔

الافضل لمن یتصدق نفلا ان ینوی لجمیع المومنین والمومنات لانها تصل الیهم ولاینقص من اجره شیء۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حدیث ۷: کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

من حج عن ولديه اوقضى عنهمامغرمابعثه الله يوم القيمة مع الابرار۔

''جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے یا انکا قرض ادا کرے روز قیامت نیکوں کے ساتھ اٹھے۔''

رواه الطبرانی فی الاوسط ولدارقطنی فی السنن عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنه۔

حدیث ۸: امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر اسی ہزار قرض تھے۔ وقت وفات اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بلا کر فرمایا۔

بع فيهااموال عمرفان وفت والافسل بنی عدی فان وفت والافسل قريشاولاتعدعنهم۔

''میرے دین میں اول میرا مال بیچنا اگر کافی ہو جائے فبہا ورنہ میری قوم بنی عدی سے مانگنا اگر یوں بھی پورا نہ ہو تو قریش سے مانگنا اور ان کے سوا اوروں سے سوال نہ کرنا۔''

پھر صاحبزادہ موصوف سے فرمایا اضمنھا تم میرے قرض کی ضمانت کرلو۔ وہ ضامن ہو گئے اور امیر المومنین کے دفن سے پہلے اکابر انصار و مہاجرین کو گواہ کرلیا کہ وہ اسی ہزار مجھ پر ہیں ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وہ سارا قرض ادا فرمادیا۔ **رواه ابن سعدفی الطبقات عن عثمان بن عروة۔**

حدیث ۹: قبیلہ جہینہ سے ایک بی بی رضی اللہ عنہا نے خدمت اقدس سید عالم ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میری ماں نے حج کرنیکی منت مانی تھی وہ ادا نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ فرمایا۔

نعم حجی عنهاارايت لو كان على امك دين اكنت قاضية

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اقضوا اللّٰہ فاللّٰہ احق بالوفاء۔ رواہ البخاری عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ۔

''ہاں اس کی طرف سے حج کر۔ بھلا دیکھ تو اگر تیری ماں پر کوئی دین ہوتا تو تو ادا کرتی یا نہیں یوں ہی خدا کا دین ادا کرو کہ وہ زیادہ ادا کا حق رکھتا ہے''۔

حدیث ۱۰: کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

اذا حج الرجل عن والدیہ تقبل منہ ومنہما وابتشر بہ ارواحہما فی السماء وکتب عنداللّٰہ برا۔ رواہ الدارقطنی عن زیدبن ارقم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ۔

''انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج اس کی طرف سے اور ان سب کی طرف سے قبول ہوتا ہے اور ان کی روحیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے''۔

حدیث ۱۱: کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

من حج عن ابیہ اوعن امہ فقدقضی عنہ حجۃ وکان لہ فضل عشر بحج۔

''جو اپنی ماں یا باپ کی طرف سے حج کرے اس کی طرف سے حج ادا ہو جائے اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ملے''

رواہ الدارقطنی عن جابربن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث ۱۲: کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

من حج عن والدیہ بعدوفاتہما کتب اللّٰہ اعتقامن النار وکان للمحجوج عنہما اجر حجۃ تامۃ من غیران ینقص من

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اجورهما شئ۔رواه الاصبهانی فی الترغیب والبیهقی فی الشعب عن ابن عمر (رضی اللّٰه تعالٰی عنه)۔

''جو اپنے والدین کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے واسطے پورے حج کما ثواب ہو جس میں اصلا کمی نہ ہو۔''

حدیث ۱۳: کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

من برقسمهما وقضی دینهما ولم یستسب لهما کتب بارا وان کان عاقافی حیاته ومن لم یبرقسمهما ویقض دینهما واستسب لهما کتب عاقاوان کان بارافی حیاته۔رواه الطبرانی فی الاوسط عن عبدالرحمن بن سمرة رضی اللّٰه عنه۔

''جو شخص اپنے ماں باپ کے بعد ان کی قسم کو سچی کرے اور ان کا قرض اتارے اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر انہیں برا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ نیکوکار لکھا جائے اگرچہ ان کی زندگی میں نافرمان تھا اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان قرض نہ اتارے اور کسی کے والدین کو برا کہہ کر انہیں برا کہلوائے وہ عاق لکھا جائے اگرچہ ان کی حیات میں نیکوکار تھا۔''

حدیث ۱۴: کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

من زار قبر ابویه اواحدهما فی کل یوم جمعة مرة غفر اللّٰه له وکتب برا۔ رواه الامام الترمذی العارف باللّٰه الحکیم فی نوادر الاصول عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه۔

''جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جمعہ کے دن زیارت کو حاضر ہو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنیوالا لکھا جائے۔''

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حدیث ۱۵: کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

من زار قبر والدیه او احدهما یوم الجمعة فقرء عنده یس غفرله۔ رواه ابن عدی عن الصدیق الاکبر رضی اللّٰه تعالٰی عنه۔

''جو شخص روز جمعہ اپنے والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے اور اس کے پاس یٰسین پڑھے بخش دیا جائے۔''

وفی لفظ من زار قبر والدیه او احدهما فی کل جمعة فقرء عنده یس غفر اللّٰه له بعدد کل حرف منها۔

''جو ہر جمعہ والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے وہاں یٰسین پڑھے یٰسین شریف میں جتنے حروف ہیں ان کی گنتی کی برابر اللہ اس کے لئے مغفرتیں فرمائیں۔''

رواه هو الخلیلی وابو شیخ والدیلمی وبن النجار والرفعی وغیرهم عن ام المومنین الصدیقة عن ابیها الصدیق الاکبر رضی اللّٰه تعالٰی عنهما عن النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم۔

حدیث ۱۶: کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

من زار قبر ابویه او احدهما احتسابه کان کعدل حجة مبرورة ومن کان زوار الهما زارت الملائکة قبره۔

''جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے۔ اور جو بکثرت ان کی زیارت کیا کرتا ہو فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آئیں۔''

رواه الامام الترمذی الحکیم وابن عدی عن ابن عمر رضی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللہ تعالیٰ عنھما،

امام ابن الجوزی محدث کتاب عیون الحکایات میں بسند خود محمد بن العباس اولاق سے روایت فرماتے ہیں۔ ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کو گیا۔ راہ میں باپ کا انتقال ہو گیا۔ وہ جنگل درختاں مقل یعنی گوگل کے پیڑوں کا تھا۔ ان کے نیچے دفن کر کے بیٹا جہاں جانا تھا چلا گیا۔ جب پلٹ کر آیا، اس منزل میں رات کو پہنچا۔ باپ کی قبر پر نہ گیا ناگاہ سنا کہ کوئی کہنے والا یہ اشعار کہہ رہا ہے۔

رائتك تطوی الدوم لیلا ولا تری علیك اھل الدوم تتکلما
وبالدوم ثاولو ثویست مکانه ومر باھل الدوم عاد فسلما

میں نے تجھ دیکھا کہ تو رات میں اس جنگل کو طے کرتا ہے اور وہ جن پیڑوں میں ہے اس سے کلام کرنا اپنے اوپر لازم نہیں جانتا۔ حالانکہ ان درختوں میں وہ مقیم ہے کہ اگر تو اس کی جگہ ہوتا اور یہاں گزرتا تو وہ راہ سے پھر کر آتا اور تیری قبر پر سلام کرتا۔

حدیث ۱۷: کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

من احب ان یصل اباہ فی قبرہ فلیصل اخوان ابیہ من بعدہ۔ رواہ ابویعلی وابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

"جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرے وہ باپ کے بعد اس کے عزیزوں دوستوں سے نیک برتاؤ کرے۔"

حدیث ۱۸: کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

من البران تصل صدیق ابیك۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

"باپ کے ساتھ نیکوکاری یہ ہے کہ تو اس کے دوست سے اچھا برتاؤ رکھے۔"

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حدیث ۱۹: کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

ان ابرار البران یصل الرجل اهل ذی ابیه بعدان یولی الاب رواه الائمة احمد والبخاری فی ادب المفرد و مسلم فی صحیحه وابوداودوالترمذی عن ابن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنه۔

"بے شک باپ کے ساتھ نیکوکاری سے بڑھ کر یہ نیکوکاری ہے کہ آدمی باپ کے پیٹھ دینے کے بعد اس کے دوستوں سے اچھی روش پر رہتا ہے۔"

حدیث ۲۰:۔ کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

احفظ ودابیك لاتقطعه فیطفئ اللّٰه نورك۔

"اپنے باپ کی دوستی نگاہ رکھ اسے قطع نہ کرنا کہ اللہ تیرا نور بجھا دیگا۔"

حدیث ۲۱: کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس علی اللّٰه تعالٰی وتعرض علی الانبیاء وعلی الاباء والامهات یوم الجمعة فیفرحون بحسناتهم وتزدادوجوهم بیاضاواشراقافاتقوا اللّٰه ولاتوذوامواتکم۔ رواه الامام الحکیم عن والدعبد العزیزرضی اللّٰه تعالٰی عنه۔

"ہر دوشنبہ و پنجشنبہ کو اللہ عزوجل کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو۔ وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور انکے چہروں کی صفائی و تابش بڑھ جاتی ہے تو اللہ سے ڈرو اپنے مردوں کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہنچاؤ۔"

بالجملہ والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان سے کبھی عہدہ برآ ہو وہ اس کے حیات و وجود کے سبب ہیں۔ تو جو کچھ نعمتیں دینی و دنیوی پائیگا سب انہیں کے طفیل میں ہوئیں کہ ہر نعمت و

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کمال وجود پر موقوف ہے اور وجود کے سبب وہ ہوئے، تو صرف ماں یا باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الذمہ کبھی نہیں ہوسکتا نہ کہ اس کے ساتھ اس کی پرورش ہونے، ان کی کوششیں، اس کے آرام کے لئے ان کی تکلیفیں، خصوصاً پیٹ میں رکھنے، پیدا ہونے، دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں ان کا شکر کہاں تک ادا ہوسکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ وہ اس کیلئے اللہ عزوجل ورسول اللہ ﷺ کے سائے اور انکی ربوبیت ورحمت کے مظہر ہیں۔ لہٰذا قرآن عظیم میں جل جلالہ نے اپنے حق کے ساتھ ان کا ذکر فرمایا کہ۔

ان اشکرلی ولوالدیك۔ ''حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔''

حدیث میں ہے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حاضر ہوکر عرض کی یارسول اللہ ﷺ ایک راہ میں ایسے گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت کا ٹکڑا ان پر ڈالا جاتا کباب ہوجاتا، چھ میل تک اپنی ماں کو گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں۔ کیا اب اس کے حق سے ادا ہوگیا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

لعله ان یکون بطلقة واحدة رواه الطبرانی فی الاوسط عن بریدة رضی اللّٰه تعالٰی عنه۔

''تیرے پیدا ہونے میں جس قدر دردوں کے جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید ان میں ایک جھٹکے کا بدلہ ہوسکے۔''

اللہ عزوجل عقوق سے بچائے اور ادائے حقوق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

برحمتك یاارحم الراحمین۔ وصلی اللّٰه تعالٰی علی سیدنا ومولانا محمد واله واصحبه اجمعین۔ آمین۔ والحمدللّٰه رب العالمین۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مسئلہ ۱۲: ۱۷ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

کیا حکم ہے اہل شریعت کا اس مسئلہ میں کہ دعا قنوت کے بدلے میں تین بار قل ہو شخص نماز وتر کی تیسری رکعت میں بعد الحمد وقل کے تکبیر کہہ کر دعا قنوت اس کو نہیں آتی ہے۔ پس اس کی نماز وتر صحیح ہوتی ہے یا نہیں؟ اور وہ اگر ہر روز سجدہ سہو کر لیا کرے تو نماز وتر اس کی صحیح ہو جایا کریگی؟ جواب عام فہم عطا فرمایئے۔ بینوا مفصلاً توجروا کثیرا۔

الجواب: نماز صحیح ہو جانے میں تو کلام نہیں نہ یہ سجدہ کا محل کہ سہواً کوئی واجب ترک نہ ہوا۔ دعا قنوت اگر یاد نہ ہو تو کرنی چاہئے کہ خاص اس کا پڑھنا سنت ہے اور جب تک یاد نہ ہو۔

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار"۔

"اے ہمارے رب! دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو آگ کے عذاب سے۔"

پڑھ لیا کرے۔ یہ بھی یاد نہ ہو تو اللھم اغفرلی تین بار کہہ لیا کرے یہ بھی نہ آئے تو صرف یارب تین بار کہہ لے واجب ادا ہو جائے گا۔ رہا یہ کہ پڑھنے سے بھی یہ واجب ادا ہوا یا کہ نہیں کہ اتنے دنوں کے وتر کا اعادہ لازم ہو۔ ظاہر یہ ہے کہ ادا ہو گیا کہ وہ ثنا ہے، اور ہر ثنا دعا ہے۔

بل قال العلامة القاری فغیرہ من العلماء کل دعاء ذکر وکل ذکر دعاء وقدقال صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم افضل الدعاء الحمدللّٰہ رواة الترمذی وحسنہ النسائی وابن ماجة ابن حبان الحاکم وصححہ عن جابربن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہماھذاولیحرروا للّٰہ تعالٰی اعلم۔

"بلکہ کہا علامہ قاری وغیرہ نے علماء میں سے ہر دعا ذکر ہے اور ہر ذکر دعا ہے اور تحقیق فرمایا نبی ﷺ نے افضل دعا الحمدللہ ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور حاکم اور حسن کہا یہ اور حاکم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نے اسے صحیح کہا ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے۔ اسے یاد رکھ اور محفوظ رکھ۔" واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۱۳: ۱۹ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام کہ کن کیا اڑانا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس کی ڈور لوٹنا درست ہے یا نہیں؟ اگر اس کی ڈور لوٹی سے کپڑا سلوا کر نماز پڑھے تو اس کی نماز میں کوئی خلل تو واقع نہ ہوگا؟ بینوا توجروا۔

الجواب: کن کیا اڑانا لہو لعب ہے اور لہو ناجائز ہے۔ حدیث میں ہے۔

کھل لھو المسلم حرام الافی ثلث،

"مسلم کے لئے کھیل کی چیزیں سوائے تین چیزوں کے سب حرام ہیں۔"

ڈور لوٹنا نہبی ہے اور نہبی حرام ہے۔

نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النھبی،

رسول اللہ ﷺ نے لوٹنے سے منع فرمایا۔

لوٹی ہوئی ڈور کا مالک اگر معلوم ہو تو فرض ہے اسے دے دی جائے۔ اگر نہ دی اور بغیر اس کی اجازت کے اس سے کپڑا سیا تو اس کپڑے کا پہننا حرام ہے۔ اسے پہن کر نماز مکروہ تحریمی ہے جس کا پھیرنا واجب ہے۔

للاشتمال علی المحرم کالصلوۃ فی الراض مغصوبۃ،

"بوجہ شامل ہونے کے حرام پر جیسے ارض مغضوبہ پر نماز۔"

اور اگر مالک نہ ہو تو وہ لقطہ ہے یعنی پڑی ہوئی چیز۔ واجب ہے کہ اسے مشہور کیا جائے یہاں تک کہ مالک کے ملنے کی امید قطع ہو۔ اس وقت اگر یہ شخص غنی ہے تو فقیر کو دے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

دے۔اور فقیر ہے تو اپنے صرف میں لاسکتا ہے۔پھر جب مالک ظاہر ہو اور فقیر کے صرف میں آنے پر راضی نہ ہو تو اپنے پاس سے اس کا تاوان دینا ہوگا۔ کما ھو معروف فی الفقه من حم اللقطة واللّٰه سبحنه وتعالٰی اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۱۴: ۲۰ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں کہ کتا پالنا جائز ہے یا نہیں؟ اور کبوتر پالنا بلا اڑانے کے و بیٹر بازی و مرغ بازی و شکرا باز پالنا اور ان کا شکار پکڑوانا اور کھانا درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: شکرا و باز پالنا درست ہے اور ان سے شکار کرانا اور اس کا کھانا بھی درست ہے بقولہ تعالٰی وما علمتم من الجوارح، الایته یہ ضرور ہے کہ شکار غذا یا دوا یا کسی نفع کی غرض سے ہو۔ محض تفریح ولہو ولعب نہ ہو۔ ورنہ حرام ہے۔ یہ گنہگار ہوگا۔ اگرچہ ان کا مارا ہوا جانور جب کہ وہ تعلیم پا گئے ہوں اور بسم اللہ کہہ کر چھوڑا ہوا حلال ہو جائے گا۔

فان حرمته الارسال بنية الاهو لاينافي كونه ذكاة شرعية كمن سمى اللّٰه تعالٰی وضرب الغنم من قفاه حرم الفعل وحل الاكل،

"پس تحقیق کھیل کی نیت سے چھوڑنے کی حرمت اس کے ذبح شرعی ہونے کے منافی نہیں۔ جیسے کوئی اللہ تعالٰی کا نام لے اور بھیڑ کو اس کی گدی کی طرف سے مارا۔ فعل حرام ہے اور کھانا حلال ہے۔"

بیٹر بازی، مرغ بازی اور اسی طرح ہر جانور کا لڑانا جیسے لوگ مینڈھے لڑاتے ہیں، لال لڑاتے ہیں، یہاں تک کہ حرام جانوروں مثلاً ہاتھیوں، ریچھوں کا لڑانا بھی سب مطلقاً

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حرام ہے کہ بلاوجہ بے زبانوں کی ایذا ہے۔حدیث میں ہے۔

نهی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علی وسلم عن التحیریش بین البهائم، اخرجه ابوداودالترمذی عن ابن عناس رضی اللّٰه تعالٰی عنهماوقال الترمذی حسن صحیح۔

رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کے لڑانے سے منع فرمایا۔

کبوتر پالنا جب کہ خالی دل بہلانے کے لئے ہواور کسی امر ناجائز کی طرف مودی نہ ہو جائز ہے۔اور اگر چھتوں پر چڑھ کر اڑائے کہ مسلمان عورات پر نگاہ پڑے، یا ان کے اڑانے کو کنکریاں پھینکے جو کسی کا شیشہ توڑیں کسی کی آنکھ پھوڑیں۔یا پرائے کبوتر پکڑے یا ان کا دم بڑھانے اور اپنا تماشا ہونے کے لئے دن دن بھر انہیں بھوکا اڑائے۔جب اترنا چاہیں نہ اترنے دے تو ایسا پالنا حرام ہے۔درمختار میں ہے۔

ویکره(یکره امسك الحمامات(ولوفی برجها(ان کان یضربالناس)بنظراوجلب(فان کان یطیرهافوق السطع مطلقاعلی عورات المسلمین ویکسرزجاجات الناس برمیة تلك الحمامات عزرومنع اشدالمنع فان لم یمتنع ذبحهاالمحتسب واماللاستناس فمباح باختصار،

''اور مکروہ ہے (مکروہ ہے بند کبوتروں کا) اگرچہ ان کے برجوں میں ہو (اگر لوگوں کو ضرر ہوتا ہو) اگر یہ بوجہ ضرر نظر کے ہو، یا دوسروں کے کبوتر کھینچ لے۔پس اگر چھت پر اڑاتا ہو جس سے مسلمانوں کی بے پردگی ہوتی ہو اور کبوتروں کی کنکریاں سے لوگوں کے شیشے ٹوٹتے ہوں تو اڑانے والے پر تعزیر کی جائے گی اور سختی سے منع کیا جائے گا۔اگر نہ رکے تو کوتوال انہیں ذبح کردے اگر اڑانے کے لئے نہ ہوں بلکہ صرف کبوتروں کے ساتھ انس کی وجہ سے تو یہ مباح ہے۔اھ باختصار۔''

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صحیح بخاری وغیرہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور صحیح ابن حبان میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

دخلت النار امراۃ فی ھرۃ ربطھافلم تطعمھاتاکل من خشاش الارض۔

''ایک عورت دوزخ میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھ رکھا تھا نہ آپ کھانا دیا نہ چھوڑا کہ زمین کے چوہے وغیرہ کھالیتی۔''

ابن کی حدیث میں ہے **فھی تنھشر قبلھاو دبرھا**۔(وہ بلی دوزخ میں اس عورت پر مسلط کی گئی ہے کہ اس کا آگا پیچھا دانتوں سے نوچ رہی ہے)

ایک حدیث میں حکم ہے کہ جو جانور پالو دن میں ستر بار اسے دانہ پانی دکھاؤ۔نہ کہ گھنٹوں پہروں بھوکا پیاسا رکھو اور نیچے آنا چاہے تو آنے نہ دو۔علماء فرماتے ہیں جانور پر ظلم کافر ذمی پر ظلم سے سخت تر ہے اور کافر ذمی پر ظلم مسلمان پر ظلم سے اشد ہے۔ **کما فی درالمختار وغیرہ** اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

الظلم ظلمات یوم القیمۃ،

''ظلم ظلمتیں ہوگا قیامت کے دن'' اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الالعنۃ اللّٰہ علی الظلمین o

''سن لو! اللہ عزوجل کی لعنت ہے ظلم کرنے والوں پر''

کتا پالنا حرام ہے جس گھر کتا ہے اس میں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔روز اس شخص کی نیکیاں گھٹتی ہیں۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

لاتدخل الملئکۃ بیتافیہ کلب والاصورۃ، رواہ احمد والشیخان الترمذی والنسائی واابن ماجۃ عن ابی طلحہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ،

''فرشتے نہیں آتے اس گھر میں جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور نبی ﷺ فرماتے ہیں۔

من اقتنی کلبا الا کلب مشیة او ضاریا نقص من عمله کل یوم قیراطان، رواه احمد و الشیخان و الترمذی النسائی عن ابن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنهما،

''جو کتا پالے مگر گلے کا کتا یا شکار۔ روز اس کی نیکیاں سے دو قیراط کم ہوں (ان قیراطوں کی مقدار اللہ و رسول جل جلالہ و ﷺ)''

تو صرف دو قسم کے کتے اجازت میں رہے۔ ایک شکار جسے کھانے یا دوا وغیرہ منافع صحیح کے لئے شکار کی حاجت ہو نہ شکار تفریح کہ وہ خود حرام ہے۔ دوسرا وہ کتا جو گلے یا کھیتی یا گھر کی حفاظت کے لئے پالے جائے جہاں حفاظت سچی حاجت ہو۔ ورنہ اگر مکان میں کچھ نہیں کہ چور لیں۔ یا مکان محفوظ جگہ ہے کہ چور کا اندیشہ نہیں۔ غرض جہاں یہ اپنے دل سے خوب جانتا ہو کہ حفاظت کا بہانہ ہے اصل میں کتے کا شوق ہے وہاں جائز نہیں۔ آخر آس پاس کے گھر والے بھی اپنی حفاظت ضروری سمجھتے ہیں۔ اگر بغیر کتے کے حفاظت نہ ہوتی تو وہ بھی پالتے۔ خلاصہ یہ کہ اللہ تعالٰی کے حکم میں حیلے نہ نکالے کہ وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی ﷺ

مسئلہ ۱۵: ۲۱ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کتے کا پکڑا ہو شکار مسلمان کھا سکتا ہے یا نہیں؟ ایک خرگوش کو کتے نے اس طرح پکڑا ہے کہ اس کے دانت خرگوش کے جسم پیوستہ ہو گئے ہیں اور بہت سا جسم اس کا چبا ڈالا ہے کہ خرگوش کے جسم میں خون جاری ہے۔ ابھی جان باقی ہے۔ پس اس کو ذبح کر کے کھا سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الجواب: اگر مسلمان یا کتابی عاقل نے کہ احرام میں نہ ہو، بسم اللہ کہہ کر تعلیم یافتہ کتے کو جو شکار کر کے مالک کے لئے چھوڑ کیا کرے، خود نہ کھانے لگے، غیر حرم کے حلال جانور وحشی پر جو اپنے پروں یا پاؤں کی طاقت سے اپنے بچاؤ پر قادر تھا چھوڑا۔ اور اس کے چھوڑنے سے سیدھا شکار پر گیا۔ یا اس کے پکڑنے کی تدبیر میں مصروف ہوا بیچ میں اور طرف مشغول یا غافل نہ ہو گیا اور اس نے شکار کو زخمی کر کے مار ڈالا ایسا مجروح کر دیا کہ اس میں اتنی ہی حیات باقی ہے جتنی مذبوح میں ہوتی ہے کہ کچھ دیر تڑپ کر ٹھنڈا ہو جائے گا۔ اور کتے کے چھوڑنے میں کوئی کافر، مجوسی یا بت پرست یا ملحد یا مرتد جیسے آج کل کے اکثر نصاریٰ اور رافضی اور عام نیچری وغیرہ ہم خلاصہ یہ کہ مسلمان یا کتابی کے سوا کوئی شریک نہ تھا۔ نہ شکار کے قتل میں کتے کی شرکت کسی دوسرے کتے نا تعلیم یافتہ یا سگ نیچری یا اور کسی نئے جانور کے جس کا شکار ناجائز ہو اور چھوڑنے والا چھوڑنے کے وقت سے شکار پانے تک اسی طرف متوجہ رہا بیچ میں کسی دوسرے کام میں مشغول نہ ہوا تو وہ جانور بے ذبح کے حلال ہو گیا۔ اور ان چودہ شرطوں سے ایک بھی کمی ہوا اور جانور بے ذبح مر جائے تو حرام ہو جائے گا۔ ورنہ حرام کا شکار تو ذبح سے بھی حلال نہیں ہوتا۔ باقی صورتوں میں ذبح شرعی سے حلال ہو جائے گا۔ تنویر الابصار و درمختار و ردالمحتار میں ہے۔

(الصید مبح بخمسة عشر شرطا) خمسة فی الصائد وهو ان یکون من اهل الذکاة وان یوجد منه الارسال وان لایشارکه فی الارسال من لایحل صیده وان لایترک التسمیة عامدا وان لایشتغل بین الارسال والاخذ بعمل اخر و خمسة فی الکلب ان یکون معلما وان یذهب علی سنن الارسال وان لایشارکه فی الاخذ مالا یحل صیده وان یقتله جرحا وان لایاکل منه و خمسة فی الصید ان لایکون من الحشرات وان لایکون عن نبات الماء الا السمک وان یمنع

نفسه بجناحيه اوقوائمه وان لايكون متقوتابنابه اوبمخلبه وان يموت بهذاقبل ان يصل الى ذبحه اه قلت ومعنى قوله ان يموت اى حقيقة اوحكمابان لايبقى فيه حياة فوق المذبوح كمانص عليه فى الدروصححه المحشى،

شکار پندرہ شرطوں کیساتھ مباح ہے پانچ شرطیں شکار میں ہوں گی وہ یہ ہیں کہ (۱) شکار ذبح کا اہل ہو (۲) شکاری جانور اسی نے چھوڑا ہو (۳) اور اس کے اس فعل میں کوئی ایسا آدمی شریک نہ ہو جس کا شکار حلال نہ ہو (۴) جان بوجھ کر بسم اللہ ترک نہ کی ہو (۵) شکاری جانور چھوڑنے اور پکڑنے کے درمیان کسی اور فعل میں مشغول نہ ہوا ہو۔

اور پانچ شرطیں کتے میں ہیں (۱) کتا سیکھا ہوا ہو (۲) اور چھوڑنے کے بعد سیدھا شکار ہی کی طرف گیا ہو۔ (۳) شکار پکڑنے میں کوئی ایسا کتا شریک نہ ہوا ہو جس کا شکار حلال نہ ہو (۴) شکار کو زخمی کر کے قتل کرے (۵) اس سے کتا خود نہ کھائے۔

پانچ شرطیں شکار میں ہیں (۱) حشرات الارض میں سے نہ ہو (۲) مچھلی کے علاوہ کوئی آبی جانور نہ ہو (۳) وہ جانور اپنے پروں یا پاؤں کی طاقت سے اپنا بچاؤ کر سکتا ہو (۴) وہ جانور اپنے پنجے یا ڈاڑھ کے ساتھ غذا نہ حاصل کرتا ہو (۵) اور شکاری کے ذبح کرنے سے پہلے ہی مر گیا ہو۔ میں نے کہا ہے قول اس کا کہ مر جائے یعنی حقیقتاً مر جائے یا حکماً یعنی اس میں اتنی جان باقی ہو جتنی مذبوح جانور میں ہوتی ہے۔ جیسا کہ درمختار میں اس کی تصریح ہے محشی نے اسے ترجیح دی ہے۔ انہیں میں ہے:

شرط كون الذابع مسلما حلالاخارج الحرم ان كان صيدافصيدالحرم لاتحله الذكاة مطلقا(او كتابياولو

مجنونا)اه درمخلصاالمراديه المعتوه كمافي العناية عن النهاية لان المجنون لاقصدله ولانية لان التسمية شرط بالنص وهي بالقصدوصحة القصدبماذكرنايعني قوله اذاكان يعقل التسمية الذبيحة ويضبط اه،

''شرط ہونے ذابح کی مسلم، غیر محرم، خارج حرم اگر ہوشکار پس حرم کے شکار کا ذبح کرنا جائز نہیں مطلقاً (ذابح یا کتابی ہو اگر چہ مجنوں ہو) در ملخصا۔ مجنون سے مراد ضعیف العقل ہے۔ جیسا کہ عنایہ میں ہے نہایہ میں۔ کیونکہ مجنون کا قصد اور نیت ہی نہیں ہوتی۔ چونکہ بسم اللہ شرط ذبح ہے نص کے ساتھ اور وہ قصد کیساتھ ہوسکتی ہے اور صحت قصد ساتھ اس کے ہے جس کا ذکر کیا ہے یعنی قول اس کا جس وقت سمجھتا ہو، بسم اللہ اور ذبح کو اور یاد رکھتا ہو۔''

ان سب شرائط کیساتھ جس خرگوش کو کتے نے مارا مطلقاً حلال ہے اور اگر ہنوز مذبوح سے زیادہ زندگی باقی ہے تو بعد ذبح حلال ہے۔ اس کا دانت جسم میں پیوستہ ہوجانا وجہ ممانعت نہیں ہوسکتا۔ قرآن عظیم نے اس کا شکار حلال فرمایا اور شکار بے زخمی کیے نہ ہوگا اور زخمی جبھی ہوگا کہ اس کے دانت اس کے جسم کو شق کر کے اندر داخل ہوں اور یہ خیال کہ اس صورت میں اسکا لعاب کہ ناپاک ہے، شکار کے بدن کو نجس کرے گا دو وجہ سے غلط ہے اولاً شکار حالت غضب میں ہوتا ہے اور غضب کے وقت اسکا لعاب خشک ہوجاتا ہے۔

افرق جمع من العلماء في اخذه طرف الثوب ملاطفا فينجس او غضبان فلا۔

''اور اسی لئے علماء کی ایک جماعت نے فرق کیا بیچ پکڑنے کتے کے کنارہ کپڑے کا پیار سے اور غضب سے بصورت اول کپڑا نجس ہوگا۔ ثانی صورت میں پاک رہے گا۔''

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ثانیاً اگر لعاب لگا بھی تو آخر جسم سے خون بھی نکلے گا، وہ کب پاک ہے جب اس سے طہارت حاصل ہوگی اس بھی ہو جائیگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۱۶: ۲۳ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے شریعت اس صورت میں کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا گناہگار ہوتا ہے یا نہیں؟ اور اس کی نماز میں تو کوئی خلل واقع نہیں ہوتا؟ اور نمازی کے آگے سے کس قدر دور تک گزر کرنا نہ چاہیے؟

الجواب: نماز میں کوئی خلل نہیں آتا۔ نکلنے والا گناہ گار ہوتا ہے۔ نماز اگر مکان یا چھوٹی مسجد میں پڑھتا ہو تو دیوار تک قبلہ نکلنا جائز نہیں جب تک بیچ میں آڑ نہ ہو اور صحرا یا بڑی مسجد میں پڑھتا ہو تو صرف موضع سجود تک نکلنے کی اجازت نہیں۔ اس سے باہر نکل سکتا ہے۔ موضع سجود کے یہ معنی ہیں کہ آدمی جب قیام میں اہل خشوع وخضوع کی طرح اپنی نگاہ خاص جائے سجود پر یعنی جہاں سجدہ میں اس کی پیشانی ہوگی تو نگاہ کا قاعدہ ہے کہ جب سامنے روک نہ ہو تو جہاں جما ہے وہاں سے کچھ آگے بڑھتی ہے جہاں تک آگے بڑھ کر جائے وہ سب موضع سجود ہے۔ اس کے اندر نکلنا حرام ہے اور اس سے باہر جائز۔ درمختار میں ہے۔

مرور مار فی الصحراء او فی مسجد کبیر بموضع سجودہ فی الاصح او مرورہ بین یدیہ الی حائط القبلۃ فی بیت مسجد صغیر فانہ کبقعۃ واحدۃ۔

"گزرنا گزرنے والے کا جنگل میں یا بڑی مسجد میں اس کے سجدہ کی جگہ سے بیچ اصح روایت کے یا گزرنا اس کا اس سے آگے سے قبلہ کی سمت والی دیوار تک گھر میں اور چھوٹی مسجد میں کیونکہ وہ ایک جگہ کی طرح ہے۔"

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ردالمحتار میں ہے۔

قوله بمضع سجوده ای من موضع قدمه الی موضع سجوده کمافی الدرروهذامع القیودالتی بعده انماهو للاثم والافالفسادمنتف مطلقاقوله فی الاصع صححه التمرتاشی وصاحب البدائع واختاره فخرالاسلام و رجحه فی النهاهة والفتح انه قدرمایقع بصره علی الماء لوصلی بخشوع ای رامیابصره الی موضع سجوده اه مختصراً۔

''اس کا کہنا بموضع سجودہ یعنی اس کے قدموں کی جگہ سے لے کر سجدہ کی جگہ تک جیسا کہ درمختار میں ہے یہ اور اس کے بعد والی قیود صرف گزرنے والے کا گناہ ظاہر کرنے کے لئے ہیں۔ رہی نماز تو وہ مطلقاً فاسد نہیں ہوتی اس کا قول فی لاصح صحیح کہا ہے اس کو تمرتاشی اور صاحب بدائع نے اور پسند کیا اس کو فخر اسلام نے اور ترجیح دی اس کو نہایہ اور فتح میں تحقیق اس کا اندازہ یہ ہے کہ جہاں تک اس کی نگاہ گزرنے والے پر پڑے۔ اگر خشوع کیساتھ نماز پڑھے یعنی اپنی نگاہ جائے سجدہ پر رکھنے والا ہو۔ مختصراً''

منحۃ الخالق میں تجنیس سے ہے۔

الصحیح مقدارمنتهی بصره وهوموضع سجوده قال ابونصرمقدارمابین الصف الاول وبین مقام الام وهذا عین الاول ولکن لعبادة اخری اوفیماقرانااعلی شیخنا منهاج الائمة رحمه اللّٰه تعالٰی ان یمربحیث یقع بصره وهویصلی صلوة الخاشعین وهذه العبارة اوضع،

''صحیح مقدار حد نگاہ اس کی اور وہ اسکی جائے سجدہ ہے۔ ابونصر نے کہا ہے اس کی مقدار اتنی مسافت جتنی امام صف اول کے درمیان ہوتی ہے۔ اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

یہ بعینہ پہلی بات ہے عبارت اور ہے۔ یا بیچ اس کے جو پڑھی ہم نے اپنے شیخ منہاج الائمہ رحمۃ اللہ علیہ پر یہ کہ گزرے جہاں کہ نمازی کی نگاہ پڑتی ہو جبکہ وہ خشوع سے نماز پڑھ رہا ہو۔ یہ عبارت پہلی سے زیادہ واضح ہے۔"

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فانظر کیف جعل الکل قولا واحدا وانما الاختلاف فی العبارة فی المعنی،

"پس دیکھ کس طرح کیا ہے اس نے تمام کو ایک قول اور اختلاف صرف عبارت میں ہے معنی میں نہیں ہے۔"

نیز ردالمحتار میں ہے۔

(قوله فی بیت) ظاهره ولو کبیرا فی القهستانی وینبغی ان یدخل فیه ای فی حکم المسجد الصغیر الدار والبیت،

"(اس کا کہنا کہ گھر میں) اس کا ظاہر تو یہ ہے کہ گھر اگرچہ بڑا ہو۔ قہستانی میں ہے اور لائق ہے کہ داخل ہوں چھوٹی مسجد میں حویلی اور گھر۔"

رہا یہ کہ مسجد صغیر و کبیر میں کیا فرق ہے؟ فاضل قہستانی نے لکھا کہ چھوٹی مسجد کہ چالیس گز سے کم ہو۔

فی ردالمحتار مسجد صغیر هو اقل من ستین ذراعا وقیل من اربعین وهو المختار کما اشار الیه فی الجواهر،

"ردالمحتار میں ہے چھوٹی مسجد وہ ہے جو ساٹھ گز سے کم ہو اور کہا گیا ہے چالیس سے اور یہی مختار ہے جیسا کہ اشارہ کیا اس کی طرف جواہر میں۔"

اقوال یہاں سے گز سے گز مساحت مراد ہونا چاہیے۔

لانه الالیق بالممسوحات کما قال الامام قاضی خان فی الماء فههنا هو المتعین باولی،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

"کیونکہ وہی زیادہ لائق ہے پیائش کردہ چیزوں کے ساتھ جیسا کہ کہا ہے قاضی خان نے پانی کے بارہ میں۔ پس یہاں بطریق اولی وہی متعین ہے۔"

اور گز مساحت ہمارے اس گز سے کہ اڑتالیس انگل یعنی تین فٹ کا ہے ایک گز دو گرہ اور دو تہائی گرہ ہے۔ کما بیناہ فی بغض فتاوننا تو اس گز سے چالیس مکسر ہمارے گز سے چوون (۵۴) گز سات گرہ اور گرہ کا نواں حصہ ہوا۔ کما لا یخفی علی المحاسب۔ تو اس زعم علامہ پر ہمارے گز سے چوون مکسر مسجد صغیر ہوئی اور ساڑھے چون گز مکسر مسجد کبیر۔ یہ ہے وہ کہ انہوں نے لکھا اور علامہ شامی نے ان کا اتباع کیا۔

اقوال مگر یہ شبہ ہے کہ فاضل مذکور کو عبارت جواہر سے گزرا۔ عبارت جواہر الفتاوی در بارہ دار ہے نہ در بارہ مسجد۔ مسجد کبیر صرف وہی ہے جس میں مثل صحرا اتصال صفوف شرط ہے جیسے مسجد خوارزم کہ سولہ ہزار ستون پر ہے۔ باقی تمام مساجد اگرچہ دس ہزار گز مکسر ہوں مسجد صغیر ہیں اور ان میں دیوار قبلہ تک بلا حائل مرور ناجائز ہے۔ کما بیناہ فی فتاونا۔ واللہ تعالی اعلم

کتبہ
عبدالمذنب احمد رضا
عفی عنہ بمحمد ن المصطفی ﷺ

مسئلہ ۱۷: ۲۴ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چند اشخاص ایک جگہ بیٹھے ہیں اور ایک شخص نے آکر کہا السلام علیکم۔ اس کے جواب میں انہوں نے جواب دیا۔ "آداب" یا "تسلیمات" یا "بندگی" یا ایک شخص نے اپنا ہاتھ ماتھے تک اٹھا دیا اور منہ سے کچھ جواب نہ دیا۔ پس فرض کفایہ اشخاص مذکورہ کے ذمہ سے اس صورت میں اٹھ گیا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الجواب: نہ اور سب گناہگار رہے۔ جب تک ان میں کوئی وعلیکم السلام یا علیک یا السلام علیکم نہ کہے۔ کہ الفاظ مذکور بندگی، آداب، تسلیمات وغیرہ الفاظ سلام نہیں۔ اور صرف ہاتھ اٹھا دینا کوئی چیز نہیں جب تک اس ساتھ کوئی لفظ سلام نہ ہو۔ ردالمحتار میں ظہیریہ سے ہے۔

لفظ السلام فی المواضع کلھاالسلام علیکم وبالتنوین وبدون کماھذین یقول الجھال لایکون سلاماہ اقوال فلایکون جوابالان جواب السلام لیس الابالسلام اما وحدہ اوبزیادۃ الرحمۃ والبرکات لقولہ تعالی اذاحییتم بتحیۃ فحیواباحسن منھااوردوھاومعلوم ان ماخترعوا من الالفاظ اوالاجتزاء بالایماء اماان یکون تحیۃ اولاعلی الثانی عین الثانی عدم برائۃ الذمۃ ظاھرلان المورب التحیۃ وعلی الاول لیس عین الثانی عدم براء ۃ الذمۃ ظاھرلان امامورب التحیۃ وعلی الاول لیس عین السلام وھوظاھرولااحسن منہ فان المخترع لایمکن ان یکون احسن من الموارد فخرج عن کلاالوجھین وبقی الواجب الکفائی علی کل عین،

''سلام کا لفظ تمام مواضع میں السلام علیکم یا ساتھ تنوین کے اور ان دونوں کے علاوہ جیسے جاہل کہتے ہیں سلام نہ ہوگا۔ میں کہتا ہوں پس نہ ہوگا جواب کیونکہ جواب سلام کا یا تو اکیلے سلام کے ساتھ ہوگا یا ساتھ زیادتی رحمت اور برکات کے بوجہ فرمان اللہ تعالیٰ کے اور جب سلام دیئے جاؤ تم ساتھ سلام کے پس سلام دو تم ساتھ اچھے سلام کے اس سے یا وہی لوٹا دو۔ اور یہ بات معلوم ہے کہ جو ان لوگوں نے اختراع کئے ہیں الفاظ ہوں یا اشارت یا تو یہ سلام ہوگے یا نہ ہوں گے۔ بصورت ثانی بری الذمہ نہ ہونا ظاہر ہے۔ کیونکہ مامور بہ سلام ہے اور بصورت اول یہ اختراعات نہ تو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عین اسلام ہیں اور نہ اس سے اچھے کیونکہ مخترعات واردفی الشرع سے اچھے نہیں ہو سکتے پس دونوں وجہوں سے خارج ہو گیا اور واجب کفائی ہر ایک کے ذمہ میں باقی رہا۔"

مرقاہ شریف میں ہے۔

قدصح بالاحادیث المتواترة معنی ان السلام باللفظ سنة وجوابه واجب کذلك،

"احادیث متواترہ معنی کیساتھ صحیح طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ سلام ساتھ لفظ کے سنت ہے اور جواب اس کا واجب ہے اسی طرح۔"

حدیث شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

لیس منامن تشبه بغیرنالاتشبهوا بالیهوولابالنصاری فان تسلیم الیهودالاشارة بالاصابع وتسلیم النصاری الاشارة بالاکف رواه الترمذی عن عبدالله ابن عمر رضی الله تعالٰی عنهماوقال اسناده ضعیف قال العلمة القاری لعل وجهه انه عن عمروبن شعیب عن ابیه عن جده وقدتقدم الخلاف فیه وان المعتمدان سنده حسن لاسیماوقداسنده السیوطی فی الجامع الصغیرالی ابن عمروفارتفع النزاع وزال الاشکال اه،

ہمارے گروہ سے نہیں جو ہمارے غیروں کی شکل بنے۔ نہ یہود سے مشابہت پیدا کرو نہ نصاریٰ سے کہ یہود کا اسلام انگلی سے اشارہ ہے اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلی سے اشارہ روایت کیا اس کو ترمذی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اور کہا ہے اسناد اس کی ضعیف ہے۔ کہا ہے علامہ علی قاری نے شاید وجہ اس کی تحقیق وہ عمرو بن شعب عن ابیہ عن جدہ ہے اور تحقیق اس بارہ میں اختلاف

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

پہلے گزر چکا ہے اور اس بارہ میں قابل اعتماد بات یہ ہے کہ یہ سند حسن ہے خصوصاً جب کہ سیوطی نے جامع صغیر میں یہ حدیث ابن عمرو کی سند سے بیان کی ہے۔ پس نزاع اٹھ گئی اور اشکال زائل ہو گیا اھ

اقول رحم اللّٰہ مولانا القاری انما احاله الامام السیوطی علی ت یعنی الترمذی فیضم یرتفع النزاع ویزول الاشکال ثم لیس تضعیف الترمذی لماظن فان المجهور ومنهم الترمذی علی الاحتجاج بعمرو بن شعیب وبروایة عن ابیه عن جده بل الوجه انه من روایة ابن لهیعة انه یقول الترمذی حدثنا قتیبة ابن لهیعة عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم قال فذکره قال الترمذی هذا حدیث اسناده ضعیف وروی ابن المبارك هذا الحدیث عن ابن لهیعة فلم یرفعه اه وقد قال فی کتاب النکاح باب ماجاء فی من یتزوج المراة ثم یطلقها قبل ان یدخل بها الحدیث رواه بعین السند هذا حدیث لایصح ابن لهیعة یضعف فی الحدیث اه مختصرا وکذا ضعفه فی غیر هذا المحل فالیه یشیر ههنا نعم الاظهر عندی ان حدیث ابن لهیعة لاینزل عن الحسن وقد صرح المنادی فی التیسیر ان حدیثه حسن۔

میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ ملا علی قاری پر رحم کرے سیوطی نے تو اس حدیث کا حوالہ جات یعنی ترمذی دیا ہے پس ضم کیا یرتفع النزاع ویزول الاشکال۔ پھر نہیں تضعیف ترمذی کی جیسا گمان کیا اس نے کیونکہ جمہور علماء جن میں ترمذی بھی شامل ہیں اس بات پر ہیں کہ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ تحقیق فرمایا رسول اللہ ﷺ نے احتجاج جائز ہے بلکہ وجہ ضعف یہ ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وہ روایت ابن لہیعہ سے ہے ترمذی فرماتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے قتیبہ بن امیہ نے عن عمرو بن شعیب ابیہ عن جدہ بے شک فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پس ذکر کیا اس کو۔ کہا ہے ترمذی نے اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور روایت کیا ابن مبارک نے اس حدیث کو ابن لہیعہ سے پس اس کا رفع نہیں کیا اھ اور تحقیق کہا ہے کتاب النکاح میں باب اس کا جو آیا اس کے جو نکاح کرے عورت سے پھر طلاق دے اس کو پہلے اس کے کہ دخول کرے ساتھ اس کے واسطے حدیث کے جو عین اسی سند سے روایت کی ہے۔ یہ حدیث صحیح نہیں ابن لھیعہ حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے اور اسی طرح اسے کئی جگہوں پر اس کے علاوہ بھی ضعیف کیا گیا ہے پس اسی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ہاں اظہر میرے نزدیک یہ کہا ابن لھیعہ کی حدیث حسن سے کم درجہ نہیں اور منادی نے تیسیر میں تصریح کی ہے اس کے حسن کے ساتھ۔

ہاں لفظ سلام کے ساتھ ساتھ ہاتھ کا اشارہ بھی ہو تو مضائقہ نہیں۔

اخرج لاترمذی قال حدثناسویدناعبداللّٰہ بن المبارك ناعبدالحمیدبھرام انه سمع شھرابن خوشب یقول سمعت اسماء بنت یذیدتحدث ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم مرفی المسجدیوماوعصبة من النساء فعودفالوی بیده بالتسلیم واشارعبدالحمیدبیده هذاحدیث حسن الخ قال الامام النووی وھومحمول علی انه صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم جمع بین اللفظ والاشارة ویدل علی هذاان اباداود روی هذاالحدیث وقال فی روایة فسلم علیناہ قال العلامة القاری بعدنقله قلت علی تقدیرعدم تلفظه علیه الصلوة

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

والسلام بالسلام لامخدورفیه لانه ماشرع السلام علی من مرعلی جماعة من النسوان وان ماعنه الصلوة والسلام مماتقدم من اسلام المصرح فهومن خصوصیاته علیه الصلوٰة والسلام فله ان یسلم وان لایسلم وان یشیر ولایشیر علی انه قدیراد بالاشارة مجرد التواضع من غیر قصدالسلام الخ۔

حدیث بیان کی ترمذی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سوید نے ان سے عبداللہ بن مبارک نے ان سے عبدالحمید بہرام نے تحقیق انہوں نے سنا شہر بن خوشب سے وہ فرماتے ہیں میں نے اسماء بنت یزید کو یہ حدیث بیان کرتے سنا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ ایک دن مسجد سے گزرے اور عورتوں کا ایک گروہ بیٹھا تھا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا اور عبدالحمید نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ یہ حدیث حسن ہے، الخ۔ امام نووی نے کہا یہ حدیث محمول ہے اس پر کہ جناب نبی کریم ﷺ نے جمع کیا درمیان لفظ اور اشارہ کے اور اس بات کی دلیل یہ ہے کہ ابوداؤد نے یہ حدیث روایت کی اس میں یہ بھی ہے پس سلام کیا جناب نبی ﷺ پر اھ۔ علامہ ملا علی قاری نے اس کے نقل کرنے کے بعد کہا ہے میں نے کہا ہے بر تقدیر عدم تلفظ بالسلام کے بھی کوئی اعتراض نہیں کیونکہ عورتوں کی جماعت پر گزرنے والے پر عورتوں کا سلام کرنا مشروع ہی نہیں باقی حضور ﷺ کا سلام کرنا۔ تو یہ جناب کے خصوصیات میں سے ہے پس آپ ﷺ کو اختیار تھا کہ سلام کرتے یا نہ کرتے اشارہ کرتے یا نہ کرتے۔ علاوہ ازیں بعض دفعہ اشارہ سے ارادہ سلام کا نہیں ہوتا بلکہ محض تواضع مراد ہوتی ہے آخر تک۔

اقول مبنی کله علی انه لم یرد السلام ولایظهر فرق بین

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ماذکر اولا ومازادفی العلاوۃ سوی انہ ذکر فیہا للاشارۃ محملا وھو التواضع وھذہ شاھدۃ الواقعۃ سیدتنا اسماء رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا شاھدۃ بانہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم فان لم یحمل علی التلفظ لزم ان تکون نفس الاشارۃ تسلیما وھو معلوم الانتفاء من الشرع فوجب الحمل علی الجمع تامل لعل لکلامہ محملا لست احصہ واللّٰہ سبحنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ وجل مجدہ اتم واحکم،

میں کہتا ہوں اس تمام تقریر کا مدار اس بات پر ہے کہ سلام وارد نہیں ہوا اور ان کے پہلے بیان میں لفظ علاوہ کے بعد کے بیان میں کوئی خاص فرق نہیں سوائے اس کے کہ اس میں اشارہ کا ایک محل بیان کر دیا ہے یعنی تواضع اور اس واقعہ کی گواہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا گواہی دیتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا ہے۔ پس اگر اس کو تلفظ سلام پر حمل نہ کریں تو پھر اشارہ کو سلام ماننا پڑے گا۔ اور اس اشارہ کا سلام نہ ہونا شروع میں ثابت ہو چکا ہے۔ پس واجب ہے حمل کرنا اس کا اوپر جمع بین الاشارہ والتلفظ کے۔ غور کر شاید انکے کلام کا ایسا محمل ہے جسے میں نہیں سمجھ سکا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم

مسئلہ ۱۸: ۲۹ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

بعالی خدمت امام اہل سنت مجدد دین ملت معروض کہ آج میں اس وقت آپ سے رخصت ہوا اور واسطے نماز مغرب کے مسجد میں گیا۔ بعد نماز مغرب کے ایک دوست نے کہا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

چلو ایک جگہ عرس ہے، میں چلا گیا۔ وہاں جا کر دیکھتا ہوں بہت سے لوگ جمع ہیں اور قوالی اس طریقہ سے ہو رہی ہے کہ ایک ڈھول دو سارنگی بج رہی ہیں اور چند قوال پیران پیر دستگیر کی شان میں اشعار کہہ رہے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی نعت کے اشعار اور اولیاء اللہ کی شان میں اشعار گا رہے ہیں اور ڈھول سارنگیاں بج رہی ہیں۔ یہ باجے شریعت میں قطعی حرام ہیں کیا اس فعل سے رسول اللہ ﷺ اور اولیاء اللہ خوش ہوتے ہیں؟ اور یہ حاضرین جلسہ گناہگار ہوئے یا نہیں؟ اور ایسی قوالی جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر جائز ہے تو کس طرح کی؟

الجواب: ایسی قوالی حرام ہے۔ حاضرین سب گناہگار ہیں اور ان سب کا گناہ عرس کرنے والوں اور قوالوں کا ہے۔ اور قوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والے پر بغیر اس کے عرس کرنے والے کے ماتھے قوالوں کے گناہ جانے سے قوالوں پر سے گناہ کی کچھ کمی آئے یا اس کے اور قوالوں کے ذمہ حاضرین کا وبال پڑنے سے حاضرین کے گناہ میں کچھ تخفیف ہو۔ نہیں بلکہ حاضرین میں ہر ایک پر اپنا گناہ الگ اور قوالوں پر اپنا گناہ الگ اور سب حاضرین کے برابر جدا اور ایسا عرس کرنے والے پر اپنا گناہ الگ اور قوالوں کے برابر اور جدا اور سب حاضرین کے برابر علیحدہ۔ وجہ یہ کہ حاضرین کو عرس کرنے والے نے بلایا ان کیلئے اس گناہ کا سامان پھیلایا اور قوالوں نے انہیں سنایا۔ اگر وہ سامان نہ کرتا یہ ڈھول سارنگی نہ سناتے تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے۔ اس لئے ان سب کا گناہ ان دونوں پر ہوا پھر قوالوں کے اس گناہ کا باعث وہ عرس کرنیوالا ہوا۔ وہ نہ کرتا تو نہ بلاتا تو یہ کیونکر آتے بجاتے لہٰذا قوالوں کا بھی گناہ اس بلانے والے پر ہوا۔

کماقالوافی سائل قوی مرة سوی ان الاخذوالمعطی اثمان لانهم لولم یعطوالمافعلوافکان العطاء هوالباعث لهم علی الاهسترسال فی التکدی والسوال وهذاکله ظاهرعلی من عرف القواعدالکریمة الشرعیة وباللّٰه التوفیق،

جیسے کہا ہے فقہاء نے اس سائل کے بارے میں جو طاقتور تندرست ہو کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ایسا خیرات لینے والا اور ایسے کو خیرات دینے والا دونوں گنہگار ہیں۔
کیونکہ دینے والا اگر نہ دے تو یہ بھی گداگری کا مذموم کاروبار نہ کریں۔
پس انکی عطا ان کی گداگری کا باعث بنی۔ اور یہ سب قواعد شرعیہ جاننے
والا پر ظاہر ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہی توفیق۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

من دعاالی هدی کان له من الاجر مثل اجور من تبعه لاینقص ذلك من اجورهم شیئاومن دعاالی ضلالة کان علیه من الاثم مثل اثام من تابعه لاینقص ذالك من اثامهم شند،

''جو کسی امر ہدایت کی طرف بلائے جتنے لوگ اس کا اتباع کریں ان سب کے برابر ثواب پائے اور اس سے ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ آئے اور جو کسی امر ضلالت کی طرف بلائے جتنے اس کے بلانے پر چلیں ان سب کے برابر اس پر گناہ ہو اور جو اس سے ان کے گناہوں میں کچھ تخفیف راہ نہ پائے۔''

رواه الائمة احمدومسلم والاربعة عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه،

باجوں کی حرمت میں احادیث کثیرہ وارد ہیں۔ ازاں جملہ اجل واعلی حدیث صحیح بخاری شریف ہے کہ حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں۔

لیکونن فی امتی اقوام یستحلون الحروالحریر والخمروالمعازف، حدیث صحیح جلیل متصل وقد اخرجه ایضااحمدوابواداودوابن ماجة والاسمعیلی وابونعیم باسانیدصحیحة لامطعن فیهاوصححه جماعة اخرون من الائمة کماقاله بعض الحفاظ قاله الامام ابن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حجر فی کف الرعاع،

''ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں جو حلال ٹھہرائیں گے
عورتوں کی شرمگاہ یعنی زنا اور ریشمی کپڑوں اور شراب اور باجوں کو''

بعض جہال بدمست یا نیم ملا شہوت پرست یا جھوٹے صوفی باد بدست کہ احادیث صحاح مرفوعہ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصے یا محتمل واقعے یا متشابہ پیش کرتے ہیں انہیں اتنی عقل نہیں یا قصداً بے عقل بنتے ہیں کہ صحیح کے سامنے ضعیف متعین کے آگے محتمل محکم کے حضور متشابہ واجب الترک ہے۔ پھر کہاں قول کہاں حکایت فعل پھر کجا محرم کجا مبیح ہر طرح یہی واجب العمل، اسی کو ترجیح مگر ہوس پرستی کا علاج کس کے پاس ہے، کاش گناہ کرتے اور گناہ جانتے اقرار لاتے۔ یہ ڈھٹائی اور بھی سخت ہے کہ ہوس بھی پالیں اور الزام بھی نالیں۔ اپنے لئے حرام کو حلال بنالیں۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ معاذ اللہ اس کی تہمت محبوبان خدا اکابر سلسلہ عالیہ چشت قدست اسرارھم کے سر دھرتے ہیں نہ خدا سے خوف نہ بندوں سے شرم کرتے ہیں۔ حالانکہ خود حضرت محبوب الٰہی سیدی ومولائی نظام الحق والدین سلطان اولیاء رحمۃ اللہ علیہ وعنہم وعنا بہم فوائد الفواد شریف فرماتے ہیں۔

''حرامیر حرام است''

مولانا فخر الدین زرادی خلیفہ حضور سیدنا محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور کے زمانہ مبارکہ میں خود حضور کے حکم احکم سے مسئلہ سماع میں رسالہ ''کشف القناع عن اصول السماع'' تحریر فرمایا۔ اس میں صاف ارشاد فرمایا کہ:

اما سماع مشائخنا رضی اللہ تعالٰی عنہم فبری عن ھذہ التھمۃ وھو مجرد صوت القوال مع الاشعار المشعرۃ کمال صنعۃ اللہ تعالٰی،

''ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ عنہم کا سماع اس حرامیر کے بہتان سے بری ہے وہ صرف قوال کی آواز ہے ان کا اشعار کے ساتھ جو کمال صنعت الٰہی سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

خبر دیتے ہیں۔"

للہ انصاف! اس امام جلیل خاندان عالی چشت کا یہ ارشاد مقبول ہوگا یا آج کل کے مدعیان خامکار کی تہمت بے بنیاد ظاہرۃ الفساد۔ لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔

سیدی مولانا محمد بن مبارک بن محمد علوی کرمانی مرید حضور پرنور شیخ العالم فرید الحق والدین گنج شکر وخلیفہ حضور سیدنا محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کتاب مستطاب سیر الاولیاء میں فرماتے ہیں۔

حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز می فرمود کہ چندایں چیز می بایدتاسماع مباح می شود، مسمع ومستمع ومسموع آلہ سماع مسمع یعنی گوئندہ مرد تمام باشد کودک نباشد وعورت نباشد مستمع آنکہ می شنود ازیاد حق خالی نباشد ومسموع آنہ بگویند فحش ومسخرگی نباشد وآلہ سماع مزامیر ست چون چنگ ورباب ومثل آں می باید کہ درمیان نباشدایں چنیں سماع حلال ست،

"حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ چند شرائط ہوں تو سماع مباح ہوگا۔ کچھ شرطیں سنانے والے میں کچھ سننے والے میں کچھ اس کلام میں جو سنائی جائے۔ کچھ آلہ سماع میں یعنی سنانے والا کامل مرد ہو چھوٹا لڑکا نہ ہو اور عورت نہ ہو۔ سننے والا یاد خدا سے غافل نہ ہو اور جو کلام پڑھی جائے فحش اور تمسخرانہ انداز کی نہ ہو۔ اور آلات سماع یعنی مزامیر جیسے سارنگی اور رباب وغیرہ چاہئے کہ ان چیزوں میں سے کوئی موجود نہ ہو۔ اس طرح کا سماع حلال ہے۔"

مسلمانوں! یہ فتویٰ ہے سرور وسردار سلسلہ عالیہ چشت حضرت سلطان اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کا۔ کیا اس کے بعد بھی مفتریوں کو منہ دکھانے کی گنجائش ہے؟

نیز سیر الاولیاء شریف میں ہے۔

"یکے بخدمت حضرت سلطان المشائخ عرض داشت کہ دریں روزھا بعضے از درویشان آستانہ دار درمجمعے کہ چنگ ورباب ومزامیر بود رقص کردند، فرمود نیکو نکردہ اند آنہ نامشروع ست ناپسندیدہ بایشاں گفتند کہ شما چہ کردید در آں مجمع مزامیر بود سماع چگونہ شنیدید ورقص کردید ایشاں جواب دادند کہ ماچناں مستغرق سماع بودیم کہ ندانستیم کہ اینجا مزامیر است یانہ، حضرت سلطان المشائخ فرمودایں جواب ہم چیزے نیست ایں سخن درہمہ معصیتہا بیاید،

"ایک آدمی حضرت سلطان المشائخ کی خدمت میں عرض کی کہ ان ایام میں بعض آستانہ دار درویشوں نے ایسے مجمع میں جہاں چنگ ورباب اور دیگر مزامیر تھے رقص کیا۔ فرمایا انہوں نے اچھا کام نہیں کیا جو چیز شرع میں ناجائز ہے ناپسندیدہ ہے اس کے بعد ایک نے کہا۔ جب یہ جماعت اس مقام سے باہر آئی لوگوں نے ان سے کہا کہ تم نے یہ کیا کیا۔ وہاں تو مزامیر تھے تم نے سماع کس طرح سنا اور رقص کیا انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس طرح سماع میں مستغرق تھے کہ ہمیں یہ معلوم ہی نہیں ہوا کہ یہاں مزامیر ہیں یا نہیں۔ سلطان المشائخ نے فرمایا یہ جواب کچھ نہیں اس طرح تو تمام گناہوں کے متعلق کہہ سکتے ہیں۔"

مسلمانوں! کیسا صاف ارشاد ہے کہ مزامیر ناجائز ہیں اور اس عذر کہ ہمیں استغراق کے باعث مزامیر کی خبر نہ ہوئی۔ کیا مسکت جواب عطا فرمایا کہ ایسا حیلہ ہر گناہ میں چل سکتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شراب پیئے اور کہہ دے شدت استغراق کے باعث ہمیں خبر نہ ہوئی کہ شراب یا پانی۔ زنا کرے اور کہہ دے غلبہ حال کے سبب ہمیں تمیز نہ ہوئی کہ جورو ہے یا بیگانی۔ اسی میں ہے۔

حضرت سلطان المشائخ فرمودمن منع کردہ ام کہ مزامیر و محرمات درمیان نباشد و دریں باب بسیار غلو کردتا بحدیکہ گفت اگر امام راسہو افتد مرد تسبیح اعلام کند و زن سبحان اللّٰہ نگوید زیرا کہ نشاید آواز آں شنودن پس پشت دست بر کف دست زند و کف دست بر کف دست نزند کہ آں بلہو می ماند تاایں غایت از ملاہی و امثال آں پرہیز آمدہ است، پس در سماع بطریق اولی کہ ازیں بابت نباشد یعنی در منع دستک چندیں احتیاط آمدہ است پس در سماع مزامیر بطریق اولی منع است اہ باختصار،

''حضرت سلطان العارفین نے فرمایا میں نے منع کر رکھا ہے کہ مزامیر اور دیگر محرمات درمیان نہ ہو اور اس بات میں آپ نے بہت مبالغہ کیا۔ یہاں تک کہ فرمایا اگر امام نماز میں بھول جائے مرد تو سبحان اللہ کہہ کر امام کو مطلع کرے اور عورت سبحان اللہ نہ کہے کیونکہ اس کو اپنی آواز سنانا نہ چاہیے۔ پس ایک ہاتھ ہتھیلی دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر نہ مارے کہ اس طرح یہ کھیل ہوگا۔ بلکہ ہاتھ کی پشت دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر مارے جب یہاں تک لہو ولعب کی چیزوں اور ان کی طرح چیزوں سے پرہیز آئی ہے تو سماع میں مزامیر بطریق اولی منع ہیں۔''

مسلمانو! جو ائمہ طریقت اس درجہ احتیاط فرمائیں کہ تالی کی صورت کو ممنوع بتائیں وہ اور معاذ اللہ مزامیر کی تہمت للہ انصاف کیسا خبط بے ربط ہے۔ اللہ اتباع شیطان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سے بچائے اوران سچے محبوبان خدا کا سچا اتباع عطا فرمائے۔ آمین الہ الحق آمین۔ بجاہم عندک آمین۔ والحمد للہ رب العالمین۔ کلام یہاں طویل ہے اورانصاف دوست کواسی قدر کافی ہے۔ واللہ انھادی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۱۹: ۲۹ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ چومنا ناخنوں کا وقت نام پاک محمد مصطفیٰ ﷺ کے جیسے کہ اذان یا خطبہ میں جس وقت نام پاک آنحضرت ﷺ کا آتا ہے چومتے ہیں ازوائے شرع جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اذان میں نام اقدس حضور سید عالم ﷺ سن کر ناخن چوم کر آنکھوں سے لگانے کو علماء نے مستحب فرمایا۔ ردالمحتار میں ہے۔

یستحب ان یقال عندسماع الاولی من الشھادۃ صلی اللہ علیك یارسول اللہ وعندالثانیۃ منھا قرت عینی بك یارسول اللہ ثم یقول اللھم متعنی بالسمع والبصر بعدوضع ظفری الابھامین علی العینین، فانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکون قائدالہ الی الجنۃ، کدافی کنز العباداہ قھستانی ونحوہ فی الفتاوی الصوفیہ،

''یعنی مستحب ہے کہ جب اذان میں پہلی بار اشھدمحمدرسول اللہ سنے صلی اللہ علیك یارسول اللہ کہے اور جب دوبارہ سنے قرت عینی بلك یارسول اللہ یعنی میری آنکھ حضور سے ٹھنڈی ہوئی یارسول اللہ۔ پھر کہے۔ اللھم متعنی بالسمع والبصر الٰہی مجھے شنوائی اور بینائی سے بہرہ مند فرما۔ اور یہ کہنا انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں پر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

رکھنے کے بعد ہو۔ نبی ﷺ اپنی رکاب اقدس میں اسے جنت میں لے جائیں گے۔ ایسا ہی کنز العباد میں ہے۔ یہ مضمون جامع الرموز علامہ قہستانی کا ہے اور اسی کے مانند فتاویٰ صوفیہ میں ہے۔"

فقیر نے اس مسئلہ میں ایک مبسوط کتاب "منیر العین فی حکم تقبل الابہامین" لکھی جس نے مانعین کے تمام شبہات بحمد اللہ تعالیٰ رفع کئے اور علوم حدیث کے متعلق بکثرت افادے دیئے مگر خطبے میں نہ چاہئے کہ وہاں خاموشی کا حکم ہے۔ کمابیناہ فی فتاونا واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۲۰: ۲۹ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چراغ جلانا مزارات اولیاء کرام پر اور روشنی کرنا بزرگان دین کی قبور پر جائز ہے یا نہیں؟ اور چادریں چڑھانا بزرگوں کی زیارتوں پر مع باجہ کے جیسا کہ آج کل زمانہ دستور ہے کہ ہر جمعرات کو چراغ جلاتے ہیں چادریں رنگین سبز سرخ مع باجہ کے لاتے ہیں اور چڑھاتے ہیں۔ اور جو اشیاء کہ شیرینی یا چاول وغیرہ لاتے ہیں ان کی قبروں پر رکھ کر فاتحہ دیتے ہیں پس یہ از روئے قرآن وحدیث درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اقول وباللہ التوفیق اصل یہ ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں انما الاعمال بنیات اور جو کام دینی نفع اور دینوی فائدے جائز دونوں سے خالی ہو عبث ہے اور عبث خود مکروہ ہے اس میں مال صرف کرنا اسراف ہے اور اسراف حرام ہے قال اللہ تعالیٰ ولاتسرفوا ان اللہ لایحب المسرفین اور مسلمانوں کو نفع پہنچانا بلاشبہ محبوب شارع ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ۔

تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی مسلمان کو نفع پہنچائے تو پہنچائے۔ (رواہ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ) اور اور معظمات دینی کی تعظیم قطعاً مطلوب ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔

ومن یعظم شعائر اللّٰہ فانہا من تقوی القلوب ○

جو خدا کے شعاروں کی تعظیم کرے تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہیں۔

وقال اللہ تعالیٰ:

"ومن یعظم حرمت اللّٰہ فھو لہ خیر لہ عند ربہ"۔

جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اس کے رب کے پاس۔

قبور اولیائے کرام وعباد اللہ الصالحین بلکہ عام مقابر مومنین ضرور مستحق ادب وتکریم ہیں ولہٰذا ان پر بیٹھنا، چلنا ممنوع، پاؤں رکھنا ممنوع یہاں تک کہ ان سے تکیہ لگانا ممنوع۔

امام احمد وحاکم طبرانی مسند مستدرک کبیر میں عمارہ بن خرم رضی اللہ عنہ سے بسند حسن راوی۔

رانی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم جالسا علی قبر فقال یا صاحب القبر انزال من القبر لا تؤذی صاحب القبر ولا یؤذیک،

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا۔ فرمایا او قبر والے! قبر پر سے اتر آ۔ نہ تو صاحب قبر کو ایذا دے نہ وہ تجھے۔"

امام احمد کی روایت یوں ہے۔

لان امشی علی جمرۃ او سیف او اخصف نعلی برجلی احب الی من ان امشی علی قبر مسلم، رواہ ابن ماجۃ عن عتبۃ بن عامر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ بسند جید۔

"یہ کہ میں آگ یا تلوار پر چلوں یا اپنا جوتا اپنے پاؤں سے گانٹھوں مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔"

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

یہ پانچ اصول شرعیہ ہیں۔ مسائل مسئولہ کی صورت مختلفہ کے احکام انہیں اصول پر مبنی ہیں۔ قبر پر چراغ جلانے سے اگر اس کے معنی حقیقی مراد ہیں یعنی خاص قبر پر چراغ رکھنا تو مطلقاً ممنوع ہے اور اولیاء کرام کے مزارات میں اور زیادہ ناجائز ہے کہ اس میں بے ادبی و گستاخی اور حق میت میں تصرف و دست اندازی ہے۔ قینہ وغیرہا میں امام علامہ ترجمانی سے ہے۔ یاثم بوط القبور لان سقف القبر حق المیت، حدیث والمتخذین علیها المساجد والسرج کی حقیقت یہی ہے۔ علی القبر کے حقیقی معنی یہی ہیں کہ خاص قبر پر ہو۔ ولہٰذا کنارہ قبر میں مسجد بنانا ہرگز ممنوع نہیں بلکہ مزار بندہ صالح سے تبرک مقصود ہو تو محمود ہے مجمع بحاالانوار میں ہے۔

من اتخذ مسجدفی جوار صالح اوصلی فی مقبرة قاصد ابه الاستظهار بروحه اووصول اثر من اثاراوته اليه لا التوجه نحوه والتعظيم له فلاحرج وفيه الايرى ان مرقداسمعيل عليه الصلوٰة والسلام فی الحجر المسجد الحرام والصلوٰة فيه افضل۔

''یعنی جو کسی نیک بندے کے قریب مزار میں مسجد بنائے یا مقبرہ میں اس ارادہ سے نماز پڑھے کہ میت کی روح سے استمداد کرے یا اپنی عبادت کا اثر برکات اس تک پہنچانا چاہے نہ یہ کہ نماز میں اس کی طرف منہ کرے یا نماز سے اس کی تعظیم کا قصد رکھے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں کیا نہیں دیکھتے کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کا مزار پاک خود مسجد الحرام شریف میں حطیم مبارک ہے پھر اس میں نماز تمام مساجد سے افضل ہے۔''

یہ اس تقدیر پر ہے کہ حدیث مذکور کی صحت مان لی جائے۔ والافیه باذام ضعيف وان حسنه الترمذی فقدعرف رحمه الله تعالٰی بالتساهل فيه كمابيناه فی مدارج طبقات الحديث۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور اگر قبر سے جدا روشن کریں اور وہاں نہ کوئی مسجد ہے نہ کوئی شخص قرآن کی تلاوت وغیرہ کے بیٹھا ہے نہ وہ قبر سر راہ واقع ہے نہ کسی معظم ولی اللہ یا عالم دین کا مزار ہے۔ غرض کسی منفعت و مصلحت کی امید نہیں تو ایسا چراغ جلانا ممنوع ہے کہ جب مطلقاً فائدے سے خالی ہوا اسراف ہوا اور بحکم اصل دوم ناجائز ٹھہرا۔ خصوصاً جب کہ اس کے ساتھ یہ جاہلانہ زعم ہو کہ میت کو اس چراغ سے روشنی پہنچے گی ورنہ اندھیرے میں رہے گا۔ کہ اب اسراف کے ساتھ اعتقاد بھی فاسد ہوا والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ اور اگر وہاں مسجد ہے یا تلیان قرآن یا ذاکر ان رحمٰن کے لئے روشن کریں یا قبر سر راہ ہو اور نیت یہ کی جائے کہ گزرنے والے دیکھیں اور سلام و ایصال ثواب سے خود بھی نفع پائیں اور میت کو بھی فائدہ پہنچائیں۔ یا وہ مزار ولی یا عالم دین کا ہے روشنی سے نگاہ عوام میں اس کا ادب و جلال پیدا کرنا مقصود ہے تو ہرگز ممنوع نہیں۔ بلکہ بحکم چار اصول باقیہ مذکورہ مستحب و مندوب ہے۔ بشرطیکہ حد افراط پر نہ ہو۔ مجمع البحار میں ہے۔

ان کان ثم مسجدا وغیرہ ینتفع فیہ للتلاوۃ والذکر فلاباس بالسراج فیہ۔

"اگر وہاں مسجد وغیرہ کوئی ایسی چیز ہو جس میں اس چراغ سے نفع ہوتا ہو تلاوت اور ذکر کیلئے تو چراغ جلانے میں کوئی حرج نہیں۔"

علامہ عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ میں فرماتے ہیں۔

ھذا کلہ اذا خلا من فائدۃ واما اذا کان موضع القبور مسجدا او علی طریق او کان ھناک احد جالس او کان قبر ولی من الاولیاء او عالم من محققین تعظیما لروحہ المشرقۃ علی تراب جسدہ کاشراق الشمس علی الارض اعلاما للناس انہ ولی لیتبرکوا بہ یدعوا اللّٰہ تعالیٰ عندہ فیستجاب لھم فھو امر جائز لا منع منہ والاعمال بالنیات۔

''یعنی قبور میں شمعیں روشن کرنیکی ممانعت صرف اس حالت میں ہے کہ نفع سے بالکل خالی ہو ورنہ اگر موضع قبور میں مسجد ہو یا قبر راہگذر پر ہے یا وہاں کوئی بیٹھا ہے یا کسی ولی یا عالم محقق کا مزار ہے اس کی روح مبارک اس کی خاک بدن پر اس طرح پرتو ڈال رہی ہے جیسے آفتاب زمین پر اس کی تعظیم کے لئے شمعیں روشن کیں تا کہ لوگ جانیں کہ یہ ولی اللہ کا مزار ہے اس سے برکت حاصل کریں اور اس کے پاس اللہ عزوجل سے دعا مانگیں کہ ان کی دعا قبول ہو تو یہ جائز بات ہے جس سے اصلاً ممانعت نہیں اور کام نیتوں پر ہے۔''

فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسالہ **طوالع النور فی حکم السرج علی القبور** میں اس مسئلہ اللہ کا لکھا و باللہ التوفیق۔ انہیں اصول سے مزارات اولیاء کرام پر چادر ڈالنے کا بھی جواز ثابت ہے۔ عوام میں قبور عامہ مسلمین کی حرمت باقی نہ رہی۔ آنکھوں دیکھا ہے کہ بے تکلف ناپاک جوتے پہنے قبور مسلمین پر ڈورتے پھرتے ہیں۔ اور دل میں خیال بھی نہیں آتا کہ یہ کسی عزیز کی خاک زیر پا ہے۔ یا کبھی ہمیں بھی یونہی خاک میں سونا ہے۔ اور بارہا دیکھا کہ جہاں قبروں میں بیٹھ کر جوا کھیلتے، فحش بکتے، قہقہے لگاتے ہیں۔ اور بعض کی یہ جرات کہ معاذ اللہ مسلمان کی قبر پر پیشاب کرنے میں باک نہیں رکھتے۔ **فانا للہ وانا الیہ راجعون**o

لہٰذا دردمندان دین نے ادھر مزارات اولیائے کرام کو ان جراتوں سے محفوظ رکھنے ادھر جاہلوں کو ان کے ساتھ گستاخی کی آفت عظیم سے بچانے کیلئے مصلحت وحاجت شرعیہ سمجھی کہ مزارات طیبہ عام قبور سے ممتاز ہیں تا کہ عوام کی نظر میں ہیبت وعظمت پیدا ہو اور بے باکانہ برتاؤ کر کے ہلاکت میں پڑنے سے باز رہیں۔ اس سے کم حاجت کے باعث علماء نے مصحف شریف کو سونے وغیرہ سے مزین کرنا مستحسن سمجھا ہے کہ ظاہر بین اسی ظاہری زینت سے جھکتے ہیں اور غور کیجئے تو پوشش کعبہ معظمہ میں بھی ایک بڑی حکمت یہی ہے تو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

یہاں کہ نہ فقط قلت تعظیم بلکہ معاذ اللہ ان شدید بے حرمتیوں کا اندیشہ تھا۔ چادر ڈالنے روشنی کرنے امتیاز دینے قلوب عوام میں وقعت لانے کی سخت حاجت ہوئی۔ اب اس سے منع کرنیوالے یا تو سخت کج فہم و جاہل اور حالت زمانہ سے نرے غافل ہیں یا وہی بے ادب محروم ہیں جن کے قلوب میں عظمت اولیاء سے خار ہے۔ والعیاذباللّٰہ رب العالمین۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ رسالہ مذکورہ میں ان مسائل کو آیت کریمہ ذلك ادنى ان يعرفن فلايوذين سے انبساط کیا ہے وللہ الحمد۔

سیدی علامہ محمد ابن عابدین شامی تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ میں کشف النور عن اصحاب القبور تصنیف امام سیدی نابلسی قدس سرہ ونفعنا ببرکاتہ سے نقل فرماتے ہیں۔

لكن نحن الان نقول ان كان القصدبذالك التعظيم فى اعين العامة حتى لايحتقرواصاحب هذاالقبر الذى وضعت عليه الثياب والعمائم لجلب الخشوع والادب ولقلوب الغافلين الزائرين لان قلوبهم نافرة عندالحضور فى التادب بين يدى اولياء اللّٰه تعالٰى المدفونين فى تلك القبور كماذكرنامن حضور روحانيتهم المباركة عندقبورهم فهوامر جائز لاينبغى النهى عنه لان الاعمال بالنيات ولكل امرى مانوى،

"لیکن ہم اس وقت میں یہ کہتے ہیں کہ اگر اس سے مقصود عوام کی نگاہ میں مزارات اولیاء کی تعظیم پیدا کرنی ہو۔ تاکہ جس مزار پر کپڑے اور عمامے رکھے دیکھیں مزار ولی جان کر اس کی تحقیر سے باز رہیں اور تاکہ زیارت کرنے والے غافلوں کے دلوں میں خشوع و ادب آئے کہ مزارات اولیاء کے پاس اولیائے کرام کی روحیں حاضر ہوتی ہیں تو اس نیت سے چادر ڈالنا امر جائز ہے جس سے ممانعت نہ چاہیئے اس لئے کہ اعمال نیتوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

پر ہیں اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جو اس کی نیت ہے۔"

چادروں کے سبز و سرخ ہونے میں بھی حرج نہیں بلکہ ریشمی ہونا بھی روا کہ وہ پہننا نہیں البتہ باجے ناجائز ہیں۔ اور جب چادر موجود ہو اور وہ ہنوز پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی حاجت ہو تو بے کار چادر فضول ہے۔ بلکہ جو دام اس میں صرف کریں ولی اللہ کی روح مبارک کو ایصال ثواب کے لئے محتاج کو دیں۔ ہاں جہاں معمول ہو کہ چڑھائی چادر جب حاجت سے زائد ہو، خدام، مساکین حاجت مند لے لیتے ہیں اور اس نیت سے ڈالے تو مضائقہ نہیں کہ یہ بھی تصدق ہو گیا۔

فاتحہ کا کھانا قبروں پر رکھنا تو ویسا ہی منع ہے جیسا چراغ پر رکھ کر جلانا۔ اور اگر قبر سے جدا رکھیں تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۲۱: ۶ جمادی الاول شریف ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ بعض شخص اس طرح نام رکھتے ہیں تاج الدین، محی الدین، نظام الدین، علی جان، نبی جان، محمد جان، محمد نبی، محمد یاسین، محمد طہٰ، غفور الدین، غلام علی، غلام حسین، غلام غوث، غلام جیلانی، ہدایت علی۔

پس اس طرح کے نام رکھنا جائز ہیں یا نہیں؟ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی نے اپنے فتاویٰ میں ہدایت علی نام رکھنا ناجائز بتایا ہے۔ اس میں حق کیا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: محمد نبی، احمد نبی، نبی احمد ﷺ پر بے شمار درود دیں۔ یہ الفاظ کریمہ حضور ہی پر صادق اور حضور ہی کو زیبا ہیں افضل صلوات اللہ واجل تسلیمات اللہ علیہ وعلی الہ دوسرے کے یہ نام رکھنا حرام ہیں کہ ان میں حقیقتاً ادعائے نبوت نہ ہونا مسلم ورنہ خالص کفر ہوتا۔ مگر صرت ادعا ضرور ہے اور وہ بھی یقیناً حرام محظور ہے اور یہ زعم کہ اعلام میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

معنی اول ملحوظ نہیں ہوتے نہ شرعاً مسلم نہ عرفاً مقبول۔

معنی اول مراد نہ ہونے میں شک نہیں مگر نظر سے محض ساقط بھی غلط ہے۔ احادیث صحیحہ کثیرہ سے ثابت ہے رسول اللہ ﷺ نے بکثرت اسماء جن کے معنی اصل کے لحاظ سے کوئی برائی تھی تبدیل فرمادیئے۔ جامع ترمذی میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

ان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح۔

''نبی ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ برے نام کو بدل دیتے۔

سنن ابوداؤد میں ہے نبی ﷺ نے عاصی وعزیز وشیطان وحکم وعراب وجاب وشہاب نام تبدیل فرمادیئے۔ قال ترکت اسنیدھا للاختصار احرم کا نام بدل کر زرعہ رکھا۔

رواہ عن اسامۃ بن اخدری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ۔

عاصیہ کا نام جمیلہ رکھا۔ رواہ مسلم عن ابن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما۔

برہ کا نام زینب رکھا اور فرمایا۔

لاتزکوا انفسکم اللّٰہ اعلم باھل البر منکم۔ رواہ مسلم عن زینب بنت ابی سلمۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما۔

اپنی جانوں کو آپ اچھا نہ بتاؤ۔ خدا خوب جانتا ہے کہ تم میں نیکوکار کون ہے۔

(برہ کے معنی تھے زن نیکوکار۔ اسے خودستائی بتا کر تبدیل فرمایا) اور ارشاد فرماتے ہیں:

انکم تدعون یوم القیمہ باسمائکم واسماء ابائکم فاحسنوا اسماء کم رواہ احمد وابوداؤد عن ابی الدرداء رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بسند جید۔

بے شک تم روز قیامت اپنے اور اپنے والدوں کے نام سے پکارے جاؤ گے تو اپنے نام اچھے رکھو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اگر اصلی معنی بالکل ساقط النظر ہیں تو فلانا نام اچھا فلاں برا ہونے کے کیا معنی اور تبدیل کی کیا وجہ اور خودستائی کہاں مسمی پر دلالت کرنے میں سب یکساں۔ معہذا انہیں لوگوں سے پوچھ دیکھے کیا اپنی اولاد کا نام شیطان ملعون، رافضی، خبیث، خوک وغیرہ رکھنا گوارا کریں گے؟ ہرگز نہیں۔ تو قطعاً معنی اصلی کی طرف لحاظ باقی ہے پھر کس منہ سے اپنے آپ اور اپنی اولاد کو نبی کہتے کہلواتے ہیں کیا کوئی مسلمان اپنا یا اپنے بیٹے کا رسول اللہ، خاتم النبین یا سید المرسلین نام رکھنا روا رکھے گا؟ حاشا وکلا۔ پھر محمد نبی، احمد نبی، نبی احمد کیونکر روا ہوگیا؟ یہاں تک کہ بعض خدا ناترسوں کا نام نبی اللہ سنا ہے۔ **ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم** کیا رسالت وختم نبوت کا دعا حرام ہے اور نری نبوت کا حلال؟ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے ناموں کو تبدیل کردیں۔

ہیچ پسند دخرد جاں فروز
تاج شے برسرک کفش دوز

عجب نہیں کہ ایسی علیل تاویل، ذلیل تخیل والے شدہ شدہ اللہ رب العالمین نام رکھنے لگیں کہ آخر علم میں اصلی معنی تو ملحوظ نہیں۔ **والعیاذ باللہ رب العالمین۔**

یونہی نبی جان نام رکھنا نامناسب ہے۔ اگر جان ایک کلمہ جداگانہ بنظر محبت زیادہ کیا ہوا جانیں جیسا کہ غالب یہی ہے جب تو ظاہر کہ ظاہرا دعائے نبوت ہوا۔ اور اگر ترکیب مقلوب سمجھیں یعنی جان نبی تو یہ تزکیہ وخودستائی میں بدرہ سے ہزار درجہ زائد ہوا۔ نبی ﷺ نے اسے پسند نہ فرمایا یہ کیونکر ہوسکتا ہے؟ یہاں تبدیل میں کچھ بہت حرج بھی نہیں ایک لا بڑھانے میں گناہ سے بچ جائے گا اور اچھا خاصہ جائز نام پائے گا۔ محمد نبیہ، نبیہ احمد، احمد نبیہ جان کہا اور لکھا کیجئے۔ نبیہ بمعنی بیدار وہوشیار ہے۔

یونہی یٰسین وطٰہٰ نام رکھنا منع ہے کہ وہ اسمائے الٰہیہ واسمائے مصطفیٰ ﷺ سے ایسے نام ہیں جن کے معنی معلوم نہیں۔ کیا عجب کہ ان کے معنی وہ ہوں جو غیر خدا اور رسول میں صادق نہ آسکیں، تو ان سے احتراز لازم۔ جس طرح معلوم المعنی رقیہ منتر جائز نہیں ہوتا کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مبادا کسی شرک وضلال پر مشتمل ہو۔امام ابوبکر ابن العربی کتاب احکام القرآن میں فرماتے ہیں۔

روی اشهب عن مالك لايتسمى احديسين لانه اسم الله تعالى وهو كلام بديع وذلك ان العبديجوزله ان يسمى باسم الرب اذا كان فيه معنى منه كعالم وقادر و انمامنع مالك من التسمية بهذاالاسم لانه من الاسماء التى لايدرى مامعناهافربما كان ذلك معنى ينفرد به الرب تعالى فلاينبغى ان يقدم عليه من لايعرف لمافيه من الخطر فاقتضى النظر المنع منه۔

اشہب نے مالک سے روایت کیا کوئی ایک یٰسین نام نہ رکھے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور وہ بدیع کلام ہے۔اور یہ بات یوں ہے کہ بندہ کے لیے جائز ہے کہ نام رکھے ساتھ نام رب تعالیٰ کے جب کہ اس میں سے معنی اس کے اندر پائے جائیں۔جیسے عالم قادر۔اور مالک نے اس نام سے منع اس لئے کیا ہے کہ یہ ایسے ناموں سے ہے جن کے معنی معلوم نہیں ہیں۔غالبًا اس کا معنی ایسا ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ منفرد ہیں۔پس جسے پہچانتا نہ ہو اس کو اس پر اقدام نہیں کرنا چاہیے اس لئے کہ اس میں خطرہ ہے پس اس کے نظری ہونے کا تقاضا منع ہے۔

علامہ شہاب الدین احمد خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں اسے نقل کر کے فرماتے ہیں وھو کلام نفیس فقیر نے اس کے ہامش پر لکھا ہے۔

قدكان ظهرلى المنع عنه لعين هذاالمعنى لكن نظرالى انه اسم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ولاندرى معانه فلعل له معنى لايصح فى غيره صلى الله تعالى عليه وسلم الخ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ولعل هذااولی وماتقدم لان کونه اسم النبی صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم اظهروا شهر فلایکون له معنی ینفرد به الرب عزوجل واللّٰہ تعالی اعلم۔

بعینہٖ یہی حال اسم طٰہٰ کا ہے۔ والبیان البیان والدلیل الدلیل لفظ پاک محمد ان میں شامل کر دینا ممانعت کی تلافی نہ کرے گا کہ یٰسین وطٰہٰ اب بھی نامعلوم المعنی ہی رہے اگر وہ معنی مخصوص ہدایت اقدس ہوئے تو محمد ملانا ایسا ہوگا کہ کسی کا نام رسول اللہ نہ رکھا محمد رسول اللہ رکھا۔ یہ کب حلال ہوسکتا ہے؟ وهذا کله ظاهر جدا۔

یونہی غفور الدین بھی سخت قبیح وشنیع ہے۔ غفور کے معنی مٹانے والا، چھپانے والا۔ اللہ عزوجل غفور ذنوب ہے۔ یعنی اپنی رحمت سے اپنے بندوں کے ذنوب مٹاتا عیوب چھپاتا ہے۔ تو غفور الدین کے معنی ہوئے دین کا مٹانے والا۔ یہ ایسا ہوا جیسے شیطان نام رکھتا جسے نبی ﷺ نے تبدیل فرمادیا۔ ہاں دین پوش، تقیہ کوش۔ یہ ایسا ہوا جیسے رافضی نام رکھنا۔ بہرحال شدید شناعت پر مشتمل ہے۔ اس سے تو عاصیہ نام بہت ہلکا تھا جسے نبی ﷺ نے تغیر فرمایا کہ معاصی کا عرفاً اطلاق اعمال تک ہے اور دین پوشی کی بلامت وعقائد پر۔ والعیاذباللّٰہ رب العالمین حدیث میں ہے الفال موکل بالمنطق بعض برے ناموں کی تبدیل کا یہی منشا تھا کما ارشد الیه غیر ما حدیث ملا علی قاری مرقاۃ میں نقل فرماتے ہیں۔

ان الاسماء تنزل من السماء

نام آسمان سے اترتے ہیں۔

یعنی غالباً۔ اسم ومسمی میں کوئی مناسبت غیب سے ملحوظ رہوتی ہے۔ اہل تجربہ نے کہا ہے۔

مزن فال بد کا ردر و حال بد

اللهم احفظنا وارحمنا فقیر نے بچشم خود ایسے قبیح ناموں کو سخت برا اثر پڑتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

دیکھا ہے بھلے چنگے سنی صورت کو آخر عمر میں دین پوش، ناحق کوش ہوتے پایا ہے۔

نسال اللّٰہ العفو والعافیۃ۔ اللھم یاقدیر یارحمن یارحیم یاعزیز یاغفور صل وسلم وبارك علی سیدنا ومولانا محمد واله وصحبه وثبتنا علی دینك الحق الذی ارتضیته لا نبیائك ورسلك وملائکتك حتی تلقاك به سوعافنا من البلاء والبلوی والفتن ظهر منها ومابطن وصل وسلم وبارك علی سیدنا محمد واله اجمعین وارحم عجزنا وفاقتنا یاارحم الراحمین امین۔ والصلوٰۃ والسلام علی اشفیع الکریم واله وصحبه اجمعین والحمدللّٰہ رب العالمین۔ امین

اور ایک سخت آفت یہ ہوئی ہے کہ ایسے قبیح نام والے اپنے نام کے ساتھ حسب رواج نام پاک محمد ملا کر لکھتے کہتے اور اسی کی اوروں سے طمع رکھتے ہیں۔ اگر کوئی خالی ان کا نام بے نام اقدس لکھے تو گویا اپنی حقارت جانتے اور آدھا نام لینا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ایسے برے معنی کے ساتھ اس نام پاک کا ملانا خود اس نام کریم کے ساتھ گستاخی ہے۔ یہ نکتہ ہمیشہ یاد رہے کہ ان امور کی طرف اسی کو التفات وتنبہ عطا فرماتے ہیں جسے ایمان وادب سے حصہ وافیہ بخشتے ہیں وللہ الحمد۔

اس بنا پر فقیر کبھی جائز نہیں رکھتا کہ کلب علی، کلب حسن، کلب حسین، غلام حسن، غلام حسین، غلام جیلانی وامثال ذلک اسماء کے ساتھ نام پاک ملا کر کہا جائے۔ اللھم ارزقنا حسن الادب ونجنا من مورثات الغضب، امین۔

نظام الدین، محی الدین، تاج الدین، اور اسی طرح وہ تمام نام جن میں مسمی کا معظم فی الدین بلکہ معظم علی الدین ہونا نکلے جیسے شمس الدین، نور الدین، فخر الدین، شمس الاسلام، محی الاسلام، بدر الاسلام وغیرہ۔ سب کو علماء کرام نے سخت ناپسند رکھا اور مکروہ ممنوع رکھا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اکابر دین قدت اسرارہم کہ امثال اسلامی سے مشہور ہیں یہ ان کے نام نہیں القاب ہیں کہ ان مقامات رفیعہ تک وصول کے بعد مسلمین نے توصیفا انہیں ان لقبوں سے یاد کیا۔ جیسے شمس الائمہ حلوائی فخر الاسلام بزودی، تاج الشریعۃ، صدر الشریعۃ۔ یونہی محی الحق والدین حضور پرنور سیدنا غوث اعظم۔ معنی الحق والدین حضرت خواجہ غریب نواز، وارث النبی سلطان الہند حسن سنجری۔ شہاب الحق والدین عمر سہروردی، بہاؤالحق والدین نقشبند، قطب الحق والدین بختیار حسن کاکی۔ شیخ الاسلام فرید الحق والدین مسعود۔ نظام الحق والدین سلطان اولیاء محبوب الٰہی محمد نصیر الحق والدین چراغ دہلوی محمود وغیرہم۔ رحمتہ اللّٰہ علیہ ونفعنا ببرکاتھم فی الدنیا والدین۔

حضور نور النور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا لقب پاک محی الدین خود روحانیت اسلام نے رکھا۔ جس کی روایت معروف و مشہور اور بہجۃ الاسرار شریف وغیرہ کتب ائمہ وعلماء میں مذکورہ۔ حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے تزکوا انفسکم فصول علامی میں ہے لایسمیہ بما فیہ تزکیہ ردالمحتار میں ہے۔

یوخذمن قولہ ولابمافیہ تزکیۃ المنع عن نحومحی الدین وشمس الدین مع مافیہ من الکذب والف بعض المالکیۃ فی المنع منہ مولفاوصرح بہ القرطبی فی شرح الاسماء الحسنی وانشدبعضھم فقال۔

(۱)اوی الدین یستحیی من اللّٰہ ان یری وھذااللہ فخروذاک نصیر (۲)فقدکثرت فی الدین القاب عصبت ھم مافی مراعی المنکرات حمیر (۳)وانی اجل الدین عن عزہ بھم واعلم ان الذنب فیہ کبیر۔ونقل عن الامام النووی انہ کان یکرہ من لقبہ بمحی الدین ویقول لااجعل من دعانی بہ فی حل ومال الی ذلک العارف باللّٰہ تعالی الشیخ سنان فی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

كتابه تبيين المحارم واقام الطامة الكبرى على المتين بمثل ذلك وانه من التزكية المنهى عنهافى القران ومن الكذب قال ونظيره مايقول للمدرسين بالتركى افندى وسلطانم ونحوه، ثم قال هذه مجازات صارت كالاعلام فخرجت عن التزكية فى الجواب ان هذايرده مايشاهدمن انه اذانودى باسمه العلم وجدعلى من ناداه به فعلم ان التزكية باقية الخ۔

مصنف کے قول لابمافیہ تزکیۃ سے معلوم ہوتا ہے منع مثل محی الدین و شمس الدین کے۔علاوہ ازیں اس میں جھوٹ بھی ہے اور بعض مالکی علماء نے ایسے ناموں کے منع میں ایک کتاب لکھی ہے اور قرطبی نے اس کی تصریح کی ہے شرح اسماء الحسنٰی میں اور بعض نے اس بارہ میں کچھ اشعار لکھے ہیں۔پس کہا ہے ''میں دیکھتا ہوں دین کو کہ حیا کرتا ہے اللہ سے جو دکھایا جائے۔حالانکہ یہ اس کے لیے فخر ہے اور یہ اسی کے لیے نصیر یعنی مددگار ہے۔تحقیق بہت ہوئے دین میں القاب اس کے مددگاروں کے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو برائیوں کی رعایت میں گدھے ہیں۔اور تحقیق دین کی موت ان جیسے لوگوں کے ساتھ اس کی عزت میں ہے اور جان لے کہ اس میں گناہ بڑا ہے۔اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ محی الدین کے ساتھ اپنے ملقب ہونے کو ناپسند فرماتے تھے اور فرماتے تھے جو شخص مجھے اس لقب کے ساتھ پکارے گا میں اسے معاف نہیں کروں گا اور اسی کی طرف مائل ہوئے شیخ سنان اپنی کتاب تبیین المحارم اور اقام الطامۃ الکبری علی متین میں مثل اس کے اور یہ کہ تحقیق یہ تزکیہ ہے جس سے قرآن مجید میں منع کیا گیا ہے اور جھوٹ سے ہے اور کہ مثل اس کے کہا وہ جو کہا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جاتا ہے واسطے مدرسین کے ترکی میں آفندی وسلطانم اوراس کی مثل پھر کہا پس اگر کہا جائے یہ مجازات ہیں جواعلام کی طرح ہو گئے ہیں پس تزکیہ سے نکل گئے پس جواب یہ ہے کہ ہمارا مشاہدہ اس بات کورد کرتا ہے کیونکہ اگر ان اشخاص کوان کے اسماء اعلام سے پکارا جائے تو پکارنے والے پر غصہ کریں گے پس معلوم ہوا کہ تزکیہ کے لئے باقی ہے۔الخ

سترہ نام کہ سائل نے پوچھے ان میں سے یہی دس ناجائز وممنوع ہیں۔باقی سات میں حرج نہیں۔علی جان،محمد جان کا جواز تو ظاہر ہے کہ اصل نام علی ومحمد ہے اور جان بنظر محبت زیادہ اور حدیث سے ثابت کہ محبوبان خدا انبیاء علیہم السلام کے اسمائے طیبہ پر نام رکھنا مستحب ہے۔جب کہ ان سے مخصوصات سے نہ ہو۔حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

تسموا باسماء الانبیاء،رواہ البخاری فی الادب المفرد وابوداؤد النسائی عن ابی وھب الجشمی والبخاری فی التاریخ بلفظ سموا عن عبداللّٰہ بن جرادرضی اللّٰہ تعالی عنہ وله تتمة اخری۔

حدیث ۱: صحیحین مسند احمد وجامع ترمذی وسنن ابن ماجہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ

حدیث ۲: صحیحین وابن ماجہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ

حدیث ۳: معجم کبیر طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

سموا باسمی ولاتکنوا بکنیتی میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت نہ رکھو۔

حدیث ۴: ابن عساکر وحافظ حسین بن احمد بن عبداللہ بن بکیر حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

عن ولدله مولود فسماہ محمدا حبالی وتبرکا باسمی کان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

هو مولوده فی الجنة۔

جس کے لڑکا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لیے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں۔

امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدی سیوطی فرماتے ہیں:

هذا امثل حدیث ورد فی هذا الباب واسناده حسن۔ ونازعه تلمیذه الشامی بمارده العلامة الزرقانی فراجعه۔

جس قدر حدیثیں اس باب میں آئیں یہ سب میں بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

حدیث ۵: حافظ ابو طاہر سلفی و حافظ بن بکیر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں روز قیامت دو شخص حضرت عزت کے حضور کھڑے کئے جائیں گے۔ حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ۔ عرض کریں گے الٰہی! ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے ہم نے تو کوئی کام جنت کا نہ کیا۔ رب عزوجل فرمائے گا۔

ادخلا الجنة فانی الیت علی نفسی ان لایدخل النار من اسمه احمد ولا محمد۔

جنت میں جاؤ کہ میں نے حلف فرمایا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔

یعنی جب کہ مومن ہو۔ اور مومن عرف قرآن و حدیث اور صحابہ میں اسی کو کہتے ہیں جو سنی صحیح العقیدہ ہو کما نص علیه الائمة فی التواضیح وغیرہ ورنہ بدمذہبوں کے لیے تو حدیثیں یہ ارشاد فرماتی ہیں کہ وہ جہنم کے کتے ہیں ان کا کوئی عمل قبول نہیں۔ بدمذہب اگر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر صابر و طالب ثواب رہے جب بھی اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے اور اسے جہنم میں ڈالے۔ یہ حدیثیں دار قطنی و ابن ماجہ و بیہقی و ابن الجوزی وغیرہم نے حضرت ابوامامہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حذیفہ وانس رضی اللہ عنہم سے روایت کیں اور فقیر نے اپنے فتاوی میں متعدد جگہ لکھیں۔ تو محمد بن عبدالوہاب نجدی وغیرہ گمراہوں کے کئے ان حدیثوں میں اصلاً بشارت نہیں، نہ کہ سید احمد خاں کی طرح کفار جس کا مسلک کفر قطعی کہ کافر پر تو جنت کی ہوا تک حرام ہے۔

حدیث ۶: ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت سنیط بن شریط رضی اللہ عنہما سے روای۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

قال اللّٰہ تعالی وعزتی وجلالی لاعذبت احداتسمی باسمك فی النار۔

رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے دوزخ کا عذاب نہ دوں گا۔

حدیث ۷: حافظ ابن بکیر امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

حدیث ۸: دیلمی مسند الفردوس میں موقوفاً راوی کہ مولیٰ علی فرماتے ہیں۔

حدیث ۹: ابن عدی کامل اور ابوسعید نقاش بسند صحیح اپنے معجم شیوخ میں راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مااطعم طعام علی مائدۃ ولاجلس علیھاوفیھااسمی الاوقدسواکل یوم مرتین۔

جس دسترخوان پر لوگ بیٹھ کر کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد نام کا ہو وہ لوگ ہر روز دوبار مقدس کئے جائیں۔

حاصل یہ کہ جس گھر میں ان پاک ناموں کا کوئی شخص ہو دن میں دوبار اس مکان میں رحمت الٰہی کا نزول ہو۔ ولہذا حدیث امیر المومنین کے لفظ یہ ہیں۔

مامن مائدۃ وضعت فحضرعلیھامن اسمہ احمد او محمدالاقدس اللّٰہ ذلك المنزل کل یوم مرتین۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حدیث ۱۰: ابن سعد طبقات میں عثمان عمری سے مرسلا راوی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

ماضر احدکم لو کان فی بیته محمدو محمدان وثلثة۔

تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اسکے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔

ولہٰذا فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اپنے سب بیٹوں بھتیجوں کا عقیقہ میں صرف محمد نام رکھا۔ پھر نام اقدس کے حفظ آداب اور باہم تمیز کے لئے عرف جدا مقرر کئے۔ بحمد اللہ تعالیٰ فقیر کے یہاں پانچ محمد اب موجود ہیں۔ سلمهم الله تعالٰی وعافاهم والی مدارج الکمال رقاهم اور پانچ سے زائد اپنی راہ گئے۔ جعلهم الله لنا اجرا و ذخرا و فرطا برحمته وبعزة اسم محمد عنده امین۔

حدیث ۱۱: طرانی وابن الجوزی امیر المومنین مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

مااجتمع قوم قط فی مشورة فیهم رجل ء اسمه محمدلم یدخلوه فی مشورتهم الالم یبارك لهم فیه۔

جب کوئی قوم کسی مشورے کے لئے جمع ہوں اور ان میں کوئی شخص محمد نام ہو اور اسے اپنے مشورے میں شریک نہ کریں ان کے لیے مشورے میں برکت نہ رکھی جائے۔

حدیث ۱۲: طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

من ولدله ثلثة اولاد فلم یسم احدامنهم محمدفقدجهل۔

جس کے تین بیٹے پیدا ہوں اور وہ ان میں کسی کا نام محمد نہ رکھے ضرور جاہل ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حدیث ۱۳: حاکم وخطیب تاریخ اور دیلمی مسند میں امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اذاسمیتم الولدمحمدافاکرموہ واوسعوالہ فی المجلس ولاتقبحوالہ وجھا۔

جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لیے جگہ کشادہ کرو اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو یا اس پر برائی کی دعا نہ کرو۔

حدیث ۱۴: بزار مسند میں حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ راوی رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اذاسمیتم محمدفلاتضربوہ ولاتحرموہ۔

جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو نہ محروم کرو۔

حدیث ۱۵: فتاوی امام شمس الدین سخاوی میں ہے ابو شعیب حرانی نے امام عطا (تابعی جلیل الشان استاد، امام الائمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) سے روایت کی ہے۔

من ارادان یکون حمل زوجۃ ذکرافلیضع یدہ علی بطنھا ویقل ان کان ذکرافقدسمیتہ محمدافانہ یکون ذکرا۔

جو چاہے کہ اسکی عورت کے حمل میں لڑکا ہو اسے چاہئے اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے ان کان ذکرافقدسمیتہ محمدا اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد رکھا ان شاء اللہ تعالیٰ العزیز لڑکا ہی ہوگا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ماکان فی اھل بیت اسم محمدالاکثرت برکتہ۔ذکرہ المنادی فی شرح التیسیر تحت الحدیث العاشر و الزقانی فی شرح لمواھب۔

جس گھر والوں میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گھر کی برکت زیادہ ہوتی

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہے۔

بہتر یہی ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے۔اس کے ساتھ جان وغیرہ اور کوئی تلفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا انہیں اسمائے مبارکہ کے وارد ہوئے ہیں۔

غلام علی، غلام حسین، غلام غوث، غلام جیلانی اور ان کے امثال تمام جن میں اسمائے محبوبان خدا کی طرف اضافت لفظ غلام سے ہو غلام سے ہو سب کا جواز بھی قطعًا بدیہی ہے۔فقیر غفراللہ تعالیٰ وہابیہ کے اقوال سے ان کا جواز ثابت کیا اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

ویطوف علیھم غلمان لھم کانھم لولو مکنون۔

ان پر ان کے غلام گشت کرتے ہوں گے یا وہ موتی ہیں محفوظ رکھے ہوئے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

لایق ولن احدکم عبدی کلکم عبیداللّٰہ ولکن لیقل غلامی هذامختصرواه مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه۔

ہرگز تم میں کوئی اپنے مملوک کو یوں نہ کہے کہ میرا بندہ۔تم سب خدا کے بندے ہو ہاں یوں کہے کہ میرا غلام۔

وہابیہ کے شرک ہمیشہ ایسے ہی ہوتے ہیں کہ خود قرآن وحدیث میں بھرے ہوتے ہیں۔خدا اور رسول تک ان شرک دوستوں کے حکم شرک سے محفوظ نہیں۔**والعیاذباللّٰہ رب العالمین** مزہ یہ ہے کہ لفظ غلام کی اسمائے الٰہیہ جل وعلا کی طرف اضافت خود ممنوع ہے۔ اللہ کا غلام نہ کہا جائے گا کہ غلام کے معنی حقیقی پسر ہیں۔ولہٰذا عبید اکو شفقتا عربی میں غلام اردو میں چھوکرا کہتے ہیں۔سیدی علامہ عارف باللہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ میں زیر حدیث مذکور فرماتے ہیں۔

(ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتائی وفتاتی)مراعاة لجانب الادب فی حق اللّٰہ تعالٰی لانه یقال عبداللّٰہ وامة اللّٰہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

والایقال غلام اللّٰہ وجاریۃ اللّٰہ ولافتی اللّٰہ ولافتاۃ اللّٰہ اھ باختصار۔

سبحان اللہ! یہ عجب شرک ہے جو خود حضرت عزت کے لئے روا نہیں بلکہ اس کے لیے غیر ہی کے لئے خاص ہے۔ مگر ہے یہ کہ وہابیہ کے دین فاسد میں محبوبان خدا کے نام ذرا اعزاز و تکریم کی نگاہ سے آیا اور شرک نہ منہ پھیلایا۔ پھر چاہے وہ بات خدا کے لیے خاص ہونا درکنار خدا کے لیے جائز بلکہ متصور ہی نہ ہو۔ آخر نہ دیکھا کہ ان کے پیشوا نے تقویۃ الایمان میں قبر میں شامیانہ کھڑا کرنا مور چھل جھلنا شرک بتادیا اور اسے صاف صاف ان باتوں میں جو خدا نے اپنی تعظیم کے لیے خاص کی ہیں گنادیا۔ ولاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم آخر نہ سنا کہ ان کے طائفہ غیر مقلدان کے اب نئے پیشوا صدیق حسن خان قنوجی بھوپالی آنجہانی اپنے رسالہ کلمۃ الحق میں لکھ گئے ہیں۔

چو غلام آفتابم ہم از آفتاب گویم

خدا کی شان! غلام محمد، غلام علی، غلام حسن، غلام غوث تم معاذ اللہ شرک وحرام اور غلام آفتاب ہونا یوں جائز و بے ملام۔ حالانکہ ترجمہ کیجئے تو جیسا فارسی میں غلام آفتاب ویسا ہی عربی میں مشرکین عرب کا نام عبد شمس، ہندی میں کفار ہنود کا نام سورج داس زبانیں مختلف ہیں اور حاصل ایک۔ ولاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم۔

ہدایت علی کا جواز بھی ویسا ہی ظاہر و باہر جس میں اصلاً عدم جواز کی بو نہیں۔ وہابیہ خذلہم اللہ تعالیٰ کہ محبوبان خدا کے نام سے جلتے ہیں آج تک ان کے کبرا نے بھی اس میں کلام نہ کیا۔ البتہ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کے مجموعہ فتاویٰ جلد اول طبع اول صفحہ ۲۶۴ میں اس نام پر اعتراض دیکھا گیا اول کلام میں تو صرف خلاف اولیٰ ٹھہرایا تھا آخر میں ناجائز و گناہ قرار دے دیا۔ حالانکہ یہ محض غلط ہے۔ اس کا خلاصہ عبارت یہ ہے۔

کسے نام خود ھدایت علی می داشت بایھام اسمائے شرکیہ تبدیل نمود و ھدایت العلی نھاد۔ شخصے بر آں

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

معترض شد که لفظ هدایت مشترک است بین معنیین اراة الطریق وایصال الی المطلوب وهکذالفظ علی بغیر الف ولام مشترک است بین اسمائے الهیه وحضرت علی کرم اللّٰه وجهه مجیب گفت دریں صورت تائیدمن ست۔چه هرگاه لفظ هدایت وعلی مشترک شدبین معینین پس چهاراحتمال می شودیکے ازاں ازهدایت معنی اول وازعلی اللّٰه جل شانه۔ دوم ازهدایت معنی ثانی وازعلی اللّٰه جل جلاله۔ سوم ازهدایت معنی اول وازعلی حضرت علی کرم اللّٰه وجهه۔ چهارم ازهدایت معنی ثانی ازعلی حضرت علی پس سه احتمال او ل خالی ازممانعت شرعیه هستند۔البته رابع خالی از ممنوعیت نیست چه درجمله اسمائے شرکیه مفهوم می شود۔پس هراسم که دائره شودبین اسمائے شرکیه وعدمه احترازازاں لابدی سنت بلکه واجب واگر کسے براسم متنازع فیه قیاس نموده برعبداللّٰه شرك ثابت کندیاعلی گفتن ممانعت نمایدقیاس اوصحیح ست یانه بینواتوجروا۔

کسی شخص کا نام ہدایت علی تھا۔ بوجہ وہم اسماء شرکیہ کے نام تبدیل کیا اور ہدایت العلی رکھ لیا۔ ایک شخص نے اس پر اعتراض کیا کہ لفظ ہدایت مشترک درمیان دو معنوں کے ہے۔ایک معنی ہے راہ دکھانا اور دوسرا معنی ہے مطلوب تک پہنچانا۔اوراسی طرح لفظ علی بغیر الف لام کے مشترک ہے۔درمیان اسماء الٰہیہ کے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے۔ مجیب نے کہا اس صورت میں میری تائید ہے کیونکہ جب لفظ ہدایت اور علی دو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

معنوں میں مشترک ہوئے پس اور علی سے اللہ جل شانہ دوسرا یہ کہ ہدایت سے مراد معنی ثانی اور علی سے مراد اللہ جل شانہ۔ تیسرا یہ کہ ہدایت سے مراد بمعنی اول اور علی سے مراد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم چوتھا یہ کہ ہدایت سے مراد معنی اول اور علی سے مراد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم پس پہلے تین احتمالات ممانعت شرعیہ سے خالی ہیں۔ البتہ چوتھا احتمال ممنوعیت سے خالی نہیں کیونکہ یہ اسماء شرکیہ کے زمرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ پس جو اسم دائرہ ہو درمیان شرکیہ اور غیر شرکیہ میں اس سے بچنا ضروری ہے بلکہ واجب ہے اگر کوئی آدمی اسم متنازع فیہ پر قیاس کرتا ہوا عبداللہ پر شرک ثابت کرے یا علی کہنے سے روکے تو کیا اس کا قیاس صحیح ہے یا نہ؟ بیان کرو اجر دیئے جاؤ گے۔ وہی ہے سیدھی راہ دکھانے والا۔

لفظ علی کہ ازاسمائے الھیہ ست الف لام بران زائدمی شود برائے تعظیم چنانکہ در الفضل والنعمان وغیرہ برلفظ علی کہ ازاسمائے مرتضی ست لام داخل نمی شود۔ بناء علیہ ھدایت العلی اولی ست ازھدایت علی چہ دراولی اشتباہ اضافت ھدایت یسونے علی مرتضی یست ودر صورت ثانیہ بسبب اشتراک لفظ ھدایت بحسب استعمال واشتراک لفظ علی اشتباہ امرممنوع موجودو در اسامی ازھمئواسم کہ ایھام مضمون غیرمشروع سازد احترازلازم۔ بھمین سبب علماء تسمیہ عبدالنبی وغیرہ منع ساختہ اندواما درعبداللہ وغیرہ پس ایھام ازامرغیرمشروع نیست۔ وھمئنیں دریاعلی ھرگامقصودندائے پرورد گار باشدنزاعی نیست۔ حررہ الحسنات عبدالحی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لفظ علی جو کہ اسمائے الٰہیہ سے ہے اس پر تعظیم کے لیے الف لام زائد ہوتا ہے جیسا کہ الفضل اور النعمان وغیرہ لفظ علی جب کہ حضرت مرتضٰی کا نام ہو اس پر الف لام داخل نہیں ہوتا۔ اس پر ہدایت العلی نام رکھا بہتر ہے۔ کیونکہ ہدایت العلی نام رکھنے میں اشتباہ اضافت ہدایت کا حضرت مرتضٰی کی طرف نہیں ہے اور ہدایت علی نام رکھنے میں بسبب اشتراک لفظ ہدایت کے باعتبار استعمال کے اور بوجہ اشتراک لفظ علی کے امر ممنوع کا اشتباہ موجود ہے اور ناموں میں ایسے نام جن سے ابہام مضمون غیر مشروع کا ہو بچنا لازم ہے اسی لئے علماء نے ان میں غیر مشروع کا ابہام نہیں اور اسی طرح یا علی کہنا جب کہ اس سے مقصود ندائے پروردگار ہو کوئی نزاع نہیں۔

اقوال یہ جواب سخت عجب عجاب ہے یتساوک ھزلا بل یساوی ھزلا۔

اولاً: اس تمام کلام مختل النظام کا معنی ہی سرے سے پادر ہوا ہے ممنوع ایہام ہے نہ مجرد احتمال ولو ضعیفا بعیدا ایہام واحتمال میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ ایہام میں تبادر درکار ہے۔ ذہن اس معنی ممنوع کی طرف سبقت کرے نہ یہ کہ شقوق محتملہ عقلیہ میں کوئی شق معنی ممنوع کی بھی نکل سکے۔ تلخیص میں ہے،

الایھام ان یطلق لفظ له معنیان قریب وبعید یرادبالبعید۔

ایہام یہ ہے کہ ایک لفظ بولا جائے جس کے دو معنی ہوں قریب اور بعید اور مراد بعید معنی ہو۔

علامہ سید شریف قدس سرہ الشریف کتاب التعریفات میں فرماتے ہیں۔

الایھام ویقال له التخییل ایضا وھوان یذکر لفظ له معنیان قریب وغریب فاذاسمع الانسان سبق الی فھمه القریب ومرادالمتکلم الغریب واکثر المتشابھات من ھذاالجنس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ومنه قوله تعالٰی والسموات مطویت بیمینه۔

ایہام کو تخییل بھی کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ کوئی لفظ ذکر کیا جائے جس کے دو معانی ہوں۔ایک قریب الفہم،ایک بعید عن الفہم پس جس وقت انسان اس لفظ کو اس کے فہم کی طرف قریب معنی سبقت کر لے اور مراد متکلم کی معنی بعید ہو اور اکثر متشابہات اسی جنس سے ہیں۔اور اسی قسم سے ہے فرمان اللہ تعالٰی کا اور آسمان لپیٹے ہوئے ہیں اس کے داہنے ہاتھ میں۔

مجرد احتمال اگر موجب منع ہو تو عالم میں کم کوئی کلام منع وطعن سے خالی رہے گا۔زید آ گیا اٹھا بیٹھا۔عمرو نے کھایا پیا کہا سنا۔مجیب صاحب نے سوال دیکھا، جواب لکھا وغیرہ وغیرہ سب افعال اختیاریہ کی اسناد دو معنی کو متحمل۔ایک یہ کہ زید وعمرو مجیب نے اپنی قدرت مستقلہ تامہ سے یہ افعال کئے۔دوسرے قدرت عطائیہ ناقصہ قاصرہ سے۔اول قطعًا شرک ہے۔لہٰذا ان اطلاقات سے احتراز لازم ہو جائے گا۔اور یہ بداہتا قطعًا اجماعًا باطل ہے۔ فاضل مجیب نے بھی عمر بھر اپنے محاورات روزانہ میں ایسے ایہامات شرک برتے اور ان کی تصانیف میں ہزار در ہزار ایسے شرک بالا ایہام بھرے ہوں گے۔

جانے دیجئے!نماز میں وتعالی جدك تو شاید آپ بھی پڑھتے ہوں گے۔جد کے دوسرے مشہور معروف بلکہ مشہور تر معنی یہاں کیسے صریح شدید کفر ہیں۔عجب کہ اتنے بڑے کفر کا ایہام جان کر اسے حرام نہ مانا تو بات وہی ہے کہ ایہام میں تبادر وسبقت واقربیت درکار ہے اور وہی ممنوع ہے، نہ مجرد احتمال۔یہ فائدہ واجب الحفظ ہے کہ آج کل بہت جہلا ایہام واحتمال میں فرق نہ کر کے ورطہ غلط میں پڑتے ہیں۔

ثانیًا ایسی ہی جکتہ تراشیاں ہیں تو صرف ہدایت علی پر کیوں الزام رکھیے۔مولی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کے نام پاک علی کو اس سے سخت تر شنیع کہئے۔وہاں تو چار احتمالوں سے ایک میں تو آپ کو شرک نظر آیا تھا، یہاں برابر کا معاملہ نصفا نصف کا حصہ ہے۔علی کے دو معنی ہیں علو ذاتی کہ بالذات للذات متعالی عن الاضافات ہو۔دوسرا اضافی کہ خلق کے لیے ہے۔اول

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کا اثبات قطعاً شرک تو علی ہی ایہام شرک میں ہدایت علی سے دونا ٹھہرے گا۔ ولا یقول به جاهل فضلاعن فاضل۔

ثالثاً ایک علی ہی کیا جس قدر اسمائے مشترکہ فی اللفظ بین الخالق والخلوق ہیں جیسے رشید و حمید و جمیل و جلیل و کریم و علیم و رحیم و حلیم وغیرہ سب کا اطلاق عباد پر ویسا ہی ایہام شرک ہوگا جو ہدایت علی کے ایہام سے دوچند رہے گا۔ حالانکہ خود حضرت عزت نے انبیائے کرام علیہم السلام میں کسی کو دو نام اپنے اسمائے حسنی سے عطا فرمائے اور حضور پرنور سید عالم ﷺ کے اسمائے طیبہ میں تو ساٹھ سے زیادہ آئے کما فصله العالماء فی المواهب وغیره ها خود حضور اقدس ﷺ نے اپنا نام پاک حاشر بتایا۔ صحابہ و تابعین وائمہ دین میں کتنے اکابر کا نام مالک تھا۔ ان کے ایہاموں کو کہیے۔ درمختار وغیرہ معتمدات میں تصریح کی کہ ایسے نام جائز ہیں اور عباد کے حق میں دوسرے معنی مراد لئے جائیں گے نہ وہ جو حضرت حق کے لئے۔ جاز التسمیه بعلی و رشید وغیرهما من الاسماء المشترکة ویراد فی حقنا غیر مایراد فی حق اللّٰه تعالی کیوں نہیں کہتیکہ ایسے نام بوجہ اشتراک ناجائز ہیں کہ دوسرے معنی شرک کا احتمال باقی ہے۔ ولا حول ولاقوة الا باللّٰه العلی العظیم۔

رابعاً سائل نے اپنی جہالت سے صرف عبداللہ میں شرک سے سوال کیا تھا۔ حضرت مجیب نے اپنی بنالت سے وغیرہ بھی بڑھادیا کہ اپنے نام نامی کو ایہام شرک سے بچالیں مگر جناب کی دلیل سلامت ہے تو اس ایہام سے سلامت بخیر ہے۔

عبدالحی میں دو جز ہیں اور دونوں کے دو دو معنی۔ ایک عبد مقابل الاہ دوم مقابل آقا۔ قال اللہ تعالیٰ

وانکحوا الایامی منکم والصلحین من عبادکم وامائکم۔

دیکھو حق سبحان تعالیٰ نے ہمارے غلاموں کو ہمارا عبد فرمایا۔ یونہی ایک حی اسم الٰہی کہ حیات ذاتیہ ازلیہ ابدیہ واجب سے مشعر اور دوسرا من وتو زید عمرو سب پر صادق۔ جس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سے یہ آیۃ کریمہ تخرج الحی من المیت وغیر ہا مظہر۔اب اگر عبد بمعنی اول اور حی بمعنی دوم لیجئے قطعاً شرک ہے۔وہی چار صورتیں ہیں اور وہی ایک صورت پر شرک موجود۔ پھر عبدالحی ایہام شرک سے کیونکر محفوظ؟اس سے بھی احتراز لازم تھا۔

بعینہ یہی تقریر مولوی عبدالحلیم صاحب کے نام میں جاری ہوگی۔ملاحظہ ہو کہ تشقیق و تدقیق کہاں تک پہنچی؟نسال اللہ السلامۃ۔

فقیر کے نزدیک ظاہر ا یہ پھڑکتی ہوئی برہان حضرت مجیب کو جناب سائل کے فیض سے پہنچی۔سائل نے ذکر کی مجیب نے بے غور کے قبول کر لی۔ورنہ ان کا ذہن شاید ایسی دلیل ذلیل علیل کلیل کی طرف ہرگز نہ جاتا۔جس سے خود ان کا نام نامی بھی عادم الجواز و لازم الاحتراز قرار پاتا۔

خامساً یا علی کو فرمایا جاتا ہے کہ جب مقصود ندائی معبود تو نزاع مفقود۔جی کیا وجہ یہاں بھی صاف دوسرا احتمال موجود۔اپنا قصد نہ ہونا ایہام واحتمال کا نا کافی کب ہوسکتا ہے ایہام تو کہتے ہی وہاں جہاں وہ معنی موہم مراد متکلم نہ ہوں۔تلخیص وتعریفات کی عبارتیں ابھی سن چکے۔اور اگر قصد پر مدار واعتماد ہے تو ہدایت علی پر کیا ایراد ہے؟وہاں کب معنی شرک مقصود مراد ہے۔

سادساً علی پر الف لام لانا کب ایسے عالمگیر ایہام شرک سے نجات دے گا۔علی علماء پر لام نہ آتا سہی صفتہ پر تو قطعاً آسکتا ہے اور یقیناً صفات مشترکہ سے ہے تو احتمال اب بھی قائم اور احتراز لازم بلکہ سراجیہ وتاتارخانیہ ومنح الغفار وغیرہ ہا سے تو ظاہر کہ العلی بالام نام رکھنا بھی روا ہے۔ردالمحتار میں ہے۔

> فی التاتارخانیہ عن السراجیۃ التسمیۃ باسم یوجد فی کتاب اللہ تعالی کالعلی والکبیر والرشید والبدیع جائزۃ الخ ومثلہ فی المسخ عنہا وظاہرہ الجواز ولو معرفا بال۔
>
> تاتارخانیہ اور سراجیہ میں ہے نام رکھنا ساتھ اس نام جو کتاب اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

میں پائے جاتے ہیں جیسے علی، کبیر، رشید، بدیع جائز ہیں الخ۔ اور اس کے مثل مسخ میں سراجیہ سے نقل کیا اور ظاہر اس کا جواز ہے اگر چہ صرف بالف لام ہی ہو۔

سابعًا جب گفتگو احتمال پر چل رہی ہے تو معنین الصال الی المطلوب وارائت طریق میں تفرقہ بالطل۔ ایصال وارائت دو معنی خلق وتسبب پر مشتمل بمعنی خلق دونوں مختص بحضرت احدیت ہیں۔ کیا ارائت بمعنی خلق روایت غیر سے ممکن ہے اور بمعنی تسبب دونوں غیر کے لیے حاصل ہیں؟ کیا انبیاء سے ایصال بمعنی سببیت فی الوصول نہیں ہوتا۔ فطاح التفرقة وراح الشقشقة ہاں یوں کہتے کہ ادھر علی مشترک ادھر ہدایت خلق وتسبب دونوں میں یوں چار احتمال ہوئے۔ مگر اب یہ مصیبت پیش آئے گی کہ جس طرح ہدایت بمعنی خلق غیر خدا کی طرف منسوب نہیں ہوسکتی۔ بمعنی بخش تسبب حضرت عزت جل جلالہ کی طرف نسبت نہیں پاسکتی۔ ورنہ معاذ اللہ اصل خالق ومعطی دوسرا ٹھہرے گا اور اللہ عزوجل صرف سبب وواسطہ وسیلہ، اس کا پایہ شرک سے بھی اونچا جائے گا کہ وہاں تو تسویہ تھا یہاں اللہ سبحانہ پر تفضیل دنیا قرار پائے۔ علی پر لام لا کر اول کا علاج کرلیا اس دوم کا کہ اس سے بھی سخت تر ہے علاج کدھر سے آئے گا؟ اب ایک نیا گھڑ کر ہدایت پر داخل کیجئے کہ وہ معنی خلق میں متعین ہوجائے اور احتمال تسبب اٹھ کر ایہام شک وبدتر از شرک راہ نہ پائے۔

ثامنا ایک ہدایت کیا جتنے افعال مشترکہ الاطلاق ہیں سب میں اسی آفت کا سامنا ہوگا جیسے احسان وانعام، اذلال واکرام، تعلیم وافہام، تعذیب وایلام، عطاومنع، اضرار ونفع، قہر وقتل، نصب وعزل وغیرہا کہ مخلوق کی طرف نسبت کیجئے تو معنی خلق موہم شرک اور خالق کی طرف تو معنی تسبب مشعر کفر بہر حال مفر کدہر اگر کہئے خالق عزوجل کی طرف نسبت ہی دلیل کی کافی ہے کہ معنی خلق مراد ہیں۔ ہم کہیں گے مخلوق کی جانب اضافت ہی برہان وافی ہے کہ معنی تسبب مقصود ہیں۔ ولہٰذا علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ امثال ابنت الربیع البقل و حکم علی الدھر میں ذائل کا موحد ہونا ہی قرینہ شافی ہے کہ اسناد مجاز عقلی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تاسعاً آپ نے (باآنکہ اسمائے الٰہیہ توقیفیہ ہیں اور خصوصاً آپ بہت جگہ صرف نہ وارد ہونے نہ منقول ہونے کو حجت ممانعت جانتے ہیں) حق سبحانہ کا نیا نام مصوف ایجاد فرمایا ہر جواب کی ابتداء ہوالمصوب سے ہوتی ہے یہ کب احتمال شنیع سے خالی ہے۔ تصویب جس طرح ٹھیک بتانے کو کہتے ہیں یونہی سر جھکائے کو اور مثلاً جو سر جھکائے بیٹھا ہو اسے مصوب اور دونوں معنی حقیقی ہیں تو آپ کے طور پر اس کلمہ میں ایہام تجسیم ہے اور تجسیم کفر و ضلال عظیم ہے۔

عاشراً اجب مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی طرف اضافت ہدایت کا اشتباہ امر ممنوع کا اشتباہ اور موجب لزوم احتراز ہے تو بالقصد اس جناب ہدایت مآب کی طرف اضافت ہدایت کس درجہ سخت ممنوع و مفترض الاحتراز ہوگی۔ یہاں مولیٰ علی کو ہادی کہنا حرام ہوگیا۔ حالانکہ یہ احادیث صریحہ و اجماع جمیع ائمہ اہل سنت و جماعت کے خلاف ہے۔ شاید یہ عذر کیجئے کہ ہدایت بمعنی خلق کا اشتباہ موجب منع تھا۔ اس معنی پر اضافت قصدیہ ضرور حرام بلکہ ضلال تام ہے نہ بمعنی تسبب کہ جائز و معمول اہل اسلام ہے۔ مگر یہ وہی عذر معمولی ہے جس کا رد گزر چکا۔ کیا جب مولیٰ علی کی طرف اضافت کا اصلاً قصد ہی نہ ہو اس وقت تو بوجہ اشتراک معنی مولیٰ علی کی جانب ہدایت بمعنی خلق کی اضافت کا اشتباہ ہوتا ہے اور جب بالقصد خود حضرت مولیٰ علی ہی کی طرف اضافت مراد ہو تو اب وہ اشتراک معنی جاتا رہتا اور اشتباہ نہیں پاتا۔ اگر مانع اشتباہ مخلوق کا اس معنی کے لیے صالح نہ ہوتا ہے تو صورت عدم قصد میں کیوں مانع نہیں۔ اور اگر باوصف عدم صلوح اشتباہ قائم رہتا ہے تو صورت قصد میں کیوں واقع نہیں۔

حادی عشر نہ صرف امیر المومنین علی بلکہ انبیائے کرام و رسل عظام و خود حضور پرنور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اضافت ہدایت اصلاً روا نہ رہے گی کہ بوجہ احتمال معنی دوم ایہام شرک ہے۔ اب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہادی کہنا بھی حرام ہوگیا اور قرآن عظیم و صحاح احادیث و اجماع امت بلکہ ضروریات دین کے خلاف ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ثانی عشر خود جناب مجیب نے اپنے فتاویٰ جلد سوم صفحہ ۸۶ میں اس لزوم احتراز کا صریح فرما دیا۔ ادعائے ایہام کا فیصلہ یوں دیا۔ فرماتے ہیں

سوال: عبدالنبی یامانند آن نام نہادن درست ست یانہ؟

جواب: اگر اعتقاد ایں ست کہ ایں کس کہ عبدالنبی نام دارد بندہ نبی ست عین شرک ست، واگر عبد بمعنی غلام مملوک ست آنہم خلاف واقع ست۔ واگر مجازاً عبد بمعنی مطیع ومنقاد گرفتہ شود مضائقہ ندارد۔ لیکن خلاف اول ست۔ روی مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول صلی اللہ علیہ وسلم قال لایقولن احدکم عبدی وامتی۔ کلکم عباداللہ کل نساء کم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی وجاریتی فتائی وفتائی۔ انتہی

اقوال: قطع نظر اس کے کہ یہ جواب بھی بوجوہ مخدوش ہے۔ اولاً عبد و بندہ میں سوائے اختلاف زبان کے کوئی فرق نہیں ایک دوسرے کا پورا ترجمہ ہے۔ عبد و بندہ دونوں عربی و عجمی۔ دونوں زبانوں میں الٰہ وخدا، مولی وآقا دونوں کے مقابل بولے جاتے ہیں تو عبد بمعنی بندہ کو مطلقاً عین شرک کہہ دینا ایسا ہی ہے کہ کوئی کہہ دے عین سے مراد عین ہے تو غلط ہے اور چشمہ مقصود ہو تو صحیح۔

حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی مثنوی شریف میں حدیث شرائے بلال رضی اللہ عنہ میں فرماتے ہیں جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے انہیں خرید لیا اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ہمیں شریک نہ کیا۔ اس پر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔

گفت ما دو بندگان کوئے تو!
کردمش آزاد ہم بر روئے تو!

لاجرم جو تفصیل عبد میں ہے وہی بندہ میں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ثانیاً عبد بمعنی بندہ بمعنی مملوک میں تفرقہ کہ اول شرک اور ثانی خلاف واقع ہے۔ محض بے اصل وضائع ہے مملوک بھی ملک ذاتی حقیقی و ملک عطائی مجازی دونوں کو مشتمل اور اول میں قطعاً شرک حاصل اور بندہ بھی مقابل خدا و خواجہ دونوں مستعمل اور ثانی سے یقیناً شرک زائل۔

ثالثاً آپ نے تو عبد بمعنی مملوک کو خلاف واقع یعنی کذب ٹھہرا کر اس ارادہ کو شرک سے اتار کر گناہ مانا مگر ائمہ دین واولیائے معتمدین وعلمائے مستندین قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم اجمعین اس اعتقاد کو کمال ایمان مانتے اور اس سے خالی کو حلاوت ایمان سے بے بہرہ جانتے ہیں حضرت امام اجل عارف باللہ سیدی سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ پھر امام اجل قاضی عیاض شفا شریف پھر امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں نقلا و تذکیراً۔ پھر علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض پھر علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شرح مواہب میں شرحا و تفسیراً فرماتے ہیں۔

من لم یرولایة الرسول علیه فی جمیع احواله ولم یرنفسه ملکه لایذوق حلاوة سنته۔

جو ہر حال میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا والی اور اپنے آپ کو حضور کا مملوک نہ جانے وہ سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حلاوت سے اصلاً خبردار ہوگا۔

رابعاً مولانا عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں نقل فرماتے ہیں کہ حق سبحانہ وتعالیٰ زبور شریف میں فرماتا ہے۔

یااحمدفاضت الرحمة علی شفیتك من اجل ذلك ابارك علیك فتقلدالسیف فان بهائك وحمدك الغالب (الی قوله الامم یخیرون تحتك کتاب حق جاء اللّٰه به من الیمن والتقدیس من جبل فاران اوامتلات الارض من تحمیداحمدوتقدیسه وملك الارض ورقاب الامم۔

اے احمد تیرے لبوں پر رحمت نے جوش مارا میں اس لئے تجھے برکت دیتا

ہوں تو اپنی تلوار حمائل کر کہ تیری چمک اور تیری تعریف ہی غالب ہے۔
سب امتیں تیرے قدموں میں گریں گی۔ سچی کتاب اللہ لایا برکت و پاکی
کے ساتھ مکہ کے پہاڑ سے۔ بھر گئی زمین احمد کی حمد اور اس کی پاکی بولنے
سے۔ احمد مالک ہوا ساری زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا (ﷺ)
کیا زبور پاک کے ارشاد کو بھی معاذ اللہ خلاف واقع کہا جائے گا۔

خامسا امام احمد مسند میں بطریق ابی معشر البراء ثنی صدقة بن طیسلة ثنی معن بن ثعلبة المازنی والحی بعدثنی الاعشی المازنی رضی اللّٰہ تعالی عنه اور عبداللہ بن احمد زوائد السند میں بطریق عوف بن کھمس بن الحسن عن صدقه بن طیسلة الخ اور امام جعفر طحاوی شرح معانی الآثار میں بطریق ابی معشر المذکور نحو روایة احمد سندا و متنا ابن خیثمہ ابن شاہین بھذا الطریق و بغیرہ اور بغوی وابن السکن وابن ابی عاصم بطریق الجنید بن امین بن ذروة بن نضلة ابن طریف بن بھصل الحرمازی عن ابیه عن جده نصلة حضرت اَشی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ خدمت اقدس حضور پرسید عالم ﷺ میں اپنے بعض اقارب کی ایک فریاد لے کر حاضر ہوئے اور اپنی منظوم عرضی مسامع قدسیہ پر عرض کی جس کی ابتداء اس مصرع سے تھی۔ یامالك الناس دیان العرب۔

اے تمام آدمیوں کے مالک اور اے عرب کے جزا اور سزا دینے والے۔
حضور اقدس ﷺ نے ان کی فریاد سن کر رفع شکایت فرما دی۔
نبی ﷺ کو ایک شخص کا مالک کہنا آپ کے گمان میں معاذ اللہ کذب تھا تمام آدمیوں کا مالک بتانا۔ یامالك الناس کہہ کر حضور کو ندا کرنا عیاذ اللہ سنکھوں مہاسنکھوں کذب کا مجموعہ ہوگا۔ حالانکہ یہ حدیث جلیل شہادت دے رہی ہے کہ صحابی نے حضور کو مالک تمام بشر کہا اور حضور اقدس ﷺ نے مقبول و مقرر رکھا۔

سادسا بات یہ ہے کہ آپ کے خیال شریف میں مالک و مملوک کے یہی معنی تھے کہ زید عمرو کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تانبے کے کچھ ٹکوں یا چاندی کے چند ٹکڑوں پر خریدے۔ جبھی تو محمد رسول اللہ ﷺ کی مالکیت کو خلاف واقع فرمادیا۔ حالانکہ یہ مالکیت سخت پوچ لچر، محض بے وقعت بے قدر ہے کہ جان در کنار گوشت پوست پر بھی پوری نہیں۔ سچی کامل مالکیت وہ ہے کہ جان وجسم سب کو محیط اور جن وبشر سب کو شامل ہے۔ یعنی اولی بالتصرت ہونا کہ اس کہ حضور کسی کو اپنی جان کا بھی اصلاً اختیار نہ ہو۔ یہ مالکیت حقہ صادقہ محیط شاطہ تامہ کاملہ حضور پرنور مالک الناس ﷺ کو بخلافت کبرائے حضرت کبریاء عزوعلا تمام جہان پر حاصل ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔

النبی اولی بالمومنین من انفسھم

نبی زیادہ مالک ومختار ہے تمام اہل ایمان کا خود ان کی جانوں سے۔

وقال اللہ تعالیٰ

ما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللّٰہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللّٰہ ورسولہ فقد ضل ضلا لا مبینا ○

نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو جب حکم کردیں اللہ و رسول کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار رہے اپنی جانوں کا اور جو حکم نہ مانے اللہ ورسول کا تو وہ صریح گمراہوا۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

انا اولی بالمومنین من انفسھم، رواہ احمد والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ۔

اگر یہ معنی مالکیت جناب مجیب کے خیال میں ہوتے تو محمد ﷺ کی مالکیت کو خلاف واقع نہ جانتے اور خود اپنی جان اور سارے جہان کو محمد رسول اللہ ﷺ کی ملک مانتے۔ اور اس سے زائد مرتبہ حق حقائق ہے۔ جس کے سننے کو گوش شنوا سمجھنے کو دل بینا درکار ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وماا وتیتم من العلم الاقلیلاo

وفوق کل ذی علم علیمo

ولایلقھاالاالذین صبروا ولایلقھاالاذوحظ عظیمo

سابقاً حدیث صحیح مسلم محض بے محل مذکور ہوئی۔ حدیث میں تعلیم تواضع ونفی تکبر اور آقاؤں کو ارشاد ہے کہ اپنے غلاموں کو عبد نہ کہو۔ نہ یہ کہ غلام بھی اپنے کو مولیٰ کا عبد یا دوسرے ان کو ان کے عبید نہ کہیں۔ یہ ہے قرآن کہ ہمارے غلاموں کو ہمارا عبد فرمارہا ہے۔ آیت عنقریب گزری۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

لیس علی المسلم فی عبدہ ولافرسہ صدقۃ۔(رواہ احمد)

مسلمان پر اپنے عبد اور اپنے گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں۔

والسنۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ

فقہ کا محاورہ عامہ وائمہ صدر اول سے آج تک مستمرہ ہے۔

اعتق عبددبر عبدہ۔

خود مولوی مجیب صاحب اپنے رسالہ نفع المفتی مسائل متعلقہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔

ان اذن المولی عبدہ لھایتخیر۔ وہیں ہے وللمولی منع عبدہ۔

عجب ہے کہ زید وعمرو بلکہ کسی کافر ومشرک کے غلام کو اس کا عبد کہنے پر حدیث وارد نہ ہو اور محمد رسول اللہ کے غلاموں کو ان کا عبد کہنے پر معترض ہو۔

اور سنئے تو سہی! امام ابوحنیفہ اسحاق بن بشیر فتوح الشام اور حسن بن بشران اپنے فوائد میں ابن شہاب زہری وغیرہ ائمہ تابعین سے راوی کہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں برسر منبر فرمایا۔

قدکنت منع رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فکنت عبدہ وخادمہ۔

میں حضور پرنور سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں تھا تو میں حضور کا عبد حضور کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بندہ حضور کا خدمتی تھا۔

نیز ابن بشیران امالی اور ابوحمد دہقان جزء حدیثی اور ابن عساکر تاریخ دمشق اور لالکائی کتاب السنۃ میں افضل التابعین سیدنا سعید بن المسیب بن حزن رضی اللہ عنہم سے راوی جب امیر المومنین رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔ منبر اطہر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا حمد و درود کے بعد کہا۔

ایھاالناس، انی قدعلمت انکم کنتم تونسون منی شدۃ وغلظۃ ذلك انی کنت مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم کنت عبدہ وخادمہ۔

لوگو! میں جانتا ہوں کہ تم مجھ میں سختی و درشتی پاتے تھے اور اس کا سبب یہ ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میں حضور کا عبد حضور کا بندہ اور حضور کا خدمت گار تھا۔ (الحدیث)

اب تو ظاہر ہوا کہ حدیث مسلم کو اس محل سے اصلاً تعلق نہیں۔ ذرا وہابی صاحب بھی اتنا سن رکھیں کہ یہ حدیث نفیس جس میں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو عبدالنبی، عبدالرسول، عبدالمصطفیٰ کہہ رہے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مجمع عام زیر منبر حاضر ہے۔ سب سنتے اور قبول کر رہے ہیں۔

جناب ولی اللہ شاہ صاحب دہلوی نے بھی ازالۃ الخفا میں بحوالہ ابو حذیفہ و کتاب مستطاب الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ میں استناداً ذکر کی اور مقرر رکھی۔ امیر المومنین کو جس طرح بجزم ترویح تراویح معاذ اللہ گمراہ بدعتی لکھ دیا یہاں عیاذاً باللہ مشرک کہہ دیجئے۔ اور آپ کے اصول مذہب نا مہذب پر ضرور کہنا پڑے گا۔ مگر صاحبو ذرا سوچ سمجھ کر شاہ ولی اللہ کا دامن بھی اسی پتھر کے تلے دبا ہے۔

یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر
اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر!

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ولاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم۔

خیر! بات دور پہنچی۔ لفظ عبد و بندہ کی تحقیق نام و تفصیل احکام فقیر کی کتاب مجیر معظم شرح اکسیر اعظم میں ملاحظہ ہو۔ یہاں یہ گزارش کرنی ہے کہ مولوی مجیب صاحب کے اس فتوی نے اس ادعائے ایہام کا کام تمام کر دیا۔

عبد النبی میں جناب کے نزدیک تین احتمال تھے۔ ایک شرک ایک کذب ایک صحیح۔ تو ناجائز احتمال جائز سے دونے تھے۔ بایں ہمہ اس کا حکم صرف خلاف اولی فرمایا جو ممانعت و کراہت تحریمی درکنار کراہت تنزیہی کو بھی مستلزم نہیں۔ ہر مستحب کا ترک خلاف اولی ہے مگر مطلقاً مکروہ تنزیہی نہیں۔ ردالمحتار بحرالرائق میں ہے۔

لایلزم من ترك المستحب ثبوت الكراهة ذلابدلهامن دليل خاص۔

اسی میں تحریرالاصول سے ہے

خلاف اولی مالیس فیه صیغة نهی کترك صلوة الضحی بخلاف المكروه تنزیها۔

تو ہدایت علی جس میں چار احتمالوں سے صرف ایک باطل ہے۔ یعنی جائز احتمالات ناجائز سے تگنے ہیں۔ یہ کس طرح خلاف اولی درکنار مکروہ تنزیہی سے بھی گزر کر لازم الاحتراز ہو گیا؟ اربعہ کے حساب سے تو اسے خلاف اولای کا نصف بھی نہ ہونا چاہئے تھا۔ بلکہ ۳/۸ یعنی مباح مساوی الطرفین سے اگر سیر بھر دوری پر خلاف اولی کہا جائے تو ہدایت علی میں صرف ڈیڑھ پاؤ ہوگی۔ اس لئے کہ ۳/۲:۱:۴/۱ مجہول۔ پس ۴/۳۱/۲ = ۳/۸

خیر! یہ حساب تو ایک تطیب قلوب ناظرین تھا۔ حق یہ ہے کہ ہدایت علی میں اصلاً کوئی وجہ کراہت تنزیہی کی بھی نہیں لزوم احتراز تو بڑی چیز ہے۔ اور فی الواقع ہر ادنی عقل والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ عبد النبی سے ہدایت علی کو نسبت ہی کیا ہے۔ جب وہ صرف خلاف اولی ہے تو اس خلاف اولی کہنا بھی محض بے جا ہے۔ کلام یہاں کثیر ہے اور جس قدر مذکور ہوا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

طالب حق کے لیے کافی۔ واللّٰہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔ واللہ سبحنہ وتعالی اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ نمبر ۲۲: ۶ محرم الحرام ۱۳۲۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متن اس مسئلہ میں کہ موسم سرما میں زوال کس وقت ہوتا ہے اور موسم سرما میں کس وقت؟ اگر موسم سرما زوال بحساب قمری بارہ بجے سے بیشتر ہوتا ہے تو بارہ بجے سے پہلے جو شخص نماز ظہر پڑھے گا اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟ جواب مدلل ارقام فرمائیے۔ بینوا توجروا

الجواب: دھوپ گھڑی سے تو ایسا ہی ہے کہ زوال ہمیشہ ٹھیک بارہ بجے ہوتا ہے۔ نہ کبھی بیشتر ہوتا ہے نہ بعد۔ مگر گھڑیوں کے اعتبار سے وقت بلدی صرف چار دن ۱۶ اپریل، ۱۵ جون، یکم ستمبر، ۲۵ دسمبر کے سوا کسی دن ٹھیک بارہ بجے زوال نہیں ہوتا۔ گھڑیوں کی چال روز نہ ایک سی ہوتی ہے اور آفتاب کی چال کبھی ایک سی نہیں۔ اوج ۴ جولائی سے حضیض ۳ جنوری تک تیز ہوتی ہے کہ ہر روز پہلے دن سے زیادہ قوس قطع کرتا ہے اور روزانہ زیادت بھی یکساں نہیں بلکہ آئندہ زیادت پہلی زیدت سے زیادہ ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ حضیض پر اگر غایت سرعت پر پہنچتا ہے۔ پھر حضیض ۴ جنوری سے اوج ۳ جولائی تک چال ست ہوتی ہے کہ ہر روز پہلے دن سے کم قوس قطع کرتا ہے اور روزانہ کمی بھی ایک سی نہیں بلکہ ہر آئندہ کمی پہلی کمی سے کم ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اوج پر پہنچ کر نہایت درنگ ہو جاتا ہے پھر وہی درہ آغاز پاتا ہے اور اس سبب سے کہ ہندوستان میں عام طور پر ریلوے وقت رائج ہے یہ چاروں بھی برابری کے باقی نہ رہے۔ بلکہ بلاد شرقیہ میں بقدر تفاوت طولین ۱۲ سیکنڈ ۱۲ منٹ ہے تعامی تعدیلات زائد ہو جائیں گی۔ تو اب چار دن برابری کی جن میں دونوں وقتوں سے زوال

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ٹھیک ۱۲ بجے تھا ۱۲ سیکنڈ ۱۲ منٹ ت پر ہوگا۔ وعلی ہذا القیاس۔

تعمیم نفع کے لئے ایک جدول نصف النہار حقیقی وشروع وقت ظہر بریلی بحذف سیکنڈ کہ ایک زمانہ کے لیے کارآمد ہو ریلوے وقت سے دیا جاتا ہے کہ اس وقت وہی رائج ہے ان وقتوں سے اگر ۱۲ منٹ کم کردیں تو اصلی وقت بریلی کا ہوگا۔

جدول نصف النہار حقیقی وشروع وقت ظہر بریلی

تاریخ شمسی	وقت ت منٹ	تاریخ شمسی	وقت ت منٹ	تاریخ شمسی	وقت ت منٹ	تاریخ شمسی	وقت ت منٹ	تاریخ شمسی	وقت ت منٹ	تاریخ شمسی	وقت ت منٹ
۱جنوری	۱۲:۱۵	۷مارچ	۱۲:۲۳	۲۹اپریل	۱۲:۹	۱۶اگست	۱۲:۱۶	۲۷ستمبر	۱۲:۳	۶ستمبر	۱۲:۳
۲	۱۲:۱۶	۱۱	۱۲:۲۲	۸مئی	۱۲:۸	۲۱	۱۲:۱۵	۳۰	۱۲:۲	۹	۱۲:۴
۴	۱۲:۱۷	۱۵	۱۲:۲۱	۲۴	۱۲:۹	۲۵	۱۲:۱۴	۱۳اکتوبر	۱۲:۱	۱۱	۱۲:۵
۶	۱۲:۱۸	۱۹	۱۲:۲۰	۲جون	۱۲:۱۰	۲۸	۱۲:۱۳	۷	۱۲:۰	۱۳	۱۲:۶
۹	۱۲:۱۹	۲۲	۱۲:۱۹	۸	۱۲:۱۱	یکم ستمبر	۱۲:۱۲	۱۰	۱۱:۵۹	۱۵	۱۲:۷
۱۱	۱۲:۲۰	۲۵	۱۲:۱۸	۱۳	۱۲:۱۲	۴	۱۲:۱۲	۱۴	۱۱:۵۸	۱۷	۱۲:۸
۱۴	۱۲:۲۱	۲۹	۱۲:۱۷	۱۵	۱۲:۱۳	۷	۱۲:۱۱	۱۸	۱۱:۵۷	۱۹	۱۲:۹
۱۶	۱۲:۲۲	۱اپریل	۱۲:۱۶	۱۸	۱۲:۱۳	۱۰	۱۲:۱۰	۲۳	۱۱:۵۶	۲۱	۱۲:۱۰
۱۹	۱۲:۲۳	۴	۱۲:۱۵	۲۳	۱۲:۱۴	۱۲	۱۲:۹	۱۵نومبر	۱۱:۵۷	۲۳	۱۲:۱۱
۲۳	۱۲:۲۴	۸	۱۲:۱۴	۲۷	۱۲:۱۵	۱۴	۱۲:۸	۱۲	۱۱:۵۸	۲۵	۱۲:۱۲
۲۷	۱۲:۲۵	۱۱	۱۲:۱۳	۲جولائی	۱۲:۱۶	۱۶	۱۲:۷	۲۵	۱۱:۵۹	۲۶	۱۲:۱۳
۱فروری	۱۲:۲۶	۱۵	۱۲:۱۳	۸	۱۲:۱۷	۱۹	۱۲:۶	۲۷	۱۲:۰	۲۷	۱۲:۱۳
۲۵	۱۲:۲۵	۱۶	۱۲:۱۱	۱۵	۱۲:۱۸	۲۱	۱۲:۵	یکم دسمبر	۱۲:۱	۲۹	۱۲:۱۴
۳مارچ	۱۲:۲۴	۲۴	۱۲:۱۰	۱۹اگست	۱۲:۱۷	۲۴	۱۲:۴	۴	۱۲:۲	۳۱	۱۲:۱۵

رامپور ودیگر بلاد کے لیے بھی یہ نقشہ بہ حسب زیادتی یا کمی وقت بریلی موافق نقشہ جات رمضان المبارک معدل کرلینے سے ایک زمانہ کے لیے ابتدائی وقت ظہر معلوم کرنے کا ایک اعلیٰ درجہ کا آلہ ہوگا۔ نماز ظہر میں گھڑیوں کے ۱۲ بجے کا کچھ اعتبار نہیں اگر نصف النہار

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کے بعد نماز پڑھی ہوگئی اور قبل پڑھنے سے نماز نہ ہوگی۔ ۲۸ نومبر کو بریلی میں ریلوے ٹائم سے ٹھیک ۱۲ بجے نصف النہار ہے۔ پھر بعد کو ہوا کرے گا یہاں تک کہ یکم فروری کو ۱۲ات ۲۶ منٹ پر ہو کر گھٹنا شروع ہوگا حتی کہ ۸ مئی کو ۱۲ات ۸ منٹ پر ہوگا۔ پھر بڑھنا شروع ہوگا یہاں تک ۱۵ جولائی کو ۱۲ات ۱۸ پر ہوگا۔ پھر گھٹتے گھٹتے ۱۷ اکتوبر کو ٹھیک ۱۲ بجے ہو کر گھٹتا یہاں تک ۱۲ بجے سے پہلے وقت ہو جائے گا۔ یہاں تک ۱۲۴ اکتوبر ۱۲۴ اکتوبر کو مستہائے نقصان ۱۱ات ۵۶ منٹ پر آ کر بڑھنا شروع ہوگا اور ۲۸ نومبر کو پھر ٹھیک ۱۲ بجے زوال ہوگا۔ تو ۱۷ اکتوبر سے ۲۸ نومبر تک جس شخص نے ٹھیک ۱۲ بجے یا کچھ پہلے مگر نصف النہار کے بعد نماز پڑھ لی نماز ہوگئی۔ ہاں جس نے وقت سے پہلے پڑھی اس کی نہ ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ نمبر ۲۳: ۱۱ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایمان کی تعریف کیا ہے اور ایمان کامل کیسے ہوتا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: محمد رسول اللہ ﷺ کو ہر بات میں سچا جاننا حضور ﷺ کی حقانیت کو صدق دل سے ماننا ایمان ہے، جو اس کا مقر ہے اسے مسلمان جانیں گے کہ جب ان کے کسی قول یا فعل یا حال اللہ کا انکار یا تکذیب یا توہین نہ پائی جائے اور جس کے دل میں اللہ و رسول جل وعلا ﷺ کا علاقہ تمام علاقوں پر غالب ہو، اللہ و رسول کے محبوں سے محبت رکھے۔ اگرچہ اپنے دشمن ہوں اور اللہ کے لیے دے۔ جو کچھ روکے اللہ کے روکے۔ اس کا ایمان کامل ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے من احب للّٰہ وبغض للّٰہ واعطی للّٰہ ومنع للّٰہ فقداستکمل الایمان، واللّٰہ تعالی اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مسئلہ نمبر ۲۴: جمادی الاول ۱۳۲۷ھ

علمائے اہلسنت وجماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ آج کل اکثر سنی فرقہ باطلہ کی صحبت میں رہ کر چند مسائل سے بدعقیدہ ہو گئے ہیں اگر چہ حضور کی تصانیف کثیرہ میں ہر قسم کے مسائل موجود ہیں۔ لیکن احقر کی نگاہ سے یہ مسئلہ نہیں گزرا اس واسطے اس کی زیادہ ضرورت ہوئی کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نسبت زید کہتا ہے کہ وہ لالچی شخص تھے۔ یعنی انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور آل رسول ﷺ یعنی امام حسن رضی اللہ عنہ سے لڑ کر ان کی خلافت لے لی اور ہزار ہا صحابہ کو شہید کیا۔

بکر کہتا ہے کہ میں ان کو خطا پر جانتا ہوں کہ ان کو امیر نہ کہنا چاہیے۔

عمرو کا یہ قول ہے کہ وہ اجلہ صحابہ میں سے ہیں ان کی توہین کرنا گمراہی ہے۔

ایک اور شخص جو اپنے آپ کو سنی المذہب کہتا ہے اور کچھ علم بھی رکھتا ہے۔ (حق یہ ہے کہ وہ نرا جاہل ہے) وہ کہتا ہے کہ سب صحابہ اور خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ و حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ (نعوذ باللہ منہا) لالچی تھے کیونکہ رسول اکرم ﷺ کی نعش مبارک رکھی ہوئی تھی اور وہ اپنے خلیفہ ہونے کی فکر میں لگے ہوئے تھے۔

ان چاروں شخصوں کی نسبت کیا حکم ہے؟ اور ان کو سنت جماعت کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور حضور کا اس مسئلہ میں کیا مذہب ہے؟ جواب مدلل عام فہم ارقام فرمایئے۔

الجواب: اللہ عزوجل نے سورۃ حدید میں صحابہ سید المرسلین ﷺ کی دو قسمیں فرمائیں ایک وہ کہ قبل فتح مکہ مشرف باسلام ہوئے اور راہ خدا میں مال خرچ کیا دوسرے وہ کہ بعد۔ پھر فرمایا دیا۔ وکلا وعد اللہ الحسنی دونوں فریق سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا۔ اور جن سے بھلائی کا وعدہ کیا ان کو فرماتا ہے۔

اولئك عنها مبعدون ○ لا يسمعون حسيسها وهم فى ما اشتهت انفسهم خلدون ○ لا يحزنهم الفزع الاكبر وتتلقهم

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الملئکة هذا یومکم الذی کنتم توعدون○

وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں اس کی بھنک تک نہ سنیں گے اور وہ لوگ اپنی جی چاہی چیزوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ قیامت کی وہ سب سے بڑی گھڑی انہیں غمگین نہ کرے گی فرشتے ان کا استقبال کریں گے یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔

رسول اللہ ﷺ کے ہر صحابی کی یہ شان اللہ عزوجل بتاتا ہے تو جو کسی صحابی پر طعنہ کرے اللہ واحد قہار کو جھٹلاتا ہے۔ اور ان کے بعض معاملات جن میں اکثر حکایات الٰہی کا ذبہ ہیں ارشاد الٰہی کے مقابل پیش کرنا اہل اسلام کا کام نہیں۔ رب عزوجل نے اسی آیت میں اس کا منہ بھی بند فرمادیا کہ دونوں فریق صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھلائی کا وعدہ کر کے ساتھ ہی ارشاد فرمایا واللہ بما تعلمون خبیر "اور اللہ کو خوب خبر ہے جو کچھ تم کرو گے"۔ بایں ہمہ میں تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا۔ اس کے بعد جو کوئی بکے اپنا سر کھائے خود جہنم میں جائے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔

ومن یکون یطعن فی معاویة فذاک من کلاب الهاویة

"جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں سے ایک کتا ہے"

ان چار شخصوں میں عمرو کا قول سچا ہے زید و بکر جھوٹے ہیں اور چوتھا شخص سب سے بدتر خبیث رافضی تبرائی ہے۔ امام کا مقرر کرنا ہر مہم سے زیادہ مہم ہے۔ تمام انتظام دین و دنیا اسی سے متعلق ہے اور حضور اقدس ﷺ کا جنازہ انوار اگر قیامت تک رکھا رہتا اصلاً کوئی خلل متحمل نہ تھا۔ انبیاء علیہم السلام کے اجسام طاہر بگڑے نہیں۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام بعد انتقال ایک سال کھڑے رہے سال بھر بعد دفن ہوئے۔ جنازہ مبارکہ حجرہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا میں تھا جہاں اب مزار انور ہے اس سے باہر لے جانا نہ تھا۔ چھوٹا سا حجرہ اور تمام صحابہ کو اس نماز اقدس سے مشرف ہونا ایک ایک جماعت آتی اور پڑھتی اور باہر جاتی۔ دوسری آتی یوں یہ سلسلہ تیسرے دن ختم ہوا۔ اگر تین برس میں ختم ہوتا تو جنازہ اقدس تین

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

برس یوں ہی رہنا تھا کہ اس وجہ سے تاخیر دفن اقدس ضروری تھا۔ ابلیس کے نزدیک یہ اگر لالچ کے سبب تھا تو سب سے سخت تر الزام امیر المومنین مولی علی پر ہے یہ لالچی نہ تھے۔ اور کفن ودفن کا کام گھر والوں سے ہی متعلق ہوتا ہے۔ یہ کیوں تین دن ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے۔ انہوں نے رسول کا یہ کام کیا ہوتا۔ پچھلی خدمت بجالائے ہوتے تو معلوم ہوا کہ اعتراض ملعون ہے اور جنازہ انور کا جلد دفن نہ کرنا ہی مصلحت دینی تھا جس پر علی مرتضٰی اور سب صحابہ نے اجماع کیا مگر۔

چشم بد اندیش کہ بر کندہ باد
عیب نماید بہ نگاہش ہنر!

یہ خبیث خذلہم اللہ تعالٰی صحابہ کرام کو ایذا ایذا نہیں دیتے بلکہ اللہ اور رسول کو ایذا دیتے ہیں۔ حدیث میں ہے۔

من اذاھم فقداذانی ومن فقداذی اللّٰہ ومن اذی اللّٰہ فیوشك اللّٰہ ان یاخذہ۔

جس نے میرے صحابہ کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے گرفتار کرے۔ والعیاذ اللّٰہ تعالٰی۔ واللّٰہ تعالٰی اعلم۔

کتبہ
عبدالمذنب احمد رضا
عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی ﷺ

مسئلہ نمبر ۲۵: جمادی الاول ۱۳۳۷ھ

کیا حکم ہے اہل شریعت کا اس مسئلہ میں کہ زید کچھ روپیہ دہقانوں کو فصل سے پہلے اس شرط پر تقسیم کر دیتا ہے کہ جس وقت روپیہ دیا اس وقت گندم خواہ کوئی غلہ ۱۰ مار کا تھا اور اس نے ۴ مار فی روپیہ نرخ ٹھہرا کر روپے دے دیا۔ اب فصل پر خواہ کوئی نرخ کم وبیش ۱۴ مار سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فروخت ہو لیکن وہ فی روپیہ ۱۴ سیر کے حساب غلہ لے لے گا۔ مگر کہتا ہے کہ تو نے سود لیا۔ کیونکہ نرخ سے زیادہ ٹھہرالیا۔

الجواب: یہ صورت بیع سلم کی ہے اگر اس کے سب شرائط پائے گئے تو بلاشبہ جائز ہے اور کسی طرح سود نہیں اگر چہ دس سیر کی جگہ دس من قرار دے۔ ہاں اگر جبر ہے تو حرام ہے اگر دس سیر کی جگہ سیر ہی بھر لے۔ لقولہ تعالیٰ الاان تکون تجارۃ عن تراض منکم اور اگر بیع رضا مندی سے ہوئی مگر شرط رہ گئی۔ مثلاً غلہ کی جنس یا نوع یا صفت یا وزن کی تعیین نہ ہوئی یا وہ چیز ٹھہری جو اس وقت سے وقت وعدہ تک ہر وقت بازار میں موجود نہ رہے گی۔ یا معیار مجہول رکھی یا اسی جلسہ میں روپیہ تمام وکمال ادا نہ کر دیا تو ضرور حرام وسود ہے اگر چہ نرخ بازار سے کچھ زیادہ نہ ٹھہرا۔ اور اگر خرید وفروخت کا مضمون درمیان نہ آیا۔ مثلاً اس نے کہا دوں گا۔ تو یہ نہ خود سود نہ حرام نہ اس کے لیے کسی شرط کی حاجت نہ اسے اس پر مطالبہ پہنچے۔ اس کی خوشی پر ہے چاہے دے یا نہ دے کہ یہ سرے سے بیع ہی نہ ہوئی نرا وعدہ ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ نمبر ۲۶: ۱۹ جمادی الآخر ۱۳۳۷ھ

کیا حکم ہے اہل شریعت کا اس مسئلہ میں کہ زید نے بکر سے دس روپیہ اس شرط پر مانگے کہ میں فصل پر گندم ۱۵ سیر کے دوں گا۔ اور خالد نے بکر سے دس روپیہ اس شرط پر مانگے کہ جو نرخ بازار فصل پر ہوگا اسی نرخ سے دس روپیہ کے گندم دوں گا۔ بکر نے کہا کہ میرے پاس اس وقت روپیہ نہیں ہے۔ تم دونوں شخص دس دس روپیہ کے گندم جو اس وقت دس سیر کا نرخ ہے لے جاؤ۔ دونوں شخص رضامندی سے گندم حسب شرائط بالا لے گئے اور فروخت کے لیے دس دس روپیہ اپنے صرف میں لائے۔ اب زید کو فصل پر فی روپیہ ۱۵ من گندم حسب وعدہ اور خالد کو فی روپیہ ۱۲ سیر گندم نرخ بازار دیتا ہوئے۔ یہ بیع جائز ہے؟ اور اگر بکر خالد کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حسب شرائط بالا یعنی جو فصل پر نرخ ہو گا دوں گا دیتا تو جائز ہوتا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: یہ صورت حرام قطعی اور خالص سود ہے۔ ڈھائی من گیہوں جو اس نے دیئے ان سے زیادہ لینا حرام حرام حرام۔ اور اگر روپیہ دیتا تو اس میں دو صورتیں تھیں۔ روپیہ قرض دیتا اور یہ شرط ٹھہرا لیتا کہ ادا کے وقت گیہوں دیتا تو شرط باطل تھی زید و خالد پر صرف اتنا روپیہ ادا کرنا تھا اور اگر گیہوں کی خریداری کرنا اور روپیہ پیشگی دیتا تو یہ صورت بیع سلم کی تھی۔ اگر اس کے شرائط پائے جاتے جائز ہوتی ورنہ حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ نمبر ۲۷: شعبان المعظم ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شہر میں بہت جگہ نماز جمعہ ہوتی ہے تو وہ ہر مسجد جس میں جمعہ ہوتا ہے جامع مسجد ہے اور جامع مسجد کی فضیلت رکھتی ہے یا وہی ایک مسجد جو متصل قلعہ کے جامع مسجد مشہور ہے؟ اور شہر میں بہت جگہ جمعہ ہونے میں کچھ ممانعت تو نہیں ہے؟ اور جمعہ میں کم از کم کتنے آدمی ہوں جو جمعہ ہو سکے؟ اور زیادہ ثواب شہر کی کس مسجد میں ہے؟

الجواب: جامع مسجد وہی ایک ہے۔ شہر میں متعدد جگہ جمعہ ہونے کی ممانعت نہیں۔ جمعہ کے لیے کم سے کم امام کے سوا تین آدمی ہوں۔ مگر جمعہ و عیدین کا امام ہر شخص نہیں ہو سکتا۔ وہی ہو گا جو سلطان اسلام ہو یا اس کا نائب یا اس کا ماذون اور ان میں کوئی نہ ہو تو بضرورت جسے عام نمازی امام جمعہ مقرر کر لیں۔ جمعہ کا زیادہ ثواب جامع مسجد میں ہے۔ مگر جب کہ دوسری مسجد کا امام اعلم و افضل ہو۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مسئلہ نمبر ۲۸: ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ طلاق کی کتنی قسمیں ہیں اور ہر ایک کی تعریف کیا ہے؟ اور وہ کون کون لفظ ہیں جن سے طلاق ہو جاتی ہے؟ اور پھر اس کو اپنے نکاح میں کیسے لا سکتا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: طلاق تین قسم کی ہے۔ رجعی، بائن، مغلظہ۔ رجعی وہ جس سے عورت فی الحال نکاح سے نہیں نکلتی۔ عدت کے اندر اگر شوہر رجعت کر لے وہ بدستور اس کی زوجہ رہے گی۔ ہاں عدت گر جائے اور رجعت نہ کرے تو اس وقت نکاح سے نکلے گی پھر بھی برضائے نکاح خود نکاح کر سکتے ہیں۔

بائن وہ جس سے عورت فی الفور نکاح سے نکل جاتی ہے۔ ہاں برضائے خود نکاح کر سکتے ہیں۔ عدت کے اندر خواہ بعد۔

مغلظہ۔ وہ کہ عورت فوراً نکاح سے نکل بھی گئی اور اب کبھی ان دونوں کا نکاح نہیں ہو سکتا جب تک حلالہ نہ ہو۔ یہ تین طلاقوں سے ہوتا ہے۔ خواہ ایک ساتھ دی ہوں خواہ برسوں کے فاصلہ سے۔

رجعی دی ہوئی یا بائن۔ بالبعض رجعی بعض بائن طلاق کے سینکڑوں لفظ ہیں۔ بعض سے رجعی پڑتی ہے بعض سے بائن بعض سے مغلظ۔ رجعی و بائن کے تقریباً دو سو لفظ ہم نے اپنے فتاوی میں ذکر کئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ نمبر ۲۹: ۲۷ شعبان ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وخلیفہ مرسلین مسائل ذکر ہیں۔

(۱) صاحب نصاب رائج الوقت کے کتنے روپیہ سے ہو سکتا ہے؟

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(۲) کیا نوٹ اور روپیہ کا ایک ہی حکم ہے؟ نوٹ تو چاندی سونے سے علیحدہ کاغذ ہے۔

(۳) فیصدی زکوٰۃ کا کیا دینا ہوتا ہے؟

(۴) جس شخص کے پاس روپیہ نہ ہو اور سونے چاندی کا زیور روزمرہ پہننے کا بقدر نصاب ہو گیا اس کو اس زیور میں زکوٰۃ دینا ہوگی؟

(۵) جس روپیہ میں زکوٰۃ پہلے سال دے دی اور باقی روپیہ بدستور دوسرے سال تک رکھا رہا۔ اب دوسرے سال آنے پر کیا پھر اسی روپیہ میں سے جس میں پہلے سال زکوٰۃ دے چکا ہے دینا ہوگی؟

(۶) فطرہ کے گندم بریلی کے وزن سے فی کس کتنے ہونے چاہئیں؟

(۷) جو شخص روزہ رکھے یا نہ رکھے بالغ یا نابالغ سب کا فطرہ دینا واجب ہے؟

(۸) جو شخص بوجہ ضعیفی کے روزہ نہ رکھ سکے اس کو فی روزہ کتنی خوراک مسکین کو دینا ہو گی؟ وہ مسکین روزہ دار ہو یا غیر روزہ؟ بینوا توجروا۔

الجواب: (۱) نصاب انگریزی رائج روپوں سے چھپن روپے ہے۔

(۲) نوٹ اور روپیہ کا ایک حکم نہیں ہو سکتا۔ روپیہ چاندی ہے کہ پیدائشی ثمن ہے اور نوٹ کاغذ ہے اصلاحی ثمن ہے۔ تو جب تک چلے اس کا حکم پیسوں سے مثل ہے کہ وہ بھی اصطلاحی ثمن ہے۔

(۳) زکوٰۃ ہر نصاب و خمس نصاف پر چالیسواں حصہ ہے اور مذہب صاحبین پر نہایت آسان حساب اور فقراء کے لیے نافع یہ ہے کہ فیصدی ڈھائی روپے۔

(۴) بے شک۔

(۵) دس برس کہا رہے ہر سال زکوٰۃ واجب ہوگی جب تک نصاب سے کم نہ رہ جائے۔ یہ اس لئے کہ جب پہلے سال کی زکوٰۃ دی دوسرے سال اس قدر کا مدیون ہے تو اتنا کم کر کے باقی پر زکوٰۃ ہوگی۔ تیسرے سال اگلے دونوں برسوں کی زکوٰۃ اس پر دین ہے تو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مجموع کم کر کے باقی پر ہوگی۔ یونہی اگلے سب برسوں کی زکوٰۃ ملا کر جو بچے اگر خود یا اس کے اور مال زکوٰۃ سے مل کر نصاب ہے تو زکوٰۃ ہوگی ورنہ نہیں۔

(۶) اٹھنی بھر اوپر پونے دو سیر

(۷) اپنا صدقہ واجب ہے اور اپنی نابالغ اولاد کا اگرچہ ایک ہی دن کی ہو اور بالغ اولاد یا زوجہ صاحب نصاب ہوں تو ان کا صدقہ ان پر ہے نہ ہوں تو کسی پر نہیں۔ غرض اس سے کسی حال اس کا مطالبہ نہیں۔ ہاں ان کے اذن سے ان کی طرف سے دے دے تو احسان ہے۔

(۸) فی روزہ وہی اٹھنی بھر اوپر پہنے دو سیر گیہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۳۰: ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۳۷ھ

کیا فرمان ہے اہل شریعت کا اس مسئلہ میں کہ آج کل عموماً بہت لوگ مساجد میں دنیوی باتیں کرتے بلکہ بعض بے باک تو قہقہہ آپس میں دل لگی کرتے ہیں اور مسجد کا کوئی ادب نہیں سمجھتے کہ یہ خانہ خدا ہے ان کے واسطے کیا حکم ہے؟ اور مسجد میں باتیں کرنے کی مذمت اور خاموش رہنے کی بھلائی مع حدیث شریف بیان فرمائی جائے تا کہ ایسے لوگ عبرت حاصل کریں۔

الجواب: مسجد میں دنیا کی بات نیکیوں کو ایسا کھاتی ہے جیسا آگ لکڑی کو۔ اور مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرے لاتا ہے۔ اس کی حدیثیں بارہا بیان ہوئیں مگر کون سنتا ہے۔ اللہ ہدایت دے واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مسئلہ نمبر ۳۱: ۶ شوال ۱۳۳۷ھ

کیا قول ہے علمائے حقانی کا مسئلہ ذیل میں کہ ناجائز روپیہ یعنی سود وشراب ورشوت وغیرہ اگر نیک کام مسجد، مدرسہ، چاہ، نیاز، فاتحہ، عرس وغیرہ میں لگایا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟ اور جو شخص اس مسجد میں نماز، مدرسہ میں علم ورچاہ کا پانی اور فاتحہ عرس کا کھانا کھائے تو جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر اسی روپیہ کو خیرات کیا جائے اور امید ثواب رکھی جائے تو کیا حکم ہے؟ ایسے روپیہ کو کسی شرعی حیلہ جائز کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اور وہ حیلہ کیا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: حرام روپیہ کسی کام میں لگانا جائز نہیں، نیک کام ہوں یا اور سوا اس کے کہ جس سے لیا اسے واپس دے۔ یا فقیروں پر تصدیق کر دے بغیر اسکے کوئی حیلہ اس کے پاک کرنے کا نہیں۔ اسے خیرات کر کے جیسا پاک مال وثواب ملتا ہے اس کی امید رکھے تو سخت حرام ہے بلکہ فقہائے نے کفر لکھا ہے۔ ہاں جو شرح نے حکم دیا کہ حقدار نہ ملے تو فقیروں پر تصدق کر دے۔ اس حکم کو مانا تو اس پر ثواب کی امید کر سکتا ہے۔ مسجد مدرسہ وغیرہ میں بعینہ روپیہ نہیں لگایا جاتا بلکہ اس سے اشیاء خریدتے ہیں۔ خریداری میں اگر یہ نہ ہو کہ حرام دکھا کر کہا کہ اس کے بدلے فلاں چیز دے۔ اس نے دی اس نے قیمت میں زر حرام دیا تو جو چیز خریدیں وہ خبیث نہیں ہوتی۔ اس صورت میں فاتحہ وعرس کا کھانا جائز ہے اور اکثر یہی صورت ہوتی ہے۔ مسجد میں نماز، مدرسہ میں تحصیل علم جائز ہے۔ اور کنویں کا پانی تو ہر طرح جائز ہے اگر اس میں وہ نادر صورت پائی گئی ہو کہ خباثت آئی تو اینٹوں مسالہ میں نہ کہ زمین کے پانی میں۔ واللہ تعالی اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ نمبر ۳۲: ۱۱ شوال ۱۳۳۷ء

کیا حکم ہے اہل شریعت کا کہ ملازمت چنگی کی جائز ہے یا نہیں؟ اور حاکم وقت کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اس کا روپیہ تحصیل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ یہ روپیہ رعایا سے تحصیل کرنا رعایا ہی کی آسائش کے واسطے روشنی سڑک وغیرہ کے کام میں لگا دیتے ہیں۔ اور چنگی کا محصول چرانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: نیک نیت سے۔ چنگی کی نوکری تحصیل وصول کی جائز ہے۔ نص علیہ فی الدر وغیرہ من الاسفار الخ چوری یعنی دوسرے کا مال معصوم بے اس کے اذن کے اس سے چھپا کرنا حق لینا کسی کو بھی جائز نہیں۔ اور جائز نوکری میں نوکر کا خلاف قرارداد کرنا غدر ہے۔ اور غدر مطلقاً حرام ہے۔ نیز کسی قانونی جرم کا ارتکاب کر کے اپنے آپ کو بلاذلت و بلا کیلئے پیش کرنا شرعاً بھی جرم ہے۔ کما استفید من القران المجید و الحدیث رہا کہ حکام وقت کو اس کا تحصیلنا شرعاً کیسا ہے؟ نہ حکام کو اس بحث ہے نہ سائل حاکم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ نمبر ۳۳: ۲۲ شوال ۱۳۳۷ء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کفار کس قسم کے ہوتے ہیں اور ہر ایک کی تعریف کیا ہے؟ اور صحبت کون سے کفار کی سب سے زیادہ مضر ہے؟ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب: اللہ عزوجل ہر قسم کے کفر و کفار سے بچائے کافر دو قسم ہے۔ اصلی و مرتد۔

اصلی وہ جو شروع سے کافر اور کلمہ اسلام کا منکر ہے۔ یہ دو قسم ہے مجاہر و منافق۔ مجاہر وہ کہ علی الاعلان کلمہ کا منکر ہو۔

اور منافق وہ کہ بظاہر کلمہ پڑھتا اور دل میں منکر ہو۔ یہ قسم حکم آخرت میں سب سے اقسام سے بدتر ہے۔

ان المنفقین فی الدرك الاسفل من النار۔

بے شک منافقین سب سے نیچے طبقہ دوزخ میں ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کافر مجاہر چار قسم ہے۔

اول، دہریہ کہ خدا ہی کا منکر ہے۔

دوئم، مشرک کہ اللہ عزوجل کے سوا اور کو بھی معبود اور واجب الوجود جانتا ہے جیسے ہندو بت پرست کہ بتوں کو واجب الوجود تو نہیں مگر معبود مانتے ہیں۔ اور آریہ خود پرست کہ روح و مادہ کو معبود تو نہیں مگر قدیم و غیر مخلوق جانتے ہیں دونوں مشرک ہیں۔ اور آریوں کو موحد سمجھنا سخت باطل۔

سوئم، مجوسی آتش پرست۔

چہارم، کتابی یہود و نصاریٰ کہ دہریے نہ ہوں۔

ان میں اول تین قسم کے ذبیحہ مردار اور ان کی عورتوں سے نکاح باطل۔ اور قسم چہارم کی عورت سے نکاح ہو جائے گا اگرچہ ممنوع و گناہ ہو۔

کافر مرتد وہ کہ کلمہ گو ہو کر کفر کرے۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں مجاہر و منافق۔

مرتد مجاہر ہو کہ پہلے مسلمان تھا پھر علانیہ اسلام سے پھر گیا۔ کلمہ اسلام کا منکر ہو گیا چاہے دہریہ ہو جائے یا مشرک یا مجوسی کتابی کچھ بھی ہو۔

مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے۔ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ ﷺ یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے یا ضروریات دین میں کسی شے کا منکر ہے۔ جیسے آج کل کے وہابی، رافضی، قادیانی، نیچری، چکڑالوی، جھوٹے صوفی کہ شریعت پہ ہنستے ہیں۔

حکم دنیا میں سب سے بدتر مرتد ہے۔ اس سے جزیہ نہیں لیا جا سکتا اس کا نکاح کسی مسلم، کافر، مرتد اس کے ہم مذہب ہوں یا مخالف مذہب، غرض انسان حیوان کسی سے نہیں ہو سکتا جس سے ہوگا محض زنا ہوگا، مرتد مرد ہو یا عورت۔

مرتدوں میں سب سے بدتر مرتد منافق ہے۔ یہی ہے وہ کہ اس کی صحبت ہزار کافر کی صحبت سے زیادہ مضر ہے کہ یہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے۔ خصوصاً وہابیہ دیوبندیہ کہ اپنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

آپ کو خاص اہلسنت و جماعت کہتے حنفی بنتے، چشتی نقشبندی بنتے، نماز روزہ ہمارا سا کرتے، ہماری کتابیں پڑھتے پڑھاتے اور اللہ و رسول کو گالیاں دیتے ہیں۔ یہ سب سے بدتر زہر قاتل ہیں۔ ہوشیار، خبردار، مسلمانو! اپنا دین و ایمان بچائے ہوئے۔ فاللّٰہ خیر حافظا و ھو ارحم الراحمین۔ واللّٰہ تعالٰی اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفٰی ﷺ

مسئلہ نمبر ۳۴: ۵/ ذیقعدہ ۱۳۳۷ھ

کیا حکم ہے علمائے اہلسنت و جماعت کا اس مسئلہ میں مسجد کے اندر سوال کرنا اپنے یا غیر کے واسطے اور سائل کو دینا اس کے یا غیر کے واسطے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ جو مسجد میں غل مچاتے رہتے ہیں، نمازیوں کی نماز میں خلل ڈالتے ہیں لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے صفوں میں پھرتے ہیں مطلقاً حرام ہے اپنے لئے مانگیں خواہ دوسرے کے لیے حدیث میں ہے۔

جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم ورفع اصواتکم۔

مسجدوں کو بچوں اور پاگلوں اور بلند آوازوں سے بچاؤ۔

رواہ ابن ماجۃ عن واثلۃ بن الاسقع وعبدالرزاق عن معاذبن جبل رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما۔

حدیث میں ہے:

من تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ اتخذجسرا الی جھنم۔

جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم تک پہنچنے کا اپنے لئے پل بنایا۔ (رواہ احمد الترمذی وابن ماجہ عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ)

اور اگر یہ باتیں نہ ہوں جب بھی اپنے لئے مسجد میں بھیک مانگنا منع ہے۔ رسول

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

من سمع رجلاینشدفی المسجدضالة فلیقل لاادھااللّٰہ الیك فان المساجدلم تبین لھذا۔

جوکسی کومسجد میں اپنی گمی چیز دریافت کرتے سنے اس سے کہے اللہ تجھے وہ چیز نہ ملائے مسجدیں اس لئے نہ بنیں۔ (رواہ احمد ومسلم وابن ماجہ ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ)

جب اتنی بات منع ہے تو بھیک مانگنی خصوصاً اکثر بلاضرورت بطور پیشہ کہ خود ہی حرام ہے یہ کیونکر جائز ہوسکتی ہے۔ ولہٰذا ائمہ دین نے فرمایا ہے جو مسجد کے سائل کو ایک پیشہ دے وہ ستر پیسے راہ خدا میں اور دے کہ اس پیسہ کے گناہ کا کفارہ ہوں۔ اور دوسرے محتاج کے لیے امداد کو کہنا یا کسی ڈینی کام کے لیے چندہ کرنا جس میں نہ غل نہ شور، نہ گردن پھلانگنا، نہ کسی کی نماز میں خلل یہ بلاشبہ جائز بلکہ سنت سے ثابت ہے۔ اور بے سوال کسی محتاج کو دینا بہت خوب اور مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ثابت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۳۵: ۶ رمحرم الحرام ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آج کل لوگ خیرات اس قسم کی کرتے ہیں کہ چھتوں اور کوٹھوں پر سے روٹیاں اور ٹکڑے روٹیوں کے اور بسکٹ وغیرہ پھینکتے ہیں اور صدہا آدمی ان کو لوٹتے ہیں۔ ایک کے اوپر ایک گرتا ہے اور بعض کے چوٹ لگ جاتی ہے اور وہ روٹیاں زمین میں گر کر پاؤں سے روندی جاتی ہیں بلکہ بعض اوقات غلیظ نالیوں میں بھی گرتی ہیں۔ اور رزق کی سخت بے ادبی ہوتی ہے اور یہی حال شربت کا ہے کہ اوپر سے آبخوروں میں وہ لوٹ مچائی جاتی ہے کہ آدھا آبخورہ بھی شربت کا نہیں رہتا اور تمام شربت گر کر زمین پر بہتا ہے۔ ایسی خیرات اور لنگر جائز ہے؟ یا بوجہ رزق کے لیے بے ادبی کے گناہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہے؟بینوا توجروا۔

الجواب: یہ خیرات نہیں، شرور وسیئات ہے۔نہ ارادۂ وجہ اللہ کی یہ صورت ہے بلکہ ناموری اور دکھاوے کی، اور وہ حرام ہے۔اور رزق کی بے ادبی اور شربت کا ضائع کرنا گناہ ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۳۶: ۲۶ رمحرم الحرام ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے حقانی اس مسئلہ میں کہ جس مسجد میں درخت امرود، بیلہ، گلاب وغیرہ ہو اور بوجہ تعمیر ہونے حجرہ وغسل خانہ کے ان درختوں کو کاٹا جائے۔تو کوئی شخص ان درختوں کو کھود اپنے مکان میں لگا سکتا ہے یا نہیں؟

دوسرے یہ کہ پیال یا لڑسی موسم سرما میں جو مسجدوں میں ڈالی جاتی ہے اور بعد گذر جانے موسم سرما کے اس کو نکال کو پھینک دیتے ہیں۔تو جو شخص اس پیال یا لڑسی یا چٹائی کہنہ جو قابل پھینک دینے کے ہو اس کو اپنے صرف میں مثل پانی گرم کرنے کے لاسکتا ہے یا نہیں؟

تیسرے یہ کہ منڈیر یا فصیل مسجد جس پر وضو کرتے ہیں یا اذان دیتے ہیں وہ مسجد کے حکم میں ہے؟ کیا مثل مسجد کے بات وغیرہ کرنے کی وہاں بھی ممانعت ہوگی؟ بینوا توجروا۔

الجواب: ان درختوں کو مسجد کے واجبی ومناسب قیمت پر مول لے کر لگا سکتا ہے۔ پیال یا چٹائی بیکار شدہ کہ پھینک دی جائے لے کر صرف کرسکتا ہے فصیل مسجد بعض باتوں میں حکم مسجد میں ہے۔معتکف بلاضرورت اس پر جاسکتا ہے۔اس پر تھوکنے یا ناک صاف کرنے یا کوئی نجاست ڈالنے کی اجازت نہیں۔بیہودہ باتیں قہقہے سے ہنسنا وہاں بھی نہ چاہئے۔اور بعض باتوں میں حکم مسجد میں نہیں۔اس پر اذان دیں گے، اس پر بیٹھ کر وضو کرسکتے ہیں۔ جب تک مسجد میں جگہ باقی ہو اس پر نماز فرض میں مسجد کا ثواب نہیں دنیا کی جائز قلیل بات

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جس میں نہ چپقلش ہو، نہ کسی نمازی یا ذاکر کی ایذا، اس میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۳۷: ۱۰ ربیع الاول شریف ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بعض لوگ بعد دفن کر دینے میت کے حافظ قران کو اس کی قبر پر واسطے تلاوت سوم تک یا کچھ کم وبیش بٹھاتے ہیں اور وہ حافظ اپنی اجرت لیتے ہیں۔ پس اس طرح کی اجرت دے کر قبروں پر پڑھوانا چاہئے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: تلاوت قرآن عظیم پر اجرت لینا حرام ہے اور حرام پر استحقاق عذاب ہے نہ کہ ثواب پہنچے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ حافظ کو اتنے دنوں کے لیے معین داموں پر کام کاج کے لیے نوکر رکھ لیں۔ پھر اس سے کہیں ایک کام یہ کرو کہ اتنی دیر قبر پر پڑھ آیا کرو۔ یہ جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۳۸: ۷ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بعض لوگ بیمار آدمی کے ساتھ کھاتے ہوئے پرہیز کرتے ہیں اور اس مریض کا کپڑا نہیں پہنتے اور کہتے ہیں بیماری ایک آدمی کی دوسرے شخص کو لگ جاتی ہے۔ آیات حدیث میں اس کی کوئی ممانعت آئی ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ جھوٹ ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو اڑ کر لگتی ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ لاعدوی بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ اور فرماتے ہیں فمن اعدی الاول اس دوسرے کو تو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

پہلے کی اڑ کر لگی اس پہلے کو کس کی لگی۔ جس مریض کے بدن سے نجاست نکلتی اور کپڑوں کو لگتی ہو۔ جیسے تر خارش یا معاذ اللہ جذام میں اس کا کپڑا نہ پہنا جائے۔ نہ اس خیال سے کہ بیماری لگ جائے گی نجاست سے احتیاط کے لیے۔ اور جہاں یہ نہ ہو کپڑا پہننے میں حرج نہیں۔ یونہی ساتھ کھانے میں، جب کہ ایمان قوی ہو کہ اگر معاذ اللہ بتقدیر الٰہی اسے مرض ہو جائے تو یہ نہ سمجھے کہ ساتھ کھانے یا اس کا کپڑا پہننے سے ہو گیا۔ ایسا نہ کرتا تو نہ ہوتا۔ اور اگر ضعیف الایمان ہے تو وہ ان مرض والوں سے بچے جن کی نسبت متعدی ہونا عوام کے ذہن میں جما ہوا ہے جیسے جذام والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ یہ بچنا اس خیال سے نہ ہو کہ بیماری لگ جائے گی۔ کہ یہ تو مردود و باطل ہے۔ بلکہ اس خیال سے کہ عیاذاً باللہ اگر بتقدیر الٰہی کچھ واقع ہوا تو ایمان ایسا قوی نہیں کہ شیطانی وسوسہ کی مدافعت کرے۔ اور جب مدافعت نہ ہو سکی تو فاسد عقیدہ میں مبتلا ہونا ہوگا۔ لہٰذا احتراز کرے ایسوں کو حدیث میں ارشاد ہوا فر عن المجذوم کما تفر من الاسد "جذوم سے بھاگ جیسا کہ شیر سے بھاگتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۳۹: ۲۰ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۸ھ

علمائے اہلسنت و جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ ۱۱ ربیع الآخر ۱۳۳۸ھ کو میں مسجد اسٹیشن جنکشن پر نماز ظہر پڑھنے گیا (کیونکہ اس چوکی پر میری تعیناتی تھی) مرزا صاحب امام مسجد نے بعد اذان ظہر صلوۃ کہی۔ ایک صاحب محمد نبی احمد ساکن سنبھل نے کہا یہ جو آپ نے صلوۃ کہی یہ بدعت ہے۔ بعد گفتگو کے وہ صاحب بہت تیز ہوئے اور کہا تمام شہروں میں گیا مگر یہ طریقہ جو آپ کے یہاں ہے نہیں دیکھا۔ مرزا صاحب نے کہا میں عالم نہیں ہوں جو آپ کو سمجھاؤں۔ اگر آپ اس مسئلہ کو سمجھنا چاہتے ہیں تو آپ میرے ہمراہ شہر میں چلئے۔ وہاں کے عالم آپ کا اطمینان کر دیں گے۔ اس پر وہ راضی نہ ہوئے اور بدعت بدعت کرتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رہے اور کہا کہ کسی صحابہ رضی اللہ عنہ کے وقت میں یہ صلوۃ نہ تھی۔

میں نے اس شخص سے کہا کہ اکثر شہروں میں مثل رامپور وغیرہ کے بعد نماز صلوۃ ہوتی ہیں اور ہمارے سردار رسول نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کو آپ بدعت کہتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں یہ مدرسہ وسرائے وغیرہ نہیں تھی ان کو بھی آپ بدعت کہتے ہیں؟ تو جواب دیا کہ یہ بدعت مباح ہے میں نے کہا صلوٰۃ بدعت حسنہ ہے۔ جس کا ثواب ہم اہلسنت ہی کی قسمت میں اللہ عزوجل نے لکھ دیا ہے اور منکر اس ثواب سے محروم ہیں۔

اب گزارش یہ ہے کہ صلوۃ کب سے جاری ہے؟ اور اس کی قدرے تفصیل مع دلائل اور ایسا شخص جو ہمارے سردار معظم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کو بدعت کہے گمراہی ہے یا کیا؟

الجواب: آپ نے ٹھیک جواب دیا اور جس امر کا اللہ عزوجل قرآن عظیم میں مطلق حکم دیتا ہو اور خود اپنے ملائکہ کا فعل بتاتا ہو اسے بدعت کہہ کر منع کرنا انہیں وہابیوں کا کام ہے۔ اور وہابیہ گمراہ نہ ہوں گے تو ابلیس بھی گمراہ نہ ہوگا کہ اس کی گمراہی ان سے ہلکی ہے۔ وہ کذب کو اپنے لئے بھی پسند نہیں کرتا۔ اسی لئے اس نے الا عبادك منهم المخلصين استثنا کر دیا تھا یہ اللہ عزوجل پر جھوٹ کی تہمت رکھتے ہیں۔ قاتلهم الله انى يوفكون۔

صلوۃ بعد اذان ضرور مستحسن ہے۔ ساڑھے پانچ سو برس سے زائد ہوئے بلاد اسلام حرمین شریفین ومصر وشام وغیرہ میں جاری ہے۔ درمختار میں ہے۔

والتسليم بعد الاذان حدث فى ربع الاخر سبع مائة واحدى وثمانين فى عشاء ليلة الاثنين ثم يوم الجمعة ثم بعد عشر سنين حدث فى الكل الا المغرب ثم فيها مرتين۔ وهو بدعة حسنة۔

قول البدیع امام سخاوی ہے۔

والصوب انه بدعة حسنة يوجر فاعله۔ والله تعالى اعلم

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا
عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ ﷺ

۲۹:۴۰ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۸ھ

کیا حکم ہے اہل شریعت کا کہ تمبا کو کو کھانا حرام ہے یا مکروہ؟ جو لوگ تمبا کو پان کھانے کے عادی ہوتے ہیں وہ اگر تمبا کو پان کھا کر تلاوت قرآن عظیم و دیگر وظائف درود شریف وغیرہ پڑھیں تو کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: بقدر ضرور اختلال حواس کھانا حرام ہے۔ اور اس طرح کہ منہ میں بو آنے لگے بار کھا کے کلیوں سے خوب منہ صاف کر دیں کہ بو آنے نہ پائے تو خالص مباح ہے۔

بو کی حالت میں کوئی وظیفہ نہ چاہئے۔ منہ اچھی طرح صاف کرنے کے بعد ہو اور قرآن عظیم تو حالت بدبو میں پڑھنا اور بھی سخت ہے۔ ہاں جب بدبو نہ ہو تو درود شریف و دیگر وظائف اس حالت میں بھی پڑھ سکتے ہیں کہ منہ میں پان تمبا کو ہو اگرچہ بہتر صاف کر لینا ہے۔ لیکن قرآن عظیم کی تلاوت کے وقت ضرور منہ بالکل صاف کر لیں۔ فرشتوں کو قرآن عظیم کا بہت شوق ہے اور عام ملائکہ کو تلاوت کی قدرت نہ دی گئی۔ جب مسلمان قرآن شریف پڑھتا ہے فرشتہ اس کے منہ پر منہ رکھ کر تلاوت کی لذت لیتا ہے۔ اس وقت اگر منہ میں کھانے میں کی کسی چیز کا لگاؤ ہوتا ہے فرشتہ کو ایذا ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

طیبوا افواھکم بالسواك فان افواھکم طریق القران۔

اپنے منہ مسواک سے ستھرے کرو کہ تمہارے منہ قرآن عزیز کا راستہ ہیں۔

رواہ السنجری من الابانتہ بعض الصحبتہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم بسند حسن۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

اذاقام احدم یصلی من اللیل فلیستك ان احدکم اذاقرافی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صلاته وضع ملك فاه على فيه ولايخرج من فيه شئى الادخل فم الملك۔ (رواه البيهقى فى الشعب وتمام فى فوائده والضياء فى المختارة عن جابربن عبده اللّٰه رضى اللّٰه تعالٰى عنهماوهو حديث صحيح۔

جب تم میں کوئی تہجد کو اٹھے مسواک کر لے کہ جو نماز میں تلاوت کرتا ہے فرشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے جو اس کے منہ سے نکلتا ہے فرشتہ کے منہ داخل ہوتا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے:

ليس شئى اشدعلى الملك من ريع الثمر ماقام عبدالى صلوة قط الالتقم فاه ملك ولايخرج من فيه اية الايدخل فى فى الملك۔

فرشتہ پر کوئی چیز کھانے کی بو سے زیادہ سخت نہیں۔ جب کبھی مسلمان نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کا منہ اپنے میں لے لیتا ہے جو آیت کے منہ سے نکلتی ہے فرشتہ کے منہ میں داخل ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ
عبدالمذنب احمد رضا
عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۴۱: ۳/ جمادی الاولیٰ شریف ۱۳۳۸ھ

علمائے اہلسنت کی خدمت میں گزارش ہے مسلمان پڑوسی کا کیا حق ہے؟ اگر کافر یا رافضی یا وہابی کسی مسلمان کے پڑوسی ہوں تو ان کا بھی وہی حق ہوگا جو مسلمان کا ہے؟ بینوا توجروا

الجواب: مسلمان پڑوسی کے بہت حق ہیں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

رواه البيهقى فى السنن عن ام المومنين الصدقته رضى اللّٰه

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تعالٰی عنهما بسند صحیح۔

جبریل مجھ سے پڑوسی کے حق کی تاکیدیں بیان کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اسے ترکہ کا وارث کردیں گے۔

حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

حق الجار علی جارہ مرض عدته وان مات شیعته وان استقرضك اقرضته وان اعور سترته وان اصابه خیر هناته وان اصابته مصیبة عزیته ولاترفع بناك فوق بنائه فتسدعلیه الریح ولاتوذیه بریح قدرك الاان تعزف له منها (رواه الطبرانی فی الکبیر عن معویته بن حیدة القشیری رضی۔

ہمسائے کا ہمسائے پر حق یہ ہے کہ (۱) بیماری پڑے تو تو اس کے پوچھنے کو جائے اور (۲) مرے تو اس کے جنازہ کو جائے اور (۳) وہ تجھ سے قرض مانگے تو اسے قرض دے (۴) اور اس کا کوئی عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپائے (۵) اور اسے کوئی بھلائی پہنچے تو تو اسے مبارک باد دے (۶) اور کوئی مصیبت پڑے تو اسے دلاسا دے (۷) اور اپنی دیوار اس کی دیوار سے اتنی اونچی نہ کر کہ اس کے مکان کی ہوا کے (۸) اور اپنی دیگچی کی خوشبو سے اسے ایذا نہ دے مگر یہ کہ اس کھانے میں سے اسے بھی حصہ دے (یعنی تو امیر ہے اور وہ غریب اور تیرے یہاں عمدہ کھانے پکتے ہیں، خوشبو اسے پہنچے گی۔ وہ ان پر قادر نہیں اس سے ایذا پائے گا۔ لہٰذا اس میں سے اسے بھی دے کہ وہ ایذا خوشی سے مبدل ہو جائے)۔

رافضی وہابی کا کوئی حق نہیں کہ وہ مرتد ہیں۔ نہ کسی کافر غیر ذمی کا اور یہاں کے سب کافر ایسے ہی ہیں۔ ان کے بارے میں صرف اتنا ہی ہے کہ ان کے غدر و بدعہدی جائز نہیں واللہ تعالٰی اعلم۔

کتبہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عبدالمذنب احمد رضا
عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۴۲: ۱۲/ جمادی الاول شری ۱۳۳۸ھ

راہبران دین ومفتیان شرع متین کا کیا حکم ہے کہ نیاز اور فاتحہ میں کیا فرق ہے؟ اور نیاز فاتحہ دینے کا مستحب طریقہ۔ اور یہ کہ جس کی نیاز یا فاتحہ دلائی جائے اس کو ثواب کس طریقہ سے پہنچائے؟ اور سوائے اس کے اور مسلمانوں کو کس طرح کہہ کر ثواب؟ بینوا توجروا

الجواب: مسلمانوں کو دنیا سے جانے کے بعد جو ثواب قرآن مجید کا تنہا یا کھانے وغیرہ کے ساتھ پہنچاتے ہیں عرف میں اسے فاتحہ کہتے ہیں اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ اولیائے کرام کو جو ایصال ثواب کرتے ہیں اسے تعظیماً نذر و نیاز کہتے ہیں۔

سورۂ فاتحہ وآیۃ الکرسی اور تین بار یا سات بار یا گیارہ بار سورۂ اخلاص، اول آخر ۳-۳ یا زائد بار درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر عرض کرے کہ الٰہی! میرے اس پڑھنے (اور اگر کھانا پکڑا وغیرہ بھی ہوں تو ان کا نام بھی شامل کرے اور اس پڑھنے اور ان چیزوں کے دینے پر) جو ثواب مجھے عطا ہوا سے میرے علم کے لائق نہ دے، اپنے کرم کے لائق عطا فرما اور اسے میری طرف سے فلاں ولی اللہ مثلاً حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں نذر پہنچا اور ان کے آبائے کرام اور مشائخ عظام واولاد امجاد ومریدین ومحسنین اور میرے ماں باپ اور فلاں اور فلاں اور سیدنا آدم علیہ السلام سے روز قیامت تک جتنے مسلمان ہوگزرے یا موجود ہیں یا قیامت تک ہوں گے سب کو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا
عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۴۳: ۲۴/ جمادی الاولیٰ شریف ۱۳۳۸ھ

کیا حکم ہے علمائے اہلسنت کا کہ خضاب کا لگنا جائز ہے یا نہیں۔ بعض علماء جواز کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فتویٰ دیتے ہیں۔بینوا توجروا۔

الجواب: سرخ یا زرد خضاب اچھا ہے اور زرد بہتر اور سیاہ خضاب کو حدیث میں فرمایا کافر کا خضاب ہے۔دوسری حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کرے گا۔یہ حرام ہے جواز کا فتویٰ باطل ومردود ہے۔ہمارا مفصل فتویٰ اس بارے مدت کا شائع ہو چکا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۴۴: ۳۰/جمادی الاولیٰ شریف ۱۳۳۸ھ

رہبران دین ومفتیان شرع متین کیا فرماتے ہیں کہ ذبیحہ رافضی ووہابی اور قادیانی کا جائز ہے یا نہیں جب کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے؟ اور کافار اہل کتاب عیسائی یہودی کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے جب کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کریں؟ اور مسلمان عورت بھی ذبح کر سکتی ہے یا نہیں جب کہ کوئی مرد مکان میں نہ ہو؟ بینوا توجروا۔

الجواب: عورت کا ذبیحہ جائز ہے جب کہ ذبح صحیح طور پر کر سکے۔یہودی کا ذبیحہ حلال ہے جب کہ نام الٰہی وعزوجلالہ لے کر ذبح کرے۔یونہی اگر کوئی واقعی نصرانی ہو نہ نیچری دہریہ جیسے آج کل کے عام نصاریٰ ہیں۔کہ نیچری کلمہ گو مدعی اسلام کا ذبیحہ تو مردار ہے نہ کہ مدعی نصرانیت کا رافضی تبرائی، وہابی دیوبندی، وہابی غیر مقلد، قادیانی، چکڑالوی، نیچری ان سب کے ذبیحے محض نجس ومردار حرام قطعی ہیں۔اگر چہ لاکھ بار نام الٰہی لیں اور کیسے ہی متقی پرہیزگار بنتے ہیں کہ یہ سب مرتدین ہیں۔ولا ذبیحۃ لمرتد ہاں غیر تبرائی یعنی تفضیلیہ کا ذبیحہ حلال ہے جب کہ ضروریات دین سے نہ کسی شے کا خود منکر ہو نہ اس کے منکر رافضی وغیرہ کو مسلمان جانتا ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

مسئلہ ۴۵: ۲۵/ جمادی الآخر ۱۳۳۸ھ

کیا حکم ہے اہل شریعت کا اس مسئلہ میں کہ ایک شخص رامپوری نے کمترین سے کہا کہ تم اعلیٰ حضرت سے دریافت کرنا کہ میں نے علماء کی زبانی سنا ہے کہ کافر کتابی سے نکاح جائز ہے اور رافضی، وہابی، تبرائی، قادیانی سے حرام بلکہ خالص زنا ہے تو کیا رافضی، وہابی، قادیانی کافر کتابی سے بدتر ہیں؟ رافضی تو خفائے کرام کو تبرا کہہ کر اور وہابی توہین رسالت مآب ﷺ سے اور قادیانی دعویٰ نبوت سے کافر ہوئے۔ لیکن کلمہ گو اور باقی افعال مثل نماز روزہ وغیرہ تو مسلمانوں کی طرح ہیں لیکن کافر کتابی تو سرے نہ حضور اکرم نبی معظم ﷺ کو مانتے ہیں نہ نماز روزہ اور سب ضروریات دین کے منکر ہیں۔ اگر رافضی، وہابی، قادیانی سے نکاح ناجائز ہے تو کافر کتابی سے بدرجہ ولیٰ ناجائز ہونا چاہیے۔ اور یہ بھی کہا کہ اگر مرد مسلمان ہو تو اس گمان پر رافضیہ، وہابیہ، قادیانیہ سے نکاح کرے کہ یہ میری محکوم رہے گی۔ میں سمجھا کر جس طرح ہو سکے گا مسلمان کر لوں گا تو کیا حکم ہے؟

الجواب: اگر مسئلہ ۳۲ کو دیکھتے اس کا جواب واضح ہو جاتا۔ احکام دنیا میں سب سے بدتر مرتد ہے اور مرتدوں میں سب سے خبیث تر مرتد منافق۔ رافضی، وہابی، قادیانی، نیری، چکڑالوی کہ کلمہ پڑھتے، اپنے آپ کو مسلمان کہتے، نماز وغیرہ افعال اسلام بظاہر بجالاتا ہے، بلکہ وہابی وغیرہ قرآن وحدیث کا درس دیتے لیتے اور دیوبندی کتب فقہ کے ماننے میں بھی شریک ہوئے بلکہ چشتی، نقشبندی وغیرہ بن کر پیری مرید کرتے اور علماء ومشائخ کی نقل اتارتے اور بایں ہمہ محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں کرتے یا ضروریات دین سے کسی شے کا انکار رکھتے ہیں۔ ان کی اس کلمہ گوئی وادعائے اسلام اور افعال واقوال میں مسلمانوں کی نقل اترنے ہی نے ان کو اخبث واضر اور ہر کافر اصل یہودی، نصرانی، بت پرست، مجوسی سب سے بدتر کر دیا کہ یہ آکر پلٹے، دیکھ کر لٹے، واقف ہو کر اندھے۔ قال اللہ تعالیٰ۔

ذلك باهم امنوا ثم كفروا فطبع على قلوبهم فهم لايفقهون ٥

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

یہ اس کا بدلہ ہے کہ وہ ایمان لا کر کافر ہوئے تو ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی تو اب ان کو اصلا سمجھ نہ رہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۴۶: ۹ر رجب ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے احناف اس مسئلہ میں کہ زید چند طریقہ سے صرافی کرتا ہے۔

۱) روپیہ کا کل نامہ چاندی کا دیتا ہے۔

۲) کل نامہ گلٹی کا۔

۳) پورے سولہ آنے پیسے

۴) چاندی گلٹی پیسے ملے ہوئے مگر سولہ آنے دیتا ہے۔

۵) ہر چہار طریقہ مذکورۂ بالا میں ایک پیسہ کم۔

۶) اسی طریقہ سے نوٹ کا نامہ دیتا ہے یا تو ہر طریقہ میں پورا نامہ یا ہر ایک میں ایک ایک پیسہ کم۔

۷) اور ۱۰۰ نوٹوں کے ۹۹ روپیہ بھی فروخت کرتا ہے اور خریدنے والے خوشی سے لے جاتے ہیں۔

آیا یہ سب طریقے جائز ہیں یا ناجائز؟ بینوا توجروا۔

الجواب: دونوں طرف نری چاندی ہو تو دو باتیں فرض ہیں۔ دونوں کانٹے کی تول ہموزن ہوں اور دونوں دست بدست اسی جلسہ میں ادا کی جائیں۔ بائع مشتری کو دے دے مشتری بائع کو۔ ان میں سے جو بات کم ہوگئی حرام ہے۔ اور اگر ایک طرف روپیہ ہے اور دوسری طرف نری چاندی نہیں، گلٹ یا پیسے یا نوٹ ہیں۔ یا روپیہ سے کم چاندی باقی پیسے یا گلٹ نوٹ۔ یا ایک طرف نوٹ ہے اور دوسری طرف چاندی یا گلٹ یا پیسے یا نوٹ تو صرف ایک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بات لازم ہے کہ ایک طرف کا قبضہ ہو جائے۔ اگر بیع وشرا کر لی اور نہ بائع نے مشتری کو بیع نہ مشتری سے بائع کو ثمن تو حرام ہے اور ایک طرف کا قبضہ ہو جائے تو جائز۔ اگر چہ دوسری طرف سے ابھی نہ ہو اور اس صورت میں پیسے دو پیسے خواہ زائد کی کمی یا سو کا نوٹ ایک روپیہ، یا ایک روپیہ کا سو روپیہ کو برضامندی بیچنا سب جائز ہے۔ یہ سب صورتوں کا جواب ہو گیا۔ یہ احکام بیع میں ہیں۔ اگر روپیہ یا گلٹ یا پیسے یا نوٹ قرض دیئے اور یہ ٹھہرالیا کہ ایک پیسہ زائد لیا جائے گا تو حرام قطعی اور سود ہے۔ قال اللّٰہ تعالٰی واحل اللّٰہ البیع وحرم الربوا۔ واللّٰہ تعالٰی اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۴۷: ۱۵/رجب المرجب ۱۳۳۸ھ

کیا حکم ہے علمائے اہلسنت وجماعت کا کہ دیہات میں اکثر یہ رواج ہے کہ مسلمان بکرے کو ذبح کر کے چلا جاتا ہے۔ باقی گوشت پوست سب ہندو چک بنا کر فروخت کرتے ہیں ایسا گوشت مسلمانوں کو کھانا چاہیے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: حرام ہے کافر کا یہ کہنا کہ یہ وہی بکرا ہے جو مسلمان نے ذبح کیا تھا مسموع نہیں اذا لا قول لہ فی الدیانات (ہاں اگر وقت ذبح سے وقت خریداری تک مسلمانوں کی نگاہ سے غائب نہ ہوا ہو۔ کوئی نہ کوئی مسلمان جب سے اب تک اسے دیکھتا رہا ہو جس سے اس پر اطمینان ہے کہ یہ وہی جانور ہے جو مسلمان نے ذبح کیا تھا تو خریداری جائز ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مسئلہ ۴۸: ۲۸ رجب ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ والدین کا بھی اولاد کے اوپر کچھ حق ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: والدین کا حق اولاد پر اتنا ہے کہ رب عزوجل نے اپنے حقوق عظیمہ کے ساتھ گنا ہے ان اشکرلی ولوالدیك حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا (واللہ تعالیٰ اعلم)

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۴۹: کیا حکم ہے اہل شریعت کا اس مسئلہ میں کہ رافضیوں کی مجلس میں مسلمانوں کو جانا اور مرثیہ سننا، ان کی نیاز کی چیز لینا، خصوصاً آٹھویں محرم کہ جبکہ ان کے یہاں حاضری ہوتی ہے کھانا جائز ہے یا نہیں؟ محرم میں بعض مسلمان ہرے رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں اور سیاہ کپڑوں کی بابت کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: جانا اور مرثیہ سننا حرام ہے۔ ان کی نیاز کی چیز نہ لی جائے۔ ان کی نیاز نیاز نہیں اور وہ غالباً نجاست سے خالی نہیں ہوتی۔ کم از کم ان کے ناپاک قلیتین کا پانی ضرور ہوتا ہے اور وہ حاضری سخت ملعون ہے اور اس میں شرکت موجب لعنت۔

محرم میں سیاہ اور سبز کپڑے علامت سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے۔ خصوصاً سیاہ کہ شعار رافضیان لئام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۵۰: ۱۱ محرم الحرام ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وخلیفہ مرسلین مسائل ذیل ہیں:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱) بعض اہلسنت وجماعت عشرہ محرم میں نہ تو دن بھر روٹی پکاتے اور نہ جھاڑ دیتے ہیں۔ کہتے ہیں بعد دفن تعزیہ روٹی پکائی جائے گی۔

۲) ان دس دن میں کپڑے نہیں اتارتے۔

۳) ماہ محرم میں کوئی بیاہ شادی نہیں کرتے۔

۴) ان ایام میں سوائے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے کسی کی نیاز فاتحہ نہیں دلاتے

.....یہ جائز ہے یا ناجائز؟ بینوا توجروا۔

الجواب: پہلی تینوں باتیں لوگ ہیں اور سوگ حرام ہے۔ اور چوتھی بات جہالت ہے۔ ہر مہینے میں ہر تاریخ ہو ولی کی نیاز اور ہر مسلمان کی فاتحہ ہو سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۵۱: ۱۵ر محرم الحرام ۱۳۳۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی سید صاحب سر پر بال اس طرح رکھیں کہ وہ کاکل یا گیسو کہے جا سکیں۔ تو ایسے بال ان سید صاحب کو بڑھانا جائز ہیں یا نہیں؟ سنا گیا ہے کہ امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے گیسو تھے جو شانوں پر لٹکتے تھے۔

الجواب: شانوں میں گیسو جائز ہیں بلکہ سنت سے ثابت ہیں۔ اور شانوں سے نیچے بال کرنا عورتوں سے خاص اور مرد کو حرام ہے۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعن اللہ تعالیٰ المتشبھن بالنساء۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مسئلہ ۵۲: ۲۱ر محرم الحرام ۱۳۳۸ھ

کیا حکم ہے اہل شریعت کا اس مسئلہ میں کہ امامت کس کس شخص کی جائز ہے اور کس کس کی ناجائز اور مکروہ؟ اور سب سے بہتر امامت کس شخص کی ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: قرأت غلط پڑھتا ہو جس سے معنی فاسد ہوں یا وضو یا غسل صحیح نہ کرتا ہو یا ضروریات دین سے کسی چیز کا منکر ہو، جیسے وہابی، رافضی، غیر مقلد، نیچری، قادیانی، چکڑالوی وغیرہ ہم۔ ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔

اور جس کی گمراہی حد کفر تک نہ پہنچی ہو، جیسے تفضیلیہ کہ مولیٰ علی کو شیخین سے افضل بتاتے ہیں رضی اللہ عنہم یا تفسیقیہ کہ بعض صحابہ کرام مثل امیر معاویہ و عمرو بن عاص و ابوموسیٰ اشعری و مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم کو برا کہتے ہیں ان کے پیچھے نماز بکراہت شدیدہ مکروہ ہے کہ انہیں امام بنانا حرام، اور ان کے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور جتنی پڑھی ہوں سب کا پھیرنا واجب۔

اور انہیں کے قریب ہے فاسق معلن۔ مثلاً ڈاڑھی منڈا، یا خشخاشی رکھنے والا، یا کتروا کر حد شرع سے کم کرنے والا یا کندھوں سے نیچے عورتوں کے سے بال رکھنے والا، خصوصاً وہ جو چوٹی گندھوائے اور اس میں موباف ڈالے، یا ریشمی کپڑا پہنے، یا مغرق ٹوپی، یا ساڑھے چار ماشہ سے زائد کی انگوٹھی یا کئی نگ کی انگوٹھی یا ایک نگ کی دو انگوٹھی اگرچہ مل کر ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی ہوں یا سود خور یا ناچ رکھنے والا۔ انکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

اور جو فاسق معلن نہیں، یا قرآن عظیم میں وہ غلطیاں کرتا ہے جن سے نماز فاسد نہیں ہوتی، یا نابینا یا جاہل یا غلام یا ولد الزنا یا خوبصورت امرد یا جذامی یا برص والا جس سے لوگ کراہت و نفرت کرتے ہوں اس قسم کے لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہے کہ پڑھنی خلاف اولیٰ اور پڑھ لیں تو حرج نہیں۔

اگر یہی قسم اخیر کے لوگ حاضرین میں سب زائد مسائل نماز طہارت کا علم رکھتے ہوں تو انہیں کی امامت اولیٰ ہے۔ بخلاف ان سے پہلی دو قسم والوں سے اگرچہ عالم متبحر ہو وہی حکم کراہت رکھتا ہے مگر جہاں جمعہ یا عیدین ایک ہی جگہ ہوتے ہوں اور ان کا امام بدعتی یا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

فاسق معلن ہے اور دوسرا امام نہ مل سکتا ہو واں ان کے پیچھے جمعہ وعیدین کا امام ہو اور کوئی مسلمان امامت کے لیے نہ مل سکے تو جمعہ وعیدین کا ترک فرض ہے جمعہ کے بدلے ظہر پڑھے اور عیدین کے کچھ عوض نہیں۔

امام اسے کیا جائے جو سنی صحیح العقیدہ، اطہارت، صحیح قرأۃ ہو، مسائل نماز وطہارت کا عالم غیر فاسق ہو۔ نہ اس میں کوئی ایسا جسمانی یا روحانی عیب ہو جس سے لوگوں کو تنفر ہو۔

یہی اس مسئلہ کا اجمالی جواب اور تفصیل موجب تطویل واطناب، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۵۳: یکم صفر ۱۳۳۹ھ

کیا ارشاد ہے اہل شریعت کا اس مسئلہ میں کہ عورت پر مرد کے اور مرد پر عورت کے کیا حق ہیں؟

الجواب: مرد پر عورت کا حق نان ونفقہ دینا، رہنے کو مکان دیا، مہر وقت پر ادا کرنا اس کے ساتھ بھلائی کا برتاؤ رکھنا، اسے خلاف شرع باتوں سے بچانا۔ قال تعالیٰ:

وعاشروھن بالمعروف۔

اور ان کے ساتھ اچھی گزران کرو۔

وقال تعالیٰ:

یایھاالذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا۔

اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو، اپنے آپ اور اپنے اہل کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

اور عورت پر مرد کا حق امور متعلقہ زوجیت میں اللہ ورسول کے بعد تمام حقوق حتی کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ماں باپ کے حق سے زائد ہے۔ان امور میں اس کے احکام کی اطاعت،اس کے ناموس کی نگہداشت عورت پر فرض اہم ہے بے اس کے اذن کے محارم کے سوا کہیں نہیں جاسکتی اور محارم کے یہاں بھی ماں باپ کے یہاں آٹھویں دن،وہ بھی صبح سے شام تک کے لیے اور بہن بھائی، چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے یہاں سال بھر بعد اور شب کو کہیں نہیں جاسکتی۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں"اگر میں کی کو کسی غیر خدا کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے"۔اور ایک حدیث میں ہے"اگر شوہر کے نتھنوں سے خون اور پیپ بہہ کر اس کی ایڑیوں تک جسم بھر گیا اور عورت اپنی زبان سے چاٹ کر اسے صاف کرے تو اس کا حق ادا نہ ہوگا"۔واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۵۴:۲۹ر صفر ۱۳۳۹ھ

کیا حکم ہے اہل شریعت کا اس مسئلہ میں کہ بعض لوگ ننگے سر نماز پڑھتے اور پڑھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اللہ جل شانہٗ کے سامنے عاجزی کرتے ہیں۔اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے اور نماز میں کسی طرح کی کراہت تو نہ ہوگی؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اگر بہ نیت عاجزی ننگے سر پڑھتے ہیں تو کوئی حرج نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۵۵:۶ر ربیع الاول شریف ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جس جانور کو ذبح کیا اور بسم اللہ اللہ اکبر کہنے کے ساتھ ہی پہلی دفعہ میں اس کی گردن اس کے جسم سے علیحدہ ہوگئی،اس کا کھانا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جائز ہے یا نہیں؟ اور اس کی کھال اس کے سر سے کچھ لگی رہی تو کیا حکم ہے؟

الجواب: دونوں صورتوں میں جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۵۶: ۱۲/ربیع الاول شریف ۱۳۳۹ھ

کیا حکم ہے علمائے اہل سنت کا اس مسئلہ میں کہ چنوں پر جو سوئم کی فاتحہ کے قبل کلمہ طیبہ پڑھا جاتا ہے ان کے کھانے کو بعض شخص مکروہ جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قلب سیاہ ہوتا ہے آیا یہ صحیح ہے؟ اگر صحیح ہے تو ان کو کیا کرنا چاہیے؟ اسی طرح فاتحہ کے کھانے کو جو عام لوگوں کی ہوتی ہے کہتے ہیں۔

ایک موضع میں ان سوئم کے پڑھے ہوئے چنوں کو مسلمان اپنا اپنا حصہ لے کر مشرک چماروں کو دے دیتے ہیں وہاں یہی رواج ہمیشہ سے چلا آتا ہے لہٰذا ان کلمہ طیبہ کے پڑھے ہوئے چنوں کو مشرک چماروں کو دینا چاہیے یا نہیں۔ **بینوا توجروا۔**

الجواب: یہ چیزیں غنی نہ لے فقیر لے۔ اور وہ جوان کا منتظر رہتا ہے ان کے ملنے سے خوش ہوتا ہے، اس کا قلب سیاہ ہوتا ہے۔ مشرک یا چمار کو انکا دینا گناہ، گناہ، گناہ۔ فقیر لے کر خود کھائے اور غنی لے ہی نہیں۔ اور لے لئے ہوں تو مسلمان فقیر کو دے۔

یہ حکم عام فاتحہ کا ہے نیاز اولیائے کرام طعام موت نہیں۔ وہ تبرک ہے۔ فقیر و غنی سب لیں جبکہ مانی ہوئی نذر بطور شرعی نہ ہو۔ شرعی نذر پھر غیر فقیر کو جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ ﷺ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مسئلہ ۵۷: ۱۵ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید ذبح میں گاؤکشی کرتا ہے اور ہر ایک ذبیحہ پر دو پیسے ایک ایک آنہ لیتا ہے اور وہی زید امامت بھی کرتا ہے اور گاہ گاہ اجرت ذبیحہ میں گوشت بھی لیتا ہے۔ اب علمائے دین فرمائیں کہ ذبیحہ پر اجرت لینا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ اور اس کا امامت کرنا درست ہے یا نہیں؟

اور بعض شخص کہتے ہیں کہ گوشت کھانا کسی آیت حدیث سے ثبوت نہیں بعض شخص کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے زمانہ میں گاؤ کو ذبح کرا کر اور اس کا گوشت پکوا کر اس میں اپنی انگشت مبارک تر کر کے چوس لیا ہے۔ سو یہ بھی تب کیا تھا کہ حضور اقدس ﷺ کوئی دن کا فاقہ تھا۔ جب سے گوشت کھانا لوگوں نے اپنے مزے کی خاطر جاری کر لیا ہے اب جناب قبلہ سے امیدوار ہوں کہ اس کا پورا پورا ثبوت مع آیت وحدیث شریف کے تحریر فرما کر عطا فرمائیں۔

الجواب: ذبح پر اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں لانہ لیس بمعصیۃ ولا واجب متیعین علیہ ہاں یہ ٹھہرانا کہ اسے ذبح کرتا ہوں اس میں اتنا گوشت اجرت میں لوں گا یہ ناجائز ہے۔ لانہ کقیز الطحان جو جائز ذبح پر جائز اجرت لے۔ اس کے پیچھے نماز میں اس وجہ سے کوئی حرج نہیں۔ اس کی امامت درست ہے۔ جب کہ کوئی مانع شرعی نہ رکھتا ہو۔ گوشت کھانا بلاشبہ قرآن وحدیث واجماع امت سے ثابت ہے۔

قال اللّٰہ تعالٰی فکلوا منھا واطعموا البائس الفقیر وقال اللّٰہ تعالٰی فمنھا رکوبھم ومنھا یاکلون وقال اللّٰہ تعالی ومالکم الا تاکلوا مما ذکر اسم اللّٰہ علیہ۔

وہ بے سروپا حکایت جو کسی نے بیان کی محض کذب ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم

کتبہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عبدالمذنب احمد رضا
عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۵۸: ۲۷ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے شجرہ خوانی دام تزویر ہے۔ اور اس پر بہارستان مولانا جامی سے یہ عبارت نقل کرتا ہے۔

از حضرت سید بہاؤالدین صاحب نقشبند رحمۃ اللہ علیہ پرسیدند۔ کہ از حضرت شجرہ شما چیست فرمودند کہ کسے از شجرہ خوانی بجائے نرسد۔ پس خدائے عزوجل را بیگانگی می شناسیم۔ وبہمہ انبیاء واولیاء ایمان آریم۔ ومقید سلسلہ نیستیم"۔ یہ قول صحیح ہے یا غلط؟

حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ حضرت جناب کا شجرہ کیا ہے جناب نے ارشاد فرمایا کہ صرف شجرہ خوانی سے کوئی کسی مقام پر نہیں پہنچتا پس ہم اللہ تعالیٰ کو بے مثلیت کے ساتھ پہنچاتے ہیں اور تمام انبیاء اور اولیاء پر ایمان رکھتے ہیں اور کسی ایک سلسلہ کے ہم پابند نہیں ہیں۔

الجواب: یہ قول محض باطل ہے۔ اور اس میں ہزارہا اولیائے کرام پر حملہ ہے اور بہارستان سے جو عبارت قل کی ہے۔ سا تخہ ہے اس میں شجرہ خوانی یا شجرہ کا لفظ کہیں نہیں۔ اور پس خدائے عزجل سے آخیر تک ساری عبارت اپنی طرف سے بڑھائی ہوئی ہے۔ بہارستان میں نہیں۔ شجرہ حضور سید عالم ﷺ تک بندے کے اتصال کی سند ہے۔ جس طرح حدیث کی اسنادیں امام عبدالرشید بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہ اولیاء وعلماء ومحدثین وفقہاء سب کے امام ہیں فرماتے ہیں:

لولا الاسناد لقال فی الدین فی من شاء ماشاء۔

اگر سند کا سلسلہ نہ ہوتا تو شخص چاہتا دین میں اپنی مرضی کی بات کرتا پھرتا۔

شجرہ خوانی سے متعدد فوائد ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اولاً رسول اللہ ﷺ تک اپنے اتصال کی سند کا حفظ۔

دوم صالحین کا ذکر کہ موجب نزول رحمت ہے۔

سوم نام بنام اپنے آقایان نعمت کو ایصال ثواب کہ ان کی بارگاہ سے موجب نظر عنایت ہے

چہارم جب یہ اوقات سلامت میں ان کا نام لیوا رہے گا وہ اوقات مصیبت میں اس کے دستگیر ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

تعرف الی اللّٰہ فی الرخاء یعرفك فی الشدة۔

آرام کی حالت میں خدا کو پہچان وہ تجھے سختی میں پہنچانے گا۔

رواہ ابوالقاسم من بشران فی امالیة عن ابی ھریرة عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھم بسندحسن۔ واللّٰہ تعالٰی اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۵۹: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں مسجد کے اندر کھانا پینا جائز ہے۔ یا مکروہ یا حرام؟ کیا وہ شخص جو نفل اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں داخل ہو کھا پی سکتا ہے۔ یا نہیں؟ اگر کھا پی سکتا ہے تو کیا ذکر الٰہی کرنے کے بعد۔ یا داخل ہوتے ہی فوراً کھا پی سکتا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: مسجد میں ایسا کھانا پینا کہ مسجد میں گرے۔ اور مسجد آلودہ ہو۔ مطلقاً حرام ہے۔ معتکف ہو یا غیر معتکف اسی طرح ایسا کھانا جس سے نماز کی جگہ گھرے۔ اور اگر یہ دونوں باتیں نہیں تو غیر معتکف کو مکروہ۔ اور معتکف کو مباح۔ کہ اگر واقعی اسے اعتکاف منظور ہی تھا جب تو نیت کرتے ہی معاً کھا پی سکتا ہے۔ اور اگر اعتکاف کی نیت اس لیے کی۔ کہ کھانا پینا جائز ہو جائے۔ تو پہلے کچھ ذکر الٰہی کرے پھر کھائے۔

کتبہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عبدالمذنب احمد رضا
عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ۶۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا۔ اور اس کی حیات میں اسکی چھوٹی بہن سے نکاح کیا۔ نکاح دوم جائز ہے یا ناجائز؟ اور ان دونوں عورتوں سے جو اولاد ہوگی۔ وہ کیسی ہوگی؟ اور زید کا متروکہ پانے کی مستحق ہے یا نہیں؟ اور یہ دونوں عورتیں مہر پانے کی مستحق ہیں۔ یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب: زوجہ جب تک زوجیت یا عدت میں ہے۔ اس کی بہن سے نکاح حرام قطعی ہے۔ قال اللّٰہ تعالٰی وان تجمعوا بین الاختین اس سے جو اولاد ہوگی۔ شرعًا اولاد حرام ہے مگر ولد الزنا نہیں۔ اسے ولد حرام بمعنی ولد الزنا کہنا جائز نہیں۔ جب تک اس دوسری کو ہاتھ لگایا تھا پہلی حلال تھی۔ اس وقت تک کے جماع سے جو پہلی سے ہوئی۔ والد حلال ہے۔ اور بعد کے جماع سے جو اولاد ہو بھی شرعًا اولاد حرام ہے۔ مگر ولد الزنا نہیں دونوں عورتوں کی سب اولادیں کہ زید سے ہوئیں۔ زید کا ترکہ پائیں گی کہ نسب ثابت ہے۔ ہاں زوجہ ثانیہ ترکہ نہ پائے نکاح فاسد ہے۔ دونوں عورتیں مہر کی مستحق ہیں۔ پہلی مطلقًا اور دوسری اس صورت میں کہ حقیقتًا اس سے جماع کیا ہو۔ فقط خلوت کافی نہیں پھر بھی اپنا پورا مہر پائے گی۔ اور دوسری مہر مثل اور جو مہر بندھا تھا۔ ان دونوں میں سے جو کم ہو وہ پائے گی۔

درمختار میں ہے:

یجب مھر المثل فی نکاح فاسد وھو الذی فقد شرطا من شرائط الصحۃ کشھود ومثلہ تزوج الاختین معا ونکاح الاخت فی عدۃ الاخت اھ ش بالوطء لا بغیرہ کالخلوط ولم یزد مھر المثل علی المسمی لرضاھا بالحط ولو کان دون المسمی لزم مھر المثل۔

واجب ہوگا مہر مثل نکاح فاسد میں یعنی وہ نکاح جس میں شرائط صحت نکاح میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے مثلاً گواہ اور اسی طرح ہے دو بہنوں کا اکٹھا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

نکاح اور ایک بہن کی عدت میں دوسری بہن کا نکاح اس مذکورہ بالا صورت میں مہر وطئی کرنے سے واجب ہوگا وطئی کے بغیر خلوت وغیرہ سے مہر لازم نہیں ہوگا اور مہر مثل مہر مسمی پر زائد بھی نہ ہو کیونکہ کمی پر عورت راضی ہو چکی ہے اور اگر یہ مہر مسمی سے کم ہو تو مہر مثلی لازم ہوگا۔

ہدایہ باب النکاح الرقیق میں ہے:

بعض المقاصد فی انکاح الفاسد حاصل کالنسب ووجوب المهر والعدة۔

بعض مقاصد نکاح فاسد میں حاصل ہیں جیسے ثبوت نسب اور وجوب مہر اور عدت

درمختار میں ہے:

یستحق الارث بنکاح صحیح فلا توارث بفاسد ولا باطل اجماعا واللہ سبحانه وتعالٰی اعلم۔

آدمی مستحق اور وراثت صحیح نکاح سے ہی ہوگا پس نکاح فاسد اور باطل سے کوئی ایک دوسرے کا وارث نہیں ہو سکتا اجماعًا۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفٰی ﷺ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

احکامِ شریعت

(حصہ دوم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ ۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کا قول ہے وقت مغرب بہت قلیل ہے اس وجہ سے چھوٹی سورۃ مغرب میں پڑھتے ہیں اور بعد دوسنت و نفل مغرب کا وقت نہیں رہتا یا پانچ، چھ منٹ اور رہتا ہے عمرو کہتا ہے نماز مغرب اول وقت پڑھنا اور چھوٹی سورت کا پڑھنا یہ سب مستحب ہے مغرب کا وقت جب تک سرخی شفق کی رہتی ہے باقی رہتا ہے بلکہ آدھ گھنٹے سے زائد رہتا ہے لہٰذا گذارش ہے کہ وقت مغرب کی پہچان کہ کب تک رہتا ہے اور کتنی دیر تک رہتا ہے اور زید و عمرو کے قول کی تصدیق اور یہ سرخی کے بعد جو سفیدی رہتی ہے اگر اس وقت کوئی شخص نماز مغرب ادا کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ اور بلا کراہت کس وقت تک پڑھنا جائز ہے؟

الجواب: زید کا قول محض غلط ہے اس نے اپنی طبیعت سے یہ بات گھڑی ہے جبھی تو وہ شک کی حالت میں ہے خود کبھی کہتا ہے نہیں رہتا پھر کہتا ہے پانچ یا چھ منٹ اور رہتا ہے یہ سب اس کے باطل خیالات ہیں جن کو شرعی معاملات میں استعمال کرنا حرام ہے بلکہ مغرب کا وقت اس سفیدی کے ڈوبنے تک رہتا ہے جو عرضاً یعنی جانب مغرب میں شمالاً جنوباً سفیدہ صبح کی طرح پھیلی ہوتی ہے اس کے بعد جو سفیدی نہ جنوباً شمالاً بلکہ آسمان میں اوپر کی طرف کو طولاً صبح کاذب کی طرح باقی رہے اس کا اعتبار نہیں۔ غروب آفتاب سے اس سفیدی ڈوبنے جو تک عرضاً پھیلی ہوتی ہے اس بلاد میں کم از کم ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ وقت ہوتا ہے اور زائد سے زائد ایک گھنٹہ ۵۳ منٹ، ۱۸ سے ۳۵ منٹ تک وقت بدلتا رہتا ہے کہ بعض دنوں میں سفیدی ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ بعض دنوں میں ایک گھنٹہ ۱۹ منٹ تک بعض میں ۲۰ اسی طرح ۳۵ منٹ بعد غروب ہوتی ہے تحت قول

ماتن الشفق هو الحمرة عندهما وبه قالت واليه رجع الامام فرمايا والمحق في الفتح باه لايساعده روايةولادرايةالخ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وقال تلميذه العلامة قاسم فی تصحيح القدوری ان رجوعه لم يثبت لما نقله الكافة من لدن الائمة الثلثة الى اليوم من حكاية القولين ودعوى عمل عامة الصحابة بخلافه خلاف المنقول قال فی الاختيار الشفق البياض وهو مذهب الصديق الخ

ہاں مغرب کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے اور بلاعذر دو رکعتوں کے قدر دیر لگانا مکروہ تنزیہی یعنی خلاف اولیٰ ہے درمختار میں ہے:

والمستحب التعجيل فی المغرب مطقاوتا خير قدر ركعتين بكرة تغزيها۔

اور بلاعذر اتنی دیر لگانا جس میں کثرت سے ستارے ظاہر ہو جائیں مکروہ تحریمی وگناہ ہے اسی میں

والمغرب الى اشتباك النجوم امی كثرتها كره تحريما الابعذر۔واللہ تعالی اعلم۔

مسئلہ۲: کیا حکم ہے علماء اہلسنت وجماعت کا مسائل ذیل میں:

الف) زیور نقرئی یا طلائی روزانہ پہنا جاتا ہو یا رکھا رہے کیا دونوں پر زکوٰۃ ہے؟

ب) حساب قیمت کا جس وقت زیور بنوایا تھا وہ رہے گا یا نرخ بازار جو بروقت دینے زکوٰۃ کے ہو؟

ج) جو روپیہ تجارت میں مثلاً پارچہ یا کرایہ وغیرہ خرید لیا ہے اس پر زکوٰۃ کس حساب سے دینا ہوگی؟

د) فی صدی کیا زکوٰۃ کا دینا ہوگا؟

ہ) زکوٰۃ کا روپیہ کافر، مشرک، وہابی، رافضی، قادیانی وغیرہ کو دینا چاہئے یا نہیں؟

و) زکوٰۃ کا دینا اولیٰ کس کو ہے، بھائی، بہن، والدین جو صاحب نصاب نہ ہوں ان کو دینا چاہئے یا نہیں؟

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ز) چھپن روپیہ جس شخص کے پاس ہو صاحب نصاب ہے اب وہ زکوٰۃ کا کیا دے؟

ح) قربانی کس پر ہے اور واجب ہے یا فرض؟

ط) آج کل ہندوستان میں گائے کی قربانی کو بعض مسلمان مشرکوں کی خوشنودی کیلئے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بکری کی قربانی کرو تو کس کی قربانی کی جائے؟ بینوا توجروا

الجواب: (الف) زیور مطلقاً زکوٰۃ ہے ہر وقت پہنے رہیں خواہ کبھی نہ پہنیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

ب) سونے کے عوض سونا اور چاندی کے عوض چاندی زکوٰۃ میں دی جائے جب تو نرخ کی کوئی حاجت ہی نہیں ورن کا چالیسواں حصہ دیا جائے گا، ہاں! اگر سونے کے بدلے چاندی یا چاندی کے بدلے سونا دینا چاہیں تو نرخ کی ضرورت ہوگی نرخ بنوانے کے وقت کا معتبر ہوگا نہ وقت ادا کا سال تمام سے پہلے یا بعد ہو بلکہ جس وقت یہ مالک صاحب نصاب ہوا تھا وہ ماہ عربی وہ تاریخ اور وہ وقت جب عود کریں گے اس پر زکوٰۃ کا سال تمام ہوگا اس وقت کا نرخ لیا جائے گا واللہ تعالیٰ اعلم۔

ج) سال تمام پر بازار کے بھاؤ سے جو اس مال تجارت کی قیمت ہے اسکا چالیسواں حصہ دینا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

د) آسانی اسی میں ہے کہ فی صد ڈھائی روپے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہ) ان کو دینا حرام ہے اور اگر ان کو دے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

و) یہ جن کی اولاد میں ہے جیسے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، اور جو اس کی اولاد ہیں جیسا بیٹا بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی، ان کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اور بہن بھائی مصرف زکوٰۃ ہوں تو ان کو دینا سب سے افضل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ز) چھپن (۵۶) روپیہ کا چالیسواں حصہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ح) صاحب نصاب جو اپنی حوائج اصلیہ سے فارغ چھپن (۵۶) روپیہ کے مال کا مالک ہو اس پر قربانی واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ط) مشرکوں کی خوشنودی کے لئے گائے کی قربانی بند کرنا حرام حرام سخت حرام اور جو بند کرے گا جہنم کے عذاب شدید کا مستحق ہوگا اور روز قیامت مشرکوں کے ساتھ ایک رسی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

میں باندھا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں جس شخص کے ذمہ نماز قضا دس یا بارہ یا چودہ سال کی ہو۔ وہ شخص کس طریقہ سے نماز قضا پھیرے جو طریقہ آسان ہو ارقام فرمایئے مع نیت وتر کے کہ نماز وتر قضا پڑھی جائے گی یا نہیں۔ جواب عام فہم ہو۔ بینوا توجروا۔

الجواب: قضا ہر روز کی نماز کی بیس رکعتیں ہوتی ہیں دو فرض فجر کے چار ظہر چار عصر تین مغرب چار عشاء کے اور تین وتر اور قضا کی نیت یوں کرنی ضرور ہے "نیت کی میں نے سب سے پہلی یا سب سے پچھلی فجر کی جو مجھ سے قضا ہوئی یا پہلی یا پچھلی ظہر کی جو مجھ سے قضا ہوئی اور ابھی تک میں نے اسے ادا نہ کیا۔" اسی طرح ہر نماز میں کیا کرا اور جس پر قضا نمازیں کثرت سے ہیں وہ آسانی کیلئے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رکوع اور سجدہ میں تین تین بار

سبحان ربی العظیم، سبحان ربی الاعلیٰ

کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے مگر یہ ہمیشہ ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہئے کہ جب آدمی رکوع میں پورا پہنچ جائے اس وقت سبحان کی سین شروع کرے اور جب عظیم کا میم ختم کرے اس وقت رکوع سے سر اٹھائے اسی طرح سجدہ میں۔ ایک تخفیف کثرت قضا والے کے لیے یہ ہو سکتی ہے دوسری تخفیف یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط سبحان اللہ تین بار کہہ کر رکوع میں چلا جائے مگر وتروں کی تینوں رکعتوں میں الحمد اور سورۃ دونوں ضرور پڑھی جائیں تیسری تخفیف یہ کہ پچھلی التحیات کے بعد دونوں درودوں اور دعا کی جگہ اللھم صلی علی محمد والہ کہہ کر سلام پھیر دے چوتھی تخفیف یہ کہ وتروں کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کی جگہ اللہ اکبر کہہ کر فقط ایک بار یا تین بار "ربی اغفرلی" کہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴: کیا حکم ہے شرع مطہر کا اس مسئلہ میں کہ تین بھائی ایک مکان میں رہتے تھے کچھ عرصہ بعد تین قطعے ہو گئے دو مکانوں کا دروازہ ایک ہی رہا اور تیسرے قطعہ کا دروازہ علیحدہ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

دوسری جانب کو بنایا گیا مگر اس مکان میں ایک کھڑکی پچھلے دونوں قطعوں میں آمد ورفت کے واسطے رہی جس کے باعث سے تینوں بھائیوں کے مکان ایک ہی سمجھے جاتے ہیں اس تیسرے قطعہ یعنی کھڑکی والے مکان کے ساکن کا انتقال ہوگیا تو مرحوم کی بی بی ایام عدت میں اس کھڑکی سے پچھلے دونوں قطعوں میں جاسکتی ہے یا نہیں اور پچھلے قطعوں کے مالک بھی مرحوم ہی تھے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: جب کہ میت کا مکان سکونت وہ تھا عورت اس میں عدت پوری کرے اور کھڑکی دو مکانوں کو ایک نہیں کرسکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے نکاح کیا بعد رخصت کے یہ معلوم ہوا کہ عورت امراض سخت میں مبتلا ہے اور اولاد کی اس سے قطعاً ناامیدی ہے اور کاروبار خانہ داری سے بالکل مجبور ہے۔ دو سال تک زید نے اپنی عورت کا علاج کیا مگر کچھ افاقہ نہیں ہوا مجبوراً زید نے دوسرا نکاح کیا۔ زوجہ اولیٰ کے والدین نے اپنی لڑکی کو اپنے مکان پر روک لیا اور زید کے یہاں بھیجنے سے انکار کیا چند بار زید اپنی بیوی کے لینے کے واسطے گیا اور بہت خوشامد کی مگر زوجہ اولیٰ کے والدین کسی طرح رضامند نہیں ہوئے زید اس کے بلانے کی کوشش میں ہے ایسی حالت میں زید کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اگر یہ صورت واقعہ میں زید کا قصور کیا ہے اس کے پیچھے نماز بے تکلف روا ہے اگر اور شرائط امامت رکھتا ہے قال اللہ تعالیٰ لاتزروازرۃ وزراخری۔ (سورہ نجم ۳۸)۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک بازاری عورت طوائف کا بیٹا ہے بچپن سے زید کی طبیعت علم کی طرف مائل تھی حتیٰ کہ وہ عالم ہوگیا نماز اس کے پیچھے پڑھنا جائز ہے یا نہیں کیونکہ اس کے والد کا پتہ نہیں کہ کون تھا۔ بینوا توجروا۔

الجواب: نماز جائز ہونے میں کلام نہیں بلکہ جب وہ عالم ہے اگر عقیدے کا سنی ہو اور کوئی وجہ اس کے پیچھے منع نماز کی نہیں ہو تو وہی امامت کا مستحق ہے جب کہ حاضر کی میں اس سے زیادہ کسی کو مسائل نماز وطہارت کا علم نہ ہو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کمافی الدر المختار وغیرہ من الاسفار۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷: کیا حکم ہے شریعت مطہر کا اس میں کہ دعوت طعام کونسی سنت ہے اور کسی دعوت طعام سے انکار کرنا اور قبول نہ کرنا گناہ ہے بالتفصیل ارشاد ہو۔ بینوا توجروا۔

الجواب: دعوت ولیمہ کا قبول کرنا سنت موکدہ ہے جب کہ وہاں کوئی معصیت مثل مزامیر وغیرہ نہ ہو۔ نہ کوئی مانع شرعی ہو اور اس کا قبول وہاں جانے میں ہے کھانے نہ کھانے کا اختیار ہے باقی عام دعوتوں کا قبول کرنا افضل ہے جب کہ نہ کوئی مانع ہو نہ کوئی اس سے زیادہ اہم کام ہو اور خاص اس کے کوئی دعوت کرے تو قبول نہ کرنے کا اسے مطلقاً اختیار ہے میں ہے:

دعی الی ولیمۃ ھی طعام العرس وقیل الولیمۃ اسم لکل طعام وفی الھندیۃ عن التمرتاشی اختلف فی اجابۃ الدعوی قال بعضھم واجبۃ لایسع ترکھا وقال العامۃ ھی سنۃ والافضل ان یجیب اذا کانت ولیمۃ والافھو مخیر والاجابۃ افضل لان فیھا ادخال السرور فی قلب المومن واذا اجاب فعل ماعلیہ اکل الا وا الافضل ان یاکل لو غیر صائم وفی البنایۃ اجابۃ الدعوۃ سنۃ ولیمۃ واغیرھا واما دعوۃ یقعد بھا النظاول او انشاء الحمد او ما اشبھہ فلا ینبغی اجابتھا لاسیما اھل العلم اھ ملخصا وفی الختیار ولیمۃ العرس سنۃ قدیمۃ ان لم یجبھا اثم وجفا لانہ استھزاء المضیف اھ ومقتضاہ انھا سنۃ موکدۃ بخلاف غیرھا وصرح شراح الھدایۃ بانھا قربۃ من الواجب وفی التاتارخانیۃ عن الینابیع لو دعی الی دعوتہ فالواجب الا اجابۃ ان لم یکن ھناک معصیۃ ولا بدعۃ والامتناع اسلم فی زماننا الا اذا علم یقینا ان لا بدعۃ ولا معصیۃ اھ والظاھر حملہ علی غیر الولیمۃ لما مر تامل اھ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں:

الف) حضور سرور عالم ﷺ نے شب معراج براق پر سوار ہوتے وقت اللہ تعالیٰ سے وعدہ لے لیا ہے کہ روز قیامت جب کہ سب لوگ اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے ہر ایک مسلمان کی قبر پر اسی طرح ایک ایک براق بھیجوں گا جیسا کہ آج آپ ﷺ کے واسطے بھیجا گیا ہے یہ مضمون صحیح ہے یا نہیں؟ کیونکہ کتاب معارج النبوۃ سے لوگ اس کو بیان کرتے ہیں۔

ب) کتاب معارج النبوۃ کیسی کتاب ہے اور اس کے مصنف عالم اہل سنت معتبر محقق تھے یا نہیں؟

ج) طوائف جس کی آمدنی صرف حرام ہے اس کے یہاں میلاد شریف پڑھنا اور اس کی اسی حرام آمدنی کی منگائی ہوئی شیرینی پر فاتحہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔

د) مجلس میلاد شریف میں بعد بیان میلاد شریف کے ذکر شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ اور واقعات کربلا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ہ) خاتون جنت بتول زہرا رضی اللہ عنہا کی نسبت یہ بیان کرنا کہ روز محشر وہ برہنہ سر و پا ظاہر ہوں گی اور امام حسین رضی اللہ عنہ اور امام حسن رضی اللہ عنہ کے خون آلود اور زہر آلودہ کپڑے کاندھے پر ڈالے ہوئے اور نبی کریم ﷺ کا دندان مبارک جو جنگ احد میں شہید ہو گیا تھا ہاتھ لئے ہوئے بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں گی اور عرش کا پایا پکڑ کر ہلائیں گی اور خون کے معاوضہ میں امت کی بخشوائیں گی صحیح ہے یا نہیں؟

و) مجلس میلاد شریف پڑھنے کے لیے بیشتر ٹھہرا لینا کہ ایک روپیہ دو تو ہم پڑھیں گے اور اس سے کم پر نہیں پڑھیں گے اور وہ بھی اس سے پیشگی بطور بیعانہ یا سائی جمع کرا لینا جائز ہے یا نہیں؟

ز) حضور اقدس ﷺ کا شب معراج عرش الٰہی پر نعلین مبارک تشریف لے جانا صحیح ہے یا نہیں؟ اللہ کے حضور حاضر ہونا کہنا چاہئے نہ کہ تشریف لے جانا مولف یعنی معہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نعلین عرش پر جانا ۲۲ مولف۔

ح) رافضیوں کے یہاں محرم میں ذکر شہادت ومصائب شہدائے کربلا وسوز خوانی و مرثیہ مصنفہ انیس ودبیر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ط) بیان کیا جاتا ہے کہ شب معراج حضور انور ﷺ کو آپ کے والدین رضی اللہ عنہما کا عذاب دکھایا گیا اور ارشاد باری ہوا کہ اے حبیب ﷺ یا ماں باپ کو بخشوالے یا امت کو آپ ﷺ نے ماں باپ کو چھوڑ کر امت اختیار کی صحیح ہے یا نہیں؟

ی) زید باوجود اطلاع پانے جوابات سوالات مذکور الصدر کے اگر اپنے قول وافعال مذکورہ بالا سے باز نہ آئے اور تائب نہ ہو اور ان جوابات کو جھوٹا تصور کرے اور یہی بیانات اور طریقے جاری رکھے تو اس سے مجلس شریف پڑھوانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: (الف) بے اصل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ب) سنی واعظ تھے۔ کتاب میں رطب ویابس سب کچھ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ج) اس مال کی شیرینی پر فاتحہ کرنا حرام ہے مگر جب کہ اس نے مال بدل کر مجلس کی ہو اور یہ لوگ جب کوئی کار خیر کرنا چاہتے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں اس کے لئے کوئی شہادت کی حاجت نہیں اگر وہ کہے کہ میں نے قرض لے کر یہ مجلس کی ہے اور وہ قرض اپنے مال حرام سے ادا کیا ہے تو اس کا قول مقبول ہوگا کما نص علیہ فی الھند وغیرھا بلکہ اگر شیرینی اپنے مال حرام ہی سے خریدی اور خریدنے میں اس پر عقد ونقد جمع نہ ہوئی یعنی حرام روپیہ دکھا کر اس کے بدلے خرید کر وہی روپیہ دیا اگر ایسا نہ ہوا تو مذہب مفتی بہ پر وہ شیرینی بھی حرام نہ ہوگی۔ جو شیرینی اسے خاص اجرت زنا یا غنا میں ملی یا اس کے کسی آشنا نے تحفہ میں بھیجی یا اس کے خریداری میں عقد ونقد مال حرام پر جمع ہوئے وہ شیرینی حرام ہے۔ اور اس پر فاتحہ حرام ہے۔ یہ حکم تو شیرینی وفاتحہ کا ہوا تو مگر اس کے یہاں جانا اگر مجلس شریف پڑھنے کے لیے ہو معصیت یا مظنہ معصیت یا تہمت یا مظنہ تہمت سے خالی نہیں اور ان سب سے بچنے کا حکم ہے۔ حدیث میں ہے:

من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلایقص مواقع التھم۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ وہ ہرگز تہمت کی جگہ نہ کھڑا ہو۔

اول تو ان کی چوکی اور فرش اور ہر استعمالی چیز انہیں احتمالات حباثت پر ہی ہے جو اہل تقویٰ نہیں، اسے ان کے ساتھ قرب آگ اور بارود کا قرب ہے اور جو اہل تقویٰ ہے اس کیلئے وہ لوہار کی بھٹی ہے کہ کپڑے جلے نہیں تو کالے ضرور ہوں گے پھر اپنے نفس پر اعتماد کرنا اور شیطان کو دور سمجھنا احمق کا کام ہے۔

ومن وقع حول الحمی اوشك ان یقع فیه۔

ترجمہ: جو رمنے کے گرد چرائے گا کبھی اس میں پڑ بھی جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

د) علمائے کرام نے مجلس میلاد شریف میں ذکر شہادت سے منع فرمایا ہے کہ وہ مجلس سرور ہے ذکر حزن مناسب نہیں۔

ہ) یہ سب محض جھوٹ اور افتراء اور کذب اور گستاخی و بے ادبی ہے مجمع اولین و آخرین میں ان کا برہنہ سر تشریف لانا جن کو برہنا سر کبھی آفتاب نے بھی نہ دیکھا وہ کہ جب صراط پر گزر فرمائیں گی زیر عرش سے منادی ندا کرے گا اے اہل محشر اپنے سر جھکالو اور اپنی آنکھیں بند کرلو کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیٹی محمد ﷺ کی صراط سے گزر فرماتی ہیں پھر وہ نور الٰہی ایک برق کی طرح ستر ہزار حوریں جلوے میں لئے ہوئے گزر فرمائیں گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

و) اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔ **لاتشتروا بایتی ثمنا قلیلا۔** یہ ممنوع ہے اور ثواب عظیم سے محرومی مطلق۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ز) یہ محض جھوٹ اور موضوع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ح) حرام ہے ع کند ہم جنس با ہم جنس پرواز۔ حدیث میں ارشاد ہوا "**لاتجالسوھم**" ان کے پاس نہ بیٹھو دوسری حدیث میں فرمایا "**من کثر سواد قوم فھو منھم**" جو کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ط) محض جھوٹ افترا اور کذب و بہتان ہے اللہ و رسول پر افتراء کرنے والے فلاح نہیں پاتے جل وعلا ﷺ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ی) جو بعد اطلاع احکام شرعیہ نہ مانے اور انہیں افعال پر مصر رہے اور فتویٰ شریعت کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جھوٹا تصور کرے وہ گمراہ ہے اس سے مجلس شریف پڑھوانا یا اس کا سننا اس سے امید ثواب رکھنا اس کی تعظیم کرنا سب ناجائز ہے جب تک تائب نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے اگر ہجرت ہی کرنا ہے تو بجائے کابل کے مدینہ منورہ کو ہجرت کروں گا کم از کم یہ تو ہوگا کہ مسجد نبوی شریف میں ایک نماز پڑھنے سے پچاس ہزار نماز کا ثواب ملے گا اور کہتا ہے دین مدینہ منورہ سے نکلا ہے اور پھر اس طرف پلٹ جائے گا پس اس جگہ سے کون جگہ افضل ہوگی اور اس زمانہ میں جب کہ نصاریٰ کا قبضہ اس جگہ ہے کابل سے ہزار درجہ اس جگہ ہجرت کو افضل کہتا ہے اور اپنے لئے باعث سلامتی دین وشفاعت تصور کرتا ہے زید کا یہ خیال درست ہے یا نہیں۔ اور ہجرت اس درست ہوگی یا نہیں۔ اور اگر ہجرت میں یہ نیت کرے کہ جب تک بیت اللہ شریف اور مدینہ منورہ پر کفار کا قبضہ ہے اتنی مدت اپنے وطن میں نہ آئے گا ایسی نیت اس کی درست ہوگی یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: زید کے بالائی خیالات سب صحیح ہیں بے شک مدینہ منورہ سے کسی شہر کو نسبت نہیں ہوسکتی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ "والمدینة خیرلهم لو کانویعلمون" "مدینہ منورہ ان کے لئے سب سے بہتر ہے اگر وہ جانیں"۔ مگر مدینہ منورہ میں مجاورت ہمارے ائمہ کے نزدیک مکروہ ہے کہ حفظ آداب نہیں ہوسکے گا اور قبضہ کفار کا بیان غلط اور ہو تو یہ نیت کہ ان کے قبضے تک وہیں رہے گا الٹی نیت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰: خدمت والا میں گزارش ہے کہ براہ کرم امور ذیل کا جواب مرحمت فرما کر خادم کی تسلی فرمائیں۔

۱) مسائل خلافت اسلامیہ وہجرت عندالہند کے متعلق مولوی عبدالباری فرنگی محلی و ابوکلام آزاد وغیرہ نے جو کچھ آواز اٹھائی ہے یہ حدود اسلامیہ وشرعیہ کے موافق ہے یا خلاف۔

۲) ہر لحاظ سے جناب والا کی خاموشی کن مصالح کی بناء پر ہے اگر موافق ہے تو کیوں ان اصحاب کی تائید میں آواز نہیں اٹھاتے اور اگر خلاف ہے تو دوسرے مسلمانوں کو خطرناک ہلاکت سے کیوں نہیں روکا جاتا جناب والا نے اپنے لئے کیا راہ تجویز فرمائی ہے۔

بینوا توجروا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الجواب: مقصد بتایا جاتا ہے اماکن مقدسہ کی حفاظت اس میں کون مسلمان خلاف کرسکتا ہے اور کاروائی کی جاتی ہے کفار سے اتحاد مشرک لیڈروں کی غلامی وتقلید قرآن شریف وحدیث شریف کی عمر کو بت پرستی پر نثار کرنا۔ مسلمانوں کا قشقہ لگوانا کافروں کی جے بولنا رام لچھمن پر پھول چڑھانا اور اماین کی پوجا میں شریک ہونا مشرک کے جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھا کر اس کی جے بول کر مرگھٹ کو لے جانا، کافروں کو مسجد میں لے جا کر مسلمانوں کا واعظ بنانا شعار اسلام قربانی گاؤ کو کفار کی خوشامد میں بند کرنا ایک ایسے مذہب کی فکر میں ہونا جو اسلام وکفر کی تمیز اٹھادے اور بتوں کے معبد پر آگ کو مقدس ٹھہرائے اور اسی طرح کے بہت اقوال احوال وافعال جن کا پانی سر سے گذر گیا جنہوں نے اسلام پر یکسر پانی پھیر دیا کون مسلمان ان میں موافقت کرسکتا ہے۔ ان حرکات خبیثہ کے رد میں فتوے لکھے گئے۔ اور لکھے جارہے ہیں اس سے زیادہ کیا اختیار ہے پاکی ہے اسے جو مقلب القلوب والابصار ہے۔

وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ واللہ تعالیٰ العلم۔

مسئلہ ۱۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو پتا یا درخت بوجہ غفلت تسبیح گر جاتا ہے یا جانور ذبح کردیا جاتا ہے تو پھر بعد سزا غفلت ان کا تسبیح میں مشغول ہونا ثابت ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: رب عزوجل فرماتا ہے:

تسبح لہ السموت السبع والارض ومن وفیھن وان من شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لاتفقھون تسبیحھم۔

ترجمہ: ''اس کی تسبیح کرتے ہیں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔''

یہ کلیہ عامہ جمیع اشیاء عالم کو شامل ہے ذی روح ہو یا بے روح۔ اجسام محصنہ جن کے ساتھ کوئی روح نباتاتی بھی قائم نہیں دائم التسبیح ہیں کہ ان میں شئی کے دائرہ سے خارج نہیں مگر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ان کے تسبیح بے منصب ولایت نہیں مسموع نہ مفہوم اور وہ اجسام جن سے روح انسی یا ملکی یا جنی یا حیوانی یا نباتی متعلق ہے ان کی دو تسبیحیں ہیں ایک تسبیح جسم کہ اس روح متعلق کے اختیاری نہیں وہ اسی ان من شئی کے عموم میں اس کی اپنی ذاتی تسبیح ہے۔

دوسری تسبیح روح یہ ارادی واختیاری ہے اور برزخ میں ہر مسلمان کو مسموع ومفہوم۔ اس تسبیح ارادی میں غفلت کی سزا حیوان ونباتات کو قتل وقطع سے دی جاتی ہے اور اس کے بعد یا جب جانور مرجائے یا نبات خشک ہوجائے منقطع ہوجاتی ہے ولہٰذا ائمہ دین نے فرمایا ہے کہ تر گھاس مقابر سے نہ اکھیڑیں۔

فانه مادام رطبا یسبح اللہ تعالیٰ فیونس المیت۔

''کہ وہ جب تک تر ہے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے تو میت کا دل بہلتا ہے۔''

مگر قتل وقطع وموت کے بعد بھی وہ تسبیح کہ نفس جسم کی تھی جب تک اس کا ایک جزو ''لاتتجزی'' باقی رہے گا منقطع نہ ہوگی۔ ''ان من شئی الا یسبح بحمدہ'' اسے روح سے تعلق نہ تھا کہ تعلق روح نہ رہنے سے منقطع ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۲: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اہل سنت وجماعت اس مسئلہ میں کہ ایک مولوی صاحب وعظ میں اس طرح کہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو اپنے کلام پاک میں ''یوں ارشاد فرماتے ہیں'' اور کبھی اس طرح کہتے تھے ''ارشاد فرماتا ہے'' کہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور کہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے کلام کے کہنے سے انسان پر کفر وشرک تو لازم نہیں آتا گنہگار ہوتا ہے یا نہیں اور کتابوں کے مصنف نے اللہ فرماتے ہیں کیوں نہیں لکھا اور فرماتا ہے لکھا اس کی کیا وجہ ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اللہ عزوجل کو ضمائر مفرد سے یاد کرنا مناسب ہے کہ وہ واحد فرد وتر ہے اور تعظیماً ضمائر جمع میں بھی حرج نہیں اس کی نظیر قرآن عظیم میں ضمائر متکلم میں تو صدہا جگہ ہے

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون۔

اور ضمائر خطاب میں صرف ایک جگہ ہے وہ بھی کلام کافر سے کہ عرض کرے گا ''رب ارجعون اعمل صالحا'' اس میں علماء نے تاویل فرمادی ہے کہ ارجع کی جمع باعتبار تکرار

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہے یعنی "ارجع ارجع ارجع۔" ہاں ضمائر غیبت میں ذکر مرجع صیغہ جمع فارسی اور اردو میں بکثرت بلانکیر رائج ہیں۔

آسمان بار امانت نتوانست کشید
قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند!

ع سعد یا روز ازل جنگ تبرکاں دادند

زرویت ماہ تاباں آفریدند
زقدت سرد بستاں آفریدند

ایسی جگہ لوگ قضاوقدر کو مرجع بتاتے ہیں بہرحال یوں ہی کہنا مناسب ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مگر اس میں کفروشرک کا حکم کسی طرح نہیں ہوسکتا نہ گناہ ہی کہا جائے گا بلکہ خلاف اولیٰ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۳: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اکثر قاعدہ ہے جب لڑکا چار برس چار ماہ چار دن کا ہوتا ہے تو بسم اللہ شریف اس کو پڑھاتے ہیں اور خوشی کرتے مٹھائی وغیرہ بانٹتے ہیں اس کا کیا حکم ہے جائز ہے یا نہیں سنت ہے یا مستحب کیا یہی ضروری ہے کہ جب لڑکے کی عمر مذکور بالا ہو جب ہی پڑھائی جائے یا کم وبیش پر بھی پڑھا سکتا ہے اور کسی عالم کے پاس لے جائے یا ہر شخص صحیح عقیدہ پڑھا سکتا ہے نیز مسنون طریقہ ارقام فرمایئے۔

الجواب: طریقہ مذکورہ جائز ہے اور اتنی عمر ضروری نہیں کم وبیش بھی ہوسکتی ہے عالم کو پڑھانا بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۴: حضرات کرام اہل سنت وارث علوم شریعت کیا فرماتے ہیں کہ زید سنی ایک بزرگوار کا مرید ہے ابھی تھوڑا ہی زمانہ گزرا ان بزرگوار کا انتقال ہوگیا اب زید اور کسی عالم سے بیعت ہوسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: تبدیل بیعت بلاوجہ شرعی ممنوع ہے اور تجدید جائز ہے بلکہ مستحب ہے اور جو سلسلہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عالیہ قادریہ میں نہ ہو اور شیخ سے انحراف کیے بغیر اس سلسلہ عالیہ میں بیعت کرے، وہ تبدیل بیعت نہیں بلکہ تجدید بیعت ہے کہ جمیع سلاسل اسی سلسلہ اعلیٰ کی طرف راجع ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۵: کیا فرماتے ہیں اعلیٰ حضرت مجدد مائتہ وفاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان صاحب ادام اللہ بالبر والاحسان اس مسئلہ میں کہ جمعہ کی نماز پڑھ کر اس کے بعد نماز ظہر پڑھنی چاہیے یا نہیں؟

الجواب: ہندوستان بفضلہٖ دارلسلام ہے یہاں کے شہروں میں جمعہ صحیح ہے اس کے بعد نماز ظہر کی حاجت نہیں ہاں جاہلوں نے جو دیہات میں جمعہ نکال لیا ہے وہاں اگر کوئی جمعہ پڑھے تو اس پر ظہر پڑھنا ضرور لازم ہے کہ دیہات میں جمعہ نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں اگر کسی داڑھی منڈے سے ملاقات ہو اور یہ شناخت نہ ہو کہ مسلمان ہے یا ہندو اس کو سلام کرنا چاہیے یا نہیں اور اس صاحب کو سلام کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: جو شخص پہچان میں نہ آئے کہ مسلمان ہے یا کافر اس سے ابتداء سلام جائز نہیں کہ ابتداء سلام مسلمان کے ساتھ سنت ہے اور کافر کے ساتھ حرام ہے اور فعل جب سنت وحرام میں متردد ہو ناجائز رہے گا کما فی الخلاصۃ الدرمختار وغیرہما واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۷: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عبداللہ بن ہاشم بن عبد مناف چاروں پشت پر فاتحہ درود پڑھنا چاہیے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: ہمارے نزدیک صحیح ورجیح یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے آباؤ امہات حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وحضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے حضرت آدم علیہ السلام وحضرت حوا علیہا السلام تک سب اہل توحید واسلام ونجات ہیں تو انہیں ایصال ثواب میں حرج نہیں البتہ اختلاف علماء سے بچنے کے لئے مناسب یہ ہے کہ ثواب نذر بارگاہ بیکس پناہ حضور اقدس ﷺ کرے اور حضور اقدس ﷺ کے طفیل میں حضور ﷺ کے علاقہ والوں کو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مسئلہ ۱۸: کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت اس مسئلہ میں کہ از روئے فرمان اللہ عزوجل و رسول ﷺ یزید بخشا جائے گا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: یزید پلید کے بارے میں ائمہ اہل سنت کے تین قول ہیں امام احمد واکابر رضی اللہ عنہ اسے کافر جانتے ہیں تو ہرگز بخشش نہ ہوگی اور امام غزالی رضی اللہ عنہ وغیرہ مسلمان کہتے ہیں تو اس پر کتنا عذاب ہو بالآخر بخشش ضرور ہے اور ہمارے امام سکوت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نہ مسلمان کہیں نہ کافر لہٰذا یہاں بھی سکوت کریں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو چیز خالص لوجہ اللہ دی جاتی ہے اس کا کھانا امیر غنی کو کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: صدقہ واجبہ جیسے زکوٰۃ وصدقہ فطر غنی پر حرام ہے اور صدقہ نافلہ جیسے حوض وسقایہ کا پانی یا مسافر خانہ کا مکان غنی کو جائز ہے مگر میت کی طرف سے جو صدقہ ہو غنی کو دے غنی لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ فرشتہ پر فاتحہ درود پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

الجواب: درود جیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ تو ملائکہ کیلئے ہے یہی ایصال ثواب بھی کر سکتے ہیں۔

لان السئکة اهل الثواب كماذكره امام الرازى وفى ردالمحتار للملئكة فضائل علينافى الثواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کوئی کہے یعنی منت مانے کہ جان کا بدلہ صدقہ مسجد میں لے جائیں گے اور اسی کو بعض یوں کہتے ہیں کہ جان بچ جائے کام بن جائے تو نذر اللہ مصلی کو کھلائیں گے کوئی کہے کہ ہمارا کام ہو جائے تو مسجد میں شیرینی لے جا کر مصلی کو کھلائیں گے تو یہ چیز ہر ایک کو کھانا جائز ہے یا نہیں خوانہ امیر ہو یا غریب۔ بینوا توجروا۔

الجواب: مسجد میں شیرینی لے جائیں گے یا نمازیوں کو کھلائیں گے، یہ کوئی نذر شرعی نہیں جب تک کہ خاص فقراء کے لئے نہ کہے اسے امیر فقیر جس کو دے سب کھا سکتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۱: (ب) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مردہ کے نام کا کھانا جو امیر و غریب کو کھلاتے ہیں کس کو کھانا چاہئے اور کس کو نہیں اور یوں بھی کہتے ہیں کہ مردہ کے نام کا کھانا مصلی امیر غریب سب کو کھلاتے ہیں جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: مردہ کا کھانا صرف فقراء کے لئے ہے عام دعوت کے طور پر جو کرتے ہیں یہ منع ہے غنی نہ کھائے۔

کمافی فتح القدیر ومجمع البرکات۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۲: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سورج کدو یعنی پیٹھا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: پیٹھا حلال ہے۔ خلق لکم مافی الارض۔ (البقرۃ ۲۶)۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ختنہ کی تقریب میں جو کھانا کھلایا جاتا ہے وہ درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: درست ہے کہ یہ سرور ہے اور سرور میں دعوت سنت ہے بخلاف طعام موت کے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص منت کسی قسم کی نماز، روزہ، حج، صدقہ مانے اور بغیر ادا کیے ہوئے مر گیا اس کے اس حق کے ادا کی کیا صورت ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اگر وصیت کر گیا ادا واجب ہے اور وصیت تہائی مال میں نافذ ہوگی حج کرائیں، صدقہ دیں، نماز، روزہ کا فدیہ دیں اور اگر وصیت نہ کی اور وارث بالغ اس کی طرف سے حج کرے یا کرائے اور اپنے حصہ میں سے فدیہ دے تو بہتر و موجب اجر ہے ورنہ مطالبہ نہیں میت نے اگر ادا میں تقصیر کی تو اس پر مطالبہ ہے ورنہ اس پر بھی نہیں جوہرہ نیرہ درمختار میں ہے۔

اداماث من علیه زکوة اوفطر او کفارة اونذرلم توخذمن ترکته

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عندنا الایتبرع ورثته بذلك وهم من اهل التبرع ولم يجبروا عليه وان اوصى تنفذ من ثلث۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دو بھائی کافر ہیں ایک مسلمان ہو گیا تو اب وہ بھائی کافر اس کو حق نہیں دیتا ہے اور کہتا ہے کہ تم ہمارے مذہب سے نکل گئے تمہارا حق کیا ہے تو اس مسلمان بھائی کا حق ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اگر باپ کا ترکہ دونوں بھائیوں نے پایا تھا اب ایک مسلمان ہو گیا تو وہ اپنے حصہ کا مالک ہے مسلمان ہونے سے ملکیت نہیں زائل ہوتی ہاں اس کے اسلام کے بعد ان کافروں میں سے جو مرا اس کا ترکہ اسے نہیں ملے گا۔ لاختلاف الدین۔ واللہ تعالیٰ واعلم۔

مسئلہ ۲۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بزرگوں کے مزار پر عرسوں میں یا اس کے علاوہ عورتیں جاتی ہیں پاکی یا ناپاکی کی حالت میں بھلائی کی طلب وحاجت برائی کے لئے اور وہاں بیٹھتی ہیں تو اس قبرستان میں ان کا ٹھہرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر یہ باتیں بری ہیں تو اس بزرگ میں تصرف وقوت اس کے روکنے کی ہے یا نہیں اور جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ بزرگ لوگ اپنے مزار سے تصرف نہیں کر سکتے ہیں اور یہ دلیل لاتے ہیں کہ اگر وہ تصرف کر سکتے ہیں تو وہاں رنڈیاں گاتی بجاتی ناچتی ہیں عورتیں غیر محرم رہتی ہیں ان کے بچے پیشاب کرتے ہیں تو کیوں نہیں روکتے یہ کہنا ان لوگوں کا اور ان کی یہ دلیل صحیح ہے یا نہیں اور اس کا کیا جواب ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: عورتوں کا مزارات اولیاء ومقابر عوام دونوں پر جانے کی ممانعت ہے اولیائے کرام کا مزارات میں تصرف کرنا بیشک حق ہے اور بیہودہ دلیل محض باطل اصحاب مزارات دائرہ تکلیف میں نہیں وہ اس وقت محض احکام تکوینیہ کے تابع ہیں سینکڑوں نا حفاظیاں لوگ مسجد میں کرتے ہیں اللہ عزوجل تو قادر مطلق ہے کیوں نہیں روکتا حاضران مزار مہمان ہوتے ہیں مگر عورتیں ناخواندہ مہمان ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۷: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قوالی جو عرسوں میں یا ان کے علاوہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہوتی ہے جس میں سوا نعتیہ غزلیات کے عاشقانہ آلات یعنی مزامیر کے ساتھ بجائے جاتے ہیں جائز ہیں یا نہیں بزرگ لوگ جو اس میں شریک ہوتے ہیں بلکہ بعض کی نسبت وصال ہو جانا بھی سنا جاتا ہے یہ فعل ان کا کیسا ہے اگر یہ برا ہے تو خانقاہوں میں پشتہا پشت سے ہوتی چلی آتی ہے خلاف ہے یا نہیں اور ایسی خانقاہوں میں جانا اور ارادت کرنا اور انہیں بہتر سمجھنا اور ان کے سامنے سر نیاز خم کرنا کیسا ہے جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: خالی قوالی جائز ہے اور مزامیر زیادہ غلو اب متبان سلسلہ عالیہ چشتیہ کو ہے اور حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ فوائد الفواد شریف میں فرماتے ہیں مزامیر حرام است حضرت مخدوم شرف الملۃ والدین یحییٰ منیری قدس سرہ نے مزامیر کو زنا کے ساتھ شمار کیا ہے اکابر اولیا نے ہمیشہ فرمایا کہ مجرد شہرت پر نہ جاؤ جب تک میزان شرع پر مستقیم نہ دیکھ لو پیر بنانے کے لیے جو چار شرطیں لازم ہیں اس میں ایک بھی کہ مخالفت شرع مطہر آدمی خود اختیار نہ کرے ناجائز فعل کو ناجائز ہی جانے اور ایسی جگہ کسی ذات خاص سے بحث نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۸: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بزرگوں کے مزار سے جو چراغ کی روشنی غینی ہوتی ہے یہ کیسی ہے اور اس سے صاحب مزار کی بزرگی ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اگر منجانب اللہ ہے تو ضرور بزرگی ثابت ہوتی ہے اور اگر بزرگی ثابت ہے تو منجانب اللہ ہے ورنہ امر محتمل ہے شیطان ایسے کرشمے دکھاتا ہے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ازواج مطہرات سے ایک بی بی جب اندھیرے میں جاتیں ایک شمع روشن ہو جاتی۔ ایک روز حضور نے ملاحظہ فرمایا اسے بجھا دیا اور فرمایا یہ شیطان کی جانب سے ہے پھر ایک ربانی نور ان کے ساتھ فرما دیا کما بھجۃ الاسرار و معدن الانوار۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۹: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ قبر پر درخت لگانا اور دیوار کھینچنا یا قبرستان کی حفاظت کے لئے اس کے چار طرف کھود کر جس میں قدیم قبریں بھی ہیں محاصرہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: حفاظت کے لئے حصار بنانے میں حرج نہیں اور درخت اگر سایہ زائرین کے لئے ہوں تو اچھا ہے مگر قبر سے جدا ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ظاہر ولی اللہ یعنی زندہ اور صاحب مزار ولی اللہ کے مابین ظاہر طریقہ سے ہم کلام ہونے کی کوئی خبر ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: بکثرت ہیں کہ امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ کی شرح الصدور وغیرہ میں مذکور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اللہ عزوجل کے کتنے نام ہیں اور شہنشاہ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اللہ عزوجل کے ناموں کا شمار نہیں اس کی شانیں غیر محدود ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے پاک بھی بکثرت ہیں کہ کثرت اسماء شریف مسمی سے ناشی ہے آٹھ سو سے زیادہ مواہب و شرح مواہب میں ہیں اور فقیر نے چودہ سو پائے اور حصر ناممکن۔ واللہ تعالیٰ واعلم۔

مسئلہ ۳۲: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سورہ فاتحہ و سورہ اخلاص میں خدا ہی کی تعریف ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی؟ بینوا توجروا۔

الجواب: سورہ فاتحہ میں حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح مدح ہے "الصراط المستقیم" محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ حضرت ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما "انعمت علیہم" کے چاروں فرقوں کے سردار انبیاء ہیں انبیاء کرام کے سردار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں شیخ محقق نے اخبار الاخبار میں بعض اولیاء کی ایک تفسیر بتائی جس نے انہیں ہر آیت کو نعت کر دیا ہے اس میں سورہ اخلاص بھی داخل ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو بزرگ عالم حیات میں اپنے معتقدوں کو تعلیم دیتے ہیں اگر بعد وصال کے بھی خواب میں تعلیم کریں تو اس پر یعنی خواب کی باتوں پر شرع کی رو سے چلنا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الجواب: اچھے خواب پر عمل خوب ہے اور اچھا وہ کہ موافق شرع ہو۔ واللہ تعالیٰ واعلم۔

مسئلہ ۳۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مولی علی کرم اللہ وجہہ نے لال کافر کو مارا اور وہ بھاگا اور ہنوز زندہ ہے آیا اس کی خبر حدیث سے ہے اور کب تک زندہ رہے گا اور پھر ایمان لائے گا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: یہ بے اصل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۵: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مسئلہ میں کہ حنانہ لکڑی جو آپ ﷺ کے فراق میں نالاں تھی قیامت کے دن اس کا کیا حال ہوگا؟ بینوا توجروا۔

الجواب: وہ جنت کا ایک درخت کیا جائے گا کما فی الحدیث۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۶: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ حضرات منصور تبردسرمد نے ایسے الفاظ کہے جس سے خدائی ثابت ہوتی ہے تو دار پر آئے اور کھال کھینچی گئی لیکن وہ ولی اللہ گنے جاتے ہیں اور فرعون، شداد، نمرود نے دعوی کیا تو مخلد فی النار ہوئے اس کی کیا وجہ ہے؟

الجواب: ان کافروں نے خود کہا اور ملعون ہوئے اور انہوں نے خود نہیں کہا اس نے کہا جسے کہا شایاں ہے آواز بھی انہیں سے مسموع ہوئی جیسے موسیٰ علیہ السلام نے درخت سے سنا "انی انا الیہ۔" "میں ہی ہوں اللہ رب سارے جہاں کا" کیا درخت نے کہا تھا حش بلکہ اللہ نے یوہیں یہ حضرات اس وقت شجر موسیٰ علیہ السلام ہوتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ واعلم۔

مسئلہ ۳۷: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ جس زمین سے مال گزاری مالک لیتا ہے اور میں اگر پانی ٹھہرا اور مچھلی ٹھہری تو مالک کہتا ہے کہ یہ مچھلی ہماری ہے اگر رعایا ناہ دے تو گناہ گار تو نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: مباح مچھلی جو پکڑ لے اسی کی ہے مالک کو اس پر دعویٰ نہیں پہنچتا۔ واللہ تعالیٰ واعلم۔

مسئلہ ۳۸: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں کہ:

الف) طول قیام کثرت رکوع سجود سے واجب ہے یا نہیں؟

ب) نماز کے اندر اگر ٹوپی گر جائے تو اٹھانا چاہئے یا نہیں؟

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ج) امام قرات یا رکوع کو کسی مقتدی کے واسطے دراز کر سکتا ہے یا جب کہ مقتدی وضو کر رہا ہو یا مسجد میں آ گیا ہو اور یہ امام کو معلوم ہو گیا کہ کوئی شخص ہے کہ عنقریب شریک ہونا چاہتا ہے بایں صورت رکوع میں کچھ دیر کر رہا ہے تو جائز ہے یا نہیں؟

د) وتر میں قبل دعا قنوت کے سہواً رکوع کیا اور دو ایک تسبیح بھی پڑھ چکا ہے اب خیال ہوا اور کھڑا ہو کر دعائے قنوت پڑھی تو اس صورت میں سجدہ سہو لازم ہے یا نہیں؟

ہ) ایک آیت "مایجوز بہ الصلوۃ" کی کتنی مقدار ہے؟

الجواب: (الف) ہاں طول قیام احب ہے، میں ہے المذاہب المعتمد ن طول القیام احب اسی میں ہے "المذہب المعتمد ان طول قیام احب" اسی میں ہے "قول الام ھوالمعتمد بل ھوقول الکل۔"

ب) اٹھا لینا افضل ہے جب کہ بار بار نہ گرے اور اگر تذلیل وانکسار کی نیت سے سر پر برہنہ رہنا چاہئے تو نہ اٹھانی افضل درمختار میں ہے

سقطت قلنسوته فاعادتها افضل الااذا احتاجت بكتريرا وعمل كثير۔ الظاهر ان افضليته اعادتها حيث لم يقصد بتركها التذلل۔

ج) اگر خاص کسی شخص کی خاطر اپنے کسی علاقہ خاصہ یا خوشامد کے لیے منظور ہو تو ایک بار تسبیح کی قدر بھی بڑھانیکی ہرگز جائز نہیں بلکہ ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تخشی علیہ امر عظیم یعنی اس پر شرک کا اندیشہ ہے کہ نماز میں اتنا عمل اس نے غیر اللہ کے لئے کیا اور اگر خاطر خوشامد منظور نہ ہو بلکہ عمل حسن پر مسلمان کی اعانت، (اور یہ اس صورت واضح میں ہوتی ہے کہ یہ اس آنے والے کو نہ پہچانے یا پہچانے اور اس کا کوئی تعلق خاص اس سے نہ ہو کوئی غرض اس سے اٹکی ہو) تو رکوع میں دو ایک تسبیح کی قدر بڑھا دینا جائز بلکہ اگر حالت یہ ہو کہ ابھی سر اٹھائے لیتا ہے تو وہ رکوع میں شامل ہونے نہ ہونے میں شک میں پڑھا جائے گا تو بڑھا دینا مطلوب اور جو ابھی نماز میں نے ملے گا مسجد میں آیا وضو وغیرہ کر لیگے یا وضو کر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رہا ہے اس کے لئے مسنون پر نہ بڑھائے بلکہ اگر بڑھانا موجب ثقل حاضرین نماز ہوگا تو سخت ممنوع وناجائز ہے

المسالة واردة فی الکتب وبسطهاالشامی فی صفة الصلوة وماقلته عطر التحقیق۔

د) تسبیح پڑھ چکا ہو یا ابھی کچھ پڑھنے پایا ہو اسے قنوت کے لئے رکوع چھوٹنے کی اجازت نہیں اگر قنوت کیلئے قیام کی طرف عود کیا گناہ کیا پھر قنوت پڑھے یا نہ پڑھے اس پر سجدہ سہو ہے درمختار میں ہے۔

لونسی القنوت ثم تزکره فی الرکوع لایقنت فیه لفوات محله ولایعود الی القیام فان اعادوقنت ولم بعدالرکوع لم تفسدصلاته ویسجد للسهوقنت اولالزواله عنه محله اه اقول وقوله ولم بعدالرکوع ای ولولم یعده لانه لم یرتفص بالعود للقنوت لکان لواعاده فسدت لان زیادة مادون رکعتة لاتفسدنعم لایکفیه اذن بسجود السهو لانه اخرالسجدة بهذاالرکوع عمده فعلیه الاعادة سجدللسهواولم یسجد۔

ہ) وہ آیت کہ چھ حرف سے کم نہ ہو اور بہت نے اس کے ساتھ یہ شرط لگائی کہ صرف ایک کلمہ کی نہ ہو تو ان کے نزدیک ''مدھامتن'' اگرچہ پوری آیت اور چھ حرف سے زائد ہے جواز نماز کو کافی نہیں۔ اسی کو منیہ وظہیریہ وسراج وہاج وفتح القدیر وبحر الرائق ودرمختار وغیرہا میں اصح کہا اور امام الاجل علی اسبیجابی وامام ملک العلماء وابوبکر مسعود کاشانی نے فرمایا ہے کہ ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف مدہامتن سے بھی نماز جائز ہے اور اس میں اصلاً ذکر خلاف نہ فرمایا درمختار میں ہے۔

اقلهاسنة احرف ولوتقدیرا کلم یلداذاکانت کلمة فالاصح عدم الصحة۔

ہندیہ میں ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الاصح انه لایجوز کذافی شرح الجمع لابن ملك وهکذافی الظهیروالسراج الوهاج وفتح القدیر۔

فتح القدیر میں ہے۔

لو کالت کلمة نحومدهامتن،ض،ق،ن،فان هذه ایات عندبعض القراء الاصح انه لایجوزلانه یسمی عاد الاقارما۔

بحرالرائق میں اسے ذکر کرکے فرمایا:

کذاذکره الشارحون وهومسلم فی ص ونحوه امافی مدهامتن فرکدرالاسبیحابی وصاحب البدائع انه یجوزعلی قول ابی حنیفة من غیر ذکرخلاف بین المشائخ۔

بدائع میں ہے:

فی ظاهرالروایة قدرادنی المفروض بالایة التامة کقوله تعالیٰ مدهامتن وماقاله ابوحنیفة اقیس۔ اقول۔

اظہر یہی ہے مگر جب کہ ایک جماعت اسے ترجیح دے رہی ہے تو احتراز ہی میں احتیاط ہے خصوصاً اس حالت میں کہ اس کی ضرورت نہ ہوگی مگر مثل فجر میں جبکہ وقت قدر واجب سے کم رہا ہو ایسے وقت ''ثم نظر'' کہ بالاجماع ہمارے امام کے نزدیک ادائے فرض کو کافی ہے۔ ''مدھامتن'' سے جلد ادا ہوجائے گا کہ اس میں حرف بھی زائد ہیں اور ایک متصل ہے جس کا ترک حرام ہے ہاں جسے یہی یاد ہو اس کے بارے میں وہ کلام ہوگا اور احوط اعادہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۹: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر عورت حج کو جانا چاہتی ہے اور شوہر اس کا اس کو منع کرے کسی عذر سے تو جاسکتی ہے بغیر اجازت شوہر کے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب: اگر محرم ساتھ ہے اور حج اس پر فرض ہے تو جائے گی ورنہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شوہر کسی کام کے کرنے کا حکم کرے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور وقت نماز اتنا ہے کہ اگر اس کے حکم کی تعمیل کرے تو پھر نماز کا وقت باقی نہیں رہے گا تو اس صورت میں عورت نماز پڑھے یا حکم شوہر بجالائے؟ بینوتو جروا۔

الجواب: نماز پڑھے ایسا حکم ماننا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے قیام میلاد شریف اگر مطلقاً ذکر خیر کی وجہ سے کیا جاتا ہے تو اول وقت سے کیوں نہ کیا جاتا اس لئے کہ اول سے خیر ہی ہوتا ہے اور اگر اس خیال سے کیا جاتا ہے کہ حضور ﷺ رونق افروز ہوتے ہیں تو کیا حضور ﷺ اول وقت رونق افروز نہیں ہوتے اگر ہوتے ہیں تو ابتدائے مجلس مبارک قیام ہی سے کیوں نہیں کرتے اور اگر نہیں کیا تو فظہرہ فولد (ﷺ) ہی کے وقت جلوہ افروز ہوتے اور تا قیام تشریف فرما رہتے اور فوراً لوگوں کے بیٹھتے ہی تشریف لے جاتے ہیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کا آنا لوگوں کے قیام نیز میلاد خواں کے فظہر فولد کہنے پر موقوف ہے کیا یہ زید کا کہنا لغو ہے یا نہیں اور اس کا کافی جواب کیا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: زید کی یہ سب حماقتیں جہالتیں سفاہتیں ہیں مہمل ولایعنی سقوق اپنی طرف سے ایجاد کئے اور جو وجہ حقیقی ہے اس کی طرف اسے ہدایت نہ ہوئی تعظیم ذکر اقدس مثل تعظیم ذات انور ہے ﷺ تعظیم ذات باختلاف حالات مختلف ہوتی ہے معظم کے قدوم کے وقت قیام کیا جاتا ہے اور اس کے حضور کے وقت باادب اس کے سامنے بیٹھنا تعظیم ہے ذکر شریف میں بھی قدوم کی تعظیم قیام سے ہے اور باقی وقت کی تعظیم بادب قعود سے۔

ولکن ولوھابیة قوم لایعقلون۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۲: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ زید معاذ اللہ یہ کہے کہ میں عیسائی یا وہابی یا کافر ہو جاؤں گا۔ نام ایک فرقہ کا لیا آیا وہ انہیں میں سے ہوگا یا نہیں یا یہ کہے کہ جی چاہتا ہے کہ غیر مقلد ہو جاؤں یا یہ کہے کہ غیر مقلد ہونے کو جی چاہتا ہے یہ قول کیسا ہوگا اگرچہ کسی کو چھیڑنے مذاق کی غرض سے کہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: جس نے جس فرقہ کا نام لیا اس فرقہ سے ہو گیا مذاق سے کہے یا کسی دوسرے وجہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

اس پر کوئی کہے کہ ہم نے کہا کہ مٹھائی کھاؤں گا تو کہنے سے ہم نے کھایا تو نہیں اسی طرح سے اگر ہم کسی فرقہ باطلہ کا نام لیں (کہ اس فرقہ سے ہو جاؤں گا) تو اس فرقہ سے نہ ہونا چاہئے (ج) صرف کہنے سے آدمی کھاتا تو نہیں اور کفر و دین اسلام کہنے سے ہو جاتی ہیں (س) اس سے لازم آتا ہے کہ اگر کافر کہے کہ مسلمان ہو جاؤں گا تو مسلمان ہو جائے گا حالانکہ نہیں (ج) کافر کے اس قول سے صرف اسلام کا پسند کرنا لازم آتا ہے اور پسند سے مسلمان نہیں ہوتا جب تک اسلام نہ لائے اور مسلمان کا دوسرا فرقہ باطلہ کو پسند کرنا لازم خود کفر ہے لہٰذا یہاں کفر پایا جائے گا وہاں اسلام نہیں پایا جائے گا جب تلک اسلام نہلائے۔

مسئلہ ۴۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص نماز میں تعدیل ارکان نہ کرے یعنی رکوع کے بعد سیدھا نہ کھڑا ہو سجدہ کے بعد بیٹھے نہ پائے کہ دوسرا سجدہ کرے بلکہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ اول سجدہ سے ایک دو بالشت سر اٹھایا بعد دوسرے سجدہ کر لیا ایسے شخص کی نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: ایسی نماز قریب نہ ہونے کے ہے اور اس کا پھیرنا واجب ہے اور پڑھنا گناہ۔ حدیث میں فرمایا کہ اگر ساٹھ برس ایسی نماز پڑھے گا قبول نہ ہوگی۔ دوسری حدیث میں ہے:

انانخاف لومت علی ذلك لمت علی غیر الفطرة ای غیر دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

''ہم خوف کرتے ہیں اگر تو اس حال پر مرا تو محمد ﷺ کے دین پر نہ مرے گا''۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین سا مسئلہ میں کہ عورت بغیر اجازت شوہر کے مرید ہو سکتی ہے یا نہیں۔اگر بغیر اجازت ہو گئی تو کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: جامع شرائط کے پیر کے ہاتھ ہو سکتی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ لڑکی بالغہ ہو گئی اور فی الحال کوئی کفو نہیں ملتا کہ جس کے یہاں نکاح ہو، غیر کفو ملتے یعنی کم حیثیت والے یا لڑکی کے والدین

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سے زائد حیثیت کے ملتے ہیں مگر ذاتاً کامل اچھے نہیں مثلاً لڑکے کے آباؤ اجداد اچھے تھے لیکن ان کے جورو طوائف تھی بعد نکاح اس سے یہ لڑکا ہوا تو دونوں میں کس کے یہاں کرنا بہتر ہے یا کفو کا منتظر رہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: فقط مالی حیثیت میں کم ہونا مانع کفائت نہیں۔ کفو وہ نہیں ہے جس کے ساتھ عورت کا نکاح اس کے اولیاء کیلئے باعث ننگ و عار ہو باپ اگر شریف القوم ہے اور طوائف سے بعد اس نے نکاح کیا تو اس سے بچے کے نسب پر حرف نہیں آتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اول رکعت میں ایک رکوع یا سورہ پڑھی دوسری رکعت میں اگر اس سے مقدم کی سورہ یا رکوع زبان سے سہواً جاری ہو جمائے تو اسی کو پڑھے یا موخر کی سورہ یا رکوع پڑھے اس کو چھوڑ دے اگر پڑھ کر نماز تمام کر لی تو ہوئی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: زبان سے سہواً جس سورۃ کا ایک کلمہ نکل گیا اسی کا پڑھنا لازم ہو گیا مقدم ہو خواہ موخر خواہ مکرر۔ ہاں قصداً تبدیل ترتیب گناہ ہے اگرچہ نماز جب بھی ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۷: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

۱) یہ کہ بعد اذان ثانی کے پہلے اردو اشعار پڑھ لئے جائیں بعد وہ فوراً خطبہ شروع کر دیا جائے۔

۲) یہ کہ بعد خطبہ پڑھنے کے فوراً اردو پڑھیں بعد وہ نماز کو کھڑے ہوں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: دونوں صورتیں خلاف سنت ہیں غیر عربی کا خطبہ ملانا ترک سنت متوارثہ ہے نہ ترک واجب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۸: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قصر نماز کے لئے کہاں تک حد رکھی گئی ہے بذریعہ ریل دو شب دو دن کے سفر میں قصر روزہ نماز ہوگا یا نہیں اگر نہیں تو کتنے دن کے سفر میں قصر چاہئے؟ بینوا توجروا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الجواب: ساڑھے ستاون میل مدت سفر ہے ریل میں خواہ پیادہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۹: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بوقت زوال آفتاب قرآن پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: آفتاب نکلتے ڈوبتے اور ٹھیک دوپہر کو قرآن کی تلاوت کی جگہ اور ذکر الٰہی درود شریف وغیرہ پڑھیں دو تین وقت تلاوت کے لائق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آیت لا ۵ پر ٹھہرنا یا رکوع یا وقف کرنا کیسا ہے کیا قباحت ہے اگر جس آیت پر لا ۵ ۃ۔ رکوع کر دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں مثلاً اوپر سے پڑھتا آیا ہے اور ''صم بکم عمی لا یرجعون'' پر رکوع میں چلا گیا تو جائز ہے یا نہیں کچھ حرج بھی ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: ہر آیت پر وقف مطلقاً بلا کراہت جائز ہے بلکہ سنت سے مروی ہے رہا رکوع اگر معنی تمام ہو گئے جیسے آیہ مذکورہ میں کہ اس کے بعد دوسری تمثیل مستقل ارشاد ہوئی ہے جب تو اصلاً حرج نہیں اور اگر معنی بے آیت آئندہ کے ناتمام ہیں تو نہ چاہئے خصوصاً امثال ''فویل للمصلین'' میں کہ نہایت قبیح ہے اور ''ثم رددنہ اسفل سافلین'' قبیح اس سے کم ہے نماز بہر حال ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ سوائے شراب کے بھنگ۔ افیون۔ تاڑی۔ چرس کوئی شخص اتنی مقدار میں پیے کہ اس سے نشہ نہ آئے تو وہ شخص حرام کا مرتکب ہوا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: نشہ بذاتہ حرام ہے نشہ کی چیزیں پینا جس سے نشہ بازوں کی مشابہت ہو اگرچہ حد نشہ تک نہ پہنچے یہ بھی گناہ ہے یہاں تک کہ علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ خالص پانی دور شراب کی طرح پینا بھی حرام ہے ہاں اگر دوا کے لئے کسی مرکب میں افیون یا بھنگ یا چرس کا اتنا جز ڈالا جائے۔ جس کا عقل پر اصلاً اثر نہ ہو حرج نہیں بلکہ افیون میں اس سے بھی بچنا چاہئے کہ اس خبیث کا اثر ہے کہ معدے میں سوراخ کر دیتی ہے جو افیون کے سوا کسی بلا سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نہیں بھرتے تو خواہی نخواہی بڑھانی پڑتی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۲ : کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ ایک شخص سامنے سے گذرا دوسرے سے کہا صلوٰۃ ہوگء اور جماعت تیار ہے اس نے کہا نماز پڑھنے والے پر لعنت بھیجتا ہوں جب یہ ذکر ایک تیسرے شخص کے سامنے ہوا اور لوگوں نے کہا یہ کلمہ کفر ہے تو اس نے کہا کہ ایسی باتوں سے کفر نہیں عائد ہوا کرتا حالانکہ یہ شخص عاقل بالغ ہے اس شخص کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: کہنے والا وہ شخص کافر ہوگیا اس کی عورت نکاح سے نکل گئی اور یہ تیسرا بھی نئے سرے سے کلمہ اسلام پڑھے اور اپنی عورت سے اس کے بعد نکاح کرے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۳ : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے بعد مکان چھوڑنے اپنے دوسال کے ایک خط صرف بنام وارث زوجہ اپنی کے اس مضمون کا لکھا کہ ہم نے اپنی زوجہ کو طلاق دیتے ہیں اب اس کو چاہئے کہ گھر سے میرے سے چلی جائے اب ہمارا آنا نہ ہوگا اور اس کا نشان وپتہ نہیں کہ کہاں چلا گیا حروف اس خط کا اس کے دوسرے خطوں کے ساتھ ملتا جلتا ہے شبہ کو دخل نہیں۔آیا طلاق ہوئی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اگر عورت باور کرتی ہے کہ یہ خط اس کے شوہر ہی کا ہے تو اسے اختیار ہے کہ بعد عدت جس سے چاہے نکاح کرلے۔

کمانص علیه فی الهندیة عن محیط السرخسی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۵۴ : کیا فرماتے ہیں علمائے دین اسلام اس مسئلہ میں کہ ایام حمل میں طلاق دینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو مدت اس کی کیا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: حمل میں طلاق نہ دی جائے اگر دے گا ہو جائے گی عدت وضع حمل ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۵ : کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین دریں مسئلہ میں کہ امام نے سورہ الم پورے رکوع یعنی ''ولهم عذاب عظیم'' تک پڑھی جس میں الم ذلك الكتب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لاریب فیه هدی اللمتقین ہ الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنهم ینفقون تک ٹھیک پڑھی بعدہ بجائے والذین یومنون بماانزل الیك کے ''والذین یومنون بالغیب'' پڑھ کر آگے بڑھ گئے اور آگے بجائے ''ان الذین'' کے ''والذین'' پڑھی اور سجدہ سہو بھی کیا نماز ہوئی یا نہیں صرف آیات مذکورہ کے پڑھنے سے نماز ہوگئی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: نماز ہوگئی سجدہ سہو کی کوئی حاجت نہیں تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کسی پٹواری یا کسی سرمہ فروش کو دس یا پانچ روپے کوئی شخص دے اور اس سے کہے جب تک میرا روپیہ تمہارے ذمہ ہے مجھے پان بقدر خرچ روزانہ کے دیا کرو اور جب روپیہ واپس دو گے تو مت دینا یہ صورت جائز ہے یا نہیں نادرنہیں تو جواز کی کونسی صورت ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: یہ صورت خاص سود اور حرام ہے سود کے جواز کی کوئی شکل نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۷: کیا فرماتے علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نصاب کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا بمقدار اس کے روپیہ موجود ہوں اگر ایک شخص کے پاس ساٹھ روپیہ کی بھینس یا بیل ہے تو اس پر قربانی واجب ہے یا نہیں کسی شخص کو ہزار روپیہ ماہوار کی آمدنی ہے لیکن بزمانہ قربانی ایک روپیہ قربانی بھی اس کے پاس موجود نہیں تو کیا وہ شخص قرض لے کر قربانی کریگا یا نہیں۔ علیٰ ہذا القیاس کاشت فروخت کر کے قربانی کرے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: قربانی واجب ہونے کے لئے صرف اتنا ضروری ہے کہ وہ ایام قربانی میں اپنی تمام اصلی حاجتوں کے علاوہ چھپن روپیہ کے مال کا مالک ہو چاہے وہ مال نقد ہو یا بیل بھینس یا کاشت کاشتکار کے ہل کے بیل اس کی حاجت اصلیہ میں داخل ہیں ان کا شمار نہ ہو۔ ہزار روپیہ ماہوار کی آمدنی والا شخص قربانی کے دن چھپن روپے کا مالک نہ یہ صورت خلاف واقعہ ہے اور اگر ایسا فرض کیا جائے کہ اس وقت وہ فقیر ہے تو اس پر قربانی واجب نا ہوگی اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وقت نقد اس کے پاس نہیں وہ چاہے قرض لے کر کرے یا اپنا کچھ مال بیچے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۸: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام کو تین آیتوں کے بعد معنی میں فساد ہو گیا جیسا کہ سورہ یوسف کے شروع میں چار آیات کے بعد "رایتھـــم" کی جگہ "رایتھم" پڑھا سا حالت میں نماز ہو گی یا نہیں؟ بینوتو جروا۔

الجواب: فساد معنی اگر ہزار آیت کے بعد ہو نماز ہو جاتی ہے مگر یہاں "راتھم" میں ت کا زبر پڑھنا مفسد نماز نہیں ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۹: کیا فرماتے ہیں علمائے دین سا مسئلہ میں کہ اگر اذان نہ ہوئی ہو یا ہو مگر غلط تو نماز میں کیا خرابی ہے جب کہ ان صورتوں میں نماز پڑھی۔ نماز تراویح حافظ نابالغ پڑھا سکتا ہے یا نہیں۔ نابالغ اذان دے سکتا ہے یا نہیں۔ اگر دے تو لوٹانی چاہئے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: (۱) بغیر اذان کے جماعت کرنا مکروہ ہے اور نماز مکروہ ہوگی اور اذان اگر ایسی غلط ہوئی کہ شرعاً اذان نہ ٹھہری تو وہ بھی بغیر اذان ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲) نابالغ کے پیچھے بالغ کی کوئی نماز نہیں ہو سکتی اگرچہ تراویح یا نفل محض ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۳) نابالغ اگر عاقل ہے کہ اس کی اذان اذان سمجھی جائے تو حرج نہیں اور اگر اس کی اذان کو اذان نہ سمجھیں نقل گمان کریں گے تو لوٹائی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے بعد ختم ہوتے وقت سحری کے حقہ پیا بگمان شب کے یعنی وقت سحری کے تو اس روزہ ہوا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اگر بعد طلوع صبح صادق پیا روزہ نہ ہوا اسے پورا کرے اور قضا رکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۶۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سونے چاندی۔ پیتل کانسہ وغیرہ کی انگوٹھی یا بٹن یا گھڑی کی زنجیر کو پہننا مرد کو جائز ہے یا نہیں اور ان کو پہن کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ کی ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی مرد کو پہننا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جائز ہے اور دو انگوٹھیاں یا کئی نگ ایک انگوٹھی یا ساڑھے چار ماشہ خواہ زائد چاندی کی سونے کانسے پیتل لوہے تانبے کی مطلقاً ناجائز ہے گھڑی کی زنجیر سونے چاندی کی مرد کو حرام اور دھاتوں کی ممنوع ہے اور جو چیزیں ممنوع کی گئی ہیں ان کو پہن کر نماز اور امامت مکروہ تحریمی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۲: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سونے چاندی کے بلا زنجیر کے بٹن مرد کو درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: بے زنجیر بٹن سونے چاندی کے مرد کو جائز ہیں اور زنجیر دار منع ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۳: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص چاندی کے زنجیر دار بٹن بہ نیت زیبائش نہ پہنے بلکہ اس خیال سے پہنے کہ دوسری قسم کے بٹن جلد ٹوٹ جاتے ہیں تو پہننا درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اس نیت سے ناجائز جائز نہیں ہوسکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہ شخص جس نے سنتیں فجر کی نہ پڑھیں ہوں اور دس بارہ منٹ طلوع میں باقی ہوں تو وہ نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں اسی طرح ظہر کی سنتیں بغیر پڑھے امامت کرسکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اگر وقت بقدر فرض ہی باقی ہے تو آپ ہی سنتیں چھوڑے گا پھر اگر جماعت میں کسی نے ابھی نہ پڑھیں یا جس نے پڑھیں وہ قابل امامت نہیں تو جس نے نہ پڑھیں وہی امامت کرے گا اور نا گر وقت میں وسعت ہے تو سنت قبلیہ کا ترک کرنا گناہ ہے اور اس کی امامت مکروہ۔ دس بارہ منٹ میں سنتیں اور فرض دونوں ہوسکتے ہیں سنتیں پڑھ کر نماز پڑھائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز کے واسطے سوتے آدمی کو جگانا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مسئلہ ٦٦: کیا فرماتے ہیں علمائے احناف اس مسئلہ میں کہ تکبیر کھڑے ہو کر سننا مسنون ہے یا بیٹھ کر؟

الجواب: بیٹھ کر سنے کھڑے ہو کر سننا مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٦٧: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام رکوع میں ہے اور ایک شخص صرف ایک تکبیر کہہ کر شامل جماعت ہو گیا تو یہ تکبیر تحریمہ یعنی اولیٰ ہوئی یا مسنونہ اس صورت میں نماز اس مقتدی کی ہو گی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اگر اس نے تکبیر تحریمہ کہہ کر یعنی سیدھے کھڑے ہوئے تکبیر کہی کہ ہاتھ پھیلائے تو زانوں تک نہ جائے تو نماز ہو گی اور اگر تکبیر انتقال یعنی جھکتے ہوئے تکبیر کہی تو نماز نہ ہو گی اسے دو تکبیر کہنے کا حکم ہے تکبیر تحریمہ اور تکبیر انتقال۔ پہلی تکبیر تحریمہ قیام کی حالت میں اور دوسری تکبیر انتقال رکوع کو جاتے ہوئے درمختار میں ہے:

ولو وجد الامام راکعا فکبر منحنیا ان الی القیام اقرب صح ولغت نیته تکبیرة الرکوع۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٦٨: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کو غسل کی حاجت ہے اگر وہ غسل کرتا ہے تو فجر کی نماز قضا ہوئی جاتی ہے تو ایسی حالت میں کیا کرے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور غسل کر کے پھر اعادہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٦٩: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ڈاڑھی منڈوانے اور خصی کرنے والا اور حد شرعی طسے کم رکھنے والا فاسق ہے یا نہیں اور اس کے پیچھے نماز فرض خواہ تراویح پڑھنا چاہئے یا نہیں اور حدیث شریف میں نبی اکرم ﷺ نے اس کے حق میں کیا ارشاد فرمایا ہے اور وہ حشر کے دن کس گروہ میں اٹھے گا؟ بینوا توجروا۔

الجواب: داڑھی منڈانے اور کترانے والا فاسق ملعن ہے اسے امام بنانا گناہ ہے فرض ہو یا تراویح کسی نماز میں اسے امام بنانا جائز نہیں۔ حدیث میں اس پر غضب اور ارادہ قتل وغیرہ کی وعیدیں وارد ہیں اور قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے نبی ﷺ کے مخالفوں کے ساتھ حشر ہو گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مسئلہ ۷۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ داڑھی کی شرعی کتنی مقدار ہونی چاہئے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: ٹھوڑی سے نیچے چار انگل چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ طلوع آفتاب سے کتنی دیر بعد نماز قضا پڑھنے کا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: طلوع کے بعد کم از کم ۲۰ منٹ انتظار واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۲: کیا فرماتے ہیں علمائے دین سا مسئلہ میں کہ قبروں کا پختہ بنانا روا ہے یا نہیں؟

الجواب: میت کے گرد پختہ نہ ہو اوپر کا حصہ پختہ کر دیں تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی سنی مسلمان کسی وہابی یا یہودی یا نصرانی یا کسی کافر سے بات چیت کرتا یا کسی کے پاس نوکری کرے تو یہ مسلمان کافر ہو گیا یا نہیں اور مرا اگر کافر نہ ہو تو دوسرا شخص اس کو کافر کہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: کافر اصلی غیر مرتد کی نوکری جس میں کوئی امر ناجائز شرعی کرنا نہ پڑے جائز ہے اور دینوی معاملہ کی بات چیت اس سے کرنا اور اس لئے کچھ دیر اس کے پاس بیٹھنا منع نہیں اتنی بات پر کافر بلکہ فاسق بھی نہیں کہا جا سکتا ہاں مرتد کے ساتھ یہ سب مطلقاً منع ہیں اور کافر اس وقت بھی نہ ہوگا مگر یہ کہ اس کے مذہب و عقیدہ کفر پر مطلع ہو کر اس کے کفر میں شک کرے تو البتہ کافر ہو جائے گا بجز ثبوت وجہ کفر کے مسلمان کو کافر کہنا سخت گناہ عظیم ہے بلکہ حدیث میں فرمایا کہ وہ کہنا اسی کہنے والے پلٹ آتا ہے والعیاذ باللہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی زوجہ کو اس کے والدین کے یہاں جانے کو اس وجہ سے منع کرتا ہے کہ ایک مکان ہے جس کا دروازہ اور صحن بھی ایک ہے جس میں زید کی زوجہ کے والدین ہیں اور دو غیر شخص کرایہ دار ہیں ایسی صورت میں زید کو اپنی زوجہ کے شرعاً روک لینے کا حکم ہے یا نہیں اگر بلا اجازت زید کی زوجہ چلی جائے تو زید کیا سزا دے سکتا ہے؟

الجواب: اگر وہاں شرعی پردہ کا بندوبست ہو سکتا ہے تو زید اس کا بندوبست کرے اور عورت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کو آٹھویں دن ماں باپ کے پاس صرف دن میں جانے کی اجازت دے رات کو وہاں نہ رہے ایسی حالت میں اتنے جانے سے نہیں روکے اور اگر روکے تو عورت آٹھویں دن بلا اجازت بھی بندوبست پردہ کے ساتھ دن کے دن جا کر واپس آسکتی ہے زید اگر اتنی بات پر سزا دے گا۔ ظالم ہوگا۔ اور وہاں اگر شرعی پردہ کا بندوبست نہیں ہوسکتا تو بلاشبہ زید روک سکتا ہے بلکہ روکنے کا حکم ہے۔ اور عورت اگر بلا اجازت چلی جائے تو جب تک واپس نہ آئے اس کا نان نفقہ ساقط ہے اور زید اسے جائز سزا دے سکتا ہے کہ اولاً سمجھائے۔ نہ مانے تو اس سے الگ سوئے نہ مانے تو مارے مگر نہ مونہہ پر نہ ایسا کہ ضرب شدید ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ذکر جلی کرنا جائز ہے یا نہیں اور آواز کس قدر بلند کرسکتا ہے کوئی حد معین ہے یا نہیں، حلقہ باندھ کر ذکر کرتے کرتے کھڑے ہو جانا اور سینہ پر ہاتھ مارنا، ایک دوسرے پر گر پڑنا، لپیٹ جانا، رونا، زاری کی دھوم مچنا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: ذکر جلی جائز ہے حد معین یہ ہے کہ اتنی آواز نہ ہو جس سے اپنے آپ کو ایذا ہو یا کسی نمازی یا مریض یا سونے کو تکلیف پہنچے اور ذکر کرتے کرتے کھڑا ہو جانا، وغیرہ افعال مذکورہ اگر بحالت وجد ہوں صحیح ہیں کوئی حرج نہیں اور معاذ اللہ ریا کے لئے بناوٹ ہیں تو

حرام بینھا وسط الابذکر للحرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ایک شخص نماز نہیں جانتا اور نہ کلمہ یاد ہے اور جو اس سے کہا جاتا ہے کہ کلمہ یاد کرو اور نماز سیکھو تو کہتا ہے کہ ہم نہیں سیکھیں گے اور نہ ہم سے یاد ہوگا اور نہ ہم سے ہو سکے گا۔ پس شرعاً کیا حکم ہے بتفصیل تحریر فرمائیے اور وہ ایک انگریز کے یہاں ملازم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اس کو نئے سرے سے مسلمان ہونا چاہئے جس سے کلمہ طیبہ پڑھنے کو کہا جائے اور وہ انکار کرے اس کی نسبت علما نے حکم کفر لکھا ہے نہ کہ جو کلمہ سیکھنے سے انکار کرے۔ والعیاذ باللہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۷: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ برائے تعلیم مناظرہ دو سنی۔ ایک سنی اور ایک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وہابی بن کر مباحثہ کریں ایک وہابیہ کے اعتراضات یا ان کی طرف سے جوابات پیش کرے دوسرا سنیوں کی طرف سے تو جائز و بہتر ہے یا نہیں علی ہذا القیاس دوسرے بدمذہبوں کے مباحث مجلس عام نہ ہوگی۔ طلب ہوں گے اگرچہ مبتدی؟ بینوا توجروا۔

الجواب: بلکہ اکراہ وہابی بننا وہابی ہونا ہے کافر بننا کافر ہونا ہے مناظرہ کا تمرن سانگ ٹھیڑ نہیں کہ وہابی بن کر ہو وہاں اگر وہابی بننا نہ ہوا اور تمرن کیلئے وہابیہ کے شبہات ایک دوسرے پر پیش کر کے جواب سنے اور بحث کرے تو تین شرطوں سے جائز ہے:

الف) یہ شبہات پیش کرنے والا مستقل مستقیم متصلب سنی ہو ایسا نہ ہو کہ کوئی شبہ خود اس کے قلب میں خدشہ ڈال کر متزلزل کر دے کہ بحث بالائے طاق ایمان ہی جائے۔

ب) جب جواب شافی پالے بات نہ پالے کہ عناد مطلقاً حرام ہے نہ کہ ایسی صورت میں۔

ج) وہاں طلبہ خواہ غیر کوئی ایسا نہ ہو جس پر اس سے فتنہ و تذبذب کا اندیشہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۷۸: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اکثر مسلمان اپنی لاعلمی سے مشرکین کی بابت کہتے ہیں۔ فلاں شخص فلاں کام میں یا اخلاق میں اچھا ہے یہ کہنا مسلمان کا کس حد تک جائز ہے اور کیا گناہ اس کے ذمے عائد ہوتا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: کسی دینوی کام کہنا مثلاً کہنا تیرنا اچھا ہے یا گھوڑے پر اچھا چڑھتا ہے یا اچھا تولتا ہے حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۹: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک طالب علم جس کا عرصہ قریب تین سال کا ہوا انتقال ہو گیا اس کی تجہیز و تکفین اہل محلہ کی جانب سے ہوئی تھی اس کے پاس کچھ سامان جو کہ اس کا ذاتی تھا کنجی بستر و کتابیں اور چار روپیہ نقد نکلے جو کہ اہل محلہ میں سے ایک شخص کے پاس امانتاً اب تک جمع ہے اس سامان وغیرہ کی بابت اس کے ورثہ کو مدرسہ منظر اسلام کے طالب علموں کے ذریعے سے اطلاع دی گئی لیکن اس وقت تک ان کی طرف

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے کوئی جواب نہیں پایا لہٰذا اس سامان کو کسی دوسرے طالب علم کے صرف میں لانا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب: تلاش ورثہ میں کوشش کی جائے جب ناامیدی ہوجائے کسی غریب سنی طالب علم کو دے دیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کثر ہم اللہ تعالیٰ ونصر ہم وابد ہم وایدہم اس مسئلہ میں کہ ایک سنیوں کے محلہ میں بکر قادیانی آکر بسا زید سنی نے مردوں عورتوں کو اس کے گھر میں جانے سے اس خلاملا میل جول بخرہ رکھنے سے منع کیا ہندہ جس کے بیٹے وغیرہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہیں اس نے کہا کہ بڑے نمازیں پڑھ کر ملا ہو گئے ہم عذاب ہی بھگت لیں گے اس بے چارے قادیانی کو دق کر رکھا ہے تو اب ہندہ کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: ہندہ نے نماز کی تحقیر کرنے اور عذاب الٰہی کو ہلکا ٹھہرانے اور قادیانی کو اس فعل مسلمانان سے مظلوم جاننے اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم ناحق سمجھنے کے سبب اسلام سے خارج ہوگئی۔ اپنے شوہر پر حرام ہوگئی جب تک نئے سرے سے مسلمان ہو کر اپنے ان کلمات سے توبہ نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک قادیانی مذہب ایسی جگہ آباد ہوا جہاں بالکل قطعاً مسلمان رہتے ہیں وہ قادیانی مسلمانوں کو بہکاتا ہے نیز ان کے یہاں کا اصول بھی یہی ہے کہ ناسمجھ مسلمانوں کو اخلاق ونرمی سے اپنی طرف کھینچ کر بہکا لیتے ہیں اس خوف سے جمیع مسلمانوں نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی اور کسی نے سا سے میل جول نہ رکھا مگر اسی محلہ کا ایک سقہ اس قادیانی سے مانوس ہوگیا اس کی بی بی نے اپنے شوہر سقہ کو منع کیا اور کہا ہم کو تم کو خدا اور رسول سے کام پڑے گا۔ ایسے بدمذہب سے علیحدہ رہو اور پانی بھی ہندو کے یہاں نہ بھرو ایک روپیہ مہینہ نہ سہی اور پر وہ سقہ اپنی بی بی کو طلاق دینے کیلئے تیار ہوگیا اور کہنے لگا تو میرے مکان سے نکل جا میں تو اس قادیانی سے ایسا ہی ملوں گا اور پانی بھروں گا کہ کیسے تمام ٹھکانے چھوٹ جائیں مگر میں اس کو نہ چھوڑوں گا ہاں اگر سارے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

شہر کے بہشتی ایسا ہی کریں تو میں بھی چھوڑ دوں گا ورنہ میں اس کو نہیں چھوڑ سکتا۔ بلکہ اگر وہ قادیانی سور کھائے گا تو میں بھی سور کھاؤں گا۔

سوال یہ ہے کہ جن مسلمانوں نے اس سے ترک سلام وکلام کر دیا ہے ان کے واسطے ازروئے شریعت کیا جزا ملے گی اور سقہ کی واسطے شریعت پاک کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: مسلمانوں کے واسطے ثواب عظیم اور اس فعل سے اللہ ورسول کی رضا ہے جل جلالہ وﷺ اور وہ سقہ اشد گناہگار و مستحق عذاب نار ہے سقاؤں اور ان کے چودھری کو لازم ہے کہ اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس برادری سے نکال دیں اللہ عزوجل فرماتا ہے

ولاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۲: کیا ارشاد ہے کہ شریعت مقدسہ کا اس مسئلہ میں کہ زید بدمذہبوں کے یہاں کا کھانا علانیہ کھاتا ہے بدمذہبوں سے میل جول رکھتا ہے مگر خودسنی ہے اسکے پیچھے نماز کیسی ہے اور اس کی تراویح سننا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اس صورت میں فاسق معلن ہے اور امامت کے لائق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ جہیز کس کا حق ہوتا ہے لڑکی والوں کا یا لڑکے والوں کا بعد وفات زوجہ کے اس کے جہیز میں تقسیم فرائض ہوگی یا نہیں۔ زید جو سلیمہ کا شوہر تھا سلیمہ کے مرنے کے بعد کہتا ہے کہ میں نے اس کو کھلایا پلایا ہے لہٰذا جہیز میرا حق ہے یہ قول زید کا صحیح ہے یا باطل اگر باطل جہیز میں تقسیم فرائض نہ ہو تو آیا صرف والدین کو ملے گا یا اور کس کس کو۔ بینوا توجروا۔

الجواب: جہیز عورت کی ملک ہے اس کے مرنے کے بعد حسب شرائط فرائض ورثہ پر تقسیم ہوگا زید کا دعویٰ باطل محض ہے نفقہ کے عوض میں کچھ نہیں لے سکتا کہ نفقہ اس پر شرعاً واجب تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد کا حوض اس طرح ہے کہ نصف حوض کے داہنے بائیں صحن مسجد ہے اور نصف حوض کے اردگرد صرف زمین مقام الف

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

میں سیڑھیاں ہیں زید کو مرض ہے کہ اگر ڈھیلہ لے کر فوراً علی الاتصال پانی سے استنجا نہ پاک کرے تو قطرہ آجاتا ہے اب وہ استنجا کرتا ہوا آیا پانی حوض میں بہت نیچا تھا اور ادھر ادھر لوٹوں میں وضو کا بچا ہوا پانی رکھا ہے مقام ب سے فصل مقام الف تک ہاتھ میں ڈھیلا ہے درحالیکہ رزائی یا چادر وغیرہ اوڑھے ہو جا کر پانی لا سکتا ہے یا نہیں؟ بینوتو جروا۔

نقشہ یہ ہے۔

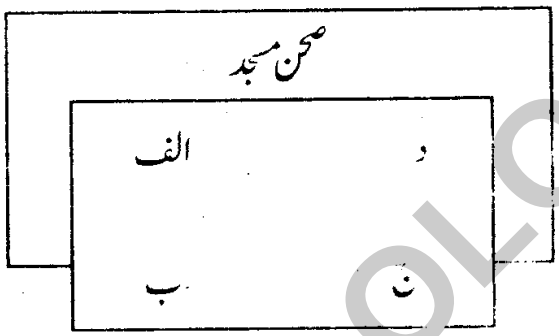

الجواب: جب کہ فصیل ہی پر گیا اور چادر اوڑھے ہے صحن مسجد میں قدم نہ رکھا یوں جا کر پانی لے آیا اور غسل خانہ میں جا کر استنجاہ کیا تو اصلاً کسی قسم کا حرج نہیں فصیل حوض مسجد سے خارج ہے، وہ لہٰذا اس پر وضو اذان بلا کراہت جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ رشتہ داروں کی کن کن عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں اور کن کن سے ناجائز ہے مفصل تحریر فرمائیں۔ بینوتو جروا۔

الجواب: یہ شخص جن کی اولاد میں ہے جیسے باپ دادا نانا یا جو اس کی اولاد میں ہو جیسے بیٹا پوتا نواسا ان کی بیبیوں سے نکاح حرام اور خسر کی بی بی سے بھی حرام ہے جب کہ وہ اپنی زوجہ کی حقیقی ماں ہو باقی رشتہ داروں کی بیبیوں سے ان کی موت یا طلاق وانقضائے عدت کے بعد نکاح جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اہل سنت کو رافضیوں سے ملنا جلنا کھانا پینا اور رافضیوں سے سودا سلف خریدنا جائز ہے یا نہیں۔ اور جو شخص سنی ہو کر ایسا کرتا ہے اس کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے وہ شخص دائرہ اہلسنت و جماعت سے خارج ہے یا نہیں اور شخص مذکورہ بالا سے تمام مسلمانوں کو اپنے دینی و دنیوی تعلقات منقطع کرنا چاہئے یا نہیں؟

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بینوا توجروا۔

الجواب: روافض زمانہ علی العموم مرتد ہیں کما بینا ہ فی ردالرفضہ ان سے کوئی معاملہ اہل اسلام کا سا کرنا حلال نہیں اس سے میل جول نشست برخاست سلام کلام سب حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

واما ینسینك الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین۔ (سورہ انعام ۶۸)

حدیث میں نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں:

سیاتی قوم لھم نیز یقال لھم الرافضة یطمعنون السلف لایشھدون جمعة ولاالجماعة فلاتجالسوھم ولاتواکلوھم ولاتشاربوھم ولاتناکحوھم واذامرضوا فلاتعودوھم واذاماتوا فلاتشھدوھم ولاتصلوا علیھم ولاتصلوا معھم۔

''عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں ان کا ایک بدلقب ہوگا انہیں رافضی کہا جائے گا۔ سلف صالح پر طعن کریں گے اور جمعہ و جماعت میں حاضر نہ ہوں گے ان کے پاس نہ بیٹھنا ان کے ساتھ نہ کھانا نہ ان کے پاس پانی پینا نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جانا مر جائیں تو ان کے جنازے پر نہ جانا نہ ان پر نماز پڑھنا نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا۔''

جو سنی ہو کر ان کے ساتھ میل جول رکھے اگر خود رافضی نہیں تو کم از کم اشد فاسق ہے۔ مسلمانوں کو اس سے بھی میل جول ترک کرنے کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۷: تبارک صرف رجب شریف میں ہو سکتی ہے یا جب چاہیں کر لیں اور اگر میت پر اتنی قضا نمازیں یا روزے ہیں کہ اس کے غریب ورثا ہر نماز کے بدلے ۱۷۵۔۲/ روپیہ بھر گیہوں نہ دے سکیں تو اسقاط کا کیا طریقہ ہے۔ بینوا توجروا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الجواب: تبارک ہر مہینہ میں ہوسکتی ہے یہ تعزیات ویادد ہانی ہوتے ہیں اومیت کے ورثا جس قدر پر قادر ہوں مسکین کو بہ نیت کفارہ دے کر قابض کردیں اور بعد قبضہ اپنی طرف سے وارث کو ہبہ کردے اور وارث بعد قبضہ پھر بہ نیت کفارہ مسکین کو دے اسی طرح دور کریں یہاں تک کہ مقدار مطلوب ادا ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۸: علمائے دین ومفتیان عظام اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ افیون کی تجارت اور اس کی دکان کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: افیون کی تجارت دوا کے لئے جائز اور افیونی کے ہاتھ بیچنا ناجائز ہے۔

لان المعصية تقوم بعينه وكل ما كان كذلك كره بيعه كمافي تنوير الابصار۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۹: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ (۱) پیر سے پردہ ہے یا نہیں (۲) ایک بزرگ عورتوں سے بغیر حجاب کے حلقہ کراتے ہیں اور حلقہ کے بیچ میں بزرگ صاحب بیٹھتے ہیں توجہ ایسی دیتے ہیں عورتیں بے ہوش ہوجاتی ہیں اچھلتی کودتی ہیں اور ان کی آواز مکان سے دور سنائی دیتی ہے ایسی بیعت ہونا کیسا ہے؟ بینوتوجروا۔

الجواب: پیر سے پردہ واجب ہے جبکہ محرم نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم (۲) یہ صورت محض خلاف شرع وخلاف حیا ہے ایسے پیر سے بیعت نہ چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زندگی کا بیمہ کرانا شرعاً جائز ہے یا حرام صورت اس کی یہ ہے کہ جو شخص زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے اس سے یہ قرار پاجاتا ہے کہ ۵۵ سال تک یا ۶۰ سال یا ۵۰ سال کی عمر تک مبلغ دو ہزار روپیہ چار یا چھ روپیہ ماہوار کے حساب سے تنخواہ سے وضع ہوتے رہیں گے اگر وہ شخص ۵۵ سال تک زندہ رہا تو خود اس کو اور اگر معیار مقرر کر کے اندر مر گیا تو اس کے ورثا کو دو ہزار روپیہ یکمشت ملے گا خواہ وہ بیمہ کرانے کے بعد اس کی منظوری آنے کے بعد فوراً ہی مرجائے اور اگر معیاد مقرر تک زندہ رہا تو بھی وہی دو ہزار ملے گا۔ بیمہ گورنمنٹ کی جانب سے ہورہا ہے کسی کمپنی وغیرہ کو اس سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تعلق نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: جب کہ یہ بیمہ صرف گورنمنٹ کرتی ہے اور اس میں اپنے نقصان کی کوئی صورت نہیں تو جائز ہے کوئی حرج نہیں مگر شرط یہ ہے کہ اس کے سبب اس کے ذمہ کسی خلاف شرع احتیاط کی پابندی نہ عائد ہوتی ہو جیسے روزوں یا حج کی ممانعت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کا دادا پٹھان تھا دادی اور والدہ سیدانی اس صورت میں زید سید ہے یا پٹھان۔ بینوا توجروا۔

الجواب: شرع مطہر میں نسب باپ سے لیا جاتا ہے جس کے باپ دادا پٹھان مغل یا شیخ ہوں وہ انہیں قوموں سے ہوگا اگر اس کی ماں اور دادی اور پردادی سب سیدانیاں ہوں نبی ﷺ نے صحیح حدیث میں فرمایا ہے:

من ادعی الی غیر ابیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لایقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولاعدلا ھذا مختصرا۔

''جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو نسبت کرے اس پر خدا اور سب فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا نہ فرض قبول کرے گا نہ نفل۔''

بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی وغیرہم نے یہ حدیث مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فضلیت خاص امام حسن و امام حسین اور ان کے حقیقی بھائیوں بہنوں کو عطا فرمائی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کہ رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ٹھہرے پھر جوان کی خاص اولاد ہے ان میں سے بھی وہی قاعدہ عام جاری رہے گا کہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوں اس لئے سبطین کریمین کی اولاد سید ہیں نہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد کہ وہ اپنے والدوں ہی کی طرف نسبت کی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۲: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس امر میں کہ صفر کی اخیر چہار شنبہ کے متعلق عوام

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

میں مشہور ہے کہ اس روز حضرت محمد ﷺ نے مرض سے صحت پائی تھی بنابر اس کے اس روز کھانا شیرینی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اور جنگل کی سیر کو جاتے ہیں علی ہذا القیاس مختلف جگہوں میں مختلف معمولات ہیں کہیں اس روز کو نجس و مبارک جان کر گھر کے پرانے برتن گلی میں توڑ ڈالتے ہیں اور تعویذ و چھلہ چاندی کے اس روز کی صحت بخشی جناب رسول پاک ﷺ میں مریضوں کو استعمال کراتے ہیں یہ جملہ امور بر بنائے صحت پانے رسول اللہ ﷺ عمل میں لائے جاتے ہیں لہٰذا اصل اس کی شرع میں ثابت ہے کہ نہیں اور فاعل عامل اس کا بر بنائے ثبوت یا عدم مرتکب معصیت ہوگا یا نہیں قابل ملامت و تادیب۔ بینوا توجروا۔

الجواب: آخری چہار شنبہ کی کوئی اصل نہیں نہ اس دن صحت یابی حضور سید عالم ﷺ کا کوئی ثبوت بلکہ مرض اقدس جس میں وفات مبارک ہوئی اسکی ابتداء اسی دن سے ہوئی اور ایک حدیث مرفوع میں آیا ہے۔

اخر اربعا من الشھر یوم نحس مستمر۔

اور مروی ہوا ابتدائی ابتلائے سیدنا ایوب علی نبینا علیہ السلام ۸۰ دن تھی اور اسے نحس سمجھ کر مٹی کے برتن توڑ دینا گناہ و اضاعت مال ہے بہر حال یہ سب باتیں بے اصل و بے معنی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۳: نماز کے وقت مسجد میں تمام نمازی کسی شخص کے آنے پر تعظیماً کھڑے ہونا اور حد مثل سجدے کے قدموں پر سر رکھ کر بوسہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: عالم دین اور سلطان الاسلام اور علم دین میں اپنا استاذ ان کی تعظیم مسجد میں بھی کی جائے گی اور مجالس خیر میں بھی اور تلاوت قرآن عظیم میں بھی عالم دین کے قدموں پر بوسہ دینا سنت ہے اور قدموں پر سر رکھنا جہالت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۴: کیا فرماتے ہیں مفتیان دین اس مسئلہ میں کہ اگر زوجہ کے نان و نفقہ وغیرہ کے اخراجات کا بار زوج کا والد یا کئی عزیز دار اٹھاتا ہو اور وہ عورت کو والدین کے یہاں جانے کی اجازت دے تو خاوند زوجہ کو روک سکتا ہے اور عورت بلا اجازت خاوند کے جانے سے گناہگار ہوگی یا زوج کو روکنا جائز نہیں ہے اور زوجہ جانے سے گناہگار نہ ہوگی۔ بینوا توجروا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الجواب: اگر مہر معجّل نہ تھا یا جس قدر معجّل تھا ادا ہو گیا تو چند مواضع حاجت شرعیہ جن کا استثناء فرما دیا گیا مثلاً والدین کے یہاں آٹھویں دن دیگر محارم کے یہاں سال پیچھے دن کو جانا اور شب شوہر کے ہی یہاں رہنا وغیرہ ذلک ان کے سوا کسی جگہ عورت بے اذن شوہر جانے کی اجازت نہیں اگر جائے گی گناہ گار ہوگی شوہر روکنے کا اختیار رکھتا ہے اگر چہ نفقہ کا بار دوسرا شخص اٹھاتا اور وہ دوسرا عورت کو جانے کی اجازت دیتا ہو اس کی اجازت مہمل ہوگی اور شوہر کی ممانعت واجب العمل علماء تصریح فرماتے ہیں کہ بعد ادائے مہر معجّل عورت مطلقاً پابند شوہر ہے اس میں کوئی قید و تخصیص ادائے نفقہ معجّل و تکفل خوانج نہیں فرماتے۔

درمختار میں ہے:

لها الخروج من بيت زوجها للحاجة ولها زيادة اهلها بلا اذنه مالم تقبض المعجل فلا تخرج الا لحق لها او عليها او زيادة ابويها كل جمعة مرة او المحارم كل سنة ولكونها قابلة او غاسلة لا فيما عدا ذلك۔

ردالمحتار میں ہے:

قوله فلا تخرج جواب شرط مقداری فان قبضه فلا تخرج الخ۔

والد کا متکفل نفقہ پسر وزن پسر ہونا تو ہمارے بلاد میں معمول ہے اور دیگر بعض اعزا بھی تبرّ تکفل کریں تو یہ ضرور نہیں کہ شوہر نفقہ دینے سے منکر ہو علمائے کرام تو اس صورت میں کہ شوہر نے ظلماً انفاق سے دست کشی کی یہاں تک کہ عورت محتاج نالش ہوئی تا آنکہ شوہر کو نفقہ دینے پر مجبور کرنے کیلئے حبس کی درخواست کی اور حاکم نے شوہر کا تغلب دیکھ کر اسے قید کر دیا اس صورت میں تصریح فرماتے ہیں کہ عورت شوہر ہی کے گھر رہے بلکہ عورت پر واقعی اندیشہ فساد ہو تو شوہر قید خانہ میں اپنے پاس رکھنے کی درخواست کر سکتا ہے اور مجلس میں مکان تنہائی ہو تو حاکم عورت کو حکم دیگا کہ وہیں اس کے پاس رہے۔ ہندیہ میں ہے:

لو فرض الحاكم النفقة على الزوج فامتنع من

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

دفعها وهو موسر وطلبت المراة حبسه له ان يحبسه كذافي البدائع واذاحبسه لاتسقط عنه النفقة وتومر بالاستدانة حتى ترجع على الزوج فان قال للقاضي لايحبسها معه ولكنها تصبر في منزل الزوج ويحبس الزوج لها كذافي المحيط۔

درمختار میں ہے:

وفي البحر عن مال الفتاوى ولو خيف عليهما الفساد تحبس معه عند المتاخرين۔

تو جب صریح ظلماً نفقہ نہ دینے پر بھی عورت پابند شوہر ہی رہی وت صورت حال سوال میں کیونکر خودمختار ہوسکتی ہے تفقہ نہ دینا رافع پابندی ہوتو نفقہ نہ دینا مسقط نفقہ ہو جائے اور عورت کو ہرگز دعویٰ نفقہ کا اختیار نہیں رہے کہ نفقہ جزائے پابندی ہے جب پابندی نہیں نفقہ کس بات کا۔ درمختار میں ہے:

النفقة جزاء الاحتباس وكل محبوس لمنفعة غيره يلزمه نفقة كمفت وقاض ووصي۔ زيلعي الخ اقول واياك ان تتوهم ان التفقة اذا كالت جزاء الحبس فاذاعدمت عدم وذلك لان وجوبها متفرع عنه فوجوب الا حتباس عليها متقدم على وجوب النفقة عليه لاان لاحتباس متفرع على الانفاق فان عدم عدم وبالجملة ان كان اللازم فوجوب الا نفاق لاوقوعه فبرفع لايرتفع الملزوم۔ واللہ تعالیٰ واعلم۔

مسئلہ ۹۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کاشتکاروں پر بابت بقایالگان یا کسی قرض دار پر بابت قرض نالش کرنے پر جوخرچ کچہری بابت محنتانہ وغیرہ علاوہ اصل رقم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کے دلا دے وہ لینا سوائے سود کے کیسا ہے؟

ب) زید سے خالد پندرہ ہزار روپیہ تجارت کے لئے مانگتا ہے کہ میں سو روپیہ ماہوار نفع دوں گا خواہ نفع ہو یا نہ ہو۔ زید کو یہ نفع لینا کیسا ہے سود تو نہ ہوگا اس طرح نفع لینے کے جواز کی کوئی صورت شرعاً ہو سکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: (الف) خرچہ جو مدعی کو دلایا جاتا ہے اسے لینا حرام ہے۔ والمسئلۃ فی العقود الدریۃ ہاں قرض دار کاشت کار یا کفار ہوں تو لے سکتا ہے۔ لعدم العصمۃ۔ واللہ تعالیٰ واعلم۔

ب) یہ صورت قطعی حرام اور خالص سود ہے نفع لینا چاہے تو مضاربت کرے کہ اتنے روپیہ تمہیں دیئے ان سے تجارت کرو جو نفع ہو وہ نصف یا ثلث یا ربع یا اس قدر جو حصہ نامعین قرار پایا مجھے دیا کرو جو اسے نفع ہوگا اتنا حصہ اسے دینا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ واعلم۔

مسئلہ ۹۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی منکوحہ عورت خالد کے ساتھ بھاگ گئی اور آٹھ دس برس کے بعد چند لڑکے لڑکیاں لے کر آئی زید کا انتقال ہو گیا وہ اولاد زید کی اولاد شرعاً متصور ہو کر زید کا ترکہ پائے گی یا بوجہ اولاد الزنا ہونے کے ترکہ سے محروم رہیں گے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: بچہ اپنی ماں کا یقینی جز ہے جس میں شک واحتمال کو اصلاً گنجائش نہیں یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو بچہ اس عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا شائد کسی دوسرے کا ہو اور باپ کی جزئیت جب تک خارج سے کوئی دلیل قاطع مثل اخبار خدا اور رسول جل وعلا وﷺ قائم ہو نظر بہ حقیقت ظنی ہے اگرچہ بحسب حکم شرعی وعرفی کالقطعی ہے جس میں تشکیک مخذول ومنا مقبول۔

الولد للفراش والناس امناء علی انسابھم۔

ولہٰذا نسب پر شہادت بتسامع وشہرت روا ہے پھر بھی اسی فرق تحقیقی کا ثمرہ ہے کہ روز قیامت شان ستارے جلوہ فرمائے گی اور لوگ اپنی ماؤں کے نسبت کر کے پکارے جائیں گے۔ یہی فرق ہے کہ قرآن عظیم نے امہات کے حق میں تو اخبار اً فرمایا "ان امھتھم الالی ولدتھم" ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں حق آباء میں صرف انشاء فرمایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

''ادعوھم لابانھم ھو اقسط عنداللہ'' ''انہیں ان کے باپ کی طرف نسبت کر کے پکارو یہ زیادہ انصاف کی بات ہے اللہ کے یہاں۔'' نیز اس فرق کے ثمرات سے ہے کہ جانوروں میں نسب ماں سے ہے زید کا گھوڑا اور عمرو کی گھوڑی ہو تو بچہ عمرو کی ملک ہوگا نہ زید کی ''وان کان مناوجہ اخوانہ تفصل منھا حیوانا ومنہ ماء مھینا۔'' مگر کرامت انسان کے لئے رب عزوجل نے نسب باپ سے رکھا ہے کہ بچہ محتاج پرورش ہے محتاج تربیت ہے محتاج تعلیم ہے اور ان باتوں پر مردوں کو قدرت ہے نہ عورتوں کو جن کی عقل ناقص اور دین بھی ناقص اور خود دوسرے کی دست نگر ولہٰذا بچہ پر رحمت کے لئے اثبات نسب میں ادنیٰ بعید سے بعید ضعیف سے ضعیف احتمال پر نظر رکھی کہ آخر امرفی نفسہ الناس محتمل قطع کی طرف انہیں راہ نہیں غایت درجہ وہ اس پر یقین کر سکتے ہیں کہ فلاں عورت نے جماع کیا اس نذر اور بھی سہی کہ اس کا نطفہ اس کے رحم میں گرا پھر اس سے بچہ اس کا ہونے پر یقین ہو ہزار بار جماع ہوتا ہے نطفہ رحم میں گرتا ہے اور بچہ نہیں بنتا تو عورت جس کے پاس اور جس کے زیر تصرف ہے اس میں بھی احتمال ہی ہے اور شوہر کہ دور ہو احتمال اس کی طرف سے بھی قائم ہے ممکن ہے کہ وہ طی ارض پر قدرت رکھتا ہو کہ ایک قدم میں دس ہزار کوس جائے اور چلا آئے ممکن کہ اس کے تابع ہوں۔ ممکن کہ صاحب کرامت ہو۔ ممکن کہ کوئی عمل ایسا جانتا ہو۔ ممکن کہ روح انسانی کی طاقتوں سے کوئی باپ اس پر کھل گیا ہو۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ یہ احتمالات عادتاً بعید ہیں مگر وہ پہلا احتمال شرعاً و اخلاقاً بعید ہے زنا کے پانی کے لئے شرع میں کوئی عزت نہیں تو بچے اولاد زانی نہیں ٹھہر سکتے اولاد اس کی قرار پائی ایک عمدہ نعمت ہے جسے قرآن عظیم نے بلفظ ہبہ تعبیر کیا کہ ''یھب لمن یشاء اذکورا'' اور زانی اپنی زنا کے باعث مستحق غضب و سزا ہے نہ کہ مستحق ھبہ وعطا لہٰذا ارشاد ھو اوللعاھر الحجر۔ زانی کے لئے پتھر تو اگر احتمال بعید از روئے عادت کو اختیار نہ کریں بے گناہ بچے ضائع ہو جائیں گے کہ ان کا کوئی باپ مربی معلم پرورش کنندہ نہ ہوگا لہٰذا ضرور ہوا کہ دو احتمالی باتوں میں کہ ایک کا احتمال عادتاً قریب اور شرعاً و اخلاقاً بہت بعید سے بعید اور دوسری کا احتمال عادتاً بعید اور شرعاً و

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اخلاقاً بہت قریب سے قریب اسی احتمال ثانی کو ترجیح بخشیں اور بعد عادی کے لحاظ سے بعد شرعی واخلاقی کو کہ اس سے بدرجہا بدتر ہے اختیار نہ کریں اس میں کونسا خلاف عقل وروایت ہے بلکہ اس کا عکس ہی خلاف عقل وشرع واخلاق ورحمت ہے لہٰذا عام حکم ارشاد ہوا کہ الوالد للفراش وللعاهر الحجر۔

لہٰذا اگر زید اقصی مشرق میں ہے اور ہندہ مستہائے مغرب میں اور بذریعہ وکالت ان میں نکاح منعقدہ ہوان میں بارہ ہزار میل سے زیادہ فاصلہ اور صدہا دریا کا پہاڑ سمندر حائل ہیں اور اسی حالت میں وقت اشادی سے چھ مہینے بعد ہندہ کے بچہ ہوا زید ہی کا بچہ ٹھہرے گا اور مجہول النسب یا والد الزنا نہیں ہوسکتا۔ درمختار میں ہے:

قد اکتفو بقیام الفراش بلاخلوۃ کتزوج المغربی بمشرقیه بینهما ستة اشهر منذ تزوجها لتصوره کرامة واستخداما فتح۔

ردالمحتار میں ہے:

قوله بلادخول المراد نفیه ظاهرا والا فلابد من تصوره وامکانه۔

فتح القدیر میں ہے:

والتصور ثابت فی المغربیة لمثبوت کرامات اولالیاء والاستخدامات فیکون صاحب خطواۃ اوجنی۔

صحیح میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہے:

کان عتبه بن ابی وقاص (ای الکافر المیت علی کفره) عهد الی اخیه سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنه ان ابن ولیدة زمعة منی فاقبضه الیك (ای کان زنی بها فی الجاهلیة فولدت فاوصی اخاه بالواد) فلما کان عام الفتح

اخذه سعد فقال انه ابن اخی وقال عبدابن زمعة اخی ابن ولیدة ابی ولدعلی فراشه فقال رسول اللہ ﷺ اخوك یاعبدبن زمعة من اجل انه ولدعلی فراش ابیه اه مختصرامزیداما بین الهلالین۔

بالجملہ ان میں بچے کی زندگی میں پیدا ہوئے یا زید کی موت کے بعد عدت کے اندر یا چار مہینے دس دن پر عورت نے عدت گذر جانے کا اقرار نہ کیا ہو تو موت زید سے دو برس کے اندر یا اقرار انقضائے عدت کر چکی ہو تو اس دن سے چھ مہینے کے اندر پیدا ہوئے ہوں وہ سب شرعاً اولاد زید قرار پائیں گے اور زید کا ترکہ ان کو ملے گا ہاں جو موت زید سے دو برس کے بعد یا بہ صورت اقرار زن یا بقضائے عدت اس دن سے چھ مہینے کے بعد پیدا ہوئے وہ نہ اولاد زید میں ہیں اور نہ اس کا ترکہ پائیں۔ درمختار میں ہے:

یثبت نسب ولدمعتدة الموت لاقل منهما(ای من سنتین ش) من وقت الموت اذاالموت اذاکانت کبیرة ولو غیرمدفول بهاوان لاکثر منهمامن وقته لایثبت بدائع وکذا المقرة لمفتیهالو لاقل من اقل مدته من وقت الاقرارللمتقین یکذبها والالاحتمال جدوثه بعد الاقرار مدملخصا۔ واللہ تعالیٰ واعلموعلمه جل مجده اتم واحکم۔

مسئلہ ۹۷: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ آیا رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں عقیقہ وختنہ میں لوگوں کو بغرض ادائے سنن کے بلاتے تھے یا نہیں اگر نہیں بلاتے تھے تو یہ بدعت سیئہ ہے یا نہیں؟ وقت رخصتی جیسا کہ ہندوستان میں رسم بھارت کی ہے آیا ان کی کچھ اصلیت ثابت ہے؟ اور بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے وقت بھی کچھ کھانا تقسیم کیا گیا تھا یا نہیں؟ اور نیوتے کی رسم شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ آیا یہ بات کی شارع علیہ السلام نے دعوت ولیمہ کی بابت فرمایا اور خود بھی حضور ﷺ نے متعدد بار اس پر عمل کیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور کبھی صاحبزادیوں کی رخصتی میں کھانے کی بابت نہ فرمایا اور نہ کیا اس کے بدعت سیئہ ہونے کے لیے کافی نہیں؟

الجواب: عقیقہ شکر نعمت ہے اور نعمت کے لئے اعلان کا حکم "قال اللہ تعالیٰ: واما بنعمت ربك فحدث" اور دعوت سیئہ وہ ہے کہ رد سنت کرے نہ کہ تائید:

کمانص علیه الائمة قدیما وحدیثا منهم حجة الاسلام فی احیاء والعلامة سعد فی شرح المقاصد والسید عارف باللہ عبدالغنی الحدیقة الندیة لاجرم۔

ردالمحتار میں فرمایا:

بحق عقیقه مزق لحمانا او طبخه مع اتخاذ دعوة اولا۔

یوہیں ختنہ کا اعلان سنت ہے:

کمان الستنه فی الخفاض الخلفاء۔

علماء نے دعوتیں گیارہ گنائیں ان میں دعوت ختنہ و دعوت عقیقہ بھی ہے بعض نے آٹھ گنیں ان میں یہ دونوں داخل شرح شرعۃ الاسلام میں ہے۔

قیل الضیافیة ثمانیة الولیمة العرس والاعذار للختان والعقیقة لسابع الولادة الخ۔

علماء نے مطلقاً اجابت دعوت کو سنت فرمایا ولیمہ ہو یا اور بنایہ پھر طحطاوی پھر میں ہے۔ "اجابۃ الدعوۃ ولیمۃ اوغیرھا" نکاح کے بھی اعلان کا حکم ہے۔

قال صلی اللہ علیه وسلم اعلنوا النکاح۔ رواه احمد وابن حبان والطبرانی والحاکم اوابو نعیم عن عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنهما سند احمد صحیح وزاد الترمذی والبیهقی عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنها واجعلوه فی المساجد واضربوا علیه بالدفوف۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور لڑکے والوں ہی کے ساتھ خاص نہیں دونوں طرف اعلان چاہئے ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

قال نکحت عائشة ذات قرابة لهمامن الابصار فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال اهديتم انفتاة قال نعم قال ارسلتم معهامن تغنی الحديث۔

اور طعام موجب جمع ہے اور جمع موجب اعلان معہذا طعام حاضرین سنن اہل کرم و مروت ہے خصوصاً جبکہ طول اقامت ہو اتباع فعل میں ہے

علی تفضیل فیه نه عدم فعل میں فانه غیر مامور بل ولامقدور کمافی الغمز العیون۔

خصوصاً امور عادیہ اور حکم ہے "خالقوا الناس باخلاقهم" علماء فرماتے ہیں "الخروج عن العادة شهرة ومکروه" رب عزوجل فرماتا ہے "ماآتکم الرسول فخذوه ومانهکم عنه فانتهوا" جو نہ انی ہے نہ نہی وہ نہ "خذوا" میں داخل نہ "انتهوا" میں یعنی نہ واجب نہ منع بلکہ مباح ہے یہ تمام مباحث ہمارے رسائل اردو وہابیت میں طے ہو چکے۔ ہاں نیت مذموم یا باعث مذموم یا طور مذموم پر ولیمہ بھی ہو تو وہ بھی مذموم ہو جائے گا۔

قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم شر الطعام طعام الولیمة مع هذافرمایاومن لم یجب الدعوة فقه عصی اللہ ورسوله رواه مسلم عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

نیوتے کی رسم ایک محمود قصد یعنی معاونت اخوان سے رکھی گئی کہ وقت حاجت ایک کا کام سو کی اعانت سے نکل جائے نہ اس پر سارا بار ہو نہ سوال وغیرہ حرج وعار ہو۔ پھر معاونوں میں جسے یہ معاملہ پیش آئے وہ معاون اور باقی اخوان اس کی اعانت کریں اس میں جب کہ معاوضہ مقصود ہو قرض ہے اور اس کی ادا واجب۔ "فان المعروف

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کالمشروط"

فتاویٰ خیریہ میں ہے۔

اسئل فیمااعتماده الناس فی الاعراس والافراح والرجوع من الحج من اعطاء الثیاب والدراهم وینتظرون به له عندهمایقع مثل ذلك ماحکمه احباب ان کان العرف شائعا فیمابینهم یعطون ذلك لیاخذبدله کان حکمه کحکم القرض الخ۔

اسی میں ہے:

ان کان العرف قاضیا بانهم یدفعونه علی وجه الهبة ولاینظرون فی ذلك الی اعطاء البدل فحکمه حمکم الهبة الخ۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۸: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کتاب ارشاد رحمانی تصنیف مولوی محمد علی سابق ناظم ندوہ جن کی بابت ان کے پیر بھائی نے مجھ سے کہا کہ وہ اب سابق افعال و کوشش متعلق ندوہ سے تائب ہو گئے ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔متعلق حالات مولانا فضل الرحمٰن میں لکھا ہے کہ بخاری شریف کے سبق حضرت سلیمان علی نبینا علیہ السلام کے ذکر پر احمد میاں نے کہا کہ کرشن کے سولہ ہزار گوپیاں تھیں اس پر مولانا مرحوم نے فرمایا کہ کسی مردے کے کفر پر تاوقتیکہ ثبوت شرعی نہ ہو حکم نہ لگانا چاہئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "لکل قوم هاد" اس تقدیر پر ہوسکتا ہے کہ رامچند راور کرشن ولی یا نبی ہوں لہٰذا فتاویٰ مکلف خدمت فیھدرجت ہے کہ کیا حضرت مرزا مظہر جان جاناں صاحب نے کسی مکتوب وغیرہ میں یہ لکھا ہے اور حضور نے ملاحظہ فرمایا ہے قول مذکور متعلق رام چندر و کرشن مرزا صاحب نے کسی شخص کے خواب کی تعبیر میں فرمایا ہے یہ بھی اسی کتاب میں مرقوم ہے۔

۲) جو پتا یا درخت بوجہ غفلت تسبیح گر جاتا ہے جانور ذبح کر دیا جاتا ہے تو پھر بعد سزائے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

غفلت ان کا تسبیح میں مشغول ہونا ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب: مولوی محمد علی صاحب نہ خیالات سابقہ سے تائب ہوئے نہ اس حکایت کی کچھ اصل ہے جو مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی طرف منسوب ہوئی نہ یہ بات جناب مرزا صاحب نے کسی خواب کی تعبیر میں کہی بلکہ کسی خط کے جواب میں ایک مکتوب لکھا ہے اس میں ہندوؤں کے دین کو محض بر بنائے ظن وتخمین دین سماوی گمان کرنے کی کوشش فرمائی ہے بلکہ معارف ومکاشفات وعلم عقلی ونقلی میں ان کا ید طولی مانا ہے اور ان کے اعتقادی تناسخ کو کفر سے جدا بلکہ ان کی بت پرستی کو شرک سے منزہ اور صوفیہ کرام کے تصور برزخ کے مثل مانا ہے اور بحکم لکل امتہ رسول ہندوستان میں بھی شریعت انبیاء ہونا اور ان کے بزرگوں کا مرتبہ کمال وتکمیل رکھنا لکھا ہے۔ مگر رام یا کرشن کسی کا نام نہیں بایں ہمہ فرمایا ہے:

"درشان آنہا سکوت اولی ست نہ ما را جزم بکفر وہلاک اتباع آنہا لازم ست ونہ یقین بنجات انہا بر ما واجب وما دہ حسن ظن متحقق ست۔"

یہ اس تمام مکتوب کا خلاصہ ہے ان حضرات کا حال قبل اظہار خود آشکار۔ اگر چہ یہ مکتوب مرزا صاحب کا ہے اور اگر ان کا بے دلیل فرمانا سند میں پیش کیا جا سکتا ہے تو ان سے یہ بدرجہا اقدام واعلم حضرت زبدۃ العارفین سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی سبع سنابل شریف میں کہ بارگاہ رسالت میں پیش اور سرکار کو مقبول ہو چکی ص ۱۷۰ میں فرماتے ہیں:

"مخدوم شیخ ابو الفتح جون پوری را در ماہ ربیع الاول بحضرت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ازدہ جا جا استدعا آمد کہ بعد از نماز پیشین حاضر شوند ہر دہ استدعا قبول کروند حاضران پر سیدند ای مخدوم ہر دہ استدعا ما قبول فرمودید و ہر جا بعد از نماز پیش حاضر باید شد

چگونہ میسر خواھد آمد فرمود کشن کہ کافر بود چند صد جا حاضر میشد اگر ابو الفتح دہ جا حاضر شود چہ عجب۔"

بات یہ ہے کہ نبوت و رسالت میں اوہام و تخمین کو دخل نہیں "اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ" اللہ و رسول نے جن کو تفصیلاً نبی بنایا ہم ان پر تفصیلاً ایمان لائے اور باقی تمام انبیاء اللہ پر اجمالاً "لکل امۃ رسول" اسے مستلزم نہیں کہ ہر رسول کو ہم جانیں یا نہ جانیں تو خواہی نخواہی اندھے کی لاٹھی سے ٹٹولیں کہ شاید یہ ہو شاید یہ ہوگا ہے کے لئے ٹٹولنا اور کا ہے کے لئے شاید "امنا باللہ و رسولہ" ہزاروں امتوں کا ہمیں نام و نشان تک معلوم نہیں "وقرونا بین ذلک کثیرا" قرآن عظیم یا حدیث کریم میں رام کرشن کا ذکر تک نہیں ان کے نفس وجود پر سواء تواتر ہنود کے ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں کہ یہ واقعی کچھ اشخاص تھے بھی یا محض ایناب اغوال اور جال بوستان خیال کی طرح اوہام تراشیدہ ہیں تواتر اہنود اگر حجت نہیں تو ان کا وجود ہی ناثابت اور اگر حجت ہے تو اسی تواتر سے ان کا فسق و فجور و لہو و لعب ثابت پھر کیا معنی کہ وجود کے لئے تواتر ہنود مقبول اور احوال کے لئے مردود مانا جائے اور انہیں کامل و مکمل بلکہ ظناً معاذ اللہ انبیاء رسل جانا جائے۔ واللہ الھادی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) رب عزوجل فرماتا ہے:

تسبح لہ السموات السبع والارض ومن فیھن وان من شئی الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم۔ (سورہ بنی اسرائیل ۴۴)

"اس کی تسبیح کرتے ہیں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔"

یہ کلیہ جمیع اشیاء عالم کو شامل ہے ذی روح ہوں یا بے روح اجسام محضہ جن کے ساتھ کوئی روح نباتی بھی متعلق نہیں دائم التسبیح ہیں کہ "ان من شئی" کے دائرے سے خارج

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نہیں مگر ان کی تسبیح بے منصب ولایت نہ مسموع نہ مفہوم اور وہ اجسام جن سے روح انسی یا ملکی یا جنی یا حیوانی یا نباتی متعلق ہے ان کی دو تسبیحیں ہیں ایک تسبیح جسم کی کہ اس روح متعلق کے اختیار نہیں وہ اسی ''ان من شئی'' کے عموم میں اس کی اپنی ذاتی تسبیح روح یہ ارادی اختیاری ہے اور برزخ میں ہر مسلمان کو مسموع و مفہوم اس تسبیح ارادی میں غفلت کی سزا حیوان و نبات کو قتل و قطع سے دی جاتی ہے اور اس کے بعد یا جب جانور مر جائے گا یا نبات خشک ہو جاتی ہے لہٰذا ائمہ دین نے فرمایا ہے کہ تر گھاس مقابر سے مت اکھڑیں۔

فانه مادام رطبا یسبح اللہ تعالیٰ فیونس المیت۔

''کہ وہ جب تک تر ہے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے تو میت کا دل بہلتا ہے۔''

مگر قتل و قطع و موت و یبس کے بعد بھی وہ تسبیح کہ نفس جسم کی تھی جب تک اس کا ایک جزو لا تجزی بھی باقی رہے گا منقطع نہ ہوگی کہ ''ان من شئی الا یسبح بحمدہ'' اسے روح سے تعلق نہ تھا کہ تعلق روح نہ رہنے سے منقطع ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الرمز المصف علیٰ سوال مولانا السیّد اصف

۱۳۳۹ھ

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

(یاحبیب محبوب اللہ روحی فداك)

مسئلہ ۱۰۰: قبلہ کونین وکعبہ دامت برکاتہم بعد تسلیمات فدویانہ تمنائے حصول سعادت آستانہ بوسی التماس اینکہ بفضلہٖ تعالیٰ کمترین بخیریت ہے صحتوری ملازمان سامی کہ مدام بارگاہ احدیت سے مطلوب اشتہار اسلامی پیام میں عبدالماجد کے اس لکھنے پر کہ ''مسلمان ڈوب رہا ہے نامسلم تیرا ک ہاتھ دے تو جان بچانا چاہئے یا نہیں'' یوں درج ہے کہ مسلمان اگر ڈوبنے پر یقین نہ ہو ہاتھ پاؤں مار کر بچ جانے کی امید ہو یا کوئی مسلمان فریادرس خواہ کوئی درخت وغیرہ ملنے کا زن ہو تو کافر کو ہاتھ دینے کی اجازت نہیں الخ۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار سے معاملت کی بھی اجازت نہ ہو ان سے علاج نہ بھی کرائے ''لا یالونکم جبالا'' سے کیا مقصود ہے آیا دین کے معاملہ میں کفار محارب فی الدین نقصان پہچانے میں کمی نہ کریں گے یا ہر معاملہ میں اور ہر وقت جب موقع پائیں۔اور ایک کافر کہ غیر محارب ہو تفسیر کبیر میں آیہ کریمہ ''لا ینھکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم الی اخر الایۃ'' کے متعلق لکھا ہے:

وقال اھل التاویل ھذا الایۃ تدل علی جواز البرین المشرکین والمسلمین وان کانت المولاۃ منقطعۃ۔

رسالہ الرضا بابت ماہ ذی قعدہ حصہ ملفوظات صفحہ ۸۶ میں ہے ''حضور اقدس انہیں سے خلق فرماتے جو رجوع لانے والے ہوتے جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے اور کفار و مرتدین ساتھ ہمیشہ سختی فرماتے الخ بعض کفار کی آنکھوں میں سلائی پھروانا تو قصاصاً تھا کیا رسول کریم ﷺ قبل نزول آیت یاایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین نرمی نہ فرماتے تھے اور کیا جو رجوع نہ لانے والے تھے ان سے یہ بہ شدت پیش آتے تھے یا پہلے اس سے نرمی سے پیش آتے کفار مختلف طبائع کے تھے اور ہیں۔بعض کو اسلام اور مسلمانوں سے سخت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عداوت ہے اوبعض کو بہت کم۔ کیاسب سے یکساں حکم ہے یا امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں ان سے حسب مراتب تدریجاً سختی کرنے کا حکم ہے اور محارب کا فرق کیا ہے۔ حضور فدوی کو اس مسئلہ میں کہ مرتد کا نکاح باقی رہتا ہے فتاوی کی کتابوں کے خلاف ہونے کی وجہ سے خلجان رہتا ہے حضور کے فتوی میں اور کتابوں کے خلاف لکھا ہے گو بعض احکام بوجہ اختلاف زمانہ مختلف ہوجاتے ہیں لیکن فتاوی ہندیہ جو قریب زمانہ کی ہے اس میں بھی نہیں اگرچہ بوجہ سلطنت اسلامیہ ہونے کے مرتد پر احکام شریعت نہیں جاری کئے جاسکتے مثلاً ضرب وغیرہ کے لیکن وہ اسلام سے خارج ہوگئی تو نکاح کا باقی رہنا کیسا کیا وہ ترکہ بھی سابق شوہر کا شرعاً پائے گی اور اس کے مرنے پر اس کا جو پہلے شوہر تھا ترکہ اس کا شرعاً پائے گا۔ اگر کفار غیر محارب کے ہمراہ محارب کفار کا مقابلہ کیا جائے اور محارب کفار غیر محارب کی امداد سے نقصان پہنچا جائے تو کیا گناہ ہے اسی اسلامی پیغام میں ہے اب جو قرآن عظیم کو جھٹلائے وہ مشرک یا مرتد کو ڈوبنے سے نجات دینے والا حامی ومددگار جانا'' کیا نعوذ باللہ جتنے مسلمان کفار سے علاج کراتے ہیں اور معاملات میں ان سے مدد لیتے ہیں سب قرآن کو جھٹلاتے ہیں۔ فقط والتسلیم عریضہ ادب فدوی محمد آصف یغفر اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المومنین والمومنات بحرمتہ النبی الکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم۔

الجواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مولانا المکرم اکرمکم اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ارشاد الٰہی: یاایھا الذین امنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالا عام ومطلق ہے کافر کو رازدار بنانا مطلقاً منع ہے اگرچہ امور دینیہ میں ہو وہ ہرگز تا قدر قدرت ہماری خیر خواہی میں کمی نہ کریں گے۔ ''قل صدق اللہ ومن اصدق من اللہ قیلا'' سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے حدیث ''لاتستضیئوا نار المشرکین'' (مشرکین کی آگ سے روشنی نہ لو) کی تفسیر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فرمائی کہ اپنے کسی کام میں ان سے مشورہ نہ لو اور اسے اسی آیۂ کریمہ سے ثابت بتایا ابو یعلی مسند اور عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم تفاسیر اور بیہقی شعب الایمان میں بطریق از ہر بن راشد انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی:

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتستضیئوا بنار المشرکین مال فلم تدر ماذلك حتی اتوا الحسن فسالوہ فقال نعم یقول لاتستشیروھم فی شئی من امورکم قال الحسن وتصدیق ذلك فی کتاب اللہ تعالیٰ ثم تلا ھذہ الایة یایھا الذین امنوا لاتتخذوا بطانة من دونکم۔

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسی آیہ کریمہ سے کافر کو محرر بنانا منع فرمایا ابن ابی شیبہ مصنف اور ابنائے حمید و ابی حاتم رازی تفاسیر میں اس جناب سے روای:

انہ قیل لہ ان ھھنا غلاما من اھل الحیرة حافظا کاتبا فلوا تخذتہ کتبا قال اتخذت اذن بطانة من دون المومنین۔

تفسیر کبیر میں انہیں امور دینیہ میں ان سے مشاورت و موانست کو سبب نزول کریمہ اور اس سے نہی مطلق کے لئے بتایا اور اسے نہی مطلق کے لئے بتایا اور اسے اس گمان کا کہ ان سے مخالفت تو دین میں ہے دنیوی امر میں یہ بدخواہی نہ کریں گیر ٹھہرایا کہ:

ان المسلمین کانوا یشاورنھم فی امورھم و بوانسوھم لما کان بینھم من الرضاع والحلف ظنامنھم انھم وان خالفوھم فی الذین فھم ینصحون لھم فی اسباب المعاش فھاھم اللہ تعالیٰ بھذا الایة عنہ فمنع المومنین ان یتخذوا بطانة من غیر المومنین فیکون ذلك نھیا عن جمیع الکفار وقال تعالیٰ یایھا الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء ومما یوکد ذلك ماروی انہ قیل لعمر بن الخطاب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رضی اللہ عنہ ھھنا جل من اھل الحیرۃ نصرانی لایعرف اقوی حفظا ولااحسن خطا منہ فان رایت ان تتخذو کاتبا فامتع عمر رضی اللہ عنہ مناذلك وقال اذن اتخذت بطانتہ من غیر المومنین فقدجعل عمر رضی اللہ عنہ ھذادلیلاعلی النھی عن اتخاذ النصرانی بطانۃ۔

اس جملہ انوع معاملت کیوں ناجائز ہوگئی بیع وشراوجارہ واستجاراوغیرہا میں کیاراز دار بنایایا اس کی خیرخواہی پر اعتماد کرنا ہے جیسے چمارکودام دے جوتا گٹھوالیا بھنگی کومہینہ دیا پاخانہ کموالیا۔ بزارکوروپے دیئے کپڑا مول لے لیا آپ تاجر ہے کوئی چیز اس کے ہاتھ بیچی دام لے لئے وغیرہ وغیرہ۔ ہرکافرحربی کافرمحارب ہے حربی ومحارب ایک ہی ہے جیسے جدلی ومجادلی وذمی ومعاہد کامقابل ہے رازدار بنانا ذمی ومعاہد کوبھی جائزنہیں امیرالمومنین کاارشاد ذمی ہی کے بارے میں ہے یوہیں موالات مطلقاً جملہ کفار سے حرام ہے حربی ہوں یاذمی۔

ہاں صرف دربارہ بروا حسان ان میں فرق ہے معاہد سے جائز ہے کہ:

لاینھکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین۔ (الممتحنہ ۸)

عبارت کبیر منقولہ سوال کا یہی مطلب ہے۔ یہی قول اکثر اہل تاویل ہے اوراسی پر اعتماد وتعویل ہے اورائمہ حنفیہ کے یہاں تواس پر اتفاق جلیل ہے خودکبیر میں زیرکریمہ 'لاینھکم اللہ' ہے۔

الاکثرون علی انھم اھل العھد وھذا قول ابن عباس المقاتلین واکلبی۔

ہم نے الحجۃ الموتمنۃ میں یہ مطلب نفیس جامع صغیرامام محمد وہدایہ ودررالحکام وغایۃ البیان وکفایہ وجوہرنیرہ ومستصفی ونہایہ وفتح القدیر۔ بحرالرائق وکافی وتبین الحقائق وتفسیر احمدی وفتح اللہ المعین غنیہ وذی الاحکام ومعراج الدرایہ وعنایہ ومحیط برہانی وجوئی زادہ بدائع ملک العلماء سے ثابت کیا۔ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں قبل ارشادواغلط

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

علیہم انواع انواع کے نرمی وعضو وصلح فرمائے خود اموال غنیمت میں مولفۃ القلوب کا ایک سہم مقرر تھا مگر اس ارشاد کریم نے ہر عضو وصلح کو نسخ فرمادیا اور مولفۃ القلوب کا سہم ساقط ہوگیا۔

وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظلمین نارا احاط بھم سرادقھا۔ (الکھف ۲۹)

سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے افضل الاساتذہ امام عطا بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کی نسبت امام فرماتے میں نے ان سے افضل کسی کو نہ دیکھا وہ آیہ کریمہ "واغلظ علیھم" کو فرماتے ہیں "نسحت ھذہ الایۃ کل شئی من العفو والصفح" قرآن عظیم نے یہود مشرکین کو عداوت مسلمین میں سب کافروں سے سخت تر فرمایا:

لتجدن اشد الناس عدوۃ للذین امنوا الیھود والذین اشرکوا۔ (المائدہ ۸۲)

مگر ارشاد:

یایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین واغلظ علیھم وماوھم جھنم وبئس المصیر۔ (التوبہ ۷۳)

عام آیا اس میں کسی کا استثناء نہ فرمایا کسی وصف پر حکم کا مرتب ہونا اس کی علیت کا مشعر ہوتا ہے یہاں انہیں وصف کفر سے ذکر فرما کر اس پر جہاد وغلظت کا حکم دیا تو یہ سزا ان کے نفس کفر کی ہے نہ کہ عداوت مومنین کی اور نفس کفر میں وہ سب برابر ہیں "الکفر ملۃ واحدۃ" ہاں معاہدہ کا استثناء دلائل قاطع متواترہ سے ہے ضرورۃ معلوم ومستقر فی الاذہان کہ حکم جاہد سن کر اس کی طرف ذہن جاتا ہی نہیں۔ "فنفس النص لم یتعلق بہ ابتداء کما افادہ فی البحر الرائق" تفاوت عداوت بربنائے کار ہوتی تو یہود کا حکم مجوس سے سخت تر ہوتا حالانکہ امر بالعکس ہے اور نصاری کا حکم یہود سے کمتر ہوتا حالانکہ یکساں ہے ذمی وحربی کافر کا فرق میں بتا چکا ہوں اور یہ کہ حربی محارب ہے حسب حاجت ذلیل وقلیل ذمیوں سے حربیوں کے مقاتلہ ومقابلہ میں مدد لے سکتے ہیں ایسی جیسے سدھائے ہوئے مسخر کتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سے شکار میں امام سرخسی نے شرح صغیر میں فرمایا: ''والاستعانة باهل الذمة الكلاب'' اور بروایت امام طحاوی ہمارے مذہب امام اعظم صاحبین وغیرہم رضی اللہ عنہم نے بھی اس میں کتابی کی تخصیص فرمائی مشرک سے استعانت مطلقاً ناجائز رکھی اگرچہ ذمی ہو۔ان مباحث کی تفصیل جلیل الحجۃ التوتمنہ میں ملاحظہ ہو۔رہا کافر طبیب سے علاج کرانا خارجی یا ظاہر مکشوف علاج جس میں اس کی بدخواہی نہ چل سکے وہ تو ''لا یالونکم خبالا'' سے بالکل بے علاقہ ہے اور دینوی معاملات بیع وشراہ اجارہ واستجارا کی مثل ہے ہاں اندورنی علاج جس میں اس کے فریب کی گنجائش ہو اس میں کافروں پر یوں اعتماد کیا کہ ان کو اپنی مصیبت میں ہمدرد اپنا دلی خیرخواہ اپنا مخلص بااخلاص خلوص کے ساتھ ہمدردی کر کے اپنا دلی دوست بنانے والا اس کی بے کسی میں اس کی طرف اتحاد کا ہاتھ بڑھانے والا جانا تو بے شک آیہ کریمہ کا مخالف ہے اور ارشاد آیت جان کر ایسا سمجھا تو نہ صرف اپنی جان بلکہ جان وایمان قرآن سب کا دشمن اور انہیں اس کی خبر ہو جائے اور اس کے بعد واقعی دل سے اس کی خیرخواہی کریں تو کچھ بعید نہیں وہ تو مسلمان کے دشمن ہیں اور یہ مسلمان ہی نہ رہا ''فانہ منھم'' ہو گیا ان کی تو دلی تمنا یہی تھی۔

قال تعالیٰ ودوالوتکفرون کما کفروافتکونون سواء۔(النساء۸۹)

ان کی آرزو ہے کہ کسی طرح تم کبھی کافر بنکو تو تم اور وہ ایک سے ہو جاؤ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ مگر الحمد للہ کہ کوئی مسلمان آیہ کریمہ پر مطلع ہو کر ہرگز ایسا نہ ہو جائے گا اور جانے تو آہی اس نے تکذیب قرآن کی بلکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ان کا پیشہ ہے اس سے روٹیاں کھاتے ہیں ایسا کریں تو بدنام ہوں دکان پھیکی پڑ جائے تو حکومت کا موخذہ ہو سزا ہو یوں بدخواہی سے باز رہتے ہیں تو اپنے خیرخواہ ہیں نہ ہمارے۔اس میں تکذیب نہ ہوئی پھر بھی خلاف احتیاط وشنیع ضرور ہے خصوصا یہود ومشرکین سے خصوصا سربرآوردہ مسلمان کو جس کے کم ہونے میں وہ اشقیا اپنی فتح سمجھیں وہ جسے جان وایمان دونوں عزیز ہیں اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بارے میں آیہ کریمہ

نتلوہ لاتتخذوا بطانة من دونکم لایالونکمخبالا (آل عمران ۱۱۸)

(کسی کافر کو راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے۔) اور آیہ کریمہ

ولم یتخذوا من دون اللّٰہ ولا رسولہ ولا المومنین ولیجة۔

(التوبہ ۱۶)

(اللہ و رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو دخیلکار نہ بنایا) وحدیث مذکور "لا تستضیفوا بنار المشرکین" (مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو) بس ہیں اپنی جان کا معاملہ اس کے ہاتھ میں ڈ دے دینے سے زیادہ اور کیا راز دخیلکار و مشیر بنانا ہوگا۔

امام محمد عبدری ابن الحاج مکی قدس سرہ، مدخل میں فرماتے ہیں:

واشدلقبح واشنع ماارتکبہ بعض الناس فی ھذاالزمان من معالجة الطبیب والکحال الکافرین الذین لایرجی منھمانصح ولاخیربل یقطع بغشھمالمن ظفرابہ من المسلمین سیماان کان المریض کبیرافی دینہ اوعلمہ۔

"یعنی سخت تر قبیح و شنیع ہے وہ جس کا ارتکاب آج کل بعض لوگ کرتے ہیں۔ کافر طبیب اور سبتے سے علاج کرانا جن سے خیر خواہی او بھلائی کی امید درکنار یقین ہے کہ جس مسلمان پر قابو پائیں اس کی بدسگالی کریں گے اور اس نے ایذا پہنچائیں گے خصوصاً جب کہ مریض دین یا علم میں عظمت والا ہو"۔

پھر فرمایا:

انھم لایعطون لاحد من المسلمین شیئامن الادویة التی تضرہ ظاھرا لانھم لوفعلوذلك لظھر غشھم وانقطعت مادة معاشھم لاکنھم یصفون لہ من الادویة مایلیق بذلك المرض

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ويظهرون الصنعة فيه والنصح وقدبتعا فى المريض فينسب ذلك الى حذق الطبيب ومعرفة ليقع عليه المعاش كثيرا السبب مايقع له من الثناء على نصحه فى صنعة لكنه يدس فى اثناء وصفه حاجة لايفطن فيها لمن الضرر غالباوتكون تلك الحاجة مماتنفع ذلك المرض وينتعش منه فى الحال لكنه يعود عليه بالضرر فى اخر الحال وقديدس حاجة اخرى يصح بعداستعمالهالكنه اذادخل الحمام انتكس ومات وحاجة اخرى اذااستعمالهاصح وقام من مرضه لكن لهامدة اذاانقضت عادة بالضرر وتختلف المدة فى ذلك فمنهامايكون مدتهاسنة اواقل اواكثرالى غير ذلك من غشهم وهو كثيرثم يتعلل عدوالله ان هذامرض اخرليس له فيه حيلةويظهر التاسف على اصاب المريض ثم يصف اشياء تنفع مراضه لكنهالا تفيدبعدان فات الامرفيه فينصح حيث لاينفع نصحه فمن يرى ذلك منه يعتدانه من الناصحين وهو من اكبر الخاشين

''یعنی وہ مسلمان کو کھلے ضرر کی دوانہیں دیتیکہ یوں توان کی بدخواہی ظاہر ہو جائے اوران کی روزی میں خلل آئے بلکہ مناسب دوادیتے ہیں اوراس میں اپنی خیرخواہی وفن دانی ظاہر کرتے ہیں اور کبھی مریض اچھا ہو جاتا ہے جس میں ان کا نام اور معاش خوب چلتا اوراسی ضمن میں ایسی دواء دیتے ہیں کہ فی الحال مریض کو نفع دے اور آئندہ ضرر لائے یا ایسی دوا کہ اس وقت مریض کو دے مگر جب مریض جماع کرے مرض لوٹ آئے اور مر جائے یا ایسی کہ سردست تندرست کردے مگر جب حمام کرے مرض

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پلٹے اور موت ہو یا ایسی کہ اس وقت مریض کھڑا ہو جائے اور ایک مدت سال بھر یا کم پیش کے بعد وہ اپنا رنگ لائے اور ان کے سوا ان کے فریبوں کے بہت طریقے ہیں پھر جب مرض پلٹا تو اللہ کا دشمن یوں بہانے بناتے ہیں کہ یہ جدید مرض ہے اس میں میرا کیا اختیار ہے اور مریض کی حالت پر افسوس کرتا ہے پھر صحیح نسخہ نافع بتاتا ہے مگر جب بات ہاتھ سے نکل گئی کیا فائدہ تو اس وقت خیر خواہی دکھاتا ہے جب اس سے نفع نہیں دیکھنے والے اسے خیر خواہ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ سخت تر بدخواہ ہے"

كل العدو اقدتر جي ازالقها الاعدو۔من عاداك فی الدين

"تمام دشمنوں کا زوال ممکن ہے مگر عدوات دینی کہ یہ نہیں جاتی۔"

پھر فرمایا:

قد يستعلمون انصح بعض الناس ممن لاخطولهم فی الذين ولاعلم ذلك ايضامن الغش لاهم لولم ينصحوا لماحصلت لهم الشهرة بالمعرفة بالطب ولتعطل عليهم معاشهم وقديفطن لغشهم ومن غشهم نصحهم لبعض ابناء الدنيالينشتهرووابذلك وتحصل لهم الخطوة عندهم وعند كثيرممن شابهم ويستسلطون بسبب ذلك على قتل العلماء والصالحين وهذالنوع موجود ظاهر۔وقدينصحون العلماء والصالحين وذلك منهم غش ايضالانهم يفعلون ذلك لكی تحصل لهم الشهرة وتظهر صنعتهم فيكون سببالی اتلاف من يريدون اتلا ضعنهم واهذامنهم مكرعظيم۔

"یعنی وہ کبھی عوام کے علاج میں خیر خواہی کرتے ہیں اور یہ بھی ان کا مکر

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہے کہ ایسا نہ کریں تو شہرت کیسے ہو روٹیوں میں فرق آئے اور کبھی ان کے فریب پر لوگ چرچ جائیں یونہی یہ فریب ہے کہ بعض رئیسوں کا علاج اچھا کرتے ہیں کہ شہرت ااور اس کے نزدیک اس جیسوں کی نگاہ میں وقعت ہو۔ پھر علماء صلحا کے قتل کا موقع ملے اور ایسے اب موجود وظاہر ہیں اور کبھی علماء صلحاء کے علاج میں بھی خیر خواہی کرتے ہیں اور یہ بھی فریب ہے کہ مقصود ساکھ بندھن ہے پھر جس عالم یا دیندار کا قتل مقصود ہے اس کی راہ ملنا اور یہ ان کا بڑا مکر ہے۔"

پھر اپنے زمانہ کا ایک واقعہ ثقہ معتمد کی زبانی بیان فرمایا کہ مصر میں ایک رئیس کے یہاں ایک یہودی طبیب تھا رئیس نے کسی بات پر ناراض ہو کر اسے نکال دیا وہ خوشامدیں کرتا رہا یہاں تک کہ رئیس راضی ہو گیا کا فروقت کا منتظر رہا پھر رئیس کو سخت مرض ہوا میں طبیب مغربی سے طب پڑھ رہا تھا لوگ انہیں بلانے آئے انہوں نے عذر کیا لوگوں نے اصرار کیا گئے اور مجھے فرما گئے میرے آنے تک بیٹھے رہنا تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کانپتے ہوئے واپس آئے۔ میں نے کہا خیر فرمایا میں نے کہا یہودی نے کیا نسخہ دیا معلوم ہوا کہ وہ رئیس کا کام تمام کر چکا میں اندر گیا کہ ایک اس کے بچنے کی امید نہیں پھر یہ اندیشہ کہ کہیں یہودی میرے ذمے نہ رکھ دے رئیس کل تک نہ بچے گا وہی ہوا کہ صبح تک اس کا انتقال ہو گیا پھر فرمایا بعض لوگ کافر طبیب کے ساتھ مسلمان طبیب کو بھی شریک کرتے ہیں کہ جو نسخہ وہ بنائے مسلمانوں کو دکھا لیں یوں اس کے مکر سے امن سمجھتے ہیں اور اس میں کچھ حرج نہیں جانتے فرمایا

وھذا الیس بشئی ایضاء من وجوہ الاول ان المسلم قدیفعل عن بعض ماوصفہ الثانی فیہ اقتداء الغیر بہ الثالث فیہ الاعانۃ لھم علی کفرھم بھا یحطیہ لھم الرابع فیہ تعظیم شانھم لاسیما ان کان المریض رئیسا ان کان المریض

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رئیساوقدامر االشارع علیه الصلوٰۃ والسلام بتصغیرہ شانھم وھذا عکسہ۔

یہ بھی بوجوہ کچھ نہیں۔ایک تو ممکن کہ جودوا کافر نے بتائی اس وقت مسلمان طبیب کے خیال میں اس کا ضرر نہ آئے پھر اس کو دیکھا دیکھی اور مسلمان بھی کافر سے علاج کرائیں گے فیس وغیرہ جو اسے دی جائے وہ اس کے کفر پر مدد ہوگی مسلمان کو اس کے لئے تواضع کرنا پڑے گی علاج کی ناموری سے کافر کی شان بڑھے گی خصوصاً اگر مریض رئیس تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی تحقیر کا حکم دیا اور یہ اس کا عکس ہے پھر فرمایا:

ثم مع ذلك مایحصل من الانس والودلھم وان قل الامن عصم اللہ وقلیل ماھم ولیس ذلك من اخلاق اھل الدین۔

''پھر ان سب وجوہ کے ساتھ یہ ہے کہ اس سے ان کے ساتھ انس اور کچھ محبت پیدا ہو جاتی ہے اگر چہ تھوڑی ہی سہی سوا اس کے جسے اللہ محفوظ رکھے اور وہ بہت کم ہیں اور کافر سے انس اہل دین کی شان نہیں۔''

پھر فرمایا:''ومع ذلك یخشی علی دین بعض من یستطیھم من المسلمین''ان سب قباحتوں کے ساتھ سخت آفت یہ ہے کہ کبھی ان سے علاج کرانے والے کے ایمان پر اندیشہ ہوتا ہے پھر اپنے بعض ثقہ معتمد برادران دینی کا واقعہ بیان فرمایا کہ ان کے یہاں بیماری ہوئی مریض ایک یہودی طبیب کی طرف رجوع پر اصرار کیا انہوں نے اسے بلایا وہ علاج کرتا رہا ایک دن اسے خواب میں دیکھا کہ ان سے کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام کا دین قدیم ہے اس کو اختیار کرنا چاہئے یونہی کیا کیا بکتا رہا یہ ترساں ولرزاں جاگے اور عہد کرلیا کہ اب وہ میرے گھر نہ آنے پائے راستے میں بھی وہ جہاں ملتا یہ اور راہ ہو جاتے کہ مبادا اس کا وبال انہیں پہنچے امام فرماتے ہیں:

وھذا قدرحم بسبب انه کان معتنی به فیخاف من استطعھم ولم یکن معتنی به ان یھلك معھم ولولم یکن فیه الاالخوف

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

من هذاالامر االخطر لكان متعيناتركه فكيف مع وجودماتقدم۔

ان صاحب پرتویوں رحمت ہوئی کہ زیرنظرعنایت تھے جوایسانہ ہوااوران سے علاج کرائے اس پرخوف ہے کہ ان کے ہاتھ ہلاک ہوجائے ان کے علاج میں اس شدید خطرناک خوف کے سوااور کچھ نہ ہوتا تو اس قدر سے اس کا ترک لازم ہوتا نہ کہ اور شناعتوں کے ساتھ جن کا ذکر گذرا۔امام ناصح ﷺ کے ان نفیس بیانوں کے بعد زیارت کی حاجت نہیں اور بالخصوص علماء وعظمائے دین کے لئے زیادہ خطرے کا موید امام زری ﷺ کا واقعہ ہے علیل ہوئے ایک یہودی معالج تھا اچھے ہوتے پھر مرض عود کرتا کئی باریوں ہی ہوا آخر اسے تنہائی میں بلا کر دریافت کیا اس نے کہا اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اس سے زیادہ کوئی کارثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کھودوں۔امام نے اسے دفع فرمایا مولا تعالیٰ نے شفا بخشی پھر امام نے طب کی طرف توجہ فرمائی اور اس میں تصانیف کیں اور طلبہ کو حاذق اطباء کردیا اور مسلمانوں کو ممانعت فرمائی کہ کافر طبیب سے کبھی علاج نہ کراؤ یہود کہ مثل مشرکین ہیں کہ قرآن عظیم میں دونوں ایک ساتھ مسلمانوں کے سخت تر دشمن بتایا اور "لایالونکم خبالا" تو عام کفار کے لیے فرمایا۔عورت کا مرتد ہوکر نکاح سے نہ نکلنا تمام کتب ظاہرالروایۃ وجملہ متون وعامہ شروح وفتاوائے قدیمہ سب کے خلاف ہے اور سب کے موافق۔خلاف ہے قول صوری کے اور موافق ہے قول صروری کے۔قول صوری وصروری میں فرق میرے رسالہ "اجلی الاعلام بان الفتوی مطلقا علی قول الامام" میں ملے گا کہ میرے فتاوی کی جلد اول میں طبع ہوا اور اس کا قول ضروری کے موافق نا میرے فتوے سے کہ بجواب سوال علی گڑھ لکھا ظاہر اس کی نقل حاضر ہوگی اور یہ حکم صرف نکاح میں ہے باقی تمام احکام ارتداد جاری ہوں گے نہ وہ شوہر کا ترکہ پائے گی نہ شوہر اس کا۔اگر اپنے مرض الموت میں مرتد نہ ہوئی ہو نیز جب تک وہ اسلام نہ لائے شوہر کو اسے ہاتھ لگانا حرام ہوگا عالمگیری منشاء مسئلہ مذکورہ سے خالی نہیں۔باب نکاح الکفار میں دیکھئے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لواجرت کلمة الکفر علی لساتها مغایظة لزوجها او اخراجا لنفسها عن حالته والاستجاب المهر علیه بنکاح متالف تحرم علی زوجها فبجبر علی الاسلام ولکل قاض ان یجدد النکاح بادنی شئی ولو بدینار سخطت او رضیت ولیس لها ان تتزوج الا بزوجها قال الهندوانی اخذ بهذا قال ابو اللیث وبه ناخذ کذافی التمرتاشی

اسی کے بیان میں درمختار میں ہے:

صرحوا بتعزیرها خمسة وسبعین وتجبر علی الاسلام وعلی جدید النکاح بمهر یسیر کدینار وعلیه الفتوی والوکیة۔

یہ احکام اسی طرح مذہب کے خلاف ہیں جب مرتد ہوتے ہی نکاح فوراً فسخ ہوگیا کہ ارتداد "احدهما فسخ فی الحال" پھر بعد عدت دوسرے سے اسے نکاح ناجائز ہونا گیا معنی اور پہلے سے تجدید نکاح پر جبر کیا معنی۔ کیوں نہیں جائز کہ وہ کسی نکاح نہ کرے اور اس تجدید میں زبردستی ادنیٰ سے ادنیٰ مہر باندھنے کا ہر قاضی کو اختیار ملنا کیا معنی مہر عوض بضع ہے اور معاوضات میں تراضی شرط۔

اقول

بلکہ ان اکابر کے قول ماخوذ و مفتی بہ کو کہ قول ائمہ بخارا ہے فتوائے ائمہ بلخ رحمہم اللہ سے جسے فقیر نے باتباع نہر الفائق وغیرہ اختیار کیا بعد نہیں تجدید نکاح بنظر احتیاط ہے اور شوہر پر حرام ہو جانا موجب زوال نکاح نہیں بارہا عورت ایک مدت تک حرام ہو جاتی ہے اور نکاح باقی رہتا ہے جیسے بحال نماز و روزہ رمضان و اعتکاف و احرام و حیض و نفاس یوہیں جب کہ زوجہ کی بہن سے نکاح کر کے قربت کر لے زوجہ حرام ہوگئی یہاں تک کہ اس کی بہن کو جدا کرے اور اس کی عدت گذر جائے بلکہ کبھی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے اور نکاح زائل نہیں جیسے حرمت مصاہرت طاری ہونے سے کہ متارکہ لازم ہے تو نکاح قائم ہے اور زن

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مفضاۃ کہ سبیلیں ایک ہو جائیں نکاح میں اصلاً خلل نہیں اور حرمت ابدی دائم ہے والمسائل منصوص علیھا فی الدر وغیرہ من السفار الخ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

۱) جمعہ کی اذان ثانی جو منبر کے سامنے ہوتی ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مسجد کے اندر ہوتی تھی یا باہر؟

۲) خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں کہاں ہوئی تھی؟

۳) حنفی فقہ کی معتمد کتابوں میں مسجد کے اندر اذان دینے کو منع فرمایا اور مکروہ لکھا ہے یا نہیں؟

۴) اگر رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں اذان مسجد کے باہر ہوتی تھی اور ہمارے اماموں نے مسجد کے اندر اذان کو مکروہ فرمایا ہے تو ہمیں اسی پر عمل لازم ہے یا رسم رواج پر اور جو رسم ورواج حدیث شریف اور احکام فقہ سب کے خلاف پڑ جائے تو وہاں مسلمانوں کو پیروی حدیث وفقہ کا حکم ہے یا رسم رواج پر اڑا رہنا۔

۵) نئی بات وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ وخلفائے راشدین واحکام ائمہ کے مطابق ہو یا وہ بات نئی ہے جو ان کے خلاف لوگوں میں رائج ہو گئی ہو۔

۶) مکہ معظمہ، مدینہ منورہ میں یہ اذان مطابق حدیث وفقہ ہوتی ہے یا اس کے خلاف اگر خلاف ہوتی ہے تو وہاں کے علمائے کرام کے ارشادات دربارہ عقائد حجت ہیں یا وہاں کے تنخواہ دار موذنوں کے فعل اگرچہ خلاف شریعت وحدیث فقہ ہوں۔

۷) سنت کے زندہ کرنے کا حدیثوں میں حکم ہے اور اس پر سو شہیدوں کے ثواب کا وعدہ ہے یا نہیں اگر ہے تو سنت زندہ کی جائے گی یا سنت اس وقت مردہ کہلائے گی جب اس کے خلاف لوگوں میں رواج پڑ جائے یا جو سنت خود رائج ہو وہ مردہ قرار پائے گی۔

۸) علماء پر لازم ہے یا نہیں کہ سنت مردہ زندہ کریں اگر ہے تو کیا اس وقت ان پر یہ اعتراض ہو سکے گا کہ کیا تم سے پہلے عالم نہ تھے اگر وہ اعتراض ہو سکے گا تو سنت زندہ کرنے کی کیا ضرورت ہوگی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۹) جن مسجدوں کے بیچ میں حوض ہے اس کی فصیل پر کھڑے ہوکر منبر کے سامنے اذان ہوتو بیرون مسجد کا حکم ادا ہوجائے گا یا نہیں؟

۱۰) جن مسجدوں میں ایسے منبر بنے ہیں کہ ان سامنے دیوار ہے اگر موذن باہر اذان دے تو خطیب کا سامنا نہ رہے گا وہاں کیا کرنا چاہئے امید کہ دسوں مسئلوں کا جدا جدا جواب مفصل مدلیل ارشاد ہو۔ بینوا توجروا۔

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب۔

جواب سوال اول

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں یہ اذان مسجد سے باہر دروازہ پر ہوتی تھی سنن ابی دواؤد شریف جلد اول ص ۱۵۶ میں ہے:

عن السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان یوذن یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعۃ علی باب المسجد وابی بکر وعمر رضی اللہ عنھما۔

"یعنی جب رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکھتے تو حضور ﷺ کے سامنے مسجد کے دروازہ پر اذان ہوتی اور ایسا ہی ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں۔"

اور کبھی منقول نہیں کہ حضور اقدس ﷺ یا خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو اگر اس کی اجازت ہوتی تو بیان جواز کے لئے کبھی ایسا ضرور فرماتے۔

جواب سوال دوم

جواب اول سے واضح ہوگیا کہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے بھی مسجد کے باہر ہی ہونا مروی ہے اور یہیں سے ظاہر ہوگیا کہ بعض صاحب جو بین یدیہ سے مسجد کے اندر ہونا سمجھتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہیں غلط ہے دیکھو حدیث میں ''بین یدی'' ہے اور ساتھ علی باب المسجد یعنی حضور اقدس ﷺ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے چہرہ انور کے مقابل مسجد کے دروازہ پر ہوتی تھی بس اسی قدر ''بین یدیہ کے لئے درکار ہے۔''

جواب سوال سوم

بے شک فقہ حنفی کی معتمد کتابوں میں مسجد کے اندر اذان کو منع فرمایا ہے اور مکروہ کہا ہے فتاوی قاضی خان طبع مصر جلد اول صفحہ ۷۸ ''لایوذن فی المسجد'' مسجد کے اندر اذان نہ دی جائے ''فتاوی خلاصہ قلمی صفحہ ۶۲ لایوذن فی المسجد'' مسجد کے اندر اذان نہ ہو۔ ''خزانۃ المفتین قلمی فصل فی الاذان لایوذن فی المسجد'' مسجد کے اندر اذان نہ کہیں۔ ''فتاوی عالمگیری طبع مصر جلد اول صفحہ ۵۵ لایوذن فی المسجد'' مسجد کے اندر اذان منع ہے۔ ''بحر الرائق طبع مصر جلد اول صفحہ ۲۶۸ لایوذن فی المسجد'' ترجمہ: مسجد کے اندر اذان کی ممانعت ہے ''شرح تقایہ علامہ برجندی صفحہ ۸۴ فیہ اشعار انہ لایوذن فی المسجد'' امام صدر الشریعۃ کے کلام میں اس پر تنبیہ ہے کہ اذان مسجد میں نہ ہو۔ ''غنیۃ شرح منیہ صفحہ ۳۷۷۔ الاذان انما یکون فی المئذنۃ او خارج المسجد والاقامۃ فی داخلہ۔'' اذان نہیں ہوتی مگر منارہ یا مسجد سے باہر اور تکبیر مسجد کے اندر۔ ''فتح القدیر طبع مصر جلد اول صفحہ ۱۷۱۔ قالوا لایوذن فی المسجد'' علماء نے مسجد میں اذان دینے سے منع فرمایا ہے ایضاً باب الجمعہ صفحہ ۴۱۴۔ ''ھو ذکر الطحطاوی فی المسجد ای فی حدودہ لکراھۃ الاذان فی داخلہ'' جمعہ کا خطبہ مثل اذان ذکر الہی ہے مسجد میں یعنی حدود مسجد میں اس لئے کہ مسجد میں اذان مکروہ ہے ''طحطاوی علی مراقی الفلاح طبع مصر جلد اول صفحہ ۲۸ ایکرہ ان یوذن فی المسجد کما فی القھستانی عن النظم'' یعنی نظم امام زندہ نیستی پھر قہستانی میں ہے کہ مسجد میں اذان مکروہ ہے یہاں تک کہ اب زمانہ حال کے ایک عالم مولوی عبدالحئی صاحب لکھنوی عمدۃ الرعایہ ہاشیہ شرح وقایہ جلد اول صفحہ ۲۴۵ میں لکھتے ہیں ''قولہ یدیہ ای مستقبل الامام فی المسجد کان او خاجہ والمستون ھو الثانی'' یعنی بین یدیہ کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ امام کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

روبرو مسجد میں خواہ باہر سنت یہی ہے کہ مسجد کے باہر ہو جب عاقل کہے گا بلکہ معنی وہی ہیں کہ بین یدیہ سے یہ سمجھ لینا کہ خواہی نخواہی مسجد کے اندر ہو غلط ہے اس کے معنی صرف اتنے ہیں کہ امام کے روبرو ہو اندر باہر کے تخصیص اس لفظ سے مفہوم نہیں ہوتی لفظ دونوں صورتوں پر صادق ہے اور سنت یہی ہے کہ اذان مسجد کے باہر ہو تو ضرور ہے کہ وہی معنی لئے جائیں جو سنت کے مطابق ہیں بہر کیف اتنا ان کے کلاما میں بھی صاف مصرح ہے کہ اذان ثانی جمعہ بھی مسجد کے باہر ہی ہونا مطابق سنت ہے تو بلاشبہ مسجد کے اندر ہونا خلاف سنت ہے وللہ الحمد۔

جواب سوال چہارم

ظاہر ہے کہ حکم حدیث وفقہ کے خلاف ورزی پر اڑا رہنا مسلمانوں کو ہرگز نہیں چاہئے۔

جواب سوال پنجم

ظاہر ہے جو بات رسول اللہ ﷺ وخلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم واحکام فقہ کے خلاف نکلی ہو۔ وہی نئی بات ہے اسی سے بچنا چاہئے نہ کہ سنت وحکم حدیث وفقہ سے۔

جواب سوال ششم

مکہ معظمہ میں اذان کنارہ مطاف پر ہوتی ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں مسجد الحرام شریف مطاف ہی تک تھی مسلک متقسط علی قاری طبع مصر صفحہ ۱۲۸ المطاف ھو ما کان فی زمنہ ﷺ مسجدا۔ تو حاشیہ مطاف بیرون مسجد ومحل اذان تھا اور مسجد جب بڑھائی تو پہلے جو جگہ اذان یا وضو کے لئے مقرر تھی بدستور مستثنیٰ رہے گی ولہٰذا اگر مسجد بڑھا کر کنواں اندر کرلیا وہ بند نہ کیا جائے گا جیسے زمزم شریف حالانکہ مسجد کے اندر کنواں ہرگز نہ بنانا جائز نہیں فتاویٰ قاضی خان وفتاویٰ عالمگیریہ صفحہ ۴۰ "یکرہ الضمضة والوضوء فی المسجد الا ان یکون ثمہ موضع اعد لذلك ولایصلی فیہ" وہی ہے "لایحضر فی المسجد بئر ماء ولو قیدیمة تترك کبئر زمزم" تو مکہ معظمہ میں اذان ٹھیک محل پر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہوتی ہے مدینہ طیبہ میں خطیب سے بیس بلکہ زائد ذراع کے فاصلہ پر ایک بلند مقبرہ پر کہتے ہیں طریق ہندیہ کے تو یہ بھی خلاف ہوا اور وہ جو بین یدیہ وغیرہ سے منبر کے متصل ہونا سمجھتے تھے سا سے بھی رد ہو گیا تو ہندی فہم وطریقہ خود ہی دونوں حرم محترم سے جدا ہے اب سوال یہ ہے کہ یہ مکبرہ قدیم ہے یا بعد کو حادث ہوا اگر قدیم ہے تو مثل منارہ ہوا کہ وہ اذان کے لئے مستثنیٰ ہے جیسا کہ غنیہ سے گزرا اور اسی طرح خلاصہ وفتح القدیر برجندی کے صفحات مذکورہ میں ہے کہ اذان منارہ پر ہو یا مسجد سے باہر مسجد کے اندر نہ اس کی نظیر موضع وضو وچاہیں کہ قدیم سے جدا کر دیئے ہوں نہ اس میں حرج نہ اس میں کلام اور اگر حادث ہے تو اس پر اذان کہنا بالائے طاق پہلے ہی ثبوت دیجئے کہ وسط مسجد میں ایک جدید مکان کھڑا کر دینا جس سے صفیں قطع ہوں کس شریعت میں جائز ہے قطع صف بلاشبہ حرام ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ''من قطع صفا قطعه الله'' جو صف کو قطع کرے اللہ اسے قطع کر دے۔ رواہ النسائی والحاکم بسند صحیح عن ابن عمر رضی اللہ عنہما نیز علماء نے تصریح فرمائی کہ مسجد میں پیڑ بونا منع ہے کہ نماز کی جگہ گھیرے گا نہ کہ یہ مکبرہ کہ چار جگہ سے گھیرتا ہے اور کتنی صفیں قطع کرتا ہے بالجملہ اگر وہ جائز طور پر بنا تو مثل منارہ ہے جس سے مسجد میں اذان نہ ہوتی ہو اور ناجائز طور پر ہے تو اسے ثبوت میں پیش کرنا کیا انصاف ہے اب ہمیں افعال موذنین سے بحث کی حاجت نہیں مگر جواب سوال کو گذارش ہے کہ ان کا فعل کیا حجت ہو حالانکہ خطیب خطبہ پڑھتا ہے اور یہ بولتے جاتے ہیں جب وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نام لیتا ہے یہ بآواز بلند دعا کرتے ہیں اور یہ سب بالاتفاق ناجائز ہے صحیح حدیثیں اور تمام کتابیں ناطق ہیں کہ خطبہ کے وقت بولنا حرام ہے درمختار وجلد اول صفحہ ۸۵۹۔ ''اما ما يفعله الموذن حال الخطبة من الترضى ونحوه فمكروه اتفاقا'' یعنی وہ جو یہ موذن خطبے کے وقت رضی اللہ عنہما وغیرہ کہتے جاتے ہیں یہ بالاتفاق مکروہ ہے یہی موذن نماز میں امام کی تکبیر پہچانے کو جس وضع سے تکبیر کہتے ہیں اسے کون عالم جائز کہہ سکتا ہے مگر سلطنت کے وظیفہ داروں پر علماء کا کیا اختیار علمائے کرام نے تو اس پر یہ حکم فرمایا کہ تکبیر درکنار اس طرح تو ان کی نمازوں کی بھی خیر نہیں دیکھو فتح القدیر جلد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اول صفحہ ۲۶۲ و ۲۶۳ و درمختار و صفحہ ۶۱۵ خود مفتی مدینہ منورہ علامہ سید اسعد حسینی مدنی تلمیذ علامہ صاحب مجمع الانہر رضی اللہ عنہما نے تکبیر میں اپنے یہاں کے مکبروں کی سخت بے اعتدالیاں تحریر فرمائی ہیں دیکھو فتاویٰ اسعدیہ جلد اول صفحہ ۸ آخر میں فرمایا: ''اما حرکات المکبرین وصنعهم فانا ابئرو االی اللہ تعالیٰ منه'' یعنی ان مکبروں کو جو حرکتیں جو کام ہیں میں ان سے اللہ تعالیٰ کی طرف برات کرتا ہوں اور اوپر اس سے بڑھ کر لفظ لکھا پھر کسی عاقل کے نزدیک ان کا فعل کیا حجت ہو سکتا ہے نہ وہ علماء ہیں نہ علماء کے زیر حکم۔

جواب سوال ہفتم

بے شک احادیث میں سنت زندہ کرنے کا حکم اور اس پر بڑے ثوابوں کے وعدے ہیں انس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من احیاسنتی فقداجبنی ومن اجبنی کان معی فی الجنة اللهم ارزقنارواه السخبری فی الابانة والترمذی بلفظ من احب۔

''جس نے میری سنت زندہ کی بے شک اسے مجھ سے محبت ہے اور جسے مجھ سے محبت ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

حضرت بلال رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من احیاسنة من سنتی قد امیتت بعد فان له من الاجر مثل اجودمن عمل بهامن غیران ینقص من اجورهم شیاء (رواه الترمذی ورواه ابن ماجة عن عمروبن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنهما)

''جو میری کوئی سنت زندہ کرے کہ لوگوں نے میرے بعد چھوڑ دی ہو جتنے اس پر عمل کریں سب کے برابر اسے ثواب ملے گا اور ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہو۔''

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

من تمسك بسنتی عند فسادامتی فله اجرمائة شهيد۔ رواه البيهقی فی الزهد۔

''جوفسادامت کے وقت میری سنت مضبوط تھامے اسے سوشہیدوں کا ثواب ملے۔''

اور ظاہر ہے زندہ وہی سنت کی جائے گی مردہ ہوگئی اور سنت مردہ جبھی ہوگی کہ اس کے خلاف رواج پڑ جائے۔

جواب سوال ہشتم

احیائے سنت علما کا تو خاص فرض منصبی ہے اوجس مسلمان سے ممکن ہواس کے لئے حکم عام ہے ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اسے شہر یا کم ازکم اپنی اپنی مساجد میں اس سنت کو زندہ کریں اور سوسو شہیدوں کا ثواب لیں اوراس پر یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ کیا تم سے پہلے عالم نہ تھے یوں ہوتو کوئی سنت زندہ ہی نہ کرسکے امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما نے کتنی سنتیں زندہ فرمائیں اس پر ان کی مدح ہوئی نہ کہ الٹا اعتراض کہ تم سے پہلے تو صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہما تھے۔

جواب سوال نہم

حوض کا بانی مسجد نے قبل مسجدیت کے بنایا اگرچہ وسط مسجد میں ہواوراس کی فصیل ان احکام میں خارج مسجد ہے ''**لانه موضع اعدللوضوء كماتقدم**''

جواب سوال دہم

لکڑی کا منبر بنائیں کہ یہی سنت مصطفیٰ ﷺ ہے اسے گوشہ محراب میں رکھ کر محاذات ہوجائے گی اوراگر صحن کے بعد مسجد کی بلند دیوار ہے وت اسے قیام موذن کے لائق تراش کر باہر کی جانب جالی یا کواڑ لگائیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مسلمان بھائیو! یہ دین ہے کوئی دینوی جھگڑا نہیں دیکھ لو کہ تمہارے نبی ﷺ کی سنت کیا ہے تمہاری مذہبی کتابوں میں کیا لکھا ہے۔

حضرات علمائے اہلسنّت سے معروض

حضرات احیائے سنت کا آپ کا کام ہے اس کا خیال نہ فرمایئے کہ آپ کے ایک چھوٹے نے اسے شروع کیا وہ بھی آپ ہی کا کرنا ہے آپ کے رب کا حکم ہے "تعاونوا علی البر والتقویٰ" اور اگر آپ کی نظر میں یہ مسئلہ صحیح نہیں تو غصہ کی حاجت نہیں بے تکلف بیان حق فرمایئے اور اس وقت لازم ہے کہ ان دسوں سوالوں کے جدا جدا جواب ارشاد ہوں ان کے ساتھ ان پانچواں سوالوں کے بھی:

۱) ارشادات مرجوح ہے یا عبارت اور ان میں کیا فرق ہے؟

۲) کیا محتمل وصریح کا مقابلہ ہوسکتا ہے؟

۳) تصریحات کتب فقہ کے سامنے کسی غیر کتاب فقہ سے استنباط پیش کرنا کیسا ہے خصوصاً استنباط بعید یا جس کا منشاء بھی غلط؟

۴) حنفی کو تصریحات فقہ حنفی کے مقابل کسی غیر کتاب حنفی کا پیش کرنا کیسا؟

۵) قرآن مجید کی تجوید فرض عین ہے یا نہیں اگر ہے تو کیا سب علمائے ہندی علماء اسے بجالاتے ہیں یا سو میں کتنے؟

مسئلہ ۱۰۲: زید کہتا ہے مولانا احمد رضا خان ہر خط میں لکھتے ہیں "راقم عبدالمصطفیٰ ﷺ" خدا عزوجل کے سوا دوسرے کا عبد کیسے بن سکتا ہے فقیر نے جواب دیا بھائی یہاں عبدالمصطفیٰ سے مراد یہ لی جاتی ہے کہ غلام مصطفیٰ ﷺ نہ کہ بندہ۔ بینوا توجروا۔

الجواب: اللہ عزوجل فرماتا ہے

وانکحوا الایامی منکم والصلحین من عبادکم واماتکم

"ہمارے غلاموں کو ہمارا بندہ فرمایا کہ تم میں جو عورتیں بے شوہر ہوں انہیں بیاہ دو اور تمہارے بندوں اور تمہاری باندیوں میں جو لائق ہوں ان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نکاح کردو۔"

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "لیس علی المسلم فی عبدہ ولا فرسہ صدقۃ" "مسلمان پر اس کے بندے اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں۔ یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم اور باقی سب صحاح میں ہے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مجمع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع فرما کر علانیہ برسر منبر فرمایا "کنت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکنت عبدہ وخادمہ" میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا میں حضور ﷺ کا بندہ تھا اور حضور ﷺ کا خدمت گار تھا یہ حدیث وہابیہ کے امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی کے دادا اور زعم طریقت میں پردادا جناب شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے ازالۃ الخفا۔ میں بحوالہ ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ و کتاب الریاض النضرہ لکھی اور اس سے سند لی اور مقبول رکھی۔ مثنوی شریف میں قصہ خریداری بلال رضی اللہ عنہ میں ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا

گفت مادہ بندگان کوئے تو
کردمیش آزاد ہم بروئے تو

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم (الزمر:۵۳)

"اے محبوب تم اپنی امت سے یوں خطاب فرماؤ کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان۔"

حضرت مولوی معنوی قدس سرہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

بندہ خود خواند احمد در شاد
جملہ عالم را بخواں قل یعباد

طرفہ یہ کہ وہابیہ حال کے حکیم الامۃ اشرف علی تھانوی صاحب بھی جت تک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مسلمان کہلاتے تھے حاشیہ شمائم امدادیہ میں قرآن کریم کا یہی مطلب ہونے کے تائید کر گئے کہ تمام جہاں رسول اللہ ﷺ کا بندہ ہے اب گنگوہی اصطباغ پا کر شاید اسے ہر شرک سے بدتر شرک کہیں گے حالانکہ ہر شرک سے بدتر شرک کے مرتکب خود گنگوہی صاحب ہیں کہ براہین قاطعہ میں صاف صاف شیطان کو خدا کا شریک مانا ہے جس کا بیان علمائے حرمین شریفین کے فتاویٰ مسمی بہ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین میں اور اس مسئلہ عبدالمصطفیٰ کی تمام تفصیل ہمارے رسالہ "بذل الصفا تعبد المصطفیٰ" میں ہے اے مسکین عبداللہ بمعنی خلق خدا و ملک خدا تو ہر مرد مومن و کافر ہے مومن وہی ہے جو عبدالمصطفیٰ ہے امام اولیاء و مرجع العلماء حضرت سیدنا سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

من لم یر نفسہ فی ملك النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایذوق حلاوۃ الایمان۔

"جو اپنے آپ کو نبی ﷺ کا مملوک نہ جانے ایمان کا مزہ نہ چکھے گا۔"

آخر نہ دیکھا جب اللہ عزوجل نے محمد ﷺ کا نور سیدنا آدم علیہ السلام کی پیشانی میں ودیعت رکھا اور اسی نور کی تعظیم کے لیے تمام ملائکہ کرام علیہم السلام کو سجدہ کا حکم دیا سب نے سجدہ کیا ابلیس لعین نہ مانا کیا وہ اس وقت عبداللہ ہونے سے نکل گیا اللہ کا مخلوق کا مملوک رہا حاشا یہ تو ناممکن ہے بلکہ نور مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم کو نہ جھکا عبدالمصطفیٰ نہ بنا لہٰذا مردود ابدی و ملعون سرمدی ہوا آدمی کو اختیار ہے چاہے عبدالمصطفیٰ بنے اور ملائکہ مقربین کا ساتھی ہو یا اس سے انکار کرے اور ابلیس کا ساتھ دے۔

والعیاذ باللہ رب العالمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۳: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ جمے ہوئے گھی میں حرام جانور چوہا بلی کتا مر گیا وہ گھی یا تیل کیسے پاک ہوگا اور وہ کھانا درست ہوگا یا نہیں؟

الجواب: گھی اگر جما ہوا ہے تو اس جانور یا اس کے منہ لگنے کی جگہ سے کھرچ کر تھوڑا سا پھینک دیں باقی پاک ہے احمد و ابوداؤد ابوہریرہ اور دارمی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"اذاوقعت الفارة فی السمن فان کان جامدافالقوها وما حولها۔"

اگر جمے ہوئے گھی میں چوہا گر جائے تو چوہا اور اس کے آس پاس گھی نکال کر پھینک دو۔واللہ تعالیٰ واعلم۔

مسئلہ ۱۰۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ گھی گرم تھا اس میں مرغی کا بچہ گرا اور فورا مر گیا یہ گھی کھانا جائز ہے یا نہیں؟ بینوتوجروا۔

الجواب: گھی ناپاک ہوگیا بے پاک کئے اس کا کھانا حرام ہے پاک کرنے کے تین طریقہ ہیں۔

پہلا طریقہ: یہ کہ اتنا ہی پانی اس میں ملا کر جنبش دیتے رہیں یہاں تک کہ سب گھی اوپر آجاوے اسے اتار لیں اور دوسرا پانی اسی قدر ملا کر یونہی کریں پھر اتار کر تیسرے پانی میں اسی طرح دھوئیں اور اگر گھی سرد ہو کر جم گیا تو تینوبار اس کے برابر پانی ملا کر جوش دیں یہاں تک کہ گھی اوپر آجائے اتار لیں بلکہ جوش دینے کی پہلے ہی بار حاجت ہے پھر تو گھی رقیق ہو جائے گا اور پانی ملا کر جنبش دینا کفالت کرے گا۔

دوسرا طریقہ: ناپاک گھی جس برتن میں ہے اگر جمنے کی طرف مائل ہوگیا ہو آگ پر پگھلا لیں اور ویسا ہی پگھلا ہوا پاک گھی اس برتن میں ڈالتے جائیں یہاں تک کہ گھی سے بھر کر ابل جائے گھی پاک ہو جائے گا۔

تیسرا طریقہ: دوسرا گھی پاک لیں اور مثلاً تخت پر بیٹھ کر نیچے ایک خالی برتن رکھیں اور پرنالے کے مثل کسی چیز میں وہ پاک گھی ڈالیں اور اس کے بعد یہ ناپاک گھی اس پرنالے میں ڈالیں یوں کہ دونوں کی دھاریں ایک ہو کر پرنالے سے برتن میں پہنچ جائیں سب پاک ہوگیا۔

پہلے طریقہ میں گھی پانی سے تین بار دھونے میں گھی خراب ہونے کا اندیشہ ہے اور دوسرے طریقہ میں ابل کر تھوڑا گھی ضائع ہو جائے گا تیسرا طریقہ بالکل صاف ہے مگر اس میں احتیاط بہت درکار ہے کہ برتن میں ناپاک گھی کی کوئی بوند ناپاک سے پہلے پہنچے نہ بعد کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

گرے نہ پرنالے میں بہاتے وقت اس کی کوئی چھینٹ پاک گھی سے جدا برتن میں گرے ورنہ برتن میں جتنا پہنچا اب پہنچے گا سب ناپاک ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ واعلم۔

مسئلہ ۱۰۵: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ مسلمان کو مونچھ بڑھانا یہاں تک کہ منہ میں آئے کیا حکم ہے زید کہتا ہے ترکش لوگ بھی مسلمان ہیں وہ کیوں مونچھ بڑھاتے ہیں؟ بینوتوجروا۔

الجواب: مونچھیں اتنی بڑھانا کہ منہ میں آئیں حرام وگناہ سوسنت میرکین ومجوس ویہود ونصاریٰ ہے رسول اللہ ﷺ اعلیٰ درجہ کی حدیث صحیح میں فرماتے ہیں

احفوا الشوارب واعفوا اللحی ولا تشبھوا بالیھود رواہ الامام الطحاوی عن انس بن مالك ولفظ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما جزوا الشورب وارخوا اللحی وخالفوا المجوس۔

مونچھیں کتر کر خوب پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ یہودیوں اور مجوسیوں کی صورت نہ بنو۔ فوجی جاہل ترکوں کا فعل حجت ہے یا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد۔ واللہ تعالیٰ واعلم۔

مسئلہ ۱۰۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جمعہ کے دن سلطان المسلمین کے لئے خطبہ میں دعا مانگنا فرض ہے تو مثلاً اتنی دعا مانگی جائے تو درست ہے یا نہیں؟

اللھم اعز الاسلام والمسلمین بالامام العادل ناصر الاسلام والملۃ والدین۔ زید کہتا ہے نہیں درست سلطان معظم کا نام لے کر دعا مانگنا چاہئے

الجواب: سلطان کے لئے خطبہ میں دعا فرض نہیں ایک مستحب ہے اور وہ اتنی دعا کہ سوال میں لکھی بیشک حاصل ہے زید کا اسے نادرست کہنا محض غلط وباطل ہے بلکہ درمختار میں ہے:

یندب ذکر الخلفاء الراشدین والعمین لا الدعاء للسلطان وجوزہ القھستانی

خاص نام کی ضرورت ان شہروں میں ہے جو سلطان سلطنت میں ہیں کہ سکہ وخطبہ شعار سلطنت ہے ردالمحتار میں ہے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الدعاء للسلطان علی المنابر قدصار الان من شعار السلطنة

فمن ترکه یخشی علیه الخ۔ واللہ تعالیٰ واعلم۔

مسئلہ ۱۰۷: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر پیش امام سر پر شال ڈال کر نماز پڑھائے تو کیا ہے؟

الجواب: مثال اگر ریشمی یا زری کی مغرق ہے یا اس کا کوئی بوٹا زری یا ریشم کا چار انگل سے زیادہ چوڑا ہے تو مرد کو مطلقاً ناجائز ہے اگرچہ غیر نماز میں اور نماز اس کے باعث خراب و مکروہ خواہ امام ہو یا مقتدی یا تنہا ادا اگر ایسی نہیں تو دو صورتیں ہیں اگر سر پر ڈال کر اس کا آنچل شانہ پر ڈال لیا جو اوڑھنے کا طریقہ ہے تو حرج نہیں اور اگر سر پر ڈال کر دونو پلو لٹکتے چھوڑ دیئے تو مکروہ تحریمی و گناہ ہے اور نماز کا پھیرنا واجب ہے۔ درمختار میں ہے:

(کرہ سدل) تحریما للنهی (ثوبه) ارساله بلا لیس معتاد کشد منديل برسله من کتفیه۔

ردالمحتار میں ہے "وذلك نحو الشال"۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۸: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ولد الزنا کی نماز جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن جائز ہے یا نہیں۔ ولد الزنا کی ماں کافرہ ہے اور باپ مسلمان۔ بینوا توجروا۔

الجواب: جب وہ مسلمان ہے اس کے جنازہ کی نماز فرض ہے اور مسلمانوں کے مقابر میں اسے دفن کرنا بے شک جائز ہے اگرچہ اس کی ماں یا باپ یا دونوں کافر ہوں بلکہ یہ اور بھی اولیٰ ہے کہ ولد الزنا دنے میں اس کا اپنا کوئی قصور نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ملفوظات

حضور پرنور امام اہلسنت اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ

عرض: حضور ۱۳ سال میں میری اہلیہ کے ۴ لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئے جن میں سے پانچ اولادیں انتقال کر گئیں کسی کی عمر دو سال کسی کی ایک سال ہوئی اور سب کو ایک بیماری لاحق ہوئی یعنی پسلی اور اما صبیان فی الحال صرف ایک لڑکی ۳ سالہ حیات ہے حضور دعا فرمائیں اور ان امراض کے واسطے کوئی عمل جو مناسب ہو ارشاد فرمائیں۔

ارشاد: مولیٰ تعالیٰ اپنی رحمت فرمائے اب جو حمل ہو اسے دو مہینے نہ گزرنے پائیں کہ یہاں اطلاع دیجئے اور زوجہ کا نام اور ان کی والدہ کا نام بھی معلوم ہونا چاہئے اس وقت سے انشاء اللہ بندوبست کیا جائے اپنے گھر میں پابندی نماز کی تاکید شدید کیجئے اور پانچوں نمازوں کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک بار ضرور پڑھیں اور علاوہ نمازوں کے بھی ایک ایک بار صبح سورج نکلنے سے پہلے اور شام کو سورج ڈوبنے سے پہلے اور سوتے وقت جن دنوں عورتوں کو نماز کا حکم نہیں ان میں بھی ان تین وقت آیۃ الکرسی نہ چھوٹے مگر ان دنوں میں آیت قرآن کی نیت سے نہ پڑھے بلکہ اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور جن دنوں میں نماز کا حکم ہے ان میں اس کا بھی التزام رکھیں کہ تینوں وقت قل ۳-۳ بار صبح و شام سوتے وقت پڑھیں صبح سے مراد یہ ہے کہ آدھی رات ڈھلنے سے سورج نکلنے تک اور شام سے مراد یہ ہے کہ دوپہر ڈھلے غروب آفتاب تک اور سوتے وقت اس طور پر پڑھیں کہ چت لیٹ کر دونوں ہاتھ دعا کی طرح پھیلا کر ایک ایک بار تینوں قل پڑھ کر ہتھیلیوں پر دم کر کے سارے منہ اور سینے اور پیٹ پاؤں آگے پیچھے جہاں تک ہاتھ پہنچ سکے سارے بدن پر ہاتھ پھیریں دو بار ایسے ہی سہ بارہ ایسے ہی اور جن دنوں عورتوں کو نماز کا حکم نہیں ان میں آپ اسی طرح پڑھ کر تین بار ان کے بدن پر ہاتھ پھیر دیا کیجئے بڑا چراغ یہاں ایک صاحب بتاتے ہیں وہ بنوا لیجئے اور ایام حمل میں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد جس ترکیب سے بتایا جائے اسے روشن

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کیجئے اور یہ لڑکی جو موجود ہے اس کو اگر نا سازی لاحق ہے تو اس کے لئے بھی روشن کیجئے اور وہ چراغ باذنہ تعالیٰ سحر اور آسیب و مرض تینوں کے دفع میں مجرب ہے بچہ جو پیدا ہو پیدا ہوتے ہی معاسب سے پہلے اس کے کانوں میں ۷ بار اذانیں دی جائیں ۴ بار اذان سیدھے کان میں اور تین تکبیر بائیں میں اس میں ہرگز دیر نہ کی جائے۔ دیر کرنے میں شیطان کا دخل ہو جاتا ہے چالیس روز تک بچہ کو کسی اناج سے تول کر خیرات کیا جائے پھر سال بھر تک ہر مہینہ پر پھر دو برس کی عمر تک ہر دو مہینے پر تیسرے سال ہر تین مہینے پر چوتھے سال ہر چار مہینے پر پانچویں سال بھی ہر چار مہینے پر چھٹے سال ہر چھ مہینے پر ساتویں سال سال سالانہ تول اس لڑکی کے لیے بھی کیجئے چوتھے میں ہے تو ہر چار مہینے پر تو لیے۔ مکان میں سات دن تک مغرب کے وقت ۷۔۷ بار اذان باواز بلند کہی جائے اور تین شب کسی صحیح خوان سے پوری سورۃ بقرہ ایسی آواز سے تلاوت کرائی جائے کہ مکان کے ہر گوشہ میں پہنچے شب کو مکان کا دروازہ بسم اللہ کہہ کر بند کیا جائے اور صبح کو بسم اللہ کہہ کر کھولا جائے آپ کے گھر میں جب پاخانہ کو جائیں اس کے دروازہ سے باہر "بسم اللہ اعوذ باللہ من الخبث والخبائث" پڑھ کر بایاں پاؤں پہلے رکھ کر جائیں اور جب نکلیں تو دہنا پاؤں پہلے نکالیں اور الحمد للہ کہیں اور کپڑے بدلنے یا نہانے کیلئے جب کپڑے اتاریں پہلے بسم اللہ کہہ لیں اور قربت کے وقت نہایت اہتمام کے ساتھ یاد رکھئے کہ شروع فعل کے وقت آپ اور وہ دونوں بسم اللہ کہہ لیں اور ان باتوں کا التزام رہے گا تو انشاء اللہ کوئی خلل نہ ہونے پائے گا۔

عرض: حضور بڑا چراغ روشن کرنے کی کیا ترکیب ہے۔

ارشاد: (۱) یہ چراغ روشن کرنے کیا معلق روشن کیا جائے گا کسی چھینکنے یا قندیل میں۔

۲) روشن کرتے وقت لو کے پاس سونے کا چھلہ یا انگوٹھی یا بالی ڈال دیا کریں چلہ ختم ہونے پر وہ مسائیں پر تصدق کریں۔

۳) چراغ باوضو نمازی آدمی روشن کرے اگر چہ عورت ہو اور مرد بہتر ہے۔

۴) مرض ہلکا ہو تو چراغ روز ڈیڑھ گھنٹہ روشن ہو اور سخت ہو تو دو گھنٹے اور بہت سخت ہو تو شب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بھر۔

۵) مریض اس کی روشنی میں بیٹھے خواہ لیٹے مگر منہ اسکی طرف رکھے اور اکثر اوقات اس کی لو کو دیکھے۔

۶) جتنی دیر تک جلانا منظور ہو اسی حساب سے اعلیٰ درجہ کا پھلیل اس میں ڈالیں اور اس ڈال کر چراغ کے سب طرف پھرالیں کہ تمام نفوس پر دورہ کر آئے پھر جھکا کر رکھ دیں اور جس طرف بتی کا نشان ہے بسم اللہ کہہ کر اس طرف روشن کریں۔

۷) اگر مرض نہایت شدید ہو تو چاروں گوشوں میں چار بتیاں جلائیں اور چراغ سیدھا رکھیں اور ہر لو کے پاس سونا رکھیں۔

۸) جس مکان میں یہ چراغ روشن ہو وہاں نہ کوئی تصویر ہو نہ کتا آنے پائے نہ سوا مریضہ کے کوئی عورت حیضہ ونفاس والی یا کوئی ناپاک مرد یا عورت۔

۹) اس جگہ بیٹھ کر سب ذکر الٰہی درود شریف میں مشغول رہیں جو بات ضرورت کی ہو بقدر ضرورت آہستہ سے کہہ دیں چپقلش نہ کریں نہ کوئی لغو و بے ہودہ بات وہاں ہونے پائے۔

۱۰) جتنی عورتیں وہاں بیٹھیں یا آئیں جائیں سب سنگین کپڑے پہنے ہوں نماز کی طرح سوا منہ کی ٹکلی یا ہتھیلیوں کے سر کا کوئی بال یا گلے یا کلائی یا بازو یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصہ اصلا نہ کھلنے پائے۔

۱۱) چراغ پہلے دن جس وقت روشن ہو وہ گھنٹہ منٹ یاد رکھیں کہ کسی دن اس سے زیادہ دیر روشن کرنے میں نہ ہونے پائے اس کے موکلات اپنی حاضری کا وہی وقت مقرر کر لیتے ہیں جس وقت پہلے دن روشن ہوا تھا پھر اگر کسی دن آئے اور چراغ اس وقت روشن نہ پایا تو ان کو تکلیف ہوتی ہے لہٰذا چاہیئے کہ پہلے دن کچھ قصداً کر کے روشن کریں کہ اگر کسی دن اتفاقیہ دیر ہو جائے تو اس وقت سے زیادہ دیر نہ ہونے پائے مگر پہلے دن اتنی دیر نہ کریں کہ اور کسی دن چراغ روشن ہو کر اس وقت کے آنے سے پہلے ختم ہو جائے۔

۱۲) جب چراغ بڑھانے کا وقت آئے کوئی باوضو شخص بڑھائے اور اس وقت یہ کہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

السلام علیکم اجھوا ماجورین۔

۱۳) روز نیا پھلیل ڈالیں کل کا بچا ہوا آج مریض کے سر اور بدن پر مل دیں۔

۱۴) جس کے لئے چراغ روشن ہوا ہو اس کے سوا اور مریض بھی بہ نیت شفا ان شرائط کی پابندی سے بیٹھ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عرض: ایک صاحب کی لڑکی بلاناغہ کچھ عرصہ سے سورۃ مزمل شریف پڑھا کرتی تھیں بلکہ قریب نصف کے حفظ بھی تھی اب ان صاحبزادی کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔

ارشاد: لاحول شریف ۶۰ بار الحمد شریف اور آیۃ الکرسی شریف ایک ایک بار تینوں قل تین بار پانی پر دم کر کے پلائیں۔

عرض: کیا آیات قرآنی بھی یہ اثر رکھتی ہیں۔

ارشاد: جو قیود عامل بتاتے ہیں ان کی پابندی نہ کرنے سے ایسا ہوتا ہے۔

عرض: حضور اقدس ﷺ کا کمبل اوڑھنا ثابت ہے یا نہیں۔

ارشاد: ہاں حدیث شریف سے ثابت ہے۔

عرض: پیراہن اقدس میں کیا کیا کپڑے ہیں۔

ارشاد: ردا۔ تہہ بند۔ عمامہ یہ تو عام طور سے ہوتا تھا اور کبھی قمیض اور ٹوپی پاجامہ ایک بار خریدنا لکھا ہے پہنے کی روایت نہیں عورتیں بھی تہہ بند ہی باندھتی تھیں ایک بار حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لئے جاتے تھے راہ میں ایک بی بی کا پاؤں پھسلا روئے مبارک اس طرف سے پھیر لیا صحابہ کرام نے عرض کیا حضور وہ پاجامہ پہنے ہوئے ہے ارشاد فرمایا "اللھم اغفر للمتسرولات" اے اللہ بخش دے ان عورتوں کو جو پاجامہ پہنتی ہیں اور غالباً پاجامہ تنگ تھا اس وقت کہ اگر ڈھیلا ہوتا تو اس میں بھی تہہ بند کی طرح کھل جانے کا احتمال ہو سکتا تھا۔

عرض: موم بتی جس میں چربی پڑتی ہے مسجد میں جلانا جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد: اگر مسلمان کی بنائی ہوئی ہو تو جائز ہے ورنہ مسجد ہی نہیں ویسے بھی جلانا نہ چاہئے۔

عرض: یہ جو جرمن وغیرہ ولایتوں سے آتی ہے اس کا کیا حکم ہے۔

ارشاد: ان کا بھی وہی حکم ہے اس واسطے کہ چربی اور گوشت کا ایک حکم ہے اگرچہ گائے ہو یا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بکری کسی مسلمان سے کوئی ہندو یا نصرانی چربی لے گیا اور تھوڑی دیر بعد واپس لائے اور کہے کہ یہ چربی وہی ہے جو ابھی تم سے لے گیا تھا اس کا لینا حرام "النصرانية لا ذبيح له" بخلاف یہودیوں کے کہ ان کے یہاں اب تک ذبح کرنے کا اہتمام ہے فتاویٰ قاضی خان میں ہے "اليهودية يذبح اويا كل ذبيحة المسلم" نصرانی و یہودی دونوں کافر ہیں کہ ایک محبوبان خدا کی محبت میں دوسرے عداوت میں قرآن عظیم میں یہودیوں کو "مغضوب علیھم" اور نصاریٰ کو ضالین فرمایا۔ یہی وجہ کہ آج روئے زمین پر کوئی یہودی ایک گاؤں کا بھی حاکم نہیں بخلاف نصاریٰ کے کہ ان کی سلطنت ظاہر ہے اور بعینہ یہی مثال روافض و وہابیہ کی ہے کہ روافض مثل نصاریٰ کے محبت میں کافر ہوئے اور وہابیہ مثل یہود کے عداوت میں چنانچہ روافض کی حکومت ایران کا تخت موجود ہے اور وہابیہ کی کہیں اکی پر بھی یہ نہیں۔

عرض: امام مسافر کے پیچھے مقتدی مقیم کو ایک رکعت ملی تو بقیہ نماز قرات کس طرح کرے۔

ارشاد: پہلے دو رکعت مثل لاحق کے بغیر قرات بقدر سورہ فاتحہ قیام کر کے قعدہ کرے اور پچھلی رکعت میں قرات کرے۔

عرض: جماعت ثانیہ جس وقت شروع ہو سنت ظہر اس وقت پڑھنا جائز ہے یا نہیں یا فجر کی سنت جماعت ثانیہ کے قعدہ نہ ملنے کی وجہ سے چھوڑ دی جائیں یا کیا۔

ارشاد: جماعت ثانیہ فقط جائز ہے اس کے لئے سنتیں نہ چھوڑے اصل نماز جماعت اولیٰ ہے جس کیلئے حدیث میں ارشاد ہے کہ اگر مکانوں میں بچے اور عورتیں نہ ہوتیں تو جو لوگ جماعت میں شریک نہیں ہوتے ہیں ان کے مکانوں کو جلوا دیتا ایک مرتبہ مولوی عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مارہرہ مطہرہ میں اتفاقاً مجھے نماز میں دیر ہو گئی جب میں مسجد کی سیڑھیوں پر پہنچا حضرت میاں صاحب قبلہ نماز پڑھ کر تشریف لا رہے تھے ارشاد فرمایا عبدالقادر نماز تو ہو گئی تو اصل نماز جماعت اولیٰ ہی ہے۔

عرض: نماز جنازہ میں تو تین صف کرنے کی فضیلت ہے اس کی ترکیب درمختار و کبیری میں یہ لکھی ہے کہ پہلی صف میں تین دوسری میں دو اور تیسری میں ایک آدمی کھڑا ہو اس کی کیا وجہ ہے کہ ہر صف میں دو دو کھڑے ہو سکتے تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ارشاد: اقل درجہ صف کامل کا تین آدمی ہیں اس واسطے صف اول تکمیل کردی گئی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ امام کے برابر دو آدمیوں کا کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے اور تین کا مکروہ تحریمی ہے کیونکہ صف کامل ہوگئی اور اس صورت امام کا صف میں کھڑا ہونا ہوگیا اور پنج وقتہ نماز میں بھی یہ بعض صورتوں میں تنہا صف میں کھڑا ہونا جائز نہیں مثلاً دو مرد اور ایک عورت ہے تو عورت پچھلی صف میں تنہا کھڑی ہوگی۔

عرض: ایام وبا میں بعض جگہ دستور ہے کہ بکرے کے داہنے کان میں سورۃ یٰسین شریف اور بائیں میں سورہ مزمل شریف پڑھ کر دم کرتے ہیں اور شہر کے ارد گرد پھرا کر چوراہے پر ذبح کرتے ہیں اور اس کی کھال وسری زمین میں دفن کرتے ہیں یہ کیسا ہے

ارشاد: کھال دفن کرنا حرام ہے کہ اضاعت مال ہے اور چوراہے پر لے جا کر ذبح کرنا جہالت اور بیکار بات ہے، اللہ کے نام پر ذبح کر کے مساکین کو تقسیم کردے۔

عرض: کیا خطبہ نکاح بھی کھڑے ہو کر قبلہ رو پڑھنا چاہئے؟

ارشاد: ہاں کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور قبلہ رو ہونا کچھ ضرور نہیں سامعین کی طرف منہ ہونا چاہئے خطبہ جمعہ بھی تو قبلہ کی جانب پشت کر کے پڑھا جانا مشروع ہے

عرض: معلم کی اگر تنخواہ مقرر نہ ہو تو بچوں سے کام لے سکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد: اگر والدین کو ناگوار نہ ہو تو بچوں کو تکلیف نہ ہو تو حرج نہیں تنخواہ مقرر ہو یا نہ ہو۔

عرض: میلاد خواں کے ساتھ اگر امرد شامل ہوں یہ کیسا ہے؟

ارشاد: نہیں چاہئے۔

عرض: نوشہ کے اوپٹن ملنا جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد: خوشبو ہے۔ جائز ہے

عرض: اگر بیسلپور سے بدایوں جاتا ہے اور راستہ میں بریلی اترا تو قصر کرے گا یا نہیں؟

ارشاد: اس صورت میں قصر نہیں کہ سفر کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

عرض: ایک شخص بریلی کا ساکن مراد آباد میں دکان کھولے اور وہاں تجارت کا ارادہ ہو اور کبھی کبھی اپنے اہل عیال کو بھی لے جایا کرے اس صورت میں مراد آباد وطن اصلی ہوگا یا وطن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اقامت۔

ارشاد: وطن اصلی نہ ہوگا ہاں اگر وہاں نکاح کر لے تو ہو جائے گا۔

عرض: اگر نکاح وہابی پڑھائے تو ہو جائے گا یا نہیں؟

ارشاد: نکاح تو ہو جائے گا اس واسطے کہ نکاح نام باہمی ایجاب وقبول کا ہے اگر چہ بامن پڑھائے چونکہ وہابی سے پڑھوانے میں اسکی تعظیم ہوتی ہے جو حرام ہے لہٰذا احتز ارلازم ہے۔

عرض: ولیمہ نکاح کی سنت ہے یا زفاف کی اور نابالغ کا نکاح ہو تو ولیمہ کب اور کس دن کرے۔

ارشاد: ولیمہ زفاف کی سنت ہے اور نابالغ بھی بعد زفاف کے ولیمہ کرے اور ولیمہ شب زفاف کی صبح کو کرے۔

عرض: نکاح کے بعد چھوارے لٹانا کا جو رواج ہے یہ کہیں ثابت ہے یا نہیں؟

ارشاد: حدیث شریف میں لوٹنے کا حکم ہے اور لٹانے میں کوئی حرج نہیں اور یہ حدیث دار قطنی و بیہقی و طحاوی سے مروی ہے۔

عرض: خضاب سیاہ اگر وسمہ سے ہو۔

ارشاد: وسمہ سے ہو یا تسمہ سے سیاہ خضاب حرام ہے۔

عرض: کوئی صورت بھی اس کے جواز کی ہے؟

ارشاد: ہاں جہاد کی حالت میں جائز ہے۔

عرض: اگر جوان عورت سے مرد ضعیف نکاح کرنا چاہے تو خضاب سیاہ کر سکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد: بوڑھا بیل سینگ کاٹنے سے بچھڑا نہیں بن سکتا۔

عرض: بعض کتب میں ہے کہ وقت شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کے وسمہ کا خضاب تھا۔

ارشاد: حضرت امام حسین و حسن و عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا وسمہ کیا کرتے تھے کہ یہ سب حضرات مجاہدین تھے۔

عرض: نماز قصر نہ تھی اور قصر پڑھی تو اعادہ ہوگا یا نہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ارشاد: ضرور اعادہ ہوگا کہ سرے سے نماز ہی نہ ہوئی۔

عرض: ایک گاؤں میں مسجد بالکل ویرانہ میں ہے اس کے متصل ایک کمہار کا مکان ہے مسجد مذکور میں نماز بھی نہیں ہوتی بلکہ اس کے اردگرد لوگ کوڑا وغیرہ ڈالتے ہیں وہ کمہار زمین مسجد کی خریدنا چاہتا ہے آیا اس کی بیع ہوسکتی ہے یا نہیں؟

ارشاد: حرام ہے اگرچہ زمین کے برابر سونا دے مسجد کیلئے جو لوگ ایسا کریں ان کی نسبت قرآن عظیم فرماتا ہے "لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم" دنیا میں ان کے لئے رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب۔

عرض: نماز جنازہ کی تعمیل سے کیا مراد ہے۔

ارشاد: غسل وکفن بغیر تو نماز پڑھ سکتے ہی نہیں ہاں اس کے بعد تاخیر نہ کرے بعض لوگ شب جمعہ میں جس کا انتقال ہوا میت کو تا نماز جمعہ رکھے رہتے ہیں کہ آدمیوں کی نماز کثرت ہو جائے یہ ناجائز ہے اور اس کی تصریح کتب فقہ میں موجود ہے اور اگر قبر تیار ہونے سے پیشتر کسی عذر سے تاخیر کی جائے تو حرج نہیں۔

عرض: مردہ کے ساتھ مٹھائی قبرستان چیونٹیوں کے ڈالنے کے واسطے لے جانا کیسا ہے؟

ارشاد: ساتھ لے جانا روٹی کا جس طرح علمائے کرام نے منع فرمایا ہے ویسے ہی مٹھائی ہے اور چیونٹیوں کو اس نیت سے ڈالنا کہ میت کو تکلیف نہ پہنچائیں یہ محض جہالت ہے اور یہ نیت نہ بھی ہو تو بھی بجائے اس کے مساکین صالحین پر تقسیم کرنا بہتر ہے (پھر فرمایا) مکان جس قدر چاہیں خیرات کریں قبرستان میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ اناج تقسیم ہوتے وقت بچے اور عورتیں وغیرہ غل مچاتے اور مسلمانوں کی قبروں پر دوڑتے پھرتے ہیں۔

عرض: معمول چھینٹ جس کے پاجامے عورتوں کے ہوتے ہیں خوش دامن کا پاجامہ ایسی چھینٹ کا ہو اس پر سے اس کے جسم کو ہاتھ بشہوت لگائے تو کیا حکم ہے۔

ارشاد: اگر ایسا کپڑا ہے کہ حرارت جسم کی نہ معلوم ہو تو خیر ورنہ حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عرض: یہ جو مولود شریف کی بعض کتب میں لکھا ہے کہ جس رات آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا حاملہ ہوئیں دوسو عورتیں رشک حسد سے مر گئیں یہ صحیح ہے یا نہیں۔

ارشاد: اس کی صحت معلوم نہیں البتہ چند عورتوں کا بہ تمنائے نور نبی کریم ﷺ مر جانا ثابت ہے۔

عرض: اسقاط کی حالت میں چند سیر گندم اور قرآن عظیم دیا جاتا ہے اس میں کل کفارہ ادا ہو جائے گا یا نہیں۔

ارشاد: جتنی قیمت قرآن عظیم کی بازار میں ہے اتنے کا کفارہ ادا ہو جائے گا۔

عرض: ثمن کے اندر عاقدین مختار ہیں جتنا چاہیں طے کر لیں۔

ارشاد: یہاں یہ کہ صدقہ دیا جا رہا ہے وہی بازار کے بھاؤ کا اعتبار ہوگا۔

عرض: خطبہ کے وقت ہاتھ میں عصا لینا سنت ہے یا کیا؟

ارشاد: اختلاف ہے علماء کا بعض کہتے ہیں کہ سنت ہے اور بعض مکروہ بتاتے ہیں۔

عرض: سنت و مکروہ میں تعارض ہو تو کیا کرنا چاہیے۔

ارشاد: ترک اولیٰ ہے جامع الرموز میں محیط سے نقل ہے کہ سنت ہے اور محیط ہی میں ہے کہ مکروہ ہے اس کو ہندیہ میں نقل کیا ہے۔

عرض: دیہات میں جمعہ نہ پڑھنے کے مسائل ورسائل علماء نے لکھے ہیں اس سے اہل دیہات بہت پریشان ہیں۔

ارشاد: مذہب حنفی میں جمعہ وعیدین جائز نہیں لیکن جہاں قائم ہے وہاں منع نہ کیا جائے اور جہاں نہیں ہے وہاں قائم نہ کیا جائے آخر شافعی مذہب پر تو ہو ہی جائے گا ایسی صورت میں جہلا جمعہ تو جمعہ ظہر بھی چھوڑ دیں گے "ارایت الذی ینھی عبدا اذا صلی" سے خوف کرنا چاہیے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے منقول ہے کہ ایک شخص کو طلوع آفتاب کے وقت نفل پڑھتے ہوئے دیکھ کر منع نہ فرمایا جب وہ پڑھ چکا تو مسئلہ تعلیم فرما دیا۔

عرض: حضور ﷺ کی قسم کھا کر خلاف کرنے سے کفارہ لازم آئے گا یا نہیں؟

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ارشاد: نہیں۔

عرض: قسم حضور ﷺ کی کھانا جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد: نہیں۔

عرض: کیا بے ادبی ہے؟

ارشاد: ہاں۔

عرض: خلال تانبے پیتل کا گلے میں لٹکانا کیسا ہے۔

ارشاد: ناجائز ہے کیونکہ یہ تعلیق کے حکم میں ہے ویسے جائز ہے اور سونے چاندی کا حرام ہے بلد عورتوں کو بھی ایسے ہی سونے چاندی کے ظروف میں کھانا ناجائز ہے اور گھڑی کی چین بھی علماء ازیں کہ چاندی کی ہو یا پیتل کی ہاں ڈورا باندھ سکتا ہے۔

عرض: جوان غیر محرم عورتوں کے سلام کا جواب دینا چاہئے یا نہیں؟

ارشاد: دل میں جواب دے۔

عرض: اگر غائبانہ نامحرم کو سلام کہلائے۔

ارشاد: یہ بھی ٹھیک نہیں۔ ع

بساکین آفت از گفتار خیزد

عرض: سنت الفجر اول وقت پڑھے یا متصل فرضوں کے۔

ارشاد: اول وقت پڑھنا اولیٰ ہے حدیث شریف میں ہے جب انسان سوتا ہے شیطان تین گرہ لگا دیتا ہے جب صبح اٹھتے ہی وہ رب عزوجل کا نام لیتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے اور وضو کے بعد دوسری اور جب سنتوں کی نیت باندھ تیسری بھی کھل جاتی ہے لہٰذا اول وقت سنتیں پڑھنا اولیٰ ہے۔

عرض: ظہر کے وقت بغیر سنت پڑھے امامت کر سکتے ہے۔

ارشاد: بلا عذر ٹھیک نہیں۔

عرض: سنت جمعہ اگر جمعہ شروع ہونے کی وجہ چھوٹ جائیں تو بعد از جمعہ پڑھے یا نہیں؟

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ارشاد: پڑھے اور ضرور پڑھے۔

عرض: بعض جگہ دستور ہے کہ مسلمان ہندو آڑھت کو مال فروخت کرتا ہے اور اس صورت میں ہندو کو کمیشن دینا پڑتا ہے اور وہ لوگ کمیشن کے ساتھ چار آنے سینکڑہ اس بات کا کاٹ لیتے ہیں کہ اس رقم کا اناج خرید کر کبوتروں کو ڈالا جائے گا یہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد: اگر جانوروں کے لئے لیں کچھ حرج نہیں البتہ بت وغیرہ کے لئے ناجائز ہے۔

عرض: دست غیب و کیمیا حاصل کرنا کیسا ہے

ارشاد: دست غیب کے دعا کرنا محال عادی کے لئے دعا کرنا ہے جو مثل محال عقلی وذاتی کیلئے حرام ہے اور کیمیا تضیع مال ہے اور یہ حرام ہے آج تک کہیں ثابت نہیں ہوا کہ کسی نے بنالی ہو۔ "کباسط کیفه الی الماء وماهو ببالغه" (جیسے کوئی دونوں ہاتھ پھیلائے پانی کی طرف بیٹھا ہوا اور وہ پانی یوں اسے پہنچنے والا نہیں۔۱۲) دست غیب جو قرآن عظیم میں ارشاد ہے اس کی طرف لوگوں کو توجہ ہی نہیں کہ فرماتا ہے "ومن یتق اللہ یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لایحتسب یتق" جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے (پرہیزگار) اللہ عزوجل اس کے لئے فرما دیتا ہے۔ اور اسے روزی پہنچاتا ہے وہاں سے جس کا اسے گمان بھی نہیں۔ اللہ پر عمل نہیں ورنہ حقیقتاً سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے میرے ایک دوست مدینہ طیبہ کے رہنے والے ان کا مدینہ منورہ سے بھیجا ہوا ایک خط اتوار کے روز مجھے ملا جس میں پچاس روپیہ کی طلب تھی بدھ کے روز یہاں ڈاک جاتی تھی جو ہفتہ کے روز ڈاک کے جہاز میں روانہ ہوتی تھی پیر کے دن تو مجھے خیال ہی نہ رہا منگل کے روز یاد آیا دیکھا تو اپنے پاس پانچ پیسے بھی نہ وہ دن بھی ختم ہوا نماز مغرب پڑھ کر حسب معمول استنجے کو گیا اور یہ فکر کہ کل بدھ ہے اور ابھی تک روپیہ کی کوئی سبیل نہیں ہوئی میں نے سرکار میں عرض کیا کہ حضور ہی میں بھیجنا ہے عطا فرمائے جائیں کہ باہر سے حسین (اعلیٰ حضرت مدظلہ کے بھتیجے) نے آواز دی۔ "سیٹھ ابراہیم بمبئی سے ملنے آئے ہیں" میں باہر آیا اور ملاقات کی چلتے وقت اکیاون روپیہ انہوں نے دیئے حالانکہ ضرورت ہمیں صرف پچاس کی تھی یہ اکیاون یوں تھے کہ ایک فیس منی آرڈر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کا بھی تو دینا پڑتا غرض صبح کو فوراً منی آرڈر کر دیا۔

مولف: یہ ہے یرزقہ من حیث لا تحتسب۔

عرض: اونی درجہ علم باطن کیا ہے۔

ارشاد: حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار سفر کیا اور وہ علم لایا جسے خواص وعوام سب نے قبول کیا دوبارہ سفر کیا اور وہ علم لایا جسے خواص نے قبول کیا عوام نے نہ مانا سہ بارہ سفر کیا اور وہ علم لایا جو خواص وعوام کسی کی سمجھ میں نہ آیا۔

یہاں سفر سے مراد سیر اقدام نہیں بلکہ سیر قلب ہے ان کے علوم کی حالت تو یہ ہے کہ ادنیٰ درجہ سے اعتقاد ان پر تسلیم ارشاد جو سمجھ میں آیا "فیھا ورنہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولو الباب" حضرت شیخ اکبر اور اکابر فن نے فرمایا ہے کہ ادنی علم باطن کا یہ ہے کہ اس کے عالموں کی تصدیق کرے کہ اگر نہ جانتا تو ان کی تصدیق نہ کرتا نیز حدیث میں فرمایا "اغد عالما او متعلما او مستمعا او محبا ولا تکن الخامس فتھلك" صبح کر اس حالت میں کہ خود عالم ہے یا علم سیکھتا ہے یا علم کی باتیں سنتا ہے یا ادنیٰ درجہ یہ کہ علم سے محبت رکھتا ہے اور پانچواں نہ ہونا کہ ہلاک ہو جائے گا۔

عرض: کیا واعظ کا عالم ہونا ضروری ہے۔

ارشاد: غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے۔

عرض: عالم کی کیا تعریف ہے؟

ارشاد: عالم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مستقل ہو اور اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے۔

عرض: کتب بینی سے ہی علم ہوتا ہے۔

ارشاد: یہی نہیں علم افواہ رجال سے بھی حاصل ہوتا ہے۔

عرض: حضور مجاہدہ میں عمر کی قید ہے۔

ارشاد: مجاہدے کے لیے کم از کم اسی برس درکار ہوتے ہیں باقی طلب ضرور کی جائے۔

عرض: ایک شخص اسی (۸۰) برس کی عمر سے مجاہدات کرے یا اسی برس مجاہدہ کرے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

ارشاد: مقصود یہ ہے کہ جس طرح اس عالم میں مسببات کو اسباب سے مربوط فرمایا گیا ہے اسی طریقہ پر اگر چھوڑیں اور جذب وعنایت ربانی بعید کو قریب نہ کردے تو اس راہ کی قطع کو اسی (۸۰) برس درکار ہیں اور رحمت توجہ فرمائے تو ایک آن میں نصرانی ابدال کردیا جاتا ہے اور صدق نیت کے ساتھ یہ مشغول مجاہدہ ہو تو امداد الٰہی ضرور کارفرما ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔

وہ جو ہماری راہ میں مجاہدہ کریں ہم ضرور انہیں اپنے راستے دکھادیں گے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

احکامِ شریعت

(حصہ سوم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

مسئلہ ۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تاش وشطرنج کھیلنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: دونوں ناجائز ہے اور تاش زیادہ گناہ وحرام کہ اس میں تصاویر بھی ہیں۔

ومسالة الشطرنج مبسوطة فی الدوغیرھامن الغطر و الشھادات والصواب اطلاق المنع کمااوضعہ فی ردالمحتار۔واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

مسئلہ ۲: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سود اور رشوت کا مال توبہ سے پاک ہو جاتا ہے اور اس کے یہاں نوکری کرنا اور کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: زبانی توبہ سے حرام مال پاک نہیں ہوسکتا بلکہ توبہ کیلئے شرط ہے کہ جس جس سے لیا ہے واپس دے وہ نہ رہے ہوں تو انکے وارثوں کو دے پتہ نہ چلے تو اتنا مال صدقہ کردے۔ اس کے گناہ سے برأت نہیں۔اس کے یہاں نوکری کرنا تنخواہ لینا کھانا کھانا جائز ہے جب کہ وہ چیز جو اسے دے اس کا بعینہ مال حرام ہونا نہ معلوم ہو۔

کمافی الھندیة عن الذخیرة عن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ۔

واللہ تعالیٰ اعلم اتم واحکم۔

مسئلہ ۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید انگریزی ٹوپی یعنی ہیٹ استعمال نہیں کرتا ہے مگر پتلون پہنتا ہے اور پتلون پر ترکی ٹوپی پہنتا ہے یہ لباس درست ہے یا نہیں؟

الجواب: در باۂ لباس اصل کلی یہ ہے کہ جو لباس جس جگہ کفار یا مبتدعین یا فساق کی وضع ہے اپنے اختصاص وشعاریت کی مقدار پر مکروہ یا حرام یا بعض صورت میں کفر تک ہے حدیقہ ندیہ میں فرمایا: "لیس ذی الافرنج علی الصیحیحة" ہیٹ اسی قسم میں ہے اور پتلون قسم اول میں اور دوسرے ملک میں کسی اسلامی قوم کی وضع ہونا کافی نہیں جب کہ اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ملک میں کفار یا فساق کی وضع ''هو فان كل بلدة وعوائدها ''خصوصاً اس حالت میں کہ ترک نے بھی یہ وضع بہت قریب زمانہ سے اختیار کی اور وہ بھی نہ طوعاً بلکہ جبراً سلطان محمود خان کے زمانہ سلطنت کی طرف سے مجبور ہو کر۔ اور نگچری فوج نے اس پر مخالفت کی اود کشت و خون واقع ہوا بالاخر مجبوری مانی واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بوسہ دینا قبر اولیائے کرام اور طواف کرنا گرد قبر کے اور سجدہ کرنا تعظیماً از روئے شرع شریف موافق مذہب حنفی جائز ہے یا نہیں؟ بینوا بالکتاب وتوجروا یوم الحساب۔

الجواب: بلاشبہ غیر کعبہ معظمہ کا طواف تعظیمی ناجائز ہے اور غیر خدا کو سجدہ ہماری شریعت میں حرام ہے اور بوسہ قبر میں علماء کو اختلاف ہے اور احوط منع ہے خصوصاً مزارات طیبہ اولیائے کرام کہ ہمارے علماء نے تصریح فرمائی کہ کم از کم چار ہاتھ فاصلہ سے کھڑا ہو کر یہی ادب ہے پھر تقبیل کیونکر متصور ہے یہ وہ ہے جس کا فتویٰ عوام کو دیا جاتا ہے اور تحقیق کا مقام دوسرا ہے۔

لكل مقام مقال ولكل مقال رجال ولكل رجال مجال ولكل مجال منال نسال الله حسن المال وعنده العلم بحقيقة كل حال۔ والله تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نقالوں کو دینا جیسا کہ تقریب نکاح وغیرہ میں آتے ہیں اور گھیرتے ہیں اور مانگتے ہیں ان کو شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اگر انہیں ممنوعات شرعیہ سے اپنے یہاں باز رکھا جائے اور بغیر کسی امر ممنوع شرعی کی اجرت کے احساناً دیا جائے تو جائز ہے بلکہ اگر اس نیت سے دیں کہ یہ مسلمان اس مال حلال کو پا کر اکل حلال سے بہرہ مند ہوں اور شاید اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو توبہ نصیب فرمائے تو محمود وحسن باعث اجر ہے صحیح بخاری وصحیح مسلم کی حدیث ''اللهم لك الحمد على زانية۔ اللهم لك الحمد على سارق'' اس پر شاہد عدل ہے اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صورت میں دینے والے کو دینا اور لینے والے کو حلال وطیب ہے عالمگیری وغیرہ میں اس کی تصریح ہے اور اگر یہ صورت ہے کہ نہ دے گا تو اسے مطعون کرتے پھیریں گے اس کا مضحکہ اڑائیں گے نقل بنائیں گے جیسا کہ ان کی عادات سے معروف ومشہور ہے تو اس صورت میں بھی اپنے تحفظ کے لئے دینا جائز وحلال ہے اگر چہ انہیں لینا حرام ہے۔اس کے جواز پر وہ حدیث شاہد ہے کہ ایک شاعر نے بارگاہ رسالت میں آکر سوال کیا حضور اقدس ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا ''اقطع عنی لسانہ۔'' (میری طرف سے اس کی زبان کاٹ دے) درمختار وغیرہ میں اس کا جواز مصرح ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اکثر لوگ جب فصل آم آتی ہے تو باغوں کو جا کر آم کھاتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے آموں کی گٹھلیاں مارتے ہیں اور لہو ولعب میں مشغول ہوتے ہیں آیا فعل ان کا کیسا ہے جائز ہے یا ناجائز اور بر تقدیر عدم جواز کے حرام ہے یا بدعت ہے یا مکروہ اور بر تقدیر کے بدعت حسنہ ہے یا سیئہ۔

الجواب: گٹھلیاں مارنا ناجائز وممنوع ہے مسند امام احمد وصحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن ابی داؤد وسنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قال نهى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم عن الخذف وقال انه لايقتل الصيد ولاينكا العدو وانه يفقوالعين ويكسر السن۔

''یعنی رسول اللہ ﷺ نے غلایا گٹھلی یا کنکری پھینک کر مارنے سے منع کیا اور فرمایا اس سے نہ دشمن پر وار ہو سکے نہ جانور کا شکار۔اس کا نتیجہ یہی ہے کہ آنکھ پھوڑ دے یا دانت توڑ دے۔''

فى التيسير انخذف مجمتين وقاء الرمى بحصاة انواة لانه يفقوالعين ولايقتل الصيد۔

اور صرف چھلکوں سے ہم مرتبہ لوگ نادار محض تطیب قلب کے طور پر باہم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مزاح دوستانہ کریں جس میں اصلاً کسی حرمت یا حشمت دینی کا ضرر حالاً یا مآلاً نہ ہو تو مباح ہے۔ عالمگیری میں ہے:

قال القاضی الامام مالك الملوك اللحب الذی یلعب الشان ایام الصیف بالبطیع بان یضرب بعضهم بعضا مباح غیر مستنکر۔ کذافی جواهر الفتاوی فی الباب السادس۔

عوارف المعارف شریف میں ہے۔ راوی بکر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یتبادحون بالبطیخ فاذا کانت الحقائق کانواهم الرجال بقال بدح یبدح اذا رمی ای یترامون بالبطیخ اه۔ ذکر قدس سره فی الباب الثلثین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بیل اور بکرے کو خصی کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: بالاتفاق جائز ہے کہ اس میں منفعت ہے۔ خصی کا گوشت بہتر ہوتا ہے اور خصی بیل محنت زیادہ برداشت کرتا ہے اور تحقیق یہ ہے کہ اگر جانور کے خصی کرنے میں کوئی منفعت یا دفع مضرت مقصود ہو تو مطلقاً حلال اگرچہ جانور غیر ماکول اللحم ہو مثلاً بلی وغیرہ ورنہ حرام ہے اسی اصل کی بنا پر ہمارے علماء گھوڑے کو خصی کرنا بھی جائز جانتے ہیں جبکہ مقصود دفع شرارت ہو اگرچہ بعض منع فرماتے ہیں۔

لمافیه من تقلیل الة الجهاد اقول الموجود لایعدم والموهوم لایتعبر الاتری ان العزل یجوز عن الامة مطلقا وعن الحرة باذنها بخلاف الاکل فان فیه اعدام موجود۔

ہاں آدمی کا خصی بالاجماع مطلقاً حرام ہے درمختار میں ہے:

وجائز خصا البهائم حتی الهرة واما خصاء الادمی فحرام قیل

والفرس وقیدوہ بائمنفعة الافحرام۔

ردالمحتار میں ہے:

قولہ قیل و الفراس ذکرشمس الامة الحلوانی انه لاباس به عنداصحابناوذکرشیخ الاسلام انه حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ وہابیوں کے پاس لڑکوں کو پڑھانا کیسا ہے اور جو ان کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھنے کے لئے بھیجے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب: حرام۔ حرام۔ حرام۔ اور جو ایسا کرے بدخواہ اطفال وجتلائے اثام۔ قال اللہ تعالیٰ

یاایھاالذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نرا (التحریم:۶) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ انگریزوں کی نوکری سلائی کے کام کی کرنا یا ان کا کپڑا مکان میں لاکر سینا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: انگریز کسی مخدور شرعی پر مشتمل نہ ہو۔ فتاویٰ قاضی خان میں ہے۔

اجرنفسه من نصرانی ان استاجره لعمل غیر الخدمة جازالخ وتمامه فی غمز العیون۔ واللہ سبحنه وتعالیٰ اعلم علمه جل مجدة اتم واحکم۔

مسئلہ ۱۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جھوٹے کام کا جوتا مردوں کو پہننا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: یہ جز کتب متداولہ فقہ میں فقیر غفر اللہ تعالیٰ لی نظر سے گزرا مگر ظاہر یہ ہے واللہ اعلم عنداللہ کہ جھوٹے کام کا جوتا مرد وزن سب کے لئے مکروہ ہونا چاہئے

فان المنسوج کغیره ولاشك ان النعال من انواع الملبوسات والنساء والرجال سواء فی کراهة لیس النحاس

ہاں سچے کام کا جوتا عورتوں کے لئے مطلقاً جائز اور اور مردوں کے واسطے بشرطیکہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مغرق نہ ہو۔ نہ اس کی کوئی بوٹی چار انگل سے زیادہ کی ہو یعنی اگر متفرق کام کا ہے اور ہر بوٹی چار انگل یا کم کی ہے تو کچھ مضائقہ نہیں اگر چہ جمع کرنے سے چار انگل سے زیادہ ہو جائے خلاصہ یہ ہے کہ جوتی اور ٹوپی کا ایک ہی حکم ہونا چاہئے۔

وفی الفتاوی الهندية يلبس الذكور قلنسوة من الحرير اوالذهب اوالفضة اوالكرباس الذى خبط عليه ابريشم كثيراوشي من الذهب اوالفضة اكثرمن قدر لاربع اصابع انتهى۔ قال العلاقة الشامي وبه يعلم حكم العراقبة المساته بالطاقية فاذاكانت منقشة بالحرير و كان احد نقوشهااكثرمن اربع اصابع لاتعل وان كان اقل تعل وان زادمجموع نقوشهاعلى اربع اصابع بناء على مامرمن ان ظاهر المذهب عدم جميع المتفرق انتهى وقدقال العلامة الشامي ايضاان قداستوى كل من الذهب والفضة والحرير فى الحرمة فترخيص الحريرتر خيص غيره بدلالة المساواة ويوئيد عدم الفرق ،امرمن اباحة الثواب المنسوج من ذهب اربعة اصابع ه ملخصا فافهم وتبثت اذبه تحرر ماكان العلامة الطحاوى متوقفا فيه واللہ تعالیٰ اعلم وعلم جل مجده اتم واحكم۔

مسئلہ ۱۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شوہر اپنی بی بی اور بی بی اپنے شوہر کی میت کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں اور اس چھونا کیسا ہے یعنی مرد اپنی عورت کو اور عورت اپنے شوہر کو چھو سکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: زن وشوہر کا باہم ایک دوسرے کو حیات میں چھونا مطلقاً جائز ہے حتی کہ فرج وذکر کو بھی بہ نیت صالحہ موجب ثواب واجر ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

كمانص عليه سيدناالاما م الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

البتہ بحالت حیض ونفاس زیرناف زن سے زیرزانو تک چھونا منع ہے علی قول شیخین رضی اللہ عنہما وبہ یفتی اسی طرح اورعوارض خاصہ مثل صوم واعتکاف واحرام وغیرہا کے باعث ان عوارض تک ممانعت ہوجاتی ہے اورشوہر بعد وفات اپنی عورت کو دیکھ سکتا ہے مگراس کے بدن کو چھونے کی اجازت نہیں۔لانقطا النکاح بالموت اورعورت جب تک عدت میں ہے اپنے شوہر مرد کا بدن چھوسکتی ہے اسے غسل دے سکتی ہے جب کہ اس سے پہلے بائن نہ ہوچکی ہو۔

لبقاء النكاح فيٰ حقها بالعدة نص على ذلك فی تنوير الابصار والدرلمختاروغيرهمامن معتمدات الاسفار۔ و اللہ سبحنه وتعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۱۲: کیافرماتے علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسلمانوں کے حق میں جوآریہ سماجوں میں جاکر کاپی نویسی کرتے ہیں یاپریس میں ہے یاان کے اخباراورمذہبی پرچے روانہ یاتقسیم کرتے ہیں حالانکہ ان پرچوں میں قرآن کریم اوررسول کریم ﷺ پر کھلے کھلے اعتراض والزام ہوتے ہیں اورخداوند عالم کی شان میں گستاخانہ کلمات استعمال کرتے ہیں رسول مقبول ﷺ کونعوذ باللہ منہا.....[1] اورعلمائے متقدمین ومتاخرین کوکھلی کھلی گالیاں دی جاتی ہیں جس کی شاید سماجی کتب ترک اسلام۔تہذیب الاسلام آریہ مسافر جالندھر۔آریہ مسافر میگزین مسافر بہڑائچ آریہ پتر بریلی۔ستیارتھ پرکاش موجود ہیں۔نمونہ کے طور سے چند الفاظ ذیل ہیں۔

(۱)ستیارتھ پرکاش (۲)مسافر بہڑائچ

---

[1] (اس جگہ الفاظ کفریہ ملعونہ تھے لہٰذا بیاض چھوڑ دی گئی ۱۲) یہاسطور ملعونہ تھیں ۱۲

[2] (اس مقام پر بھی کلمات خبیثہ تھے لہٰذا نقل نہ کئے گئے اقوال تعجب اورنہایت عجب ان مسلمانوں سے جوکاپی نویسی و تصحیح کتابوں کی کرتے ہیں اورایسے سچے پکے قائم بالحق مسلمان بھی ہیں جوان کتابوں کی جلدیں نہیں باندھتے چنانچہ بعد ارسال اسی سوال کے سائل صاحب راقم کے پاس آئے اوردو کتابیں آریہ کی ان کے ہاتھ میں تھیں اس میں سے انہوں نے ایک ایک مقام سے کچھ پڑھ کرسنایا ایک میں یہی قصہ منقول تھا کہ ایک کتاب (بقیہ اگلے صفحہ پر)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

آیاان مسلمانوں سے جوسماجوں میں ملازم ہیں میل جول رکھاجائے اوروہ مسلمان سمجھے جائیں ایسے مسلمان جومخالفین اسلام ودشمنان خدااوررسول کی اعانت کرنے والے ہیں ان کے جنازہ کی نماز پڑھنادرست ہے اوران کے ساتھ شرکت نکاح جائز ہے یانہیں مفصل بیان فرمایئے اللہ اس کااجرعظیم عطافرمائے۔

الجواب: اللہ عزوجل اپنے غضب سے پناہ دے۔ الحمدللہ فقیر نے وہ ناپاک ملعون کلمات نہ دیکھے کہ جب سوال کی اس سطر پرآیا جس سے معلوم ہوا کہ آگے کلمات بعینہ ملعونہ منقول ہوں گے ان پرنگاہ نہ کی نیچے کی سطریں جن

سوال ہے باحتیاط دیکھیں ایک ہی لفظ جواوپرسائل نے نقل کیااورنادانستگی میں نظر پڑاوہی مسلمان کے دل پرزخم کوکافی ہے اب کہ جواب لکھ رہاہوں کاغذتہہ کرلیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملعونات کونہ دکھائے نہ سنائے جونام کے مسلمان کاپی نویسی کرتے ہیں اوراللہ عزوجل اورقرآن عظیم ومحمدرسول اللہ ﷺ کی شان میں ایسے ملعون کلمات ایسی گالیاں اپنی قلم سے لکھتے ہیں یاچھاپتے ہیں یاکسی طرح اس میں اعانت کرتے ہیں ان سب پراللہ عزوجل کی لعنت اترتی ہے وہ اللہ ورسول کے مخالف اوراپنے ایمان کے دشمن ہیں قہرالٰہی کی آگ ان کے لئے بھڑکتی ہے صبح کرتے ہیں تواللہ کے غضب میں اورشام کرتے ہیں تواللہ کے غضب میں اور خاص جس وقت ان ملعون کلموں کوآنکھ سے دیکھتے قلم سے لکھتے مقابلہ وغیرہ میں زبان سے نکالتے یاپتھرپراس کاہلکا بھراپناتے ہرکلمہ پراللہ عزوجل کی سخت لعنتیں، ملائکہ اللہ کی شدیدلعنتیں ان پراترتی ہیں یہ میں نہیں کہتا۔ قرآن فرماتا ہے:

ان الذین یوذن اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعدلھم عذابامھینا۔ (سورہ احزاب:۵۷)

"بے شک وہ لوگ جواذیت دیتے ہیں اللہ اوراس کے رسول کوان پراللہ کی

(گذشتہ سے پیوستہ) آریہ نے اپنے مذہب کی کتابیں ایک مسلمان مجلد کرنے کودیں مگراس نے اس بناء پرکہ یہ کفرکی کتابیں ہیں جلد باندھنے سے انکارکردیا جس پراس آریہ کوبڑاغصہ آیا مختصراً (مولوی نواب سلطان احمد سلطان صاحب) ناقابل فتویٰ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لعنت ہے دنیا و آخرت میں۔ اللہ نے ان کیلئے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب۔"

ان ناپاکوں کا یہ گمان کہ گناہ تو اس خبیث کا ہے جو مصنف ہے ہم تو نقل کر دینے یا چھاپ دینے والے ہیں سخت ملعون و مردود گمان ہے زید کسی دنیا کے عزت دار کو گالیاں لکھ کر چھپوانا چاہے تو مگر ہرگز نہ چھاپیں گے جانتے ہیں کہ مصنف کے ساتھ چھاپنے والے بھی گرفتار ہوں گے مگر اللہ واحد قہار کے قہر عذاب و لعنت و عتاب کی کیا پرواہ ہے یقیناً یقیناً کاپی لکھنا پتھر بنانے والا چھاپنے والا کل چلانے والا غرض جان کر کہ اس میں یہ کچھ ہے کسی طرح اس میں اعانت کرنے والا سب ایک رسی میں باندھ کر جہنم کی بھڑکتی آگ میں ڈالے جانے کے مستحق ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان۔ (سورہ المائدۃ:۲۸)

"گناہ اور حد سے بڑھنے میں ایک دوسرے کے مدد نہ کرو۔"

حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرماتے ہیں۔

من مشی مع ظالم لیعینه وهو یعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام۔

"جو دانستہ کسی ظالم کے ساتھ اس کی مدد دینے چلا وہ یقیناً اسلام سے نکل گیا۔"

یہ اس ظالم کے لئے ہے جو ہر گرہ بھر زمین یا چار پیسے کسی کے دبا لے یا زید و عمر کسی کو ناحق سخت سست کہے اس کے مددگار کو ارشاد ہوا کہ اسلام سے نکل جاتا ہے نہ کہ یہ اشد ظالمین جو اللہ و رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے ان باتوں میں ان کا مددگار کیونکر مسلمان رہ سکتا ہے۔ "رواہ الطبرانی فی الکبیر والضیاء فی صحیح المختارہ عن اوس ابن شرجیل رضی اللہ عنہ۔" طریقہ محمدیہ اور اس کی شرح حدیقہ ندیہ میں ہے:

من افات الید کتابة مایحرم تلفظه من شعر المجون والفواش والقذف والقصص التی فیها نجو ذلك والاهاجی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نشراونظماوالمصنفات وامشتلمة علی مذاهب الفرق الضالة فان القلم اهدی اللسانین فکانت الکتابة فی معنی الکلام بل ابلغ منه لبقائهاعلی صفحات اللیالی والایام والکلمة مذهب فی الهواء ولاتقبی اه مختصرا۔

ایسے اشد فاسق فاجر اگر توبہ نہ کریں تو ان سے میل جول جائز نہیں ہے ان کے پاس دوستانہ اٹھنا بیٹھنا حرام ہے پھر مناکحت تو بڑی چیز ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

واماینسینك الشطین ولاتقعدبعد الذکری مع القوم الظلمین۔ (سورہ الانعام:۶۸)

اور جو ان میں اس ناپاک کبیرہ کو حلال بتائے اس پر اصرار استکبار و مقابلہ شروع سے پیش آئے وہ یقیناً کافر ہے اس کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہے اس کے جنازہ کی نماز حرام اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا غسل دینا اور اس کے دفن میں شریک ہونا اس کی قبر پر جانا سب حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ولاتصل علی احد منهم مات ابداولاتقم علی قبره۔

(سورہ التوبۃ:۸۴)

فقیر کے یہاں فتاوی مجموعہ پر نقل ہوتے ہیں میں نے نقل فرمانے والے صاحب سے کہہ دیا ہے کہ ان ملعون الفاظ کی نقل نہ کریں سنا گیا کہ سائل کا قصد اس فتوی کے چھاپنے کا ہے درخواست کرتا ہوں کہ ان ملعونات کو نکال ڈالیں ان کی جگہ دو ایک سطریں خالی صرف نقطے لگا کر چھوڑ دیں کہ مسلمانوں کی آنکھیں ان لعنتی ناپاکیوں کو دیکھنے سے باذنہ تعالیٰ محفوظ رہیں۔

فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین۔[1]

مسئلہ ۱۳:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نامحرم عورتوں کو اندھے سے پردہ

---

[1] (جس وقت حضرت صاحب نے یہ فتویٰ مرتب فرما کر بھیجا سائل میرے پاس بیٹھے ہوتے تھے اس تحریر حضرت کو دیکھ کر اسی وقت انہوں نے اپنے سوال میں ان ناپاک کلمات پر قلم پھیر دیا اور کہا میں نے صرف دکھانے کے واسطے کلمات سوال میں نقل کر دیئے تھے ۱۲ اس)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کرنا لازم ہے اس زمانہ میں یا نہیں اور مقتضی احتیاط کیا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: اندھے سے پردہ ویسا ہی ہے جیسے آنکھ والے سے اور اس کا گھر میں جانا عورت کے پاس بیٹھنا ویسا ہی ہے جیسا آنکھ والے کا۔ حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "فعمیا وان انتما۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

مسئلہ ۱۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کبوتر اڑانا اور پان اور مرغ بازی۔ بٹیر بازی۔ کن کیا بازی اور فروخت کرنا کنکیاں اور ڈورا اور مانجھا جائز ہے یا ناجائز اور ان لوگوں سے سلام علیک کرنا اور سلام کا جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: کبوتر پالنا جائز ہے جب کہ دوسرے کے کبوتر نہ پکڑے اور کبوتر اڑانا حرام کہ گھنٹوں ان کو اڑنے نہ دیتے حرام ہے اور مرغ یا بٹیر کا لڑانا حرام ہے ان لوگوں سے سلام نہ کی جائے جواب دے سکتے ہیں واجب نہیں کنکیا اڑانے میں وقت و مال کا ضائع کرنا ہوتا ہے یہ بھی گناہ ہے اور گناہ کے آلات کن کیا ڈور بیچنا بھی منع ہے اصرار کریں تو ان سے بھی ابتداء بہ سلام نہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ فاتحہ گیارھویں میں رباعی شریف پڑھنا چاہئے یا نہیں رباعی یہ ہے

سید و سلطان فقیر و خواجہ مخدوم و غریب
بادشاہ و شیخ و درویش و ولی مولاحہ

اور اگر یہ رباعی پڑھنا جائز ہے تو کل طریقہ فاتحہ گیارھویں شریف کا براہ مہربانی تحریر فرما دیجئے۔

الجواب: یہ رباعی نہ پڑھی جائے اس میں بعض الفاظ خلاف شان اقدس ہیں فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے جو کچھ قرآن مجید و درود شریف سے ہو سکے پڑھ کر ثواب نذر کر کے اور ہمارے خاندان کا معمول یہ ہے کہ سات بار درود غوثیہ پھر ایک بار الحمد شریف و آیۃ الکرسی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

پھر سات بار سورہ اخلاص پھر تین بار درود غوثیہ۔ درود غوثیہ یہ ہے:

اللھم صلی علی سیدنا ومولانا محمد معدن الجود والکرم

وعلی الہ وبارك وسلم

اور فقیر اتنا زائد کرتا ہے۔

وعلی الہ الکرام وابنہ الکریم وامتہ الکریم وبارك وسلم۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حقہ کے پانی سے وضو جائز رکھا گیا ہے وہ کون حالت اور کس وقت؟ بینوا توجروا۔

الجواب: جب آب مطلق اصلاً نہ ملے تو یہ پانی بھی آب مطلق ہے اس کے ہوتے ہوئے تیمم ہرگز صحیح نہیں اور اس تیمم سے نماز باطل۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۷: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سوتی موزہ پر مسح جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: سوتی یا اونی موزے جیسے بلاد میں رائج ہیں ان پر مسح کسی کے نزدیک درست نہیں کہ نہ وہ مجلد ہیں یعنی ٹخنوں تک چمڑا منڈھے ہوئے نہ منعل یعنی تلا چمڑے کا لگا ہوا نہ ثخین یعنی ایسے دبیز ومحکم کہ تنہا انہیں کو پہن کر قطع مسافت کریں تو شق نہ ہو جائیں اور ساق پر اپنے دبیز ہونے کے سبب بے بندش کے رکے رہیں ڈھلک نہ آئیں اور ان پر پانی پڑے تو روک لیں فوراً پاؤں کی طرف چھن نہ جائے جو پائتابے ان تینوں وصف مجلد منعل ثخین سے خالی ہوں ان پر مسح بالاتفاق ناجائز ہے ہاں اگر ان پر چمڑا منڈھا لیں یا چمڑے کا تلہ لگا لیں تو بالاتفاق یا شاید کہیں اس طرح کے دبیز بنائے جائیں تو صاحبین کے نزدیک مسح جائز ہوگا اور اسی پر فتویٰ ہے۔

فی المنیۃ والغنیۃ والمسح علی الجوارب لایجوز عندابی حنیفہ (الاان یکونا مجلدین) ای استوعب المجلد مایستر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

القدم الی الکعب (اومنعلین)ای حمل الجلدعلی مایلی الارض منهاخاصة کالنعل للرجل (وقالایجوزاذاکان ثخین لایشفان)فان الجوارب اذاکان بحیث لایجاوزالماء منه الی القدم فهوبمنزلة الادیم والصرم فی عدم جذب الماء الی نفسه الابعدلبث وذلك بخلاف الرقیق فانه یجذب الماء وینفده الی الرجل فی الخال (وعلیه)ای علی قول ابی یوسف ومحمد (الفتوی والشخین ان یستمسك علی الساق من غیر ان یشدبشئی)هکذافسرده کلهم وینبغی ان یقیدبمااذالم یکن ضیقا فانه نشاهدمایکون فیه ضیق یستمسك علی الساق من غیرشدوالحدبعدم جذب الماء اقرب وبمایمکن فیه متابعة المشی اصوب وقدذکرنجم الدین زاهدی عن شمس الائمة الحلوانی ان الجوارب من الغزل اولشعرماکان رقیقا منهایعو جوزالمسح علیه اتفاقاالان یکون مجلدا اومنعلاماکان ثخینامنهافان لم یکن مجلدا اومنعلا فمختلف فیه وکان فلاخلاف فیه اه ملتقطا قلت وههنا وهم عرض للمولی الفاضل اخی یوسف جلبی فی حاشیة شرح الوقایة فلاعلیك منه بعدماسمعت نص امام الشان شمس الائمة وکذلك نص فی الخلاصة بما یکفی لاراحة کماحققه فی العنیة وذکرطرفامنه فی (ردالمحتار فراجعهماان شئت واللہ سبحنه تعالیٰ اعلم)۔

مسئلہ ۱۸: کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عمر غسل جنابت یا احتلام کا ہے اور زید سامنے ملا اور سلام کہا تو اس کے جواب دے یا نہیں اور اگر اپنے دل میں کوئی کلام الٰہی یا

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

درود شریف پڑھے تو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: دل میں بایں معنی کہ نرے تصور میں بے حرکت زبان تو یوں قرآن مجید بھی پڑھ سکتا ہے اور قرآن مجید بحالت جنابت جائز نہیں اگر چہ آہستہ ہو اور درود شریف پڑھ سکتا ہے مگر کلی کے بعد چاہئے اور جواب سلام دے سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ بعد تیمم ہو "کما فعله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔"

تنویر میں ہے: لایکره النظر الیه (ای القران) الجنب وحائض ونفساء کاوعیة

ردالمحتار میں ہے: نص فی الهدایة علی استحباب الوضوء الذکر الله تعالیٰ

اسی میں بحر سے ہے:

وترك المستحب لایوجب الکراهة۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی اردو کتاب یا اخبار میں چند آیات قرآن بھی شامل ہوں تو ان کو بلا وضو چھونا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: کتاب یا اخبار میں جس جگہ آیت لکھی ہے خاص اس جگہ کو بلا وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں اسی طرف ہاتھ لگایا جائے جس طرف آیت لکھی ہے خواہ اس کی پشت پر دونوں ناجائز ہیں۔ باقی ورق کے چھونے میں حرج نہیں پڑھنا بے وضو جائز ہے نہانے کی حاجت ہو تو حرام ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ:

(۱) معذور صبح کے وضو سے اشراق کی نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) معذور نے ایسے آخر وقت میں نماز شروع کی کہ دوسرے وقت میں تمام ہوئی مثلاً ظہر کی عصر میں یا عصر کی مغرب میں تو نماز ہوگئی یا اس کو پھر قضا پڑھے درصورت ثانیہ جب ایسا وقت آخر ہوگیا کہ نماز دوسرے وقت میں جا کر ختم ہوگئی تو نماز پڑھ کر پھر اس کی قضا

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

پڑھے جب تک وقت دوسرا نہ ہو جائے کہ پہلے نماز اول پڑھے پھر دوسری۔ بینوا توجروا۔

الجواب: (۱) کہ خروج وقت ناقص وضو کے معذور ہے ہاں اشراق کے وضو سے آخر ظہر تک نمازیں فرض ونفل پڑھ سکتا ہے کہ دخول وقت ناقص وضو نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲) نماز بالا جماع باطل ہوگئی کہ خروج وقت دخول دونوں پائے گئے تو خلال نماز میں وضو جاتا رہا۔ ہاں اگر بعد قعدہ اخیرہ کے قبل سلام وقت جاتا رہا تو صاحبین کے نزدیک نماز ہو جائے گی اور امام کے نزدیک نہیں "کما فی المسائل الاثناعشریة" اگر وقت قلیل رہ گیا اور درمیان نماز میں خروج وقت کا اندیشہ ہے واجبات پر اقتصار کرے مثلاً ثناء وتعوذ ودرود دعا ترک کرے۔ رکوع وسجود میں صرف ایک بار تسبیح رکوع وسجود کہے اور اگر واجبات کی بھی گنجائش نہیں تو بجائے فاتحہ کے صرف ایک آیت پڑھے غرض فرائض پر قناعت کرے اور خروج وقت مشکوک ہو جائے تو شک سے نہ وقت خارج مانا جائے گا نہ وضو "ساقط لان لا یزول بالشك" ہاں اگر اقتصار علی الفرائض پر بھی خروج وقت بالیقین ہو جائے گا تو اگر کسی امام کے نزدیک نماز ہو سکے گی اس کے اتباع سے پڑھ لے۔ "فان الاداء الجائز عند البعض اولی من الشرك۔ کمافی الدر" پھر قضا پڑھے اس وقت مذاہب دیگر کی طرف مراجعت کی مہلت نہ ملی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حالت جنابت میں اگر پسینہ آئے اور کپڑے تر ہو جائیں تو نجس ہو جائیں گے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: نہیں کہ جنب کا پسینہ مثل اس کے لعاب دہن کے پاک ہے۔

فی الدر المختار رسور الادمی مطلقا ولو جنبا او کافرا طاهر وحکم العرق کسوراه ملحضا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۲: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پڑیا کے رنگے ہوئے کپڑے سے نماز درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: بادامی رنگ کی پڑیا میں تو کوئی مضائقہ نہیں اور رنگت کی پڑیا سے درع کے لئے بچنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اولی ہے پھر بھی اس سے نماز نہ ہونے پر فتویٰ دینا آج سخت حرج کا باعث ہے پھر بھی:

والحرج مدفوع بالنص وعموم البلوی من موجبات التخفیف لاسیمافی مسائل الطهارة والنجاسة۔

لہٰذا اس مسئلہ میں مذہب امام اعظم وامام ابو یوسف رحمہما اللہ سے عدول کی کوئی وجہ نہیں ہمارے ان اماموں کے مذہب پر پڑیا کی رنگت سے نماز بلاشبہ جائز ہے فقیر اس زمانہ میں اسی پر فتوی دینا پسند کرتا ہے۔

وقدذکرناعلی هذه المسئلة کلاماکثرمن هذافی فتاوانا وتحقق الامربمالامزیدعلیه ان ساعدالتوفیق من اللّٰه سبحنه وتعالیٰ۔ واللّٰه تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ گداروئی کا جس میں نجس ہونے کا شبہ قوی ہے نیچے بچھا ہے اور اس پر پاک رضائی اوڑھی ہے بارش سے چھت ٹپکی رضائی اور گدا خوب تر ہوگیا رضائی پیروں کے تلے بھی دبی تھی یعنی گدے سے ملحق تھی اس صورت میں رضائی کی نسبت کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: شبہ سے کوئی چیز ناپاک نہیں ہوتی کہ اصل طہارت ہے: والیقین لایزول بالشك ہاں ظن غالب کہ بر بنائے دلیل صحیح ہو فقہیات میں ملحق بیقین ہے نہ بر بنائے توہمات عامہ پس اگر گدے میں کسی نجاست کا ہونا معلوم تھا اور یہ بھی معلوم ہو کہ رضائی گدے کے خاص موضع نجاست سے ملصق تھی اور گدے میں خاص اس جگہ تری بھی اتنی تھی کہ چھوٹ کر رضائی کو لگے یا رضائی کے موضع اتصال میں اس قدر رطوبت تھی کہ چھوٹ کر گدے کے محل نجاست کو تر کردے غرض یہ کہ موضع نجاست پر رطوبت خواہ وہیں کی خواہ دوسری چیز مجاور کی پہنچی ہوئی اس قدر ہو جس کے باعث نجاست ایک کپڑے سے دوسرے تک تجاوز کر سکے اور تجاوز کے یہ معنی کہ کچھ اجزائے رطوبت نجستہ اس سے متصل ہو کر اس میں آجائیں نہ صرف وہ جسے سیل یا ٹھنڈک کہتے ہیں کہ حکم فقہ میں یہ انفصال اجزاء نہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صرف انتقال کیفیت ہے اور وہ موجب نجاست نہیں اور اس قابلیت تجاوز کی تقدیر رطوبت کا اس قدر ہونا ہے جسے نچوڑے سے بوند ٹپکے کہ ایسے ہی رطوبت کے اجزاء دوسری شے کی طرف متجاوز ہوتے ہیں جب تینوں شرطیں ثابت ہوں تو البتہ رضائی کے اتنے موضع پر تجاوز نجاست کا حکم دیا جائے گا پھر اگر موضع بقدر متعسر فی الشرع مثلاً ایک درہم سے زائد ہو تو رضائی ناپاک ٹھہرے گی اور اسے اوڑھ کر نماز ناجائز ہوگی ورنہ حکم عفو میں رہے گی اور اگرچہ ایک درہم کی قدر میں کراہت تحریمی اور کم میں صرف تنزیہی اور اگر ان تینوں شرط میں کسی کی بھی کمی ہوئی تو رضائی سرے سے اپنی طہارت پر باقی اور سراپا پاک ہے مثلاً گدے کی نجاست مشکوک تھی یا وہ سب باپاک تھا اور رضائی کا خاص موضع نجاست سے ملنا معلوم نہیں یا محل نجاست کی رطوبت خواہ رضائی سے حاصل کی ہوئی قابل تجاوز نہ تھی۔ یہ سب صورتیں طہارت مطلقہ تامہ کی ہیں۔

هذاهوالتحقيق الذى عولناحليه لظهوروجه ولكونه احوط وان كان الكلام فى المسئلة طويل الذيل ذكر بعضه فى ردالمحتاراخرالانجاس واخرالكتب وفيه عن البرهان ولا يخفى منه انه لايتيقن بانه مجددنداوة الا اذا كان النجس الرطب هوالذى لايتقاطربعصره اذايكمن ان يصيب الثوب الجاف قدر كثيرمن النجاسة ولاينبع منه شئى بعصره كماهو شاهدعندالبداية بغسله الخ وفيه عن الامام الزيلعى لانه اذلم يتقاطرمنه بالعصرلاينفصل منه شئى وانمايتبل مايجاوره بالنداوة وبذلك لا ينجس الخ وعن الخانية اذاغسل رجله فمشى على ارض مكعب فاتبل الارض من بلل رجله واسودوجه لكن لم يظهرالربلل الارض فى رجله فصلى جازت صلاته وان كان بلل الماء فى رجله كثيراحتى

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ابتل وجه الارض و صار طینا ثم اصاب الطین، رجله لایجوز صلاته الخ واللہ سبحانه وتعالٰی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم۔

مسئلہ ۲۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہڈی مردار جانور کی پاک ہے یا ناپاک ہے کیونکہ سینگ تو ہر جانور کا پاک ہے اگر مسواک میں ہڈی ہاتھی دانت کی ہو کیسی ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: ہڈی ہر جانور کی پاک ہے حلال ہو یا حرام مذبوح ہو یا مردار جب کہ اس پر بدن میتہ کی کوئی رطوبت نہ ہو سوا سور کے کہ اس کی ہر چیز ناپاک ہے۔ مسواک میں ہاتھی دانت کی ہڈی ہو تو کچھ حرج نہیں ہاں اس کا ترک بہتر ہے: لمحل خلاف محمد فانه قائل بنجاسة عظمة کالخنزیر کما فی فتح القدیر ورد المحتار و غیرهما ورعایة الخلاف مسحبة بالاجماع درمختار میں ہے: شعر المیتة غیر الخنزیز و عظمها طاهر اه لمخصا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۲۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شیر خوار بچہ کا پیشاب پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب: آدمی کا بچہ اگرچہ ایک دن کا ہو اس کا پیشاب ناپاک ہے اگرچہ لڑکا ہو والمسئلة واردة متونا وشروحا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۲۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ لحاف توشک وغیرہ روئی دار کپڑے ناپاک ہو جائیں تو وہ مع روئی کے دھل کر پاک ہو سکتے ہیں یا روڑ علیحدہ ہو کر کپڑا الگ دھونے سے پاک ہوگا اور اگر روڑ کا سوت کات لیا جائے تو وہ سوت بغیر اس کے کہ دری وغیرہ بنوائی جائے دھونے سے پاک ہو سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: جو کپڑے نچوڑنے میں آسکیں جیسے ہلکی توشک رضائی وغیرہ وہ یوں ہی دھونے سے پاک ہو جائیں گے ورنہ بہتے دریا میں رکھیں یا ان پر پانی بہائیں یہاں تک کہ نجاست باقی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نہ رہنے پر ظن حاصل ہو یا تین بار دھوئیں اور ہر بار اتنا وقفہ کریں کہ پہلا پانی نکل جائے۔

فی الدرالمختار یطهر محل غیر مریة بغلبة ظن غاسل طهارة محلها بلاعدد به یفتی وقد ذلك لموسوس بغسل عصر ثلثا فیماینعصر وتثلیث جفاف ای انقطاع تقاطر فی غیره مما ینشرب النجاسة وهذا كله اذا غسل فی غدیر او صب علیه ماء كثیر او جری علیه الماء طهر مطلقا بلاشرط عصر وتخفیف وتكرار غبس هو المختار۔اھ

ناپاک دوڑ کا سوت دھونے سے بخوبی پاک ہوسکتا ہے بلکہ دری بنا کر پاک کرنے سے سوت کی تطہیر آسان ہے کہ وہ نچوڑنے میں سہل آسکتا ہے۔ کما لا یخفیٰ واللّٰہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۷: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حلوائیوں کی کڑھائیوں کو کتے چاٹتے ہیں انہی کڑھائیوں میں وہ شیرینی بناتے ہیں اور دودھ گرم کرتے ہیں ان کے یہاں شیرینی یا دودھ لے کر کھانا پینا درست ہے کہ نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: طہارت ونجاست ظاہری میں شرع مطہر کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ احتمال سے نجاست ثابت نہیں ہوتی جس خاص شے کی نجاست معلوم ہو وہی خاص نجس وحرام ہے۔ وبس امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: به ناخذ مالم نعرف شیئا حرام بعینه مسئلہ کی تمام تر تحقیق و تفصیل ہمارے رسالے "الاحلی من السکر" میں ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۸: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ انگلی پر نجاست لگ جائے اور اسے چاٹ لیا جائے تو انگلی پاک ہوجائے اور منہ بھی پاک رہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: انگلی کی نجاست چاٹ کر پاک کرنا سخت گندی ناپاک روح کا کام ہے اور اسے جائز جاننا شریعت پر افترا واتہام اور تحلیل حرام اور قاطع اسلام ہے اور یہ کہنا محض جھوٹ ہے کہ منہ بھی پاک رہے گا نجاست چاٹنے سے قطعاً ناپاک ہوجائے گا اگرچہ بار بار ونجس ناپاک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تھوک یہاں تک نگلنے سے کہ اثر نجاست کا منہ سے دھل کر سب پیٹ میں چلا جائے پاک ہو جائے گا مگر اس چاٹنے نگلنے کو وہی جائز رکھے گا جو نجس کھانے والا ہو۔ الخبیثت اللخبیثین والخبیثون للخبیثت الطیبت للطیبین والطیبون للطیبت۔ اولئك مبترون مما یقولون واللّٰہ تعالٰی اعلم۔ (النور:۲۶)

مسئلہ ۲۹: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہنود سے اشیاء خوردنی جیسے دودھ، دہی، گھی۔ ترکاری۔ شیرینی وغیرہ تر یا خشک کا استعمال اہل سنت کے نزدیک درست ہے یا حرام اور آیہ انما المشرکون نجس۔ سے اہل تشیع کا اشیاء مذکورہ میں کیا خیال ہے اور مجدد صاحب کا اس امر میں کیا فتویٰ ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: آیہ کریمہ انما المشرکون نجس (التوبہ:۲۸) ان کے بجائے نجاست قلب و نجاست دین کے بارے میں ہے اجسام اگر ملوث بہ نجاست ہیں نجس ہیں ورنہ نہیں۔ تمام کتب فقہ متون وشروح وفتاویٰ اس کی تصریحات سے مالا مال ہیں ان کے یہاں کا گوشت تو ضرور حرام مگر اس حالت میں کہ مسلمانوں نے اللہ عزوجل کے لئے ذبح کیا اور بنانے پکانے لانے کے وقت مسلمانوں کی نگاہ سے غائب نہ ہوا کوئی نہ کوئی مسلمان اسے دیکھتا رہا تو اس وقت تک حلال ہے ورنہ حرام اور باقی اشیاء جن میں نجاست یا حرمت متحقق وثابت ہو نجس وحرام ہیں ورنہ طاہر حلال اصلی اشیاء میں طہارت وحلت ہے۔ قال تعالی خلق لکم مافی الارض جمیعا (البقرۃ:۲۹) جب تک کسی عارض سے اس اصل کا زوال ثابت نہ ہو حکم اصل ہی کیلئے رہے گا۔ محرر المذہب سیدنا محمد ﷺ فرماتے ہیں بہ ناخذ ما لم نعرف شیاء حرام بیعنہ مگر اس میں شک نہیں کہ ہنود بلکہ تمام کفار اکثر ملوث بنجاست رہتے ہیں بلکہ اکثر نجاستیں ان کے نزدیک پاک ہیں بلکہ بعض نجاستیں ہنود کے خیال میں پاک کنندہ ہیں تو جہاں ایک دشواری نہ ہو ان سے بچنا اولیٰ ہے۔ غرض فتوی جواز اور تقویٰ احتراز روافض کا خیال ضلال ہے اور اس مسئلہ میں حضرت مجدد کا کوئی خیال مجھے اس وقت یاد نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مسئلہ ۳۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ لوح محفوظ کیا چیز ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: زیر عرش ایک لوح ہے جس کا طول پانچ سو برس کی راہ ہے اس میں ما کان و ما یکون الی یوم القیامۃ ثبت ہے۔

مسئلہ ۳۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو کچھ لوح محفوظ میں لکھا گیا ہے اس کو تبدل و تغیر بھی ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: صحیح یہ ہے کہ کہ لوح تغیر سے محفوظ ہے تغیر و دنشین و صحف ملائکہ میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۲: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو کچھ اللہ عزوجل نے بعد آفرینش دنیا کے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے ایک ہی مرتبہ اس کا انتظام کر دیا ہے یا بتدریج اس کی ترمیم و تنسیخ ہوتی رہتی ہے۔ بینوا توجروا

الجواب: نسخ صف میں ہے نہ لوح میں۔ کل صغیر و کبیر مستطر، جف القلم بما ھو کائن واللہ تعالیٰ اعلم۔ (القمر: ۵۳)

مسئلہ ۳۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ حدیث جف القلم اور تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ہونا تھا ہو لیا تدبیر انسانی کچھ فائدہ نہیں دیتی؟

الجواب: دنیا عالم اسباب ہے اور سبب و مسبب سب مقدر مطلقاً ترک تدبیر جہل شدید ہے اور اس پر اعتماد نام ضلالی بعید۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۳۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شقی سعید ازلی کوشش انسانی سے سعید بن سکتا ہے یا نہیں اور سعید ازلی پر صحبت بد کا اثر ہو سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: نہ شقی ازلی سعید ہو سکے نہ سعید ازلی شقی سعید ازلی پر صحبت بد کا اثر ممکن ہے یوہیں شقی ازلی پر صحبت نیک کا مگر انجام اسی پر ہوگا جس لیے بنائے گئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اور ہوگا بوساطت فرشتگان اور سیارگان و عقول عشرہ ہی ہو رہا ہے یا ہر آن میں بلا توسل ان سب کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

خود حاکم حقیقی نظم و نسخ فرماتا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: اللہ اکبر۔ حاکم حقیقی عزجلالہ پاک ہے اس سے کہ کسی سے ترسیل کرے۔ وہی اکیلا حاکم، اکیلا خالق، اکیلا مدبر ہے۔ سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں اس نے عالم اسباب میں ملائکہ کو تدابیر امور پر مقرر فرمایا ہے قال تعالیٰ والمدبرات امرا۔ علماء نے کہا کہ پہلے بعض کام ارواح کواکب سے بھی متعلق تھے زمانہ اقدس حضور سید عالم ﷺ سے کام ان سے نکال لیا گیا اب ملائکہ مدبر ہیں اور عقول عشرہ جس طرح فلاسفہ مانتے ہیں ان کا ہذیان بین البطلان ہے۔

مسئلہ ۳۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کہ وہ میں زید اپنے رسالہ میں لکھتا ہے کہ کاہن جو غیب کا حال بتاتا ہے اس پر یقین کرنا کفر ہے وہ کیا حضرت رسول اللہ ﷺ کو بھی غیب کا حال نہیں معلوم تھا۔ آیا یہ دونوں عقیدے زید کے موافق عقائد سلف اہلسنت و جماعت کے ہیں یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اللھم لک الحمد علم ذاتی کہ بے عطائے غیر ہو اور علم مطلق تفصیلی کہ جملہ معلومات الٰہیہ کو محیط ہو اللہ عزوجل سے خاص ہیں مگر مغیبات کا مطلق علم تفصیلی بعطائے الٰہی ضرور تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے لئے ثابت ہے انبیاء سے اس کی نفی مطلقاً ان کی نبوت ہی سے منکر ہونا ہے امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی فرماتے ہیں: النبی ھو المطلع علی الغیب یعنی نبی کہتے ہیں اسے جو غیب پر مطلع ہو ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ امام مجاہد تلمیذ خاص سیدن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں:

انه قال فی قوله تعالٰی ولئن سئالتهم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادی کذاومایدریه بالغیب۔

یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی اس کی تلاش تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر ایک منافق بولا محمد (ﷺ) بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہے۔ محمد ﷺ غیب کیا جانیں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ تو جو نفی مطلق کرے بلاشبہ کافر ہے اور اگر علم ذاتی محیط جملہ معلومات الٰہی سے تاویل کرے تو کفر سے بچ جائے گا مگر شان اقدس میں ایسا موہوم کلام بولنے کا اس پر الزام قائم ہے کہ اس کا ظاہر کلام یعینہ وہی ہے جو اس منافق نے کہا اور اللہ عزوجل نے اس کے کفر کا فتویٰ دیا کیوں نہ کہا کہ بے اللہ کے بتائے کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۷: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حقہ کے بارے میں تحقیق حق کیا ہے۔

الجواب: حق یہ ہے کہ معمولی حقہ جس طرح تمام دنیا کے عامہ بلاد کے عوام وخواص یہاں تک کہ علماء وعظمائے حرمین محترمین زادہما اللہ شرفاً وتکریماً میں رائج ہے شرعاً مباح وجائز ہے جس کی ممانعت پر شرع مطہر سے اصلا دلیل نہیں تو اسے ممنوع وناجائز کہنا یا احوال حقہ سے بے خبری پر مبنی۔

کما عرض لکثیر من المتکلمین علیه فی بدو ظهوره قبل اختیاره ووضوح امره فقیل مسکروه قیل مفتروقیل مضرای مطلقاً کالسموم وقیل وقیل۔

یا بعض احوال عارضہ بعض فساق متناولین کی نظر پر مبنی۔ کقول من قال انهو مما مجتمع علهی الفاق کاجتماعهم علی المرحرمات وقول اخرانه بصدعن ذکر اللّٰه وعن الصلوة۔

یا بعض عوارض مخصوصہ بعض بلاد وبعض اوقات کے لحاظ سے ناشی جن کا حکم ان کے غیر اعصار وامصار کو ہرگز شامل نہیں۔ کمن احتج بالنهی السلطانی علی کلام فیه للعلامة النابلسی۔

یا محض مفتریات کاذبہ مختصر عات ذاہبہ پر متفرع کتهور من تفوه ان کال دخان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حرام وجعله حديثاعن سيدالانام عليه افضل الصلوة واكمل السلام وكجراة من قال اجعمواعلى حرمة والاجماع۔

فقیر نے اس باب میں زیادہ بیباگی کی حقشفہ افغانستان سے پائی کہ چند کتب فقہ پڑھ کر تقشف وتصلف کو حد سے بڑھاتے اور عامہ امت مرحومہ کو ناحق فاسق وفاجر بتاتے ہیں اور جب اپنے دعوے باطل پر دلیل نہیں پانے ناچار حدیثیں گڑھتے بناتے ہیں میں نے ان کی بعض تصانیف میں ایک حدیث دیکھی کہ:من شرب الدخان فكانماشرب دم الانبياء جس نے حقہ پیا گویا اس نے پیغمبروں کا خون پیا۔دوسری حدیث یوں تراشی:

من شرب الذخان فكانمازنى بامه فى الكعبه۔جس نے حقہ پیا گویا اس نے کعبہ معظمہ میں اپنی ماں سے زنا کیا۔

انا للّٰه انااليه راجعون۔جہل بھی کیا بدلا ہے خصوصاً مرک بکہ لادوا ہے مسکین نے ایک مباح شرعی کے حرام کرنے کو دیدہ دانستہ مصطفیٰ ﷺ پر بہتان اٹھایا اور حدیث متواتر:

من كذب على متعمدافليتبوء مقعده من النار۔

کو اصلا دھیان نہ لایا۔یعنی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

اللّٰهم تب علينا وعليه ان كان حيا واغفرلنا وله ان كان ميتا۔

یا قواعد شرع میں بے غوری اور نظر وفکر کی بیطوری سے پیدا

كراعم من زعم ان بدعة وكل بدعة ضلالة ومنه زعم الزاعم ان فيه استعمال الة العذاب يعنى النار وذاك حرام وهذامن البطلان بابين مكان نقضه المحدث الدهلوى فيمانسب اليه باستعمال الماء المعذب به قوم نوح عليه الصلوٰة والسلام قلت وفى الترويح بالمرواح استعمال الة عذاب عاد۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

واما اصلاح الفاضل الكهنوی بزیادة قید علی هیئاة اهل العذاب۔فاقول لایجدی نفعا والالم یجز الاغتسال بماء حارقال تعالٰی یصب من فوق روسهم الحمیم وماذایزعم الزعم فی دخول الحمام فیکون علی هذاحراما منهیاعنه لذاته بل من الکبائر امامطلقاعلی مااختارهذاالفاضل من کون تعاطی المکروه تحریمامن الکبائراوبعدالاغنیادعلی ماعلیه الاعتمادمن کونه فی نفسه من الصغائروذلك لان الحمام کمافاد العلامة المنادی فی التسییراشبه شئی بجهنم النارمن تحت والظلام من فوق وفیه الغم والجس والضیق والذالمادخله سیدناسلیمن نبی اللّٰه علیه الصلوٰة والسلام تذکربه الناوعذاب الجاراخرج العقیلی والطبرانی وابن عدی والبیهقی فی السنن عن ابی موسی الاشعری رضی اللّٰه تعالٰی عنه یرفعه الی النبی صلی اللّٰه تعالٰی علهی واله وسلم قال ادل من دخل الحمامات وضعت له النورة سلیمان بن داؤدوفلمادخله وجدحره وغمه فقال اده من عذاب اللّٰه اده قبل ان لاتکون اده قلت وبهذایرد حدیث التشبیه هل النارو حدیث المالاسبة بالنار کمالایخفی علی اولی الابصار۔

ولہٰذا علمائے محققین واجلہ معتمدین مذاہب اربعہ نے بعد تنقیح کاروامکان افکاراس کی اباحت کا حکم فرمایا۔وهو الحق الحقیق بالقبول۔

علامہ سیدی احمد حموی غمز العیون والبصائر میں فرماتے ہیں۔

یعلم منه حل شربالدخان۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اس قاعدہ سے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے حقہ پینے کی حلت معلوم ہوئی۔علامہ عبدالغنی بن علامہ اسماعیل نابلسی قدس سرہما القدسی حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں:

من البدع العادية استعمال النتن والقهوة الشائع ذكر هما في هذا الزمان بين الاسافل والاعيان والصواب له لاوجه لحرمتها ولالكراهتها في الاستعمال الخ۔

بدعات عادیہ سے ہے حقہ اور کافی کا پینا جن کا چرچا آج کل عوام خواص میں شائع ہے اور حق یہ ہے کہ ان کی حرمت کی کوئی وجہ ہے نہ کراہت کی۔علامہ محقق علاؤالدین دمشقی درمختار میں عبارت اشباہ نقل کر کے فرماتے ہیں: فيفهم منه حكم التتن شامی میں ہے وهو الا باحة على المختار یعنی اس سے تمباکو کا حکم مفہوم ہوتا ہے اور وہ اباحت ہے مذہب مختار میں پھر فرمایا: وقد كره شيخنا العمادي في هديه الحاقاله بالثوم والبصل باولى۔

ہمارے استاد عبدالرحمٰن بن محمد عمادالدین دمشقی نے اپنی کتاب ہدیہ میں اسے سیر و پیاز سے ملحق ٹھہرا کر مکروہ رکھا۔

علامہ سیدی الوالسعود علامہ سیدی طحطاوی نے حاشیہ درمختار میں فرمایا:

لايخفى ان الكراهة تنزيهية بدليل الالحاق بالثوم والمصل والمكروه تنزيها يجامع الجواز۔

پوشیدہ نہیں کہ یہ کراہت تنزیہی ہے جیسے لہسن پیاز کی اور مکروہ تنزیہی جائز ہوتا ہے۔

علامہ حامد آفندی عمادی ابن علی آفندی مفتی دمشق الشام اپنے فتاوی مغنی المستفتی عن سوال المفتی میں علامہ محی الدین بن احمد بن محی الدین حیدکردی جزری رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فی الافتابحلہ دفع الحرج عن المسلمین فان اکثرھم مبتلون بتناولہ فاان اکثراھم مبتلون بتناولہ مع ان تحلیلہ ایسرمن تحریمہ وماخیررسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم بین امرین الاختارایسرھماواما کونہ بدعۃ فلاضرر فانہ بدعۃ فی التناول لافی الدین فاثبات حرمتہ امرعسیر لایکادیوجدلہ نصیر۔

حلت قلیان پرفتویٰ دینے میں مسلمانوں سے دفع حرج ہے کہ اکثر اہل اسلام اس کے پینے میں مبتلا ہیں مع ہذا اس کی تحلیل تحریم سے آسان تر ہے اور حضور سید عالم ﷺ جب دو کاموں میں اختیار دیئے جاتے جو ان میں زیادہ آسان ہوتا اسے اختیار فرماتے رہا اس کا بدعت ہونا یہ کچھ باعث ضرر نہیں کہ یہ بدعت کھانے پینے میں ہے نہ امور دین میں تو اس کی حرمت ثابت کرنا ایک دشوار کام ہے جس کا کوئی معین دیا ور ملتا نظر نہیں آتا۔

علامہ خاتم مخقیقن سیری امن الملتہ والدین محمدبن عابدین شامی قدس سرہ الشاقی ردالمحتار۔

حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں:

للعلام الشیخ علی اجھوری المالکی رسالۃ فی حلہ نقل فیھاانہ افتی بعدمن یعتمدعلیہ من ائمۃ المذاھب الاربعۃ۔

علامہ شیخ علی جھوری مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے حقہ کی حلت میں ایک رسالہ لکھا جس میں نقل فرمایا کہ چاروں مذاہب کے ائمہ معتمدین نے ان کی حلت پرفتویٰ دیا۔

پھر فرماتے ہیں:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قلت والف في حله ايضاسيدناالعارف عبدالغني النا بلسي رسلالة سماهاالصلح بين بين الاخوان فى اباحة شرب الدخان وتعرض له فى كثيرمن تاليف الحسان واقامة الطامة الكبرى على القائل بالحرمة اوبالكراهة فانهماحكمان شرعيان لابدلهمامن دليل ولادليل على ذالك فانه لم يثبت اسكاره ولاتفتيره ولااضراره بل ثبته له منافع فهوداخل تحت قاعدة الاصل فى الاشياء الاباحة وان العسل يضربا صحاب الصفراء الغالبة و ربماامرضهم مع انه شفاء بالنص القطعى وليس الحتياط فى الافتراء على الله تعالٰى باثبات الحرمة اوالكراهة الذين لابدلهمامن دليل بل فى القول بالاباحة التى هى الاصل وقدتوقف النبى صلى الذين لابدلهمامن دليل بل فى القول بالاباحة التى هى الاصل وقدتوقف النبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم مع انه هوالمشرع فى تحريم الخمرام الخبائث حتى نزل عليه النص القطعى فالذى ينبغى للانسان اذاسئل عنه سواء كان ممن يتعاطاه اولا كهذاالعبدالضعيف وجميع من فى بيته ان يقول هومباح لكن راحئته تستكر ههاالطباع فهومكروه طبعالاشرعاالى اخرماطال به رحمه الله تعالٰى۔

حلت قلیان میں ہمارے سردار عارف باللہ حضرت عبدالغنی نابلسی رحمہ اللہ تعالٰی نے بھی ایک رسالہ تالیف فرمایا جن کا نام الصلح بین الخوان فی اباحة شرب الدخان رکھا اور اپنی بہت تالیفات نفیسہ میں اس سے تعرض کیا اور حقہ کی حرمت یا کراہت ماننے والے پر قیامت کبریٰ قائم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فرمائی کہ وہ دونوں حکم شرعی ہیں جس کے لئے دلیل درکار اور یہاں دلیل معدوم کہ نہ اس کا نشہ لانا ثابت ہوا نہ عقل میں فتور ڈالنا نہ مضرت کرنا بلکہ اس کے منافع ثابت ہوئے ہیں تو وہ اس قاعدہ کے نیچے داخل ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے اور اگر فرض کیجئے کہ بعض کو ضرر کرے تو اس سے سب پر حرمت نہیں ثابت ہوتی جن مزاجوں پر صفرا غالب ہوتا ہے شہد انہیں نقصان کرتا بلکہ بارہا بیمار کر دیتا ہے با آنکہ وہ نبض قرآنی شفا ہے اور یہ کوئی احتیاط کی بات نہیں کہ حرمت یا کراہت ٹھہر کر خدا پر افترا کر دیجئے کہ ان کے لئے دلیل کی حاجت ہے بلکہ احتیاط مباح ماننے میں ہے کہ وہی اصل ہے خود نبی ﷺ نے کہ بہ نفس نفیس صاحب شرع ہیں شراب جیسی ام الخبائث کی تحریم میں توقف فرمایا جب تک نص قطعی نہ اتری تو آدمی کو چاہئے کہ جب اس سے حقہ کے بارہ میں سوال کیا جائے تو اسے مباح ہی بتائے خواہ آپ پیتا ہو یا نہ پیتا ہو جیسے میں اور میرے گھر میں جس قدر لوگ ہیں (کہ ہم میں کوئی نہیں پیتا مگر فتویٰ اباحت ہی پر دیتا ہوں) ہاں اس کی بو طبیعت کو ناپسند ہے تو وہ مکروہ طبعی ہے نہ شرعی اور ہنوز علامہ مذکور کا کلام طویل اس کی تحقیق میں باقی ہے۔

بالجملہ عند التحقیق اس مسئلہ میں سوا حکم اباحت کے کوئی راہ نہیں خصوصاً ایسی حالت میں عجماً و عرباً و شرقاً عام مومنین بلاد و بقاع تمام دنیا کو اس سے ابتلا ہے تو عدم جواز کا حکم دینا عامہ امت مرحومہ کو معاذ اللہ فاسق بنانا ہے جسے ملت حنفیہ سمحہ سہلہ غرا بیضا ہرگز گوارا نہیں فرماتی اسی طرف علامہ جزری نے اپنے اس قول میں ارشاد فرمایا کہ:

فی الافتاء بحله دفع الحرج عن المسلمین،

اور اسے علامہ حامد عمادی پھر مفتح علامہ محمد شامی آفندی نے برقرار رکھا قول:

ولسنا تعنی بهذان عامة المسلمین اذاابتلوا بحرام حل بل

الامران عموم البلوى من موجبات التخفيف شرعا وماضاق
امر الااتسع فاذااوقع ذلك فى مسئلة مختلف فيهاترجع
جانب اليسرهوناللمسلمين عن العسرولا يخفى على خادم
الفقه ان هذاكماهواجارفى باب الطهارة والنجاسة كذلك
فى باب الاباحة والحرمة والذاتراه من مسوغات الافتاء
بقول غيرالامام الاعظم رحمة اللّٰه عليه كمافى مسئلة
المخابرة وغيرها مع تنصيصهم بانه لايعدل عن قوله الى قول
غيره الابضرورة بل هومن مجورات الميل الى رواية النوادر
على خلاف ظاهرالرواية كمانصواعليه مع تصريحهم بان
ماخرج عن ظاهرالرواية فهوقول مرجوع عنه ماجع عنه
المجتهدبمايق قولاله وقدتثبت العلماء بهذافى كثير من
مسائل الحلال والحرام ففى الطريقة وشرحها الحديقة فى
زماننا هذالايمكن الاخذبالقول الاحوط فى الفتوى الذى
افتى به الائمةهوماااختاره الفقيه ابواللیث انه ان كان فى
غالب الظن ان اكثرمال الرجل حلال جاز قبول هدية
ومعاملة والاالااه ملخصاوفى ردالمحتار مسئله بيع الثمار
لايخفى تحقيق الضرورة وفى زماننا ولاسيمافى مثل دمشق
الشام وفى نزعهم عن عادتهم حرج وماضاق الامرالااتسع
ولايخفى ان هذامسوغ للعدول عن ظاهرالرواية اه
ملخصاوفيه مسئله العلم فى الثوب هوارفق باهل هذاالزمان
لئلايقعوافى الفسق والعصيان اه وفيه من كتاب الحدود
مقتضى هذاكله ان من زفت اليه زوجة ليلة عرسه ولم يكن

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یعرفها لایحل له وطوء ها مال یقل واحدة او اکثرانها زوجتك وفیه حرج عظیم لانه یلزم منه تاثیم الامة اه ملخصا انی غیر ذلك من مسائل یکثر عدها ویطول سردها نا ندفع ماعسی متوهم ان یتوهم من القول الفاضل اللکهنوی ان عموم البلوی انمایوثر فی باب الطهارة والنجاسة لافی باب الحرمة والاباحة صرح به الجماعتة اه۔

ہاں بنظر بعض وجوہ اسے مکروہ تنزیہی کہہ سکتے ہیں جیسا کہ محقق علائی وعلامہ ابوالسعود وعلامہ طحطاوی وعلامہ شامی نے الحاقا بالثوم والبصل افادۃ فرمایا:

علی مافیه لبعض الفضلاء مع کلام المنافی ذلك المراء،

علامہ شامی فرماتے ہیں:

الحاقه بماذکرهو انصاف۔

اقول۔ یہیں ظاہر کہ اس وجہ کو موجب کراہت تحریم جاننا۔

کماجزم به الفاضل اللکهنوی فی فتاواه تردد فی رسالة واضطراب فیه کلام المحدث الدهلوی فیمانسب الیه فاوهم اولانه یوجب کراهة التحریم وعادًاخرافقال التنزیه سراسر خلاف تحقیق ہے۔

ثم اقول: پھر کراہت تنزیہہ کا حاصل صرف اس قدر کہ ترک اولیٰ ہے نہ کہ فعل ناجائز ہو علماء تصریح فرماتے ہیں کہ یہ کراہت مجامع جواز واباحت ہے جانب ترک میں اس کا وہ مرتبہ ہے جو جہت فعل میں مستحب کا کہ مستحب بات کیجئے تو تو بہتر نہ کیجئے تو گناہ نہیں مکروہ تنزیہی نہ کیجئے تو بہتر کیجئے تو گناہ نہیں پس مکروہہ تنزیہی کو داخل دائرہ اباحت مان کر گناہ صغیرہ اور اتیاد کو کبیرہ قرار دینا کما صدر عن الفاضل الکہنوی وتبعہ السید المشہدی ثم الکردی سخت لغزش وخطا فاحش ہے یارب مکروہ گناہ کون سا جو شرعًا مباح ہو اور مباح کیسا جو شرعًا

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

گناہ ہو۔

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس ذلت کے رد میں ایک مستقل تحریر مسمی بہ جمل مجلیة ان المکروہ تنزیھالیس بمعصیة تحریر کی وباللہ التوفیق۔

ثم اقول: یوہیں مانحن فیہ میں تین وجہ کراہت تنزیہہ ٹھہرا کر کراہت تحریم کی طرف مرتقی کردینا کماوقع فیمانسب الی المحدث الدھلوی محض نامعقول قطع نظر اس سے کہ ان وجوہ سے اکثر محل نظر شرع سے اصلاً اس پر دلیل نہیں کہ جو چیز تین وجہ سے مکروہ تنزیہی ہو مکروہ تحریمی ہے۔ ومن ادعی فعلیہ البیان خود محدث دہلوی کے تلمیذ رشید مولانا رشید الدین خان دہلوی مرحوم اپنے رسالہ عربیہ میں صاف لکھتے ہیں علمائے محققین حقہ میں کراہت تنزیہی مانتے ہیں۔

حیث قال اماالماحققون القائلون بکراھة تنزیھافھم ایضاتشبثوابالروایات الفقھیة مثل ماقال صاحب الدرالمختار۔

اور اس میں تصریح ہے کہ مالت مشائخنا الیھا سی کراہت تنزیہہ کی طرف ہمارے اساتذہ نے میل کیا اس رسالہ پر شاہ عبدالعزیز صاحب وشاہ رفیع الدین صاحب کی تقریظین ہیں شاہ صاحب نے اسے تحریر انیق وتقریر وسیق وصحیح والمبانی ومستحکم المعانی وموفق روایات ومطابق درایات بتایا اور شاہ رفیع الدین صاحب نے استحسنت غایة الا ستحسان مانثربانیہ من جواھر لالیہ فی مبانیہ ومعانیہ فرمایا تو ظاہر اور دوسری تحریر کی نسبت غلط ہے یا اس میں تحریفیں واقع ہوئیں اور اس پر دلیل یہ بھی ہے کہ اس تحریر کے اکثر جوابات مخدوش ومضمل اور خلاف تحقیق باتوں پر مشتمل ہیں اور نسبت بہمہ جہت صحیح ہی مانئے تو رسالہ تلمیذ کی مدح وتقریظ معارض ومناقض ہوگی وہ تحریر پایہ اعتبار سے یوں بھی گر گئی اور اس سے بھی قطع نظر کیجئے تو مقصود اتباع حق ہے نہ تقلید اعل عصر واتباع زید وعمر واللہ الہادی وولی الایادی۔

الحاصل: معمولی حقہ کے معنی میں تحقیق حق وتحقیق یہی ہے کہ وہ جائز ومباح وصرف مکروہ

تنزیہی ہے یعنی جو نہیں پیتے بہت اچھا کرتے ہیں جو پیتے ہیں کچھ برا نہیں کرتے۔

فان الاساده فوق کراهة التنزیه کماحققه العلامة الشامی۔

البتہ وہ حقہ جو بعض جہال بعض بلاد ہندہ ماہ رمضان المبارک شریف میں وقت افطار پیتے اور دم لگاتے اور حواس و دماغ میں فتور لاتے اور دیدۂ و دل کی عجب حالت بناتے ہیں بے شک ممنوع و ناجائز و گناہ ہے اور وہ بھی معاذ اللہ ماہ مبارک میں اللہ عزوجل ہدایت بخشے رسول اللہ ﷺ نے ہر مفتر چیز سے نہی فرمائی اور اس حالت کے حالت تفتیر ہونے میں کچھ کلام نہیں۔ احمد و ابوداؤد بسند صحیح

عن ام سلمة رضی اللّٰه تعالٰی عنهاقالت نهی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم عن کل مسکر ومفتر واللّٰه تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۳۸: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین در باب قلیان کشیدن کہ بعضے مکروہ تنزیہی می فرمائید و بعضے مکروہ تحریمی میگویند و بعض حرام مطلق میدانند و بعضے میفرمائید کہ کے کسے قلیان میکشد از مشاہد جمال جہاں آرائی حضرت خواجہ عالم و عالمیان محمد مصطفیٰ ﷺ و از احضار مجلس حضور پرنور اقدس و اعلیٰ محروم می ماند پس قائل میگویم کہ آیات مذہب مختار حنفی چیست گودریں باب استفتا ہا علماء دستخط فرمودند مگر مفصل ارقام نرفت و تیکنیم نشد لہٰذا امیدوارم کہ تشریح مفصل ارقام رود۔ بینوا توجروا۔

الجواب: باید دانست کہ در مسئلہ کشیدن قلیان کہ اختلاف بظہور آمدہ اندبر دو قسم اند یکے اختلاف علمائے کاملین و دیگر اختلاف متعصبین۔ اما اختلافات علمائے کاملین کہ بظہور رسیدہ بنظر غور و تعمق راجع طرف اختلاف حلال تمباکو یا اختلاف حال شاربین ست۔ اما اختلاف متعصبین پس مبنی بر اختیار اقوال شاذہ مردودہ مخالف جمہور یا حکایات بے سر و پا مشتملہ بر کذب و زور است تفصیل ایں اجمال آنکہ از روئے احادیث و آثار اقوال جمہور فقہاء کبار اصل در اشیاء اباحت است پس چیزیکہ در آں دلیلے کہ منصوص الرحمۃ است یافتہ شود مثل

سمیت یا اسکار البتہ حرام وممنوع است وچیز یکہ دراں دلیل منصوص حرمت یافتہ نشود وحکمش مسکوت عنہ بود باعتبار ذات حلال ومباح است اگر کراہت وحرمت در کدامی صورت خاصہ یافتہ خواہد شد مکروہ حرام گفتہ خواہد شد ورنہ براصل خود باقی خواہد ماند وچوں در تمباکو در بعض بلاد یافتہ میشود اسکار روتفتیر موجود است مثل بلاد بخارا وغیرہ علما آنجا حکم ممانعت فرمودہ اند ودر تمباکوئے بعض بلاد ہرگز اثرے تفتیر واسکار نیست مثل تمباکوئے مصر وغیرہ علمائے محققین آنجا حکم بحلت وجواز فرمودہ اند وقول منکر رامردود نمودہ اند وعلی ہذا القیاس اختلاف حال شاربین راہم دخلی است معتد بہ در حکم آں پس کسے کہ بطور لہو ولعب انہماک عبث در آں می نماید حکمش جدا است وکسے کہ برائے منافع کہ انکار ازاں نتواں نمود بقدر ضرورت استعمال می سناز د حکمش جدا است پس ایں اختلاف کہ دراقوال محققین یافتہ میشود فی الحقیقۃ اختلافے نیست وانچہ متعصبین حرام مطلق میگویند قطع نظر ازانکہ برائے منفعت باشد یا بطور لہو ولعب وعبث تمباکو ہم خواہ مسکر ومفتر باشد وبغیر نقل از شارع ومجتہدین شریعت اصل در اشیاء حرمت قرار دادہ اند پس تعصے ست باطل واز حلیہ صدق وانصاف عاطل وقول وحکم قائل کہ از کشیدن قلیان حرمان از مشاہد لمعان جمال حضرت سید انس وجان ﷺ حاصل می گردد بے دلیل کامل در ہمیں تعصب لا حاصل داخل است ہرچند علمائے دین دریں مسئلہ رسائل مستقلہ المختار بعد ازاں کہ فرمودہ:

قداضطربت اراء العلماء فيه فبعضهم قال بكراهة و بعضهم قال بحرمته وبعضهم باباحة الخ۔

ویک دو قول ممانعت ذکر نمودہ ودر آخر فرمودہ:

وللعلامة الشيخ على الاجهورى المالكى رسالة فى حاله نقل فيهاانى افتى بحله من يعتمدعليهمن ائمة المذاهب الاربعة قلت والف فى حله ايضاسيدناالعارف عبدالغنى النابلسى رسالة سماهابالصلح بين الاخوان فى اباحة فى

اباحة شرب الدخان وتعرض له فی کثیر من تالیف الحسان واقام الطامة الکبری علی القائل بالحرمة اوبالکراهة فانهماحکمان شرعیان لابدلهمامن دلیل ولادلیل علی ذلك فانه لم یثبت اسکاره ولاتفتیره ولاضراره بل ثبت له منافع فهوداخل تحت قاعدة الاصل فی الاشیاء الاباحة وان فرض اضراره للبعض لایلزم منه تحریمه علی کل احدفان العسل یضربا صحاب اصفراء وربمامرضهم مع انه شفاء بالنص القطعی ولیس الاحتیاط فی الافتراء علی اللّٰه تعالٰی باثبات الحرمة اولاکرهة الذین لایدلهمامن دلیل بل فی القول بالاباحة التی هی الاصل وقدتوقف النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیهی والهٖ وسلم مع انه هوالمشرع فی تحریم الخمرام الخبائث حتی نزل علیه النص القطعی فالذی ینبغی للانسان اذاسئل عنه سواء کان ممن یتعاطاه اولاکهذاالعبدالضعیف وجمیع من فیی بیته یقول هومباح لکهن رائحة تستکرمهاالطباع فهومکروه طبعالاشرعاالی اخرماقال الی اخرہ۔

حررہ الحقیر الحقیر عبدالقادر محب الرسول القادری البدایوانی عفی عنہ۔

مسئلہ ۳۹: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح دین ایسے شخص کی نسبت اوراس کے معاونین کی بابت کہ جوطرح طرح کی درخواست ممبران آریہ سماج سے کرتا ہواورادھروعظ اورامامت بھی مسلمانوں کی کرتا رہےاور جواپنے وعظ میں بھی آریوں کواپناولی اوردوست اورجگر کاٹکڑا بتلائے اورحضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کے مرتبہ کوحضور سرور کائنات رسول اللہ ﷺ کی شان کے برابر سمجھےاور جس کا کذب اوروعدہ خلافی بھی اکثر مرتبہ ظاہر ہوئی ہوآیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس کا وعظ کرانا اور سننا جائز ہے یا نہیں اور اس کے معاونان کس حکم شرعی کے مصداق ہیں عنداللہ وعندالرسول ﷺ بروئے قرآن وحدیث وفقہ بہت جلد جواب تحریر فرما کر داخل حسنات ہوں اس کے بعد سائل نے چھ ورق میں وہ خطوط لکھے تھے جو اس شخص نے آریوں کے پاس بھیجے تھے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: یہ کلمات اگر اس شخص نے دل سے کہے جب تو اس کا کفر صریح ظاہر واضح ہے جس میں کسی جاہل کو بھی تامل نہیں ہوسکتا اسلام کی حقانیت میں اس کو شبہ ہے کفر کی طرف مائل بلکہ اس کا مشتاق اور اس کے لئے اپنے آپ کو بے چین بناتا ہے کفر کی عزت وفخر اور سرفرازی کہتا ہے تو اس کے شکوک رفع ہوں یا نہ ہوں وہ آریہ بنے یا نہ بنے اسلام سے تو اس وقت نکل گیا والعیاذ باللہ تعالیٰ اور اگر دل میں ان باتوں کو جھوٹ جانتا ہے آریہ کو دھوکہ دینے کے لئے ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں تو اول تو یہ دھوکہ کا عذر محض جھوٹ باطل ہے اور بفرض غلط اگر ہو بھی تو دھوکہ دینا کیا ضرور ہے اور بفرض غلط ضرور بھی ہو تو وہ اکراہ تک نہیں پہنچ سکتا واحد قہار عز جلالہ نے صرف اکراہ کا استثناء فرمایا۔ الامن اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان بہر حال اس کو واعظ بنانا حرام اس کا وعظ سننا ناجائز اس کو امام بنانا حرام اس کے پیچھے نماز باطل رہا امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے مرتبہ کو شان حضور اقدس ﷺ کی برابر کہنا اس کے کفر صریح وارتداد خالص سونے میں کسی رافضی کو کلام نہیں ہوسکتا نہ کہ اہل سنت جن کا ایمان یہ ہے کہ کسی غیر نبی کو کسی نبی کا ہمسر کہنے والا کافر ہے ایسے شخص کے جتنے معاون ہیں وہ سب بھی اسی کے حکم میں ہیں مارہرہ شریف کے صاحبزادوں میں ایسے تاریک ناپاک گندے خیالوں کا کوئی شخص معلوم نہیں خصوصاً عالم ظاہر اس نے یہ انتساب محض جھوٹ طور پر کیا اور اگر بالفرض صحیح بھی تھا تو اب جھوٹ ہوگیا۔ قال اللہ تعالیٰ انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ھود:۴۶)

مسئلہ ۴۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اپنا حق حاصل کرنے کیلئے جھوٹی بات کہنا کہاں تک جائز ہے۔ بینوا توجروا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الجواب: اپنا حق مردہ زندہ کرنے کے لئے پہلودار بات کہنا جس کا ظاہر دروغ ہو اور واقع میں اس کے سچے۔ معنے مراد ہوں اگر چہ سننے والا کچھ سمجھے بلاشبہ باتفاق علماء دین میں جائز اور احادیث صحیحہ سے اس کا جواز ثابت ہے جبکہ وہ حق بے اس طریقہ کے ملنا میسر نہ ہو ورنہ یہ بھی جائز نہیں پہلودار بات یوں مثلاً ظالم نے ظلما اس کی کسی چیز پر قبضہ مخالفانہ اس مدت تک رکھا جس کے باعث انگریزی قانون میں نمادی عارض ہو کر حق ناحق ہو جاتا ہے مگر مخالف کے پاس اپنے قبضہ کا غذی ثبوت نہیں اس کے بیان پر رکھا گیا اگر یہ اقرار کیے دیتا ہے کہ واقعی مثلاً بارہ برس سے میرا قبضہ رہا ہے یعنی زمانہ گذشتہ اور زیادہ صریح چاہی جائے تو یوں کہہ سکتا ہے کہ آج تک میرا قبضہ چلا آیا اور نیت میں لفظ آیا کہ کلمہ استفہام لے جیسے کہتے ہیں آیا یہ بات حق ہے یعنی کیا نہ بات حق ہے تو استفہام انکاری کے طور پر اس کلمہ کا یہ مطلب ہوا کہ کیا آج تک میرا قبضہ منقطع ہو کر مخالف کا قبضہ ہو گیا۔ یا یوں کہے کل تک برابر میرا قبضہ رہا آج کا حال نہیں معلوم کہ کچہری کیا حکم دے اور لفظ کل سے زمانہ قریب مراد لے جیسے نوجوان لڑکے کو کہتے ہیں کل کا بچہ ہے حالانکہ اس کی عمر بیس بائیس سال کی ہو اسی معنی پر قیامت کو روز فردا کہتے ہیں کل آنے والی ہے یعنی بہت نزدیک ہے یا مخالف کے قبضہ کی نسبت سوال ہو تو کہے اس کا قبضہ کبھی نہ ہوا اور مراد یہ لے کہ کبھی وہ وقت بھی تھا کہ اس کا قبضہ نہ تھا زیادہ تصحیح درکار ہو تو کہے اس کا قبضہ اصلا کسی وقت ایک آن کو بھی نہ ہوا نہ ہے اور معنی یہ لے کہ حقیقی قبضہ ہر شے پر اللہ عزوجل کا ہے دوسرے کا قبضہ ہو ہی نہیں سکتا غرض جو شخص تصرفات الفاظ و معانی سے آگاہ ہے سو پہلو نکال سکتا ہے مگر ان کو جواز بھی صرف اسی حالت میں ہے جب یہ واقعی مظلوم ہے اور بغیر ایسی پہلودار بات کے ظلم سے نجات نہیں مل سکتی ورنہ اوپر مذکور ہوا کہ یہ بھی ہرگز جائز نہیں۔

اب رہی یہ صورت کہ جہاں پہلودار بات سے کام نہ چلے ہاں صریح کذب بھی دفع ظلم و احیا حق کیلئے جائز ہے یا نہیں اس بارہ کلمات علماء مختلف ہیں بہت روایات سے اجازت نکلتی اور بہت اکابر منع کی تصریح فرمائی حتی الوسع احتیاط اس سے اجتناب میں ہے اور شاید

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قول فیصل یہ ہو کہ اس ظلم کی شدت اور کذب کی مصیبت کو عقل سلیم و دین قویم کی میزان میں تولے جدھر کا پلہ غالب پائے اس سے احتراز کرے مثلاً اس کا ذریعہ رزق تمام و کمال کسی ظالم نے چھین لیا اب اگر نہ لے تو یہ اور اس کے اہل عیال سب فاقے مریں اور وہ بے کذب صریح مل نہیں سکتا تو اس: قابل برداشت ظلم اشد کے دفع کے امید ہے کہ غلط بات کہہ دینے کی ہو اجازت ہو اور اگر کسی مالدار کسی کے سو دو سو روپے کسی نے دبا لئے صریح جھوٹ کی اجازت اسے نہ ہونی چاہیے کہ جھوٹ کا فساد زیادہ ہے اور اتنے ظلم کا تحمل اس مالدار پر ایسا گراں نہیں حدیث سے ثابت اور فقہ کا قاعدہ مقررہ بلکہ عقل و نقل کا ضابطہ کلیہ ہے کہ:

من ابتلی ببلین اختار اهونهما۔

جو شخص دو بلاؤں میں گرفتار ہو ان میں جو آسان ہے اسے اختیار کرے۔

هذا ماعندی والعلم بالحق عندربی۔

درمختار میں ہے:

الکذب مباح لاحیاء حقه ودفع الظلم عن نفسه والمراد التعریض لان عین الکذب حرام قال وهوالحق قال تعالٰی قتل الخراصون، الکل من المجتبی وفی الوهبانیة قال

وللصلح جازالکذب اودفع ظالم
واهل لترضی والقتال لیطفروا

ردالمحتار میں ہے:

الکذب مباح لاحیاء حقه کالشفیع یعلم بالبیع باللیل فاذااصبح یشهدویقول علمت الان وکذاالصغیرة تبلغ فی اللیل وتختارنفسهامن الروح وتقول رایت الدم الان واعلم ان لکذب قدیاح وقدیجب والضابطة فیه کمافی تبیین المحارم وغیره عن الاحیاء ان کل مقصود محمود یمکن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

التوسل اليه بالصدق والكذب جميعا فا الكذب فيه حرام وان امكن التوسل اليه بالكذب وحده فمباح ان ابيح تحصيل ذلك المقصودوواجب ان وجب كمالورائى معصوماختفے من ظالم يريدقتله وايذاء فالكذب هناواجب وكذالوساله من وديعة يريد اخذها يجب انكارهاومهما كان لايتم مقصودحرب اوصلاح ذات البين اوستمالة قلب المحبى عليه الابالكذب فيباح ولوساله سلطان عن فاحشة وقعت منه سراكزنا اوشرب فله ان يقول مافعلته لان اظهارهافاحشة اخرى وله ايضايكره سراخيه وينبغى ان يقاتل مفسدة الكذب بالمفسدة المرتبه على الصدق فان كانت مفسدة الصدق اشدفله الكذب وان بالعكس اوشك حرم وان تعلق بنفسه استحب ان لايكذب وان تعلق لغيره لم تجرالمسامحة لحق غيره والحزم تركه حيث ابيح۔

نیز اس میں اور حاشیہ طحطاویہ میں ہے:

قوله جازالكذب قال الشارح ابن الشيخة نقل فى البزازية ان ارادالمعاريض لاالكذب الخالص۔

اسی میں ہے:

حيث يباح اتعريض لحاجته لايباح بغيرهالانه يوهم الكذب وان لم يكن اللفظ كذباالخ۔

حدیقہ ندیہ میں ہے:

بكرهاالتعريض كراهة تحريم بدون الحاجة اليه اه باختصار۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

طحطاوی میں ہے:

قالت عندالقاضی ادرکت الان وفسخت فالقول لها لانهاقادرة علی نشاء الردولایشترط ان یکون حالة البلوغ حقیقة بل لوکان باخبارها کذبانه بلغت الان وقیل لمحمدفقال لاتصدق بالاسنادمجازلهاان تکذب کیلایبطل حقهااه وانمایسوغ لهاذلك اذاکانت اختلاف عندالبلوغ بالفعل واخذمن ذلك جوازالکذب لاحیاء الحق وهی منصوصة۔

خلاصہ وہندیہ میں ہے:

ان رات الدم فی اللیل تقول فسخت النکاح وتشهد اذا اصحبت وتقول انمارایت الدم الان لانهاتصدق ان تقول رایت الدم فی اللیل ونسخت ذکره فی مجموع النوازل قال رضی اللّٰه تعالٰی عنه وان کان هذاکذبالکن الکذب فی بعض المواضع مباح۔

بزازیہ وہندیہ میں ہے:

لیس هذابکذب محض بل من قبیل المعاریض المسوغة لاحیاء الحق کانه الفعل الممتدلدوامه حکم الابتداء والضرورة داعیة الی هذاالاالی غیره اه۔

طحطاویہ میں ہے:

ذلت لایظهر بعدالتقییدبالان انه من المعاریض بل من محض الکذب الخ۔

ردالمحتار میں ہے:

حاصله انهابقولهابلغت الان انی الان بالغة لئلایکون کذباصریحاالخ اقول ووجه اخروهوارادة القرب بقوله الان کماقدمت فی صدرالجواب۔

اشباہ میں ہے:

الکذب مفسدة محرمة وهی مئی تضمن جلب مصلحة تربوعلیه جازالخ۔

غمزالعیون میں ہے:

فی البزازیة یجوازالکذب فی ثلثة مواضع فی اللاصلاح بین الناس وفی الحرب دمع امراته قال فی ذخیرة ارادبهاالمعاریض لاالکذب الخالص اومثله فی اواخر الجیل عن المبسوط۔

طریقہ محمدیہ میں ہے:

یحوزالکذب فی ثلث ومافی معناهات عن اسماء بنت یزیدرضی اللّٰه تعالٰی عنهاقالت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم لایحل الکذب الافی ثلث رجل کذب امراته لیرضیهاورجل کذب فی الحرب مان الحرب خدعة ورجل کذب بین مسلمین لیصلح بینهماوزادفی روایة عن ام کلثوم رضی اللّٰه تعالٰی عنهاالمراة تحدث زوجهاوالحق بهذاالثلث دفع ظلم الظالم واحیاء الحق وقیل المباح فی هذاالمواضع التعریض اماالکذب فحرام لایحل بحال اھ۔

مرقاۃ میں زیرحدیث صحیحین:

عن ام کلثوم رضی اللّٰه تعالٰی عنهاقالت قال رسول اللّٰه

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم لیس الکذب الذی یصلح بین الناس ویقول خیرا واینمی خیرا۔

فرمایا: بان یقول الاصلاح مثلا بین زیدو عمرو یاعمرو یسلم علیك زیدو یمدحك ویقول انا رجه و کذلك یحی الی زیدو یبلغه من عمرو مثل ماسبق۔

عمدۃ الباری شرح بخاری میں ہے:

فیہ ای فی الحدیث الجبل فی التخلیص من الظلمۃ بل اذااعلم انہ لاتخلیص الابالکذب جازلہ الکذب الصریح وقد یجب فی بعض الصور بالاتفاق ککونہ ینجی نبیا اوولیاممن یریدقتلہ اولنجاۃ المسلمین من عدوھم وقال الفقھاء لوظلب ظالم ودیعۃ لانسان لیاخذھا غضبا وجب علیہ الانکار والکذب فی انہ لایعلم موضعھا۔

غمز العیون میں اسے نقل کر کے فرمایا: فلیحفظ۔

شیخ محقق ترجمہ مشکوٰۃ میں زیر حدیث مذکور فرماتے ہیں:

"یکے از مواضع کہ دروغ گفتن درارواست اصلاح ذات البین ست صلح دادن ودور کردن نزاع وعداوت کہ میان دو کس ست ویکے یدگر ازاں مواضع کہ دروغ گفتن دراں بازن بقصد اصلاح درضائے وے نیز جائز داشتہ چنانکہ گوید ترا دوست میدارم ہر چند ندارد۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۴۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اپنے حق کے وصول کے لئے چھینا جھپٹی زبردستی دبالینا وامثالہا امور جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: ع حق یا جنس حق کے لئے اجازت ہے جب کہ فتنہ نہ ہو اور اس پر کذب کا قیاس مع الفارق ہے کہ یہاں غضب ونہب کی صورت ہے حقیقت نہیں کہ حقیقتاً اپنا حق لیتا ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور کذب ہوگا تو حقیقتاً ہوگا کما لایخفی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۲: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ مولانا عبدالمتندر صاحب بدایوانی کی خدمت میں میں نے اپنے جواب کو اس لئے پیش کیا تھا کہ اگر صحیح ہو تو یہی رہے اس وقت تک میں نے جو جواب لکھا تھا وہ صرف بحوالہ وسند احیاء العلوم تھا حضرت مولانا نے فرمایا کہ احیاء العلوم سے جواب کافی نہیں فقہ سے لکھواو، کچھ نہ فرمایا۔ فقہ میں جو دیکھا تو اس میں بھی احیاء العلوم کی سند موجود ہے۔ آیا احیاء العلوم وغیرہ امثالہا سے سند لانا اور غیر مذہب کے علماء سے سند لانا صحیح ہے یا نہیں اگر ہے تو کس قسم کے مسائل میں اکثر یہ لوگ اعتراض کر بیٹھتے ہیں کہ حنفی کو اپنی فقہ سے ہی سند ضرور ہے۔ علماء احناف اہل سنت جو اپنی کتب مناظرہ وغیرہ میں دوسرے علماء اور ان کی کتب یا تصوف وغیرہ علوم کی کتب سے سند دے دیتے ہیں وہ معاذ اللہ خاطی ہیں۔ بینوا توجروا

الجواب: مسائل اختلافیہ حنفیہ وغیرہ حنفیہ میں غیر حنفیہ سے استناد صحیح نہیں اور ان کے ماورا میں قدیما وحدیثا ہر مذہب والے چاروں مذہب کے اکابر سے سند لاتے ہیں یونہی مسائل غیر متشابہت میں ائمہ تصوف قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم سے استناد اور ایسوں کو خاطی جاننے والا خود سخت خاطی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۳: حضرت مولانا المعظم والمکرم دامت برکاتہم العالیہ۔ پس از تسلیم مع التکریم معروض کہ (۱) جس نے فرض عشاء با جماعت نہیں پڑھے اور وتر کی جماعت میں شریک ہو گیا اس کے یہ وتر سرے سے ہوئے ہی نہیں یا ہوئے مگر مکروہ تو تحریمی یا تنزیہی۔

۲) اگر جماعت سے فرض عشاء پڑھ لئے تھے تو اب جس امام کے پیچھے چاہے وتر جماعت سے پڑھ لے اگرچہ وہ امام فرض وتر واتح دونوں سے غیر ہو یا صرف ایک سے یا اس امام نے فرض وتر تراویح با جماعت نہ پڑھے ہوں بہر حال بلا کراہت صحیح ہوں گے یا کیا؟

۳) جماعت وتر میں استحقاق شرکت کیلئے تراویح با جماعت پڑھنا کتنا دخل رکھتا ہے یا کچھ نہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۴) آج کل علی العموم سفر پہلے سے اس کے بیسیوں حصہ زائد تیز رو سواریوں پر ہوتا ہے اس کے لئے بحساب مسافت اندازہ کی ضرورت ہے یہ فرمائیں کہ کس قدر کوس مروج کے سفر میں قصر وغیرہ احکام سفر ہوں گے اور کوس مروج سے اپنی مراد کی تشریح فرما دیں کہ وہ کوس مثلاً اس قدر قدموں کا ہے بہر حال ایسا کوئی اندازہ بتانا چاہئے جس سے سب عام وخاص سہولت کے ساتھ یہ سمجھ سکیں کہ ہمارا سفر سفر قصر ہوا یا نہیں اور تیز رو سواریوں میں بری ہوں یا بحری جو سفر کیا ہے اس کا اس سفر بحساب ایام سے موازنہ کریں۔ بینوا لوجروا

الجواب: حضرت والا دامت برکاتہم۔

۱) وتر ہو جانے میں شبہ نہیں ہاں مکروہ ہے بقول الشامی:

امالو صلاها جماعة مع غیرثم صلے الوتر معه لا کراهة۔

اور کراہت تحریم کی کوئی وجہ نہیں ظاہراً اگر کراہت تنزیہ ہے۔

۲) اگر فرض جماعت سے پڑھے تو خود امام ہو کر بھی اور مطلقاً ہر ایسے امام کے پیچھے بھی وتر پڑھ سکتا ہے خواہ وہ امام فرض ہو یا تراویح یا محض بدیدہاں جس امام نے فرض بجماعت نہ پڑھے ہوں جماعت وتر اسے مکروہ ہوگی اور اس کی کراہت سے میں سرایت کرے گی کہ جماعت وتر کے حق میں تفصیلاً تابع جماعت فرض ہے:

فمالمنفرد فی الفرض ینفرد فی الوتر کمابینافی قناوننا۔

۳) کچھ نہیں سواء اس کے اگر ابھی مسجد میں جماعت تراویح ہوئی ہی نہیں تو جماعت وتر مکروہ ہے کہ جماعت وتر اجماعاً تابع جماعت تراویح ہے۔

۴) قصر تین منزل پر ہے فقیر نے مدتوں کے تجربہ سے ثابت کیا کہ یہاں منزل ۱۹۔۵ میل ہے تو مدت قصر ۵۷۔۵ میل ہے جسے تقریباً ساڑھے ستاون میل کہئے میل سے یہی رائج میل ۶۰ گز کا مراد ہے سفر بحری میں بادی کشتی کی اوسط چال بحال اعتدال ہوا مراد ہے دخانی جہازوں کا اعتبار نہیں جیسے ریل کا مجھے ہر بار دخانی ہی جہاز میں اتفاق سیر ہوا البتہ اس دفعہ جدہ سے رابغ تک ساعیہ میں گیا تھا کہ تین دن میں پہنچی براہ خشکی چھ منزل ہے اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ایک بار کے مشاہدہ پر میں بحری سفر کے لئے میلوں کی تعین نہیں کرسکتا۔ خصوصًا جب کہ لوگوں کا بیان تھا کہ ہوا کم ہے ورنہ ایک دن میں پہنچتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۴۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کتب عقائد وغیرہ میں جو اثبات نبوت حضرت ابوالبشر آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ادلہ میں حدیث کا بھی حوالہ دیتے ہیں وہ حدیث کسی نے کن الفاظ سے تخریج کی ہے۔ بینوا توجروا

الجواب: حضرت بابرکت دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حدیث سیدنا ابوذر علیہ السلام سے مسند امام احمد میں یوں ہے:

قال قلت یا(ر) ای انبیاء کان اول قال ادم قلت یا(ر) نبی کان قال نعم نبی مکلم۔

اور نوادر الاصول تصنیف امام حکیم الامۃ ترمذی کبیر میں ان سے مرفوعًا یوں ہے:

اول الرسل ادم واخرھم (م) علیہ وعلیھم افضل الصلوۃ والسلام۔

مسئلہ ۴۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین مسائل ذیل میں

۱) عورت کو اس مکان میں جہاں محارم وغیر محارم مرد عورتیں ہوں جانا جائز ہے یا ناجائز؟

۲) جس گھر میں نامحرم مرد عورات ہیں وہاں عورتوں کو کسی تقریب شادی یا غمی میں برقع کے ساتھ جانا اور شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

۳) جس مکان کا مالک نامحرم ہے لیکن اس جلسہ عورات میں نہیں ہے اور اس کا سامنا بھی نہیں ہوتا ہے مگر مالک مکان کی جورو اس عورت کو محرم ہے تو اس کو وہاں جانا جائز ہے یا نہیں؟

۴) ایسے گھر میں جس کے مالک تو نامحرم ہیں مگر اس گھر میں کوئی عورت بھی اس عورت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کی محرم نہیں تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں؟

۵) ایسے گھر میں کہ جس کا مالک نامحرم ہے مگر وہاں ایک عورت اس عورت کی محرم ہے اور جو عورت محرم ہے وہ مالک مکان کی نامحرم ہے مگر اس گھر میں عورات اس عورت کی محرم ہیں اور مالک جو نامحرم ہے وہ گھر میں جہاں جلسہ عورات ہے آتا نہیں ہے تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں؟

۶) ایسے گھر میں جہاں مالک تو نامحرم ہے مگر اس گھر میں عورات اس عورت کی محرم ہیں اور مالک جو نامحرم ہے وہ گھر میں جہاں جلسہ عورات ہے آتا نہیں ہے تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں؟

۷) جس گھر کا مالک تو نامحرم ہے اور گھر میں آتا نہیں اور عورات بھی اس گھر کی نامحرم ہیں تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں؟

۸) جس گھر کا مالک نامحرم ہے اور گھر میں آتا نہیں اور عورات بھی اس گھر کی نامحرم ہیں تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں؟

۹) جس گھر کا مالک محرم ہے اور لوگ نامحرم تو جانا جائز ہے یا ناجائز۔

۱۰) جس گھر میں مالک نامحرم ہے مگر دوسرے شخص محرم ہیں حالانکہ سامنا نامحرموں سے نہیں ہوتا تو اس عورت کا جانا جائز ہے یا ناجائز؟

۱۱) جس گھر میں عام محفل ہے جہاں مذکور الصدر سب اقسام موجود ہیں اور عورات پردہ نشین وغیرہ پردہ نشین دونوں قسم کی موجود ہیں اور مرد بھی محارم وغیر محارم ہیں مگر یہ عورت نامحرم مرد سے چادر وغیرہ سے پردہ کیے ان عورتوں میں بیٹھ سکتی ہے تو ایسی حالت میں جانا جائز ہے یا ناجائز ہے؟

۱۲) جس گھر میں ایسی تقریب ہو رہی ہے جس میں منہیات شرعیہ ہو رہے ہیں اس میں کسی مرد یا عورت کو اس طرح جانا کہ وہ علیحدہ ایک گوشہ میں بیٹھے جہاں مواجہہ تو اس کی شرکت میں نہیں ہے مگر آواز وغیرہ آرہی ہے گو اس آواز وغیرہ ناجائز امور سے اسے کچھ خط

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بھی نہیں ہے اور نہ متوجہ اس طرف ہے تو جانا جائز ہے یا نہیں؟

۱۳) جس گھر میں مالک وغیرہ نامحرم مگر اس عورت کے ساتھ محارم عورات بھی ہیں گو اس گھر کے لوگ ان عورات کے نامحرم ہیں تو اس کو جانا جائز ہے یا نہیں؟

۱۴) شقوق مذکور الصدر میں سے جو شقوق ناجائز ہیں ان میں کسی شق میں عورت کو شوہر کا اتباع جائز ہے یا نہیں؟

۱۵) مرد کو اپنی بی بی کو ایسی مجالس ومحافل میں شرکت سے منع کرنے اور نہ کرنے کا حکم ہے اور عورت پر اتباع وعدم اتباع سے کس درجہ نافرمانی کا اطلاق اور کیا اثر ہوگا اور مرد کو شریک ہونے اور نہ ہونے کا کیا حکم ہے؟

۱۶) جس مکان میں مجمع عورات محارم وغیر محارم کا ہو اور عورات محارم ونامحارم ایک طرف خاص پردہ میں باہم متمع ہوں اور مجمع مردوں کا بھی ہر قسم کے اسی مکان میں عورات سے علیحدہ ہو لیکن آواز ہو لیکن آواز نامحرم مردوں کی عورات سنتی ہیں اور ایسے اپنے مکان میں مجلس وعظ یا ذکر شریف نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام منعقد ہے تو ایسے جلسہ میں اپنے محارم کو بھیجنا یا نہ بھیجنا کیا حکم ہے اور نہ بھیجنے سے کیا محظور شرعی لازم ہوتا ہے اور انعقاد ایسی مجالس کا اپنے زنانہ مکانات میں کیسا ہے اور اس ذکر یا وعظ کو اپنے محرام یا غیر محارم کے ایسے مکان میں جانا چاہیے یا نہیں؟ فقط بینوا توجروا عنداللہ الوھاب۔

مقصود سائل عورات محارم سے وہ قرابت دار ہیں جن کے مرد فرض کرنے سے نکاح جائز نہ ہو۔ بینوا توجروا۔

الجواب: صور جزئیہ کے عرض جواب سے پہلے چند اصول وفوائد ملحوظ خاطر عاطر رہیں کہ بعونہ عز مجدہ شقوق مذکورہ وغیرہ مذکورہ سب کا بیان مبین اور فہم حکم کے موید ومعین ہوں واللہ التوفیق۔

اول: اصل کلی یہ ہے کہ عورت کو اپنے محارم رجال خواہ نساء کے پاس ان کے یہاں عبادت یا تعزیت یا اور کسی مندوب یا مباح دینی یا دنیوی حاجت یا صرف ملنے کے لئے جانا مطلقاً

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جائز ہے جب کہ منکرات شرعیہ سے خالی ہو مثلاً بے ستری نہ ہو مجمع فساق نہ ہو تقریب ممنوع شرعی نہ ہو ناچ یا گانے کی محفل نہ ہو زنا فواحش و بیباکہ کی صحبت نہ ہو چوبے شربت کے شیطانی گیت نہ ہوں سمدھنوں کی گالیاں سننا سنانا نہ ہو نامحرم دولہا کو دیکھنا نہ ہو۔ رت جگے وغیرہ میں ڈھول بجانا گانا نہ ہو۔

دوم: اجانب کے یہاں کے مرد زن سب اس کے نامحرم ہوں شادی غمی زیارت عیادت ان کی کسی تقریب میں جانے کی اجازت نہیں اگر چہ شوہر کے اذان سے اگر اذان دے گا خود بھی گنہگار ہوگا سوا چند صور مفصلہ ذیل کے اور ان میں بھی حتی الوسع تستر و تحرز اور فتنہ و مظان فتنہ سے تحفظ فرض۔

سوم: کسی کے مکان سے مراد اس کا مکان سکونت ہے نہ مکان مالک مثلاً اجنبی کے مکان میں بھائی کرایہ پر رہتا ہے جانا جائز بھائی کے مکان میں اجنبی عاریۃً ساکن ہے جانا جائز۔

چہارم: محارم میں مردوں سے مراد وہ ہیں جن سے بوجہ علاقہ جزئیت ہمیشہ ہمیشہ کو نکاح حرام کہ کسی صورت سے حلت نہیں ہو سکتی نہ بہنوئی یا پھوپھا یا خالو کہ بہن پھوپی خالہ کے بعد ان سے نکاح ممکن علاقہ جزئیت رضاع و مصاہرت کو بھی عام مگر زبان جوان خصوصاً حسینوں کو بلا ضرورت ان سے احتراز ہی چاہے اور برعکس رواج عوام بیاہیوں کی آریوں سے زیادہ کہ ان میں نہ وہ حیا ہوتی ہے نہ اتنا خوف نہ اس قدر لحاظ اور نہ ان کا وہ رعب نہ عامہ محافظین کو اس درجہ ان کی نگہداشت اور ذوق چشیدہ کی رغبت انجان نادان سے کہیں زائد لیس الخبر کالمعائنۃ۔ تو ان میں موانع ہلکے اور مقتضی بھاری اور اصلاح و تقویٰ پر اعتماد سخت غلط کاری مرد خود اپنے نفس پر اعتماد نہیں کر سکتا اور کرے تو جھوٹا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ..... نہ کہ عورت جو عقل و دین میں اس سے آدمی اور رغبت نفسانی میں سوگنی ہر مرد کے ساتھ ایک شیطان اور عورت کے ساتھ دو۔ ایک آگے ایک پیچھے **تقبل شیطان وتدبر شیطان والعیاذ باللہ العزیز الرحمن۔ اللھم انی اسالك العفو والعافیة فی الدین والدنیا والاخرة لی وللمومنین و للمومنات جمیعاامین۔**

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

پنجم: محرم عورتوں سے وہ مراد کہ دونوں میں جسے مرد فرض کیجئے نکاح حرام ابدی ہو ایک جانب سے جریان کافی نہیں مثلاً ساس بہو تو اہم محرم ہیں کہ ان میں جسے مرد فرض کریں دوسرے سے بیگانہ ہے۔ سوتیلی ماں بیٹیاں بھی آپس میں محرم نہیں کہ اگرچہ بیٹی کو مرد فرض کرنے سے حرمت ابدیہ ہے کہ وہ اس کے باپ کی مدخولہ ہے مگر ماں کو مرد فرض کرنے سے محض بیگانگی کہ اب اس کے باپ کی کوئی نہیں۔

ششم: رہے وہ مواضع جو محارم واجانب کسی کے مکان میں نہیں اگر وہاں تنہائی وخلوت ہے تو شوہر یا محرم کے ساتھ جانا ایسا ہی ہے جیسے اپنے مکان میں شوہر ومحارم کے ساتھ رہنا اور مکان قید وحفاظت ہے کہ ستر وتحفظ پر اطمینان حاصل اور اندیشہائے فتنہ یکسر زائل تو یوں بھی حرج نہیں اس قید کے بعد استثناء ایک روزہ دار کی حاجت نہیں کہ بے معیت شوہر یا مرد محرم عاقل بالغ قابل اعتماد حرام ہے اگرچہ محل خالی کی طرف وجہ یہ کہ عورت کا تنہا مقام دور کو جانا اندیشہ فتنہ سے عاری نہیں تو وہی قید اس کے اخراج کو کافی اور اگر مجمع محل جلوت ہے تو حاجت شرعی اجازت نہیں خصوصاً جہاں فضولیات وبطالات وخطبات وجہالات کا جلسہ ہو جیسے سیر۔ تماشے، باجے، تاشے ندیوں کے پن گھٹ ناؤ چڑھانے کے جھمگٹ بے نظر کے میلے پھول والوں کے چھمیلے نوچندی کی بلائیں مصنوعی کربلائیں علم تعزیوں کے کاوے۔ تخت جریدوں کے دھاوے۔ حسین آباد کے جلوے۔ عباسی درگاہ کے بلوے ایسے مواقع مردوں کے جانے کے بھی نہیں نہ کہ یہ نازک شیاں جنہیں صحیح حدیث میں ارشاد ہوا۔ **اویدك الخشبة رفقابالقواریر** اور محل حاجت میں جس کی صورتیں مذکور ہوں گی بشرط تستر وتحفظ وتحرز فتنہ اجازت یکروزہ راہ بلکہ نزد محقق مناط اس سے کم میں بھی محافظ مذکور کی حاجت۔

ہفتم: یہ اور وہ یعنی مکان غیر وغیر مکان میں جانا بشرائط مذکور ہونے کی تو صورتیں ہیں قابلہ، غاسلہ، نازلہ، مریضہ، مضطرہ، حاجہ، مجاہدہ، مسافر وکاسبہ۔

قابلہ: یہ کہ کسی کو دردزہ ہوا یہ دائی ہے۔

غاسلہ: جب کوئی عورت مرے یہ نہلانے والی ہے ان دونوں صورتوں میں اگر شوہر دار ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تو اذن شوہر ضرور جب کہ مہر معجل نہ ہو یا تھا تو پا چکی۔

نازلہ: جب اسے کسی مسئلہ کی ضرورت پیش آئے خود عالم کے یہاں جائے بغیر کام نہیں نکل سکتا۔

مریضہ: کہ طبیب کو بلا نہیں سکتی نبض کو دکھانے کی ضرورت ہے اسی طرح زچہ و مریضہ کا علاجاً حمام کو جانا جب کہ وہاں کسی طرف کشف عورت اور بند مکان میں گرم پانی سے گھر میں نہانا کفایت نہ ہو۔

مضطرہ: کہ مکان میں آگ لگی یا گرا پڑتا ہے یا چور گھس آئے یا درندہ آتا ہے غرض ایسی کوئی حالت واقع ہوئی کہ حفظ دین یا ناموس یا جان کے لئے گھر چھوڑ کر کسی جائے امن و امان میں جائے بغیر چارہ نہیں اور عضو نفس اور مال اس کا شقیق ہے۔

حاجہ: ظاہر ہے اور زائرہ اس میں داخل کہ زیارت اقدس حضور سید عالم ﷺ تمتہ حج بلکہ متمہ حج ہے۔

مجاہدہ: جب عیاذ باللہ عیاذ اللہ اسلام کو حاجت اور بحکم امام نفیر عام کی نوبت ہو فرض ہے کہ ہر غلام بے اذن مولیٰ ہر پسر بے اذن والدین ہر پردہ نشین بے اذن شوہر جہاد کو نکلے جبکہ استطاعت جہاد و صلاح و زاد ہو۔

مسافرہ: جو عورت سفر جائز کو جائے مثلاً والدین مدت سفر پر ہیں یا شوہر نے کہ دور نوکر ہے اپنے پاس بلایا اور محرم ساتھ ہے تو منزلوں پر سراو غیرہ میں اترنے سے چارہ نہیں۔

کاسبہ: عورت بے شوہر ہے یا شوہر بے جو ہر کہ خبر گیری نہیں کرتا نہ اپنے پاس کچھ کہ دن کاٹے نہ اقارب کو توفیق یا استطاعت نہ بیت المال منتظم نہ گھر بیٹھے دستکاری پر قدرت نہ محارم کے یہاں ذریعہ خدمت نہ بحال بے شوہر کسی کو اس سے نکاح کی رغبت تو جائز ہے کہ بشرط تحفظ و تحرز اجانب کے یہاں جائز وسیلہ رزق پیدا کرے جس میں کسی مرد سے خلوت نہ ہو حتی الامکان وہاں ایسا کام لے جو اپنے گھر آ کر کرے جیسے سینا پسینا ورنہ اس گھر میں نوکری کرے جس میں صرف عورتیں ہوں یا نابالغ بچے ورنہ جہاں کا مرد متقی پرہیز گار ہو اور ساٹھ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ستر برس کا پیر زال بدشکل کریہہ المنظر کو خلوت میں بھی مضائقہ نہیں۔

تنبیہ: ان کے سوا تین صورتیں اور بھی ہیں شاہدہ، طالبہ، مطلوبہ۔

شاہدہ: وہ جس کے پاس کسی حق اللہ مثل رویت ہلال رمضان وسماع طلاق وعتق وغیرہ میں شہادت ہو اور ثبوت اس کی گواہی وحاضری دارالقضا پر موقوف خواہ بشرط مذکور کسی حق العبد مثل عتق غلام ونکاح ومعاملات مالیہ کی گواہی اور مدعی اس سے طالب اور قاضی عادل اور قبول معمول اور دن کے دن گواہی دے کر واپس آسکے۔

طالبہ: جب اس کا کسی پر حق آتا ہو اور بے جائے دعویٰ نہیں ہوسکتا۔

مطلوبہ: جب اس پر کسی نے غلط دعویٰ کیا اور جوابدہی میں جانا ضرور یہ صورتیں بھی علماء نے شمار فرمائیں۔ مگر بحمد اللہ تعالیٰ پردہ نشینوں کو ان کی حاجت نہیں کہ ان کی طرف سے وکالت مقبول اور حاکم شرح کا خود آکر نائب بھیج کر ان سے شہادت لینا معمول یہ بیان کافی وصافی بحمد اللہ تعالیٰ تمام صور کو حاوی ووافی بعونہ تعالیٰ اب جواب جزئیات ملاحظہ ہوں۔

جواب ۱: وہ مکان محارم ہے یا مکان غیر یا غیر مکان اور وہاں جانے کی طرف حاجت شرعیہ داعی یا نہیں سب صور کا مفصل بیان مع شرائط ومستثنیات گزرا۔

جواب ۲: اگر یہ مراد کہ نامحرم بھی ہیں تو وہی سوال اول ہے اور اگر یہ مقصود کہ نامحرم ہی ہیں تو جواب ناجائز مگر بصورت استثناء۔

جواب ۳: زن محرم کے یہاں اس کی زیارت عیادت وتعزیت کسی شرعی حاجت کے لئے جناب شرائط مذکورہ اصل اول جائز مگر کتب معتمدہ مثل مجموع النوازل وخلاصہ فتح القدیر و بحرالرائق واشباہ وغمز العیون وطریقہ محمدیہ درمختار وابوالسعود وشرنبلالی وہندیہ وغیرہ میں ظاہر کلمات ائمہ کرام شادیوں میں جانے سے مطلقاً ممانعت ہے اگرچہ محارم کے یہاں۔ علامہ احمد طحطاوی نے اسی پر جزم اور علامہ مصطفیٰ رحمتی وعلامہ محمد شامی نے اسی کا استظہار کیا اور یہی مقتضی ہے حدیث عبداللہ بن عمرو حدیث خولہ بنت النعمان وحدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہم کا فلتنظر نفس ماذا تری۔ اور اگر شادیاں ان فواحش ومنکرات پر مشتمل ہوں جن کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

طرف ہم نے اصل اول میں اشارہ کیا تو منع یقینی ہے اور شوہر دار کو تو شوہر بہر حال اس سے روک سکتا ہے جب کہ مہر معجل سے کچھ باقی نہ ہو۔

جواب ۴: نہ مگر باستثناء مذکور۔

جواب ۵: وہ مکان اگر اس زن محرم کا مسکن ہے تو اس کے پاس جانا تفصیل مذکور جواب سوم پر ہے ورنہ یوں کہ نامحرموں کے یہاں دو بہنیں جائیں کہ وہاں ہر ایک دوسرے کی محرم ہوگی اجازت نہیں کہ ممنوع و ممنوع مل کر نا ممنوع ہوں گے۔

جواب ۶: اگر وہ مکان ان زناں محارم کا ہے تو جواب جواب سوم ہے کہ گزرا اور نہ جواب ہفتم کہ آتا ہے۔

جواب ۷: اللّٰھم انی اعوذبك من الفتن والافات وعوارلعورات یہ مسئلہ مکان اجانب میں زبان اجنبیہ کے پاس عورتوں کے جانے کا ہے علماء کرام نے مواضع استثناء ذکر کر کے فرمایا الافیماعداذلك وان اذن کانا عصیین نہ کہ ان کے ماورا میں اور اگر شوہر اذن دے تو وہ بھی گنہگار اس نفی کا عموم سب کو شامل پھر ان مواضع میں ماں کے پاس جانا بھی شمار فرمایا اور دیگر محارم کے پاس بھی اور اس کی مثال خانیہ وغیرہا میں خالہ وعمہ وخواہر سے دی۔ نیز علماء نے قابلہ وغاسلہ کا استثناء کیا اور پھر ظاہر کہ وہ نہ جائیں گی مگر عورات کے پاس اگر زنان اجنبیہ کے پاس جانا مواضع استثناء میں مادر وخالہ وخواہر وعمہ وقابلہ وغاسلہ کے ذکر کئے کوئی معنی نہ تھے۔ احادیث ثلثہ مشارالیہا میں ارشاد ہوا عورتوں کے اجتماع میں خیر نہیں حدیثیں اولین میں اس کی علت فرمائی کہ وہ جب اکٹھی ہوتی ہیں بیہودہ باتیں کرتی ہیں حدیث ثالث میں فرمایا ان کے جمع نہ ہونے کی مثال ایسی ہے جیسے صیقل گرنے لوہا تپایا جب آگ ہوگیا کوٹنا شروع کیا جس چیز پر اس کا پھول پڑا جلادی۔ رواھن جمیعا الطبرانی فی الکبیر عورتیں کہ بوجہ نقصان عقل ودین سنگ دل اور امر حق سے کم منفعل ہیں ولذالم یکمل منھن الاقلیل لوے سے تشبیہ دی گئی اور نار شہوات وخلاعات کہ ان میں رجال سے حصہ زائد مشتعل لوہار کی بھٹی اور ان کا مخلے بالطبع ہو کر اجتماع لوہے اور ہتھوڑے کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صحبت۔اب جو چنگاریاں اڑیں گی دین ناموس حیا غیرت جس پر پڑیں گی صاف پھوک دیں گی سلمے پارسا ہے ہاں پارسا ہے وبارک اللہ مگر جان برادر کیا پارسائیں معصوم ہوتی ہیں کیا صحبت بد میں اثر نہیں جب قیموں سے جدا خودسر و آزاد ایک مکان میں جمع اور قیموں کے آنے دیکھنے سے توشدہ شدہ سیکھ کر رنگ بدلے گی جسے تشقیف زنان کی پرواہ نہیں یا حالات زمان سے آگاہ نہیں اول ظالم کا تو نام نہ لیجئے اور ثانی صالح سے گزارش کیجئے۔

معذور دار مت کہ تو اوراندیدہ

مجمع زنان کی شناعت وہ ہیں کہ لاینبغی ان تذکر فضلاان تسطر جسے ان نازک شیشیوں کی صدمے سے بچانا ہوتو راہ یہی ہے کہ شیشیاں بھی بے حاجت شرعیہ نہ ملنے پائیں کہ آپس میں مل کر بی ٹھیس کھا جاتی ہیں حاجات شرعیہ وہی جو علمائے کرام نے استثناء فرما دیں غرض احادیث مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد ہلکا نہیں کہ اجتماع نساء میں خیر وصلاح نہیں آئندہ اختیار بدست مختار۔

جواب ۸،۹: ان دونوں سوالوں کا جواب بعد ملاحظہ اصل سوم و جوابات سابقہ ظاہر کہ بعد اسقاط اعتبار ملک ولحاظ سکونت یہ ان سے جدا کوئی صورت نہیں۔

جواب ۱۰: ملک کا حال وہی ہے جو اوپر گذرا اور شوہر کے پاس جانا مطلقاً جائز جب کہ ستر حاصل اور تحفظ کامل اور ہرگز نہ اندیشہ فتنہ زائل اور موقع غیر موقع ممنوع و باطل ہو اور شوہر جس مکان میں ہے اگرچہ ملک مشترک بلکہ غیر کا ملک ہو اس کے پاس رہنے کی بھی بشرائط معلومہ مطلقاً اجازت بلکہ جب نہ مہر معجل کا تقاضا نہ مکان مغصوب وغیرہ ہونے کے باعث دین یا جان کا ضرر ہو اور شوہر شرائط سکنائے واجبہ مذکورہ فقہ بجالایا ہو تو واجب انہیں شرائط سے واضح ہوگا کہ مسکن میں اوروں کی شرکت سکونت کہاں تک تحمل کی جاسکتی ہے۔اتنا ضروری ہے کہ عورت کو ضرر دینا بنص قطعی قرآن عظیم حرام ہے اور شک نہیں کہ اجنبی مرد تو وہیں سوت کی شرکت بھی ضرور رساں اور جہاں ساس نند دیورانی جٹھانی سے ہو تو ان سے بھی جدا رکھنا حق زناں والتفصیل فی ردالمحتار۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جواب ۱۱: یہ تقریباً وہی سوال ہے محارم کے یہاں شرائط جائز۔ جواب سوم بھی ملحوظ رہے ورنہ خدا کے گھر یعنی مساجد سے بہتر عام محفل کہاں ہوگی اور ستر بھی کیسا کہ مردوں کی ادھر ایسی پیٹھ کر منہ نہیں کر سکتے اور انہیں حکم بعد سلام جب تک عورتیں نہ نکل جائیں نہ اٹھو مگر علماء نے اولا کچھ تخصیص کیں جب زمانہ زیادہ فتن کا آیا مطلقاً ناجائز فرمادیا۔

جواب ۱۲: اگر جانے کہ میں اس حالت میں جانے سے انکار کروں تو انہی منہیات کا چھوڑنا پڑے گا تو جب تک ترک نہ کریں جانا ناجائز اور جانے کہ میں جاؤں تو میرے سامنے منہیات نہ کر سکیں گے تو جانا واجب جب کہ خود اس جانے میں منکر کا ارتکاب نہ ہو اور ورنہ یہ نہ وہ محل عار وطعن وبدگوئی وبدگمانی سے احتراز لازم خصوصاً مقتدا کو ورنہ بشرائط معلومہ جب کہ حالت مذکورہ سوال ہو کہ اسے نہ خط تو بہ اگرچہ تحریم نہیں مگر حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کو شہنائی کی آواز سن کر کانوں میں انگلیاں دیں اور یہی فعل حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا اس سے احتراز کی طرف داعی خصوصاً نازک دل عورتوں کے لئے حدیث الخنبستہ ابھی گذری اور اصلاح پر اعتماد نری غلطی۔

بساکین آفت ازآو از خیزد ع
حسن بلائے چشم ہے نغمہ وبال گوش ہے

جواب ۱۳: جواب پنجم ملاحظہ ہو عورت کا عورت کے ساتھ ہونا زیارت عورت ہے نہ حفاظت کی صورت سونے پر سونا جتنا بڑھاتے جایئے محافظ کی ضرورت ہوگی نہ کہ ایک توڑا دوسرے کی نگہداشت کرے۔

جواب ۱۴: گناہ میں کسی کا اتباع نہیں ہاں وہ صورتیں جہاں منع صرف حق شوہر کے لئے ہے جیسے مہر معجل نہ رکھنے والی کا ہفتے کے اندر والدین یا سال کے اندر دیگر محارم کے یہاں جانا وہاں شب باش ہونا یہ اجازت شوہر سے جائز ہو جائے گا والا لا۔

جواب ۱۵: الرجال قوامون علی النساء (النساء:۳۴) مرد کو لازم ہے کہ اپنی اہل کو حتی المقدور منہی سے روکے یایھاالذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا (التحریم:۶)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عورت بحال نافرمانی دوہری گنہگار ہوگی ایک گناہ شرع دوسرے گناہ نافرمانی شوہر اس سے زیادہ اثر جو عوام میں مشتہر کہ بے اذن جائے تو نکاح سے جائے غلط اور باطل مگر جب کہ شوہر نے ایسے جانے پر طلاق بائن معلق کی ہو مرد مجلس خالی عن المنکرات میں شریک ہوسکتا ہے اور نہی عن المنکر کے لئے مجلس منکرہ میں بھی جانا ممکن جب کہ مشیر جب کہ مشیر فتنہ نہ ہو۔ والفتنة اکبر من القتل مگر تجسس واتباع عورات ودخولدار غیر بے اذن کی اجازت نہیں۔

جواب ۱۶: عورتوں کے لئے محرم عورت کے معنی اصل پنجم میں گزرے اور نہ بھیجنے میں اصلا محذور شرعی نہیں اگرچہ مجلس محارم زن کے یہاں ہو بلکہ اگر وعظ اکثر واعظان زمانہ کی طرح کہ جاہل ناعاقل وبیباک وناقابل ہوتے ہیں مبلغ اعلم کچھ اشعار خوانی یا بے سروپا کہانی یا تفسیر مصنوع یا تحدث موضوع نہ عقائد کا پاس نہ مسائل کا احفاظ نہ خدا سے شرم نہ رسول کا لحاظ غایت مقصود پسند عوام اور نہایت مراد جمع حطام یا ذاکر ایسے ہی ذاکرین غافلین مبطلین جاہلین سے کہ رسائل پڑھیں تو جہاں مغرور کے اشعار گائیں تو شعرائے بے شعور کے انبیاء کی تو ہیں خدا پر اتہام اور نعت ومنقبت کا نام بدنام جب تو جانا بھی گناہ بھیجنا بھی حرام اور اپنے یہاں انعقاد مجمع آثام آج کل اکثر مواعظ ومجالس عوام کا یہی حال پر ملال فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی طرح اگر عادت نساء سے معلوم یا مظنون کہ بنام مجلس وعظ ذکر اقدس جائیں اور سنیں نہ سنائیں بلکہ عین وقت ذکر اپنی کچریاں پکائیں جیسا کہ غالب احوال زنان زماں تو بھی ممانعت ہی سبیل ہے کہ کہ اب یہ جانا اگرچہ بنام خیر ہے مگر مروجہ غیر ہے ذکر وتذکیر کے وقت لغو ولفظ شرعا ممنوع وغلط اور اگر ان سب مفاسد سے خالی ہو اور وہ قلیل ونادر ہے تو محارم کے یہاں بشرائط معلومہ بھیجنے میں حرج نہیں اور غیر محارم یعنی مکان غیر یا غیر مکان میں بھیجنا اگر کسی طرح احتمال فتنہ یا منکر کا مظنہ یا وعظ وذکر سے پہلے پہنچ کر اپنی مجلس جمانا یا بعد ختم اسی مجمع زناں کا رنگ منانا ہو تو بھی نہ بھیجے کہ منکر ونامنکر مل کر منکر اور بلحاظ تقریر جواب سوم وہفتم یہ شرائط عام تر اور اگر فرض کیجئے کہ واعظ وذاکر عالم سنی متدین ماہر اور عورتیں جا کر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حسب آداب شرع بحضور قلب سمع میں مشغول رہیں اور حال مجلس سابق ولاحق وذہاب وایاب جملہ اوقات میں جمیع منکرات وشنائع مالوفہ وغیرہ مالوفہ معروفہ وغیرہ معروفہ سب سے تحفظ تام تحرز تمام اطمینان کافی ووافی ہو اور سبحان اللہ کہاں تحرز اور کہاں اطمینان تو محارم کے یہاں بھیجنے میں اصلا حرج نہیں ہے اجانب فہذا مما استخیر اللہ تعالیٰ فیہ وجیز کروری میں فرمایا عورت کا وعظ سننے کو جانا لاباس یہ ہے جس کا اطلاق مفید کراہت تحریمی اور انصاف کیجئے تو عورت کا ستر کامل وحفظ شامل اپنے گھر کے پاس کی مسجد صلحا میں محارم کے ساتھ تکبیر کے وقت جا کر نماز میں شریک ہونا اور سلام ہوتے ہی دو قدم رکھ کر گھر میں ہو جانا ہرگز فتنہ کی گنجائشوں تو سیعوں کا ویسا احتمال نہیں رکھتا جیسا غیر محلہ غیر جگہ بے میعت محرم مکان اجانب واحاطہ مقبوضہ اباعد میں جا کر مجمع ناقصات العقل والدین کے ساتھ مخلے بالطبع ہونا پھر اسے علما نے بلحاظ زماں مطلقا فرمادیا با آنکہ صحیح حدیثوں میں اس سے ممانعت موجود اور حاضری عیدین پر تو یہاں تک تاکید اکید کہ حیض والیاں بھی نکلیں اگر چادر نہ رکھتی ہوں دوسری اپنی چادروں میں شریک کرلیں مصلے سے الگ بیٹھی خیر ودعا مسلمین کی برکت لیں تو یہ صورت اولی بالمنع ہے شرع مطہر فقط ہی سے منع نہیں فرماتی بلکہ کلیتا اس کا سدباب کرتی اور حیلہ وسیلہ شر کے یکسر پر کترتی ہے گھر تو غیروں کے گھر جہاں نہ اپنا قابو نہ اپنا گزر۔ حدیث میں تو اپنے مکانوں کی نسبت آیا لاتسکنوھن الغرف عورتوں کو بالاخانوں پر نہ رکھو یہ وہی طاہر نگاہ کے پر کترنے میں شرع مطہر نہیں فرماتی کہ تم خاص لیلیو سلمی پر بدگمانی کرو یا خاص زید وعمرو کے مکانوں کو مظنہ فتنہ کہو یا خاص کسی جماعت زبان کو مجمع نابایستنی بتاؤ مگر ساتھ ہی یہ بھی فرماتی ہے کہ ان من الخرم سوء الظن ۔

نگہ دارد آں شوخ درکیسہ در
کہ داند ہمہ خلق راکیسہ ر

صالح وطالح کسی کے منہ پر نہیں لکھا ہوتا ظاہر ہزار جگہ خصوصا اس زمن فتن میں باطن کے خلاف ہوتا ہے اور مطابق ہو تو صالحین وصالحات معصوم نہیں اور علم باطن وادراک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

غیب کی طرف راہ کہاں اور سب سے درگزرے تو آج کل عامہ خاص خصوصا نساء میں بڑا ہنران ہوئی جوڑ لینا طوفان لگا دینا ہے کا جل کی کوٹھری کے پاس ہی کیوں جائے کہ دھبا کھائے لاجرم سبیل یہی ہے کہ بالکل دریا جلا دیا جائے ع

وہ سر ہی ہم نہیں رکھتے جسے سودا ہو سامان کا

شرع مطہر حکیم ہے اور مومنین اور مومنات پر رؤف ورحیم اس کی عادت کریمہ ہے کہ ایسے مواضع احتیاط میں مابہ بائن کے اندیشہ سے مالاباس بہ کو منع فرماتی ہے جب شراب حرام فرمائی اس صورت کے برتنوں میں نبیذ ڈالنی منع فرمادی جن میں شراب اٹھایا کرتے تھے زید کہے بارہا ایسے مجامع ہوتے ہیں کبھی فتنہ نہ ہوا جان برادر علاج واقعہ کیا بعد الوقوع چاہئے۔

ماکل مرۃ تسلم الجرۃ۔

ہر بار سبوز چاہ سالم نرسد

اکل وشرب وغیرہما کی صدہا صورتوں میں اطبا لکھتے ہیں یہ مضر ہے اور لوگ ہزار بار کرتے ہیں طبیعت کی قوت ضد کی مقاومت تقدیر کی مساعدت کہ ضرر نہیں ہوتا اس سے اس کا بے عائلہ ہونا سمجھا جائے گا۔ خدا پناہ دے بری گھڑی کہہ کر نہیں آتی اجنبیوں سے علماء کا ایجاب حجاب آخر اسی سد فتنہ کے لئے ہے پھر چند توفیق رفیق بندوں کے چچا ماموں، خالہ، پھوپھی کے بیٹوں کنبے بھر کے رشتہ داروں کے سامنے ہونے کا کیسا رواج ہے اور اللہ بچاتا ہے فتنہ نہیں ہوتا اس سے بدتر عام خدا ترس ہندیوں کے وہ بدلحاظی کے لباس آدھے سر کے بال اور کلائیاں اور کچھ حصہ گلو وشکم وساق کا کھلا رہنا تو کسی گنتی میں شمار ہی نہیں اور زیادہ بانکپن ہوا تو ڈوپٹہ شانوں پر ڈھلکا ہوا کریب یا جالی باریک یا گھاس ململ کا جس سے سب بدن چمکے اور اس حالت کے ساتھ ان رشتہ داروں کے سامنے پھرنا بایں ہمہ ورؤف رحیم حفظ فرماتا ہے فتنہ نہیں ہوتا ان اعضا کا ستر کیا بعینہ واجب تھا ہاشا بلکہ وہی منع وداعی وسد باب پھر اگر ہزار بار داعی نہ ہوئے تو کیا حکم حکمت باطل ہو جائیں گے شرع مطہر جب مظنہ پر حکم دائر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فرماتی ہے اصل علت پر اصلا مدار نہیں رکھتی وہ چاہے کبھی نہ ہو نفس منظنہ پر حکم چلے گا فقیر کے پاس تو یہ ہے۔ اور جو اس سے بہتر جانتا ہو مجھے مطلع کرے بہر حال اس قدر یقینی کہ بھیجنا محتمل اور نہ بھیجنا بالا جماع جائز و بے خلل لہٰذا غفر اللہ تعالیٰ لہ کے نزدیک اسی پر عمل رہا واعظ و ذاکر وہ بشرطیکہ جس منکر پر اطلاع پائے حسب قدرت انکار و ہدایت کرے ہر مجلس میں جا سکتا ہے۔ واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم وعملہ جل مجدہ اتم واحکم۔

مسئلہ ۴۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چاندی سونے کی گھڑیاں رکھنا یا سیم وزر کے چراغ میں بغرض اعمال کے فتیلہ روشن کرنا جس سے روشنی لینا کہ مقصود متعارف چراغ ہی مراد نہیں ہوتا بلکہ قوت عمل و سرعت اثر موکلات مقصود ہوتی ہے جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب: دونوں ممنوع ہیں علامہ سید احمد طحطاوی حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں:

قال العلامة الوانی المنهی عنه استعمال الذهب والفضة اذاالاصل فی هذالباب قوله علیه الصلوة والسلام هذان حرامان علی امتی حل لاناثهم ولمابین ان المرادعن قوله حل لاناثم مایکون حلیالهن بقی ماعداه علی حرمة سواء استعمل بالذات اوبالواسطة اه اقره العلامة وایده باطلاق الاحادیث الواردة فی هذاالباب اه ابوالسعود ومنه تعلم حرمة استعمال ظروف فناجین القهوة والساعات من الذهب والفضة اه ملخصا۔

علامہ شامی ردالمحتار میں ان تصریحات علامہ طحطاوی کو ذکر کر کے فرماتے ہیں۔

وهو ظاهر۔

اسی میں ہے:

الذی کله فضة یحرمه استعماله بای وجه کان کما قدمناه

بلامس بالجدولذااحرم ایقادالعودفی مجمرة الفضة ومثله بالاولی ظروف فنجان القهوة والساعة وقدرة التنباك التی یوضع فیهاالماء وان لایسهابیده ولا یضمه لانه استعمال فیماصنعت له الخ۔

اور یہ عذر کہ چراغ استصباح یعنی روشنی لینے کے لئے ہوتا ہے اور یہاں اس نیت سے مستعمل نہیں تو جواز چاہئے۔

لمافی درالمختاران هذااذااستعملت ابتداء فیماصنعت له بحسب متعارف الناس والاکراهته۔

مقبول ہے کہ اولاً عند التحقیق مطلق استعمال ممنوع ہے اگر چہ خلاف متعارف ہو۔

لاطلاق الاحادیث والادلة کمامر۔

کٹورا پانی پینے کے لئے بنتا ہے اور رکابی کھانا کھانے کو پھر کوئی نہ کہے گا کہ چاندی سونے کے کٹورے میں پانی پینا یا اس کی رکابی میں کھانا کھانا جائز ہے علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں۔

ماذکره فی الدارمن انا طة الحرمة بالاستعمال صنعت له عرفافیه نظرفانه یقتضی انه لوشرب اواغتسل بانیته الدین اوالطعام انه لایحرم مع ان ذلك استعمال بلاشبهة داخل تحت اطلاق المتون والادلةالواردة فی ذلك الخ۔

ثانیاً: استصباح چراغ خانہ سے مقصود ہوتا ہے یہ چراغ اس غرض کے لئے بنتا ہی نہیں اور جس غرض کے لئے بنتا ہے اس میں استعمال قطعاً متحقق تو استعمال فیما صنع لہ موجود ہے اور حکم تحریم سے مضر مقصود ہاں اگر سونے کا ملمع یا چاندی کی قلعی کرلیں تو کچ حرج نہیں علامہ عینی فرماتے ہیں:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اماالتمویه الذی لایلخص فلاباس به بالاجماع لانه ستهلك فلاعبرة ببقائه لوناانتهی۔ واللّٰه تعالٰی اعلم۔ بالصواب والیه المرجع والماب۔

مسئلہ ۴۷: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اکثر بلاد ہند میں یہ رسم ہے کہ میت کے روز وفات سے اس کے اعزہ واقارب واحباب کی عورات اس کے یہاں جمع ہوتی ہیں اس اہتمام کے ساتھ جو شادی میں کیا جاتا ہے جو کچھ دوسرے دن اکثر تیسرے دن واپس آتی ہیں بعض چالیسویں تک بیٹھی ہیں، اس مدت اقامت میں عورات کے کھانے پینے پان چالیاں کا اہتمام اہل میت کرتے ہیں جس کے باعث ایک صرف کثیر کے زیر بار ہوتے ہیں اگر اس وقت ان کا ہاتھ خالی ہو تو قرض لیتے ہیں یوں نہ ملے تو سودی نکلواتے ہیں اگر نہ کریں تو مطعون وبدنام ہوتے ہیں یہ شرعاً جائز ہے یا کیا؟ بینوا توجروا۔

الجواب: سبحان اللہ اے مسلمان یہ پوچھتا ہے یا کیا یوں پوچھ کہ یہ ناپاک رسم کتنے قبیح اور شدید گناہوں سخت وشنیع خرابیوں پر مشتمل ہے۔

اولاً: یہ عوت خود ناجائز وبدعت شنیعہ وقبیحہ ہے امام احمد اپنے مسند اور ابن ماجہ سنن میں بہ سند صحیح حضرت جریر بن بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے راوی:

کنانعدالاجتماع الی اهل المیت وصعهم الطعام من النیاحة۔

ہم گروہ صحابہ اہل میت کے یہاں جمع ہونے اور ان کے کھانا تیار کرانے کو مردے کی نیاحت سے شمار کرتے تھے جس کی حرمت پر متواتر حدیثیں ناطق امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں:

یکره اتخاذالضیافة من الطعام من اهل البیت لانه شرع فی السرور لافی الشرور وهی بدعة مستقبحة۔

اہل میت کی طرف سے کھانے کی ضیافت تیار کرنا منع ہے کہ شرع نے ضیافت خوشی میں رکھی ہے نہ کہ غمی میں اور یہ بدعت شنیعہ ہے۔ اسی طرح

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

علامہ شرنبالالی نے مراقی الفلاح میں فرمایا:

ولفظ یکرہ الضیافة من اھل المیت لانھاشرعت فی السرور الا فی الشرورھی بدعة مستقبحة۔

فتاویٰ خلاصہ فتاوی سراجیہ وفتاوی ظہیریہ تاتارخانیہ اور ظہیریہ سے خزانۃ المفتین کتاب الکراہیہ اور تاتارخانیہ سے فتاویٰ ہنادیہ میں بالفاظ متقاربہ ہے:

وللفظ للسراجیة لایباح اتخاذالضیافة عندثلثة ایام فی المصیبة اہ زادفی الخلاصة لان الضیافة یتخذعندالسرور۔

غمی میں تیسرے دن کی دعوت جائز نہیں کہ دعوت تو خوشی میں ہوتی ہے۔ فتاویٰ امام قاضی خان کتاب الحظر والاباحۃ میں ہے:

یکرہ اخاذالضیافة فی ایام المصیبة لانھاایام تاسف فلا یلیق بھامایکون للسرور۔

غمی میں ضیافت ممنوع ہے کہ یہ افسوس کے دن ہیں تو جو خوشی میں ہوتا ہے کہ لائق نہیں تبین الحقائق امام زیلعی میں ہے:

لاباس الجلوس المصیبة الی ثلث من غیرارتکاب مخظورمن فرش البسط والاطعمة من اھل المیت۔

مصیبت کیلئے تین دن بیٹھنے میں کوئی مضائقہ نہیں جب کہ کسی امر ممنوع کا ارتکاب نہ کیا جائے جیسے مکلف فرش بچھانے اور میت والوں کی طرف کھانے۔ امام بزازی وجیز میں فرماتے ہیں:

یکرہ اتخاذالطعام فی الیوم الاول والثالث وبعد الاسبوع۔

یعنی میت کے پہلے یا تیسرے دن یا ہفتہ کے بعد جو کھانے تیار کرائے جاتے ہیں سب مکروہ ممنوع ہیں علامہ شامی ردالمحتار میں فرماتے ہیں۔

اطال ذلك فی المعراج وقال ھذہ الافعال کلھاالسمعة

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

والریاء فیحترز عنھا۔

یعنی معراج الدرایہ شرح ہدایہ نے اس مسئلہ میں بہت کلام طویل کیا اور فرمایا کہ یہ سب ناموری اور دکھاوے کے کام ہیں ان سے احتراز کیا جائے۔ جامع الرموز آخر الکراہۃ میں ہے:

یکرہ الجلوس لمصیبۃ ثلثۃ ایام او اقل فی المسجد و یکرہ اتخاذ الضیافۃ فی ھذا الایام و کذا اکلھا کما فی خیرۃ الفتاوی۔

یعنی تین یا کم تعزیت لینے کے لئے مسجد میں بیٹھنا منع ہے اور ان دنوں میں ضیافت بھی ممنوع اور اس کا کھانا بھی منع جیسا کہ خیرۃ الفتاویٰ میں تشریح کی فتاویٰ القروی اور واقعات المفتین میں ہے:

یکرہ اتخاذ الضیافۃ ثلثہ ایام و اکلھا لانھا مشروعۃ اللسرور:

تین دن ضیافت اور اس کھانا مکروہ ہے کہ دعوت تو خوشی میں مشروع ہوتی ہے۔

کشف الخطا میں ہے:

'ضیافت نمودن اہل میت اہل تعزیت وراو پختن طعام برائے آنہا مکروہ است اباتفاق روایات چہ ایشاں، ابسبب اشتغال بمصیبت استعداد وتہیہ آں دشوار است۔

اسی میں ہے

''پس انچہ متعارف شدہ از پختن اہل مصیبت طعام راورسوم وقسمت نمودن آں میاں اہل تعزیت واقران غیر مباح ونامشروع است وتصریح کردہ بداں درخزانہ چہ شرعیت ضیافت نزد سرورست نہ نزد شرور وہوالمشہور عند الجمہور۔

ثانیاً: غالباً ورثہ میں کوئی یتیم بچہ نابالغ ہوتا ہے یا بعض ورثاء موجود نہیں ہوتے نہ ان سے اس کا اذن لیا جاتا ہے جب تو یہ امر سخت حرام شدید پر متضمن ہوتا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ان الذین یاکلون اموال الیتمی ظلما انما یاکلون فی بطونھم

نارا وسیصلون سعیرا ○

''بیشک جولوگ یتیموں کے مال ناحق کھاتے ہے بلاشبہ وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں اور قریب ہے کہ جہنم کے گہراؤ میں جائیں گے''۔

مال غیر میں بے اذن غیر تصرف خودنا جائز ہے قال اللہ تعالیٰ لاتکلوا اموالکم بینکم بالباطل (النساء ۲۹) خصوصاً نابالغ کا مال ضائع کرنا جس کا اختیار نہ خود اسے نہ اس کے باپ نہ اس کے وصی کو لان الولایۃ للنظر للضرور علی الخصوص اگر ان میں کوئی یتیم ہوا تو آفت سخت تر ہے اولعیاذ باللہ رب العالمین۔ ہاں اگر محتاجوں کے دینے کو کھانا پکوائیں تو حرج نہیں بلکہ خوب ہے بشرطیکہ یہ کوئی عاقل بالغ اپنے مال خاص سے کرلے یا ترکہ سے کریں تو سب وارث موجود بالغ ونابالغ راضی ہوں۔

خانیہ وبزازیہ وتتارخانیہ ہندیہ میں ہے:

واللفظ لھاتین ان اتخذ طعاما للفقراء کان حسنا اذا کانت الورثۃ بالغین فان کان فی الورثۃ صغیر لم یتخذ وذلک من الترکۃ۔

ثالثاً: یہ عورتیں کہ جمع ہوتی ہیں افعال منکرہ کرتی ہیں مثلاً چلا کر رونا پیٹنا بناوٹ سے منہ ڈھانکنا الی غیر ذلک اور یہ سب نیاحت ہے اور نیاحت حرام ہے ایسے مجمع کے لئے میت کے عزیزوں دوستوں کو بھی جائز نہیں کہ کھانا بھیجیں کہ گناہ کی امداد ہوگی قال اللہ تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان نہ کہ اہل میت کا اہتمام طعام کرنا کہ سرے سے ناجائز ہے تو اس مجمع ناجائز کے لئے ناجائز تر ہوگا۔

کشف الغطا میں ہے:

''مستحب ست خویشاں وہمسایہ ہائے میت را کہ اطعام کنند طعام را برائے اہل وے کہ سیر کند ایشانرا یک شبانہ روز الحاح کنند تا بخورند ودر خوردن غیر اہل میت ایں طعام را مشہور آنست کہ مکروہ ست اھ ملخصا

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عالمگیری میں ہے:

حمل الطعام الی صاحب المصیبة والاکل معهم فی الیوم الاول حائرلتوغلم بالجهازوبعده یکره، کذافی التارخانیه۔

تنبیه: قدارینالك قظافرالنقول وانماالواجب اتباع المنقول وان لم یظهروجهه للعقول کماصرح به العلماء الفحول فکیف اذاکان هوالمعقول ولاعبرة بالبحث مع نص ثبت فکیف مع النصوص وقدتوافرت لانظرفیه العلامة الفاضل ابراهیم الحلبی حیث اوردالمسالة فی اواخرالغنیة عن فتح القدیروعن البزازیة ثم قال ول یخلوعن نظرلانه لادلیل علی الکراهة الاحدیث جریربن عبداللّٰه المتقدم وانمایدل علی کراهة ذلك عند الموت فقط علی انه قدعارضه ماروااالامام احمد بسندصحیح وابوداؤد(ای والبیهقی فی دلائل النبوة کلهم)عن عاصم بن کلیب عن ابیه عن رجل من الانصار قال خرجنامع رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فی جنازة تذکرالحدیث قال فلمارجمع استقبله داعی امراته فجاء وجئی بالطعام فوضع یده وضع لقوم فاکلوارسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم یلوك لقمة فی فیه الحدیث۔ قال فهذایدل علی اباحة صنع اهل المیت الطعام والدعوة الیه اه مختصراوقدتکفل بالجواب عنه العلامة الشامی فی ردالمحتارفقال فیه نظرفانه واقعة حال لاعموم لهامع احتمال سبب خاص بخلاف مافی حدیث جریرعلی انه بحث فی لمنقول فی مذهبناومذهب غیرناکالشافعیة

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

والحنابلة استدلال بحديث المذكور على الكراهة الخ۔

اقول ولم يتعرض لاعتراضه الاول لكونه اظهر سقوطا فاولا نحن مقلدون لامنتقدون فمابالنابالدليل وعدم وجداننا لايدل على العدم وثانيا ماذكرواجميعامن انه انما شع فى السرور لافى الشرور كاف فى الدليل وثالثا لاادرى من اين اخذ رحمه اللّٰه تعالٰى تخصيص افادة الكراهة فى الحديث بساعة الموت اليس منعهم الطعام فى اليوم الثانى والثالث ومثل صنعامن اهل الميت لاجل المجتمعين فى الماتم ام انماتحرم النياحة عندالموت فقط لابعده فان اراداان المعروف فى عهدم كان هوااجتماع والصنع عنده لابعده طولب بثبوته وعلى تسميه حققنا المناط كمافادوفتذهب خصوصية الوقت ملغاة هذاورايتنى كتبت على هامشرد المحتارعلى قوله واقعة حال مانصه لان وقائع العين مظان الاحتمالات مثلايمكن ههناان الدعوت كانت موعودة بهذاليوم من قبل واتفق فيه الموت وضيافة فانقلت هل من دليل عليه قلت من دليل على نفيه وانماالدليل عليكم لاعلينا فهذا هوالنظر الرابع فى كلامة علاان ضيافة الموت ضيافة تتخذلاجل الموت وضيافة الصحابة رضى اللّٰه تعالٰى عنهم النبى صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم لم تكن موقوفه على موت احدولاحياته شئى من اجل الموت بحيث لولم يقع الموت لم يكن بخلاف مانحن فيه فانه انما يكون لاجله بحيث لولم۔ يكن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

لم یکن فهذاالخامس علاان الخاطر و المبیح اذانقول بالماوضة بل یقدم الخاطرهذاالسادس هذاماعندی واعلم بالحق عندربی وبالجمعلة فلیس لناالبحث فی المنقول فی المذهب وهوالنظرالسابع المذکوراخرفی کلام الشامی واللّٰه تعالٰی الموافق اه۔

ماکتبت علیهمزیداواماالمولی الفاضل علی القاری علیه الرحمة الباری فحاول تاویل نصوص المذهب ظنامنه انهاتخالف الحدیث فقال فی المرقاة شرح المشکوة باب المعجزات قبیل الکرامات تحت قول الحدیث فالکواهذاالحدیث بظاهره یردعلی ماقررهه اصاحاب مذهبنامن انه یکره اتخاذالطعام فی الیوم الیوم الاول اولثالث اوبعدالاسبوع کمافی البزازیه ثم اوردنصوص الخلاصه والزیلعی والفتح قال والکل عللوه بانه شرع فی السرورلافی الشرور وذکرقولالمحقق حیث اطلق انهابدعة مستقبحة واستدلال له بحدیث جریررضی اللّٰه تعالٰی عنه قال ان یقیدکلامهم بنوع خاص من اجتماع یوجب استحیاء اهل بیت المیت فیطعمونهم کرها او یحمل علی کون بعض الورثه صغیرا اوغائباولم یعرف رضاه اولم یکن الطعام من عنداحدمعین من مال نفسه لان من مال المیت قبل قسمة ونحوذلك وعلیه یحمل قول قاضی خان یکره اتخاذ الضیافة فی ایام المصیبة لانهاایام تاسف فلایلیق بهامایکون للسروراه اقول اولاقدنبانا ان

الحدیث لاورودله علیهم بوجوه۔

وثانیالامساغ للتقید فی کلماتهم بعدمانقل هوعنهم انهم جمعا عللوه بانه انماشرع فی السرورلافی الشرورروان الامام فقیه النفس قال انهاایام تاسف فلایلیق بهاعوائد التسرورفان الالجاء الی الطعام کرهااولتصرف فی مال بغیراذن مالکه واحدمالکه لاسیما الصغیر مما لاتجویزقط فی السرورولافی الشرورفیّ هذایرنفع الفرق وهم مصرحون به عن اخرهم فیکون تحویلالاتاویلا۔

وثالثاماذکرثانیامن التقییدبمال صغیراوغائب الخ العدوابعد وکیف یحل علیه کلام الخانیة من انه قال متصلابمامروان اتخذ طعاماللفقراء کان اذاکانوابالغیرفان کان فی الورثة صغیرلم یتخذوا ذلك من التر کة اه مثله کلام البزازیة والتتارخانیه والهندیة و غیرها فانه ظاهرفی انهم یضرقون بین الضیافة واتخاذطعام للفقراء فیحکمون علی الاول بالکراهة وعلی الثانی بالحسن ویقیدوانه بما اذا کانوابالغین وقدصراحوابفهوم مقصورة علی ذلك لارتفع الفرق۔

ورابعالواردواهذالکان من امستحبدتظافرهم علی التعبیرل ابالکراهة فان الاتخاذوالحلال هذامن اشنع المحرمات القطعیة کمالایخفی۔

وخامسالئن سلمناماافاده فی التاویل اول لکان الحکم فی مسالتناهذاهوالمنع مطلقافانهن یجتمعن عنداهل المیت ویکن فی بیته یومین اواکثروالانسان یستحیی ان یقیم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

احدابیته جائعافیضطرالی اطعامه رضی او سخط وقدعلم کماذکرفی السئوال انهم الم یفعلوا یصیرواعرضة لمطاعن الناس فلیس الاطعام المعهودالاعلی الوجه المردودوهذاماقال فی معراج الدرایة انها کلهاللسمعة والریاء کماقدمنافهذاالتخصیص یودی الی التعمیم ولوری الفضلان الحلبی والقاری ماعلیه بلادنالاطلقاالقول جازمین بالتحریم شکان فی ترحیصه فتح باب لشیطان رجیم وایقاع المسلمین لاسیمااخفاء ذات فی حرج عظیم وضیق الیم فنسال اللّٰه الثبات علی الصراط المستقیم والحمدللّٰه رب العالمین وصلی اللّٰه تعالٰی علی سیدنا محمدواله اجمعین۔

مسئلہ ۴۸: معروض بعض کلمات کے احکام معلوم کرنا چاہتا ہوں امید کہ جواب سے جلد معزز ہوں۔

۱) ایک سنی شخص کے سامنے ذکر آیا کہ شیعہ معتزلہ دار جنت میں رویت باری عزوجل کے منکر ہیں ان صاحب نے کہا وہ سچ کہتے ہیں انہیں تو نہیں ہوگی شاید لفظ مومنین کے لئے بھی ذکر میں تھا اگرچہ یہ ایک شبہ ہی شبہ سا یاد پڑتا ہے یہ کہنا کیسا ہے ایک صاحب نے خود اپنا نام ابوالبرکات رکھا اس پر اب آزاد کا اور اضافہ کیا جس کی ایک واہی تباہی روایت چھپوا کر تقسیم کی اس کی بابت ایک صاحب نے کہا کہ یہ نام انہوں نے کہاں سے رکھا کچھ اللہ میاں کے یہاں تو ان کا یہ نام لکھا ہوا ہے تمہیں جس پر کہا گیا کہ لوح میں تو سب لکھا ہوا ہے یہ بھی لکھا ہوا ہے اس پر ان صاحب نے کہا میں نے میں نے اس بنا پر کہا تھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ جو نام ماں باپ رکھتے ہیں وہ نام اللہ کے یہاں لکھا جاتا ہے ظاہرًا ان قائل کا مطلب یہ تھا کہ نام کر کے وہ نام ہی لکھا جاتا ہے جو ماں باپ کا رکھا ہے اور جو خود گھڑتے ہیں وہ بطور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ایک امر واقع کے لکھا ہوتا ہے کہ فلاں اپنا نام یہ رکھے گا نام کر کے نہیں کہ فلاں کا یہ نام ہے غرض ان کا یہ مقولہ کیسا ہے اور اس کی کیا اصل ہے کہ نام وہی ہوتا ہے جو ماں باپ کا رکھا ہو نہ خود رکھا ہوا۔ ایک سنی صاحب کے سامنے میں نے کہا کہ حضور سرور عالم ﷺ کے بہت خصائص ہیں بعض وہ احکام شرعیہ جو عام ہیں ان سے حضور نے بعض صحابہ کو مستثنی کیا تھا اس پر ان صاحب نے کہا جبھی تو بعض جہلا کہنے لگے تھے کہ اللہ عزوجل تو رضا جوئے محمدی ہے اس پر میں نے کہا کہ بعض جہلا کی کیا تخصیص ہے۔ اللہ عزوجل تو رضا جوئے محمدی ہے ہی انہوں نے بھی اس کا اقرار کیا اور کہا کہ ایسے خصائص دیکھ کر شاید بعض ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن بھی یہ کہنے لگی تھیں مگر اصل بات یہ ہے کہ حضور اللہ عزوجل کے مرمودہ سے باہر قدم ہی نہیں رکھتے تھے جو اللہ عزوجل کا حکم تھا تو اصل میں حضور متبع حکم الٰہی اور رضا جوئے الٰہی ہوئے ان کی اس وقت کی طرز تقریر اور حالت سے ان کا مطلب یہ معلوم ہوتا تھا کہ جہلا تو یہ سمجھ کر اللہ عزوجل کو رضا جوئے محمدی کہنے لگے تھے کہ حضور خود اپنے حکم دیتے ہیں اور پھر اللہ عزوجل بھی ویسا ہی وحی نازل فرما دیتا ہے یعنی اللہ عزوجل حضور کا اتباع فرماتا ہے حالانکہ اصل میں حکم الٰہی وہی ہوتا ہے اور اسی کے اتباع سے حضور حکم دیتے ہیں غرض ان کا یہ مقولہ کہ جبھی تو بعض جہلا بھی الخ کا کیا حکم ہے اور اس کا کل مقولہ جو اس کے بعد کہا گیا۔ بعض لوگوں کا قاعدہ ہے کہ مثلاً کسی نے کہا کہ فلاں کے گھر چوری ہوئی انہوں نے کہا اچھا ہوا چوری ہوئی پھر بعض دفعہ ظاہر کلام سے وہی مراد ہوتا ہے اور بعض دفعہ یہ مراد ہوتا ہے کہ چونکہ مثلاً مال رہنا مضر تھا یا اس کا انہیں غرور تھا لہٰذا اچھا ہوا کہ چوری ہوئی کہ غرور جاتا رہا یا مضر دفع ہو گیا۔ دونوں تقدیروں پر یہ ممنوع چیز کو اچھا کہنا کیسا ہے ایک شخص سے کوئی کلمہ خلاف نکلا بعد کو اس نے اس سے صراحتاً انکار اور اس کا قبیح تسلیم کر لیا یا اس کو چھوڑ کر اسکے مخالف کلمہ کا اقرار کیا۔ آیا توبہ ہو گی یا ضرور ہے کہ لفظ توبہ کہے۔ ہمارے اعزہ میں ایک عورت نے اپنے شوہر سے ناراض ہو کر کہا کہ نہ معلوم تمہیں فلاں مکان (نام لیکر) سے کیا عشق ہے شوہر نے کہا خدا جانے اس پر عورت نے کہا کچھ بھی خدا جانے نہیں ہے اور اس کے بعد ایک اور جملہ کہا جو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

شاید یہ تھا کہ سب تمہارے حیلے حوالے بیکاریاں بے پرواہیاں ہیں۔ یہ جملہ کیسا ہے اس کا کیا حکم ہے نقل اسولہ میرے پاس موجود ہے جواب سے جلد معزز ہوں

میرے لئے دعائے عافیت دارین ضرور فرمائیں اس زمانہ فتن میں مولیٰ تعالیٰ ہم اہلسنت کے ایمان کی خیر رکھے آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلوات اللہ سلامہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

الجواب: مولیٰ عزوجل فرماتا ہے **اناعندظن عبدی بی**..... روافض معتزلہ کہ رویت الٰہی سے مایوس ہیں مایوس ہی رہیں گے کہ وہابیہ کہ شفاعت سے منکر ہیں محروم ہی رہیں گے تو ان کا نکاران کے اعتبار سے صحیح ہوا ظاہر قائل کی یہی مراد تھی کہ ان کی نفی ان کے حق میں سچی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہاں جو اس کے قول کی تصدیق بمعنی نفی مطلق کرے وہ ضرور گمراہ اور خارج از اہل سنت ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲) بلاشبہ لوح محفوظ میں ہر صغیر وکبیر مستطر ہے جو اسم بحیثیت علم دنیا میں کسی کے لئے ہے لوح محفوظ میں وہی بحیثیت علم مکتوب ہے خواہ ماں باپ کا رکھا ہے یا اپنایا اور کا۔ اور جس میں تغیر واقع ہوا مغیر الیہ دونوں اپنے اپنے زمانہ کی قید سے مکتوب ہیں حضور سید عالم ﷺ نے بہت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام تبدیل فرمائے کہ اگلے نام متروک ہو گئے اور وہ انہیں دوسرے ناموں سے روز قیامت پکارے جائیں گے اور جو شخص اپنا نام بدل کر اور کچھ رکھے اور بحیثیت علم معروف نہ ہو تو اللہ عزوجل کے یہاں بھی وہ علم ہو کر نہ لکھا گیا ہاں یہ واقع ضرور مکتوب ہے ظاہراً یہی مراد۔ قائل نے یہ نہ کہا اللہ تعالیٰ کے یہاں یہ نہیں لکھا ہے بلکہ یہ کہا کہ ان کا نام یہ نہیں لکھا ہے تو یہ سلب کتاب نہیں بلکہ کتابت علمیت ہے اور یہ صحیح ہے جب کہ اس وضع کئے ہوئے نام نے حیثیت علمیت پیدا نہ کی۔ ہاں ایسی جگہ کلام بہت ہوشیاری سے چاہیے جس میں کوئی پہلوئے ناقص نہ نکلے سوال میں اسم جلالت کے ساتھ لفظ میاں مکتوب ہے یہ منوع ومعیوب ہے زبان اردو میں میاں کے تین معنی ہیں جن میں دو اس پر محال ہیں اور شرع سے ورود نہیں لہٰذا اس کا اطلاق محمود نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۳) قال کا کہنا کہ جبھی تو بعض جہلا الخ بہت سخت قبیح و شنیع واقع ہوا اور جو معنی اس نے بعد کو قرار دیئے اس میں بھی وہ حقیقت کو نہ پہنچا بلاشبہ حضور اقدس ﷺ تابع مرضی الٰہی ہیں بلاشبہ کوئی بات اس کے خلاف حکم نہیں فرماتے اور بلاشبہ اللہ عزوجل حضور اقدس ﷺ کی رضا چاہتا ہے۔

ولسوف یعطیك ربك فترضی ○.....(الاضحیٰ ۵) قدنری تقلب وجهك فی السماء فلنولینك قبلة ترضها فول وجهك شطر المسجدالحرام۔ (البقرہ)

حکم الٰہی بیت المقدس کی طرف استقبال کا تھا حضور تابع فرمان تھا یہ حضور کی طرف رضا جوئی الٰہی تھی مگر قلب اقدس استقبال کعبہ چاہتا تھا مولیٰ عزوجل نے مرضی مبارک کے لئے اپنا وہ حکم منسوخ فرمادیا اور جو حضور چاہتے تھے قیامت تک کے لئے وہی قبلہ مقرر فرمادیا یہ اللہ عزوجل کی طرف سے رضا جوئی محمدی ہے ﷺ ان میں سے جس کا انکار ہو قرآن عظیم کا انکار ہے۔ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس ﷺ سے عرض کرتی ہیں اری بک یسارع فی ھولک میں حضور کے رب کو دیکھتی ہوں کہ حضور کی خواہش میں شتابی فرماتا ہے۔(رواہ البخاری)

یہ ہے وہ کلمہ کہ بعض ازواج مطہرات نے عرض کیا کہ حضور اقدس ﷺ نے انکار نہ فرمایا قائل کا کہنا ایسے خصائل دیکھ کر بعض ازواج مطہرات یہ کہنے لگی تھیں دراصل بات یہ ہے کہ کہ الخ یہ بتا رہا ہے کہ شاید ان بعض ازواج مطہرات نے خلاف اصل بات کہی اور حضور ﷺ نے مقرر رکھی حدیث روز محشر میں ہے رب عزوجل اولین و آخرین کو جمع کر کے حضور اقدس ﷺ سے فرمائے گا:

کلهم یطلبون رضائی وانااطلب رضاك یامحمد (ﷺ)۔

یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور اے محبوب میں تمہاری رضا چاہتا ہوں"

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد (ﷺ)

بالجملہ کلمہ بہت سخت اور شنیع تھا اور بعد تاویل بھی شناعت سے بری نہ ہوا۔ توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴) اس سے یہ مقصود نہیں ہوتا کہ سرقہ اچھی بات ہے جس سے حرام قطعی کا استحلال بلکہ استحسان ہو کر معاذ اللہ توبت بہ کفر پہنچے بلکہ اس سے مسروق منہ کے نقصان مال کا استحسان سمجھا جاتا ہے اور یہی مقصود ہوتا ہے پھر کبھی یہ براہ حسد ہوتا ہے اور حسد حرام ہے اس صورت میں تو مطلقاً گناہ ہے کبھی براہ عداوت ہوتا ہے کہ دشمن کا نقصان دشمن کو پسند آتا ہے اس کا حکم اس عداوت کا تابع رہے گا مذمومہ ہے یہ بھی قبیح و مذموم ہے اگر عداوت محمودہ ہے جیسے کہ اعداد اللہ سے دشمنی تو اس میں بھی حرج نہیں۔ ربنا اشدد علی قلوبھم واطمس علی اموالھم۔

جب دعا سے ان کا نقصان چاہنا روا ہے تو بعد وقوع اس پر خوش ہونا کیا بیجا ہے کبھی وہ صورت ہوتی ہے جو سوال میں مذکورہ اگر بہ نیت صحیحہ ہو غیر محظور کہ یہ اس کے نقصان پر خوش ہونا نہیں بلکہ نفک پر واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵) لفظ توبہ نہ ضرور نہ کافی جو قول بیجا صادر ہوا تھا اس ندامت اور اس سے برتری درکار ہے۔ السرور بالسرو العلانیۃ بالعلانیۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶) قائلہ کا ہرگز یہ مقصود نہیں کہ باری عزوجل سے معاذ اللہ نفی علم کرے نہ زنہار اس کے کلام سے سامع کا ذہن اس طرف جا سکتا ہے بلکہ شوہر نے کہا تھا۔ خدا جانے یعنی کوئی سبب خفی ہے جو مجھے نہیں معلوم یا جسے میں بتانا نہیں چاہتا اس نے کہا کچھ بھی خدا جانے یعنی کوئی سبب خفی ہے جو مجھے نہیں معلوم یا جسے میں بتانا نہیں چاہتا اس نے کہا کچھ بھی خدا نے جانے نہیں یعنی کچھ بھی سبب خفی نہیں محض تمہاری بے پرواہیاں اسے اس ہولناک حکم سے کوئی تعلق نہیں نیز یہاں ایک اور دقیقہ ہے بغرض غلط اللہ نفی مطلق کی ہرگز بو بھی نہیں بلکہ اس امر خاص سے یعنی اس کا کوئی سبب خفی اللہ نہیں جانتا۔ اور علم الٰہی سے کسی شے کی نفی اس کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وقوع کی نفی ہے کہ واقع ہونا ہوتا تو ضرور علم میں ہوتا۔

فکان من باب قولہ تعالٰی وجعلوا للّٰہ شرکاء قل سموھم ام تنبئونہ بمالایعلم فی الارض۔

ہاں ارسال لسان ہے جس سے احتیاط درکار اور خود شوہر کیساتھ بدزبانی بھی تکفر ن العشیر میں داخل کرنے کو بس ہے توبہ چاہیے۔ واللہ تعالٰی اعلم وعلمہ علمجدہ اتم واحکم۔

مسئلہ ۴۹: حامی سنت قامع بدعت ماحی فتن لازالت شمس افادتہم طالعۃ۔ پس از ہزار مراسم سلام وتحسیہ مدعا نگار کہ اس مسئلہ کا جواب روانہ فرمایا جائے کہ بکر کا استاد خالد اب بدمذہب ہوگیا تو آیا بکر کو اس کی تعظیم بحیثیت استاد ہی کرنا چاہیے یا نہیں اگر چہ بکر بحیثیت بدعقیدگی اس اپنے استاد سے قطعًا محبت نہیں رکھتا ہے بلکہ برا سمجھتا ہے صرف ظاہری مدارات اور تعظیم کرتا ہے تو کچھ خرابی ہے یا نہیں۔ مدلل ارشاد ہو بکر کہتا ہے کہ مرا دل بہ سبب بدمذہبی استاد کی ظاہری تعظیم کو بھی نہیں گوارا کرتا تو زید جو کہ بکر کا ہم مذہب ہے کہتا ہے کہ نہیں ظاہری تعظیم کرلیا کرو۔ بحیثیت استادی ہاں اس سے من حیث الاعتقاد نفرت رکھو۔ یہ قول زید کا کیسا ہے۔ زیادہ ادب فقط

سید اولادرسول محمد میں عفی عنہ قادری برکاتی مارہری

۲۴ رجب المرجب روز جمعہ ۱۳۲۹ھ از بدایوں مدرسہ قادریہ

الجواب: بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

بشرف ملاحظہ حضرت والا برکت صاحبزادہ رفیع القدر جلیل الشان حضرت مولانا سید شاہ اولادرسول محمد میاں صاحب دامت برکاتہم۔

بعد آداب گزارش۔ کرامت نامہ تشریف لایا بعد اس کے روندۂ مخزولہ میں بریلی بدایوں سے پچاس سے زائد رسائل شائع ہوئے تعظیم بدمذہبان کی شناعت آفتاب سے زیادہ روشن کردی گئی یہاں تک کہ فتاوے الحرمین شائع ہوا اب کوئی حاجت اس مسئلہ میں کسی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تفصیل کا باقی نہ رہ گئی ہے جس کو شک ہے وہ ان رسائل اور فتاوے الحرمین کی طرف رجوع لائے وہ بھی عام بدمذہبوں کے لئے تھا نہ کہ خاص مرتدین ان کے لئے اسی قدر بس ہے کہ درمختار میں ہے۔ تبجیل الکافر کفر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۰: کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں

۱) جملہ انبیاء کرام علیہم السلام قبل بعثت بہر حال عمداً وسہواً کفر وضلالت سے باجماع اہلسنت معصوم ہیں۔

۲) اسی طرح منفرت ذنوب ومحقرات امور سے باجماع۔

۳) اسی طرح بعد بعثت تمام صغائر وکبائر سے عمداً باجماع۔

۴) بعد بعثت تمام صغائر وکبائر کے بارے میں سہواً صدور کے بارے میں کیا حکم ہے۔

۵) قبل بعثت تمام صغائر وکبائر کے عمداً یا سہواً صدور کے بارے میں کیا حکم ہے۔

۶) امور تبلیغہ میں کیا اجماعی ہے اور کیا اخلاقی۔ بینوا توجروا۔

الجواب: (۱) بے شک

۲) ہاں نہ صرف ذنوب بلکہ ہر اس امر سے جو باعث نفرت خلق ونگ عار وبدنامی ہو اگرچہ اپنا گناہ نہ ہو جیسے جنون وجذام وبرص ودناءت نسب وزنائے امہات وازواج۔

۳) بعد بعثت تعمد کبائر سے باکماع اہلسنت معصوم ہیں اور مذہب صحیح وحق ومعتمد میں صغائر سے بھی۔ اور خلاف ضعیف ایسے درجہ سقوط میں ہے کہ قابل اعتداد نہیں بلکہ انصافاً سیرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے خلاف پر اجماع صحابہ بتا رہی ہے مجوز نے اس نکتہ سے کی لہٰذا اس کا قول نادانستہ مصادم اجماع واقع ہوا کما یظہر بمطالعۃ الشفاء الشریف و باللہ التوفیق۔

۴) حق یہ ہے کہ بعد بعثت صدور کبیر سہواً سے بھی معصوم ہیں اور سہواً صغیرہ غیر منفرہ میں اکثر اہل ظاہر جانب تجویز ہیں اور جماعت اہل سنت قلب جانب منع واختارہ الامام ابن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حجر المکی وغیرہ اور حق یہ کہ نزاع صورت صغیرہ میں ہے ورنہ بحال سہو معنی وحقیقتاً نافرمانی خود ہی مرتفع ہے۔

۵) کفر وضلال ومنفرات سے قبل بعثت بھی معصوم ہیں باقی میں اختلاف ہے اور اس قدر میں شک نہیں کہ وہ ہر عیب وریب سے ہمیشہ منزہ ہیں یہ عصمت مصطلحہ اس وقت ثابت ہو یا نہ ہو۔

۶) تبلیغ قولاً ہو یا فعلاً اس میں تعمد مخالفت سے بالارادہ معصوم ہیں اور اقوال تبلیغیہ میں سہو وخطا سے بھی۔ افعال تبلیغیہ میں اختلاف ہے ظاہر اولا جواز ہے مگر اس پر تقریر ممکن نہیں۔ بلکہ انتباہ واجب ہے اور ایک جماعت صوفیہ تو حضور اقدس ﷺ پر مطلقاً سہو ناجائز مانتے ہیں اس قول کی تفصیل وتاویل فقیر کے الفیوض المکیہ میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان دین شرح متین مسائل ذیل میں:

۱) کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کا تلفظ یا طریقہ ذکر بطور مشائخ کرام نے میں پہلے نفی مع منفی ادا کرنا اور پھر اس کی مفصل ضروری ترکیب ہر حرف ادا کرنے کی بتا کر پھر الا اللہ ادا کرنا اور کسی ضرورت یا عذر کی وجہ سے مستثنیٰ منہ میں وقف اور فصل سے ادا کرنے میں کوئی محذور شرعی تو نہیں۔

۲) اگر ضرورت حرف مستثنیٰ منہ کے متعلق کچھ دریافت یا بتانے کی ہو تو اس میں حرف تلفظ نفی ومنفی پر ہی اقتصار میں کوئی محذور شرعی ہے یا کیا۔ بینوا توجروا۔

الجواب: حالت ضرورت مستثنیٰ ہے اگر صرف مستثنیٰ منہ تک پہنچا تھا کہ چھینک یا کھانسی آنے یا سانس ٹوٹ جانے سے مجبوراً رکنا پڑا تو حرج نہیں معادل میں الا اللہ کہے پھر بعد رفع عذر زبان سے الا اللہ کہے اور بلا عذر مجبوری صرف مستثنیٰ منہ پر اقتصار ممنوع ہے تعلیم طریقہ ذکر میں ایک ایک کلمہ جدا کرنے میں حرج نہیں مثلاً چار ضربی یوں بتائے کہ پیشانی محاذات زانوئے چپ میں لا کر لا کا لام شروع کرے اور اس کے الف کو زانوئے راست تک کھینچ کر لے جائے اور الہ منہ پھیر کر کہے الا اللہ کی ضرب قلب پر کرے اور اس میں کہیں نفی محض نہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

آسکی بچوں کو تعلیم کرنی ہو تو اس میں بھی یونہی سکھائے کہ پہلے لا کہے جب وہ اسے کہہ لیں پھر "الا اللّٰہ" کہلوائے اگر کسی مسئلہ کا بیان صرف نفی سے متعلق ہو تو وہ پورا کہہ کر بھی بیان ہوسکتا ہے مثلاً لا الہ الا اللّٰہ میں لا نفی جنس کا ہے الہ اسم ہے خبر مقدر ہے لا الہ اللہ میں لا کا مد زیادہ نہ بڑھاؤ الا اللہ میں الہ پر نہ رکو یا لا الہ الا اللہ میں الہ کا ہ کو اشباع نہ کرو غرض مجبوری وضرورت کوئی صورت ایسی نہیں معلوم ہوتی کہ خواہی نخواہی نفی پر اقتصار کرنا پڑے اور اگر ایسا معلوم ہو بھی مثلاً بچے کو دو دو لفظ تعلیم کرنے میں پہلے دو لفظ کہہ کر اتنا انتظار کرنا ہوگا کہ وہ ان کو ادا کر لے پھر الا اللہ کہا جائے (بشرطیکہ حاجت اس کی طرف داعی ہو ورنہ بچے سے بھی اس پر اقتصار کرانا نہ چاہئے) تو یوں کرے کہ تعلیم کی آواز سے دو لفظ کہہ کر معاً اس سے کم آواز سے الا اللہ کہہ لے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۲: کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں کپڑے یا بدن پر کوئی حصہ نجس ہوگیا اس پر پانی ڈالا اور اسی ہاتھ سے جس سے پہلی مرتبہ قطرے پونچھ ڈالے اسی طرح تین مرتبہ پانی ڈالا اور اسی ہاتھ سے جس سے پہلی مرتبہ قطرے پونچھے تھے اس کے دھوئے بغیر قطرے پونچھے تو آیا یہ عضو مغسول اور وہ ہاتھ دونوں پاک ہوجائیں گے بحالیکہ عضو مغسول کو وہ ہاتھ لگا ہے جس نے پہلی مرتبہ اور دوسری مرتبہ غسالہ کو پونچھا تھا اور خود الگ پانی سے دھویا نہ گیا تھا۔

۲) اگر اس ترکیب سے پاک نہ ہوسکے تو کیا کیا جائے۔

۳) بدن کو دھو کر جھٹک دیا سب قطرے گر گئے جو بال کی جڑ میں ہیں یا بہت ہی باریک ہیں جھٹکے سے بھی نہیں گرتے تو ایسی صورت میں عضو تین بار دھو ڈالے پاک ہو جائے گا یا نہیں اگر نہیں تو کیا کرے خاص کر اس صورت میں جب دونوں ہاتھ نجس ہوں۔

۴) بدن پاک کرنے میں ہر بار کے دھونے میں نقاطر جاتا رہنا ضروری ہے یا مطلقاً ہر قطرہ کا خواہ وہ چھوٹا ہو اور پونچھنے سے صرف بدن پر پھیل کر رہ جاتا تو اس کا بھی دور کرنا یعنی وہی پھیلا دینا ضروری ہے۔ بینوا توجروا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الجواب: بدن پاک کرنے میں نہ چھوٹے قطرے صاف کر کے دوبارہ دھونا ضرور نہ انقطاع تقاطر کا انتظار درکار بلکہ قطرات وتقاطر درکنار کا موقوف ہونا لازم نہیں نجاست اگر مرئیہ ہو جب تو اس کے عین کا زوال مطلوب اگر چہ ایک ہی بار میں ہو جائے اور غیر مرئیہ ہو تو زوال کا غلبہ ظن جس کی تقدیر تحدیث سے کی گئی جہاں عصر شرط ہے اور وہ متعذر ہو جیسے مٹی کا گھڑا یا متعر ہو جیسے بھاری قالین دری تو شک لحاف وہاں انقطاع تقاطر ذہاب تری کو قائم مقام عصر رکھا ہے۔ بدن میں عصر ہی درکار نہیں کہ ان کی حاجت ہو صرف تین بار پانی بہہ جانا چاہیے اگر چہ دھار بھی حصہ زیریں پر باقی ہو مثلاً ساق پر نجاست غیر مرئیہ تھی اوپر سے پانی ایک بار بہایا وہ بھی ایڑی سے بہہ رہا ہے دوبارہ اوپر سے پھر بہایا ابھی اسکا سیلان نیچے باقی تھا سہ بارہ پھر بہایا جب یہ پانی اتر گیا تطہیر ہو گئی بلکہ ایک مذہب پر تو انقطاع تقاطر کا انتظار جائز نہیں اگر انتظار کریگا تو طہارت نہ ہوگی کہ ان کے نزدیک تطہیر بدن میں عصر کی جگہ توالی غسلات یعنی تینوں غسل پے در پے ہونا ضرور ہے مذہب ارجح میں اگر چہ اس کی ضرورت نہیں مگر خلاف سے بچنے کے لئے اس کی رعایت ضرور مناسب ہے اس تقریر سے تین سوال اخیر کا جواب ہو گیا۔

درمختار میں ہے:

یطهر محل نجاسة مرئیة بقلعها ای زوال عینها واثرها والوبمرة اوبمافوق ثلث فی الاصح ولابضربقاء اثر لازم ومحل غیر مرئیه بغلبة ظن غاسل محلهابلاعدویه یفتی وقدربغسل وعصرثلث فیماینعصر مبالغابحیث لایقطروبنشرب النجاسة والافبقلعها۔

ردالمحتار میں ہے:

تثلیث جفاف ای جفاف کل غسلة من الغسلات الثلاث وهذاشرط فی غیر البدن ونحوه امافیه فیقوم مقامه توالی

الغسل ثلثاقال فی الحیلة الاظهران کلامن التوالی والجفاف لیس بشرط فیه وقدصرح به فی النوازل وفی الذخیرة مایوافقه اه واقره فی البحر۔

رہاسوال اول یہ تو ظاہر ہوگیا کہ ہر بار قطرات کا پونچھنا فضول تھا بلکہ بلاوجہ ہاتھ ناپاک کرلینا مگر جب کہ اس نے ایسا کیا مثلاً پاؤں پر نجاست تھی سیدھے ہاتھ میں لوٹا لے کر اس پر ایک بار پانی بہایا اور جو قطرات باقی رہے بائیں ہاتھ سے پونچھ لئے تو یہ ہاتھ ناپاک ہوگیا مگر ایسی نجاست سے کہ دوبارہ دھونے سے پاک ہوجائے گی اس لئے کہ ایک بار دھل چکی اب پاؤں پر دوبارہ پانی ڈالنا تھا دوسری بار کے بعد ایک ہی بار ڈالنا رہتا لیکن اس نے دوبارہ دھوکر نجس ہاتھ سے پھر اس کے قطرے پونچھے تو اب پاؤں کو وہ نجاست لگ گئی جو دوبارہ دھونے کی محتاج ہے تو پاؤں کو پھر دوبارہ دھونے کی ضرورت ہوگئی اور ہاتھ بدستور اسی نجاست سے نجس رہا اس میں تخفیف نہ ہوئی کہ اس پر سیلان آب نہ ہو اب پاؤں پر سہ بارہ کا پانی دوبارہ کا حکم میں ہے کہ اس کے بعد ایک بار اور دھونے کی حاجت ہے تو اب پھر پاؤں کو دوبارہ دھونے کی ضرورت ہوگئی وھکذا لہٰذا اسے لازم کہ پاؤں پر دوبارہ پانی نہ بہائے اور قطرات نہ پونچھنے اور ہو ہاتھ جدا دوبارہ دھولے۔

ردالمحتار میں ہے:

قال فی الامداد والمیاه الثلثة متفاوة فی النجاسة فالا لاولی یطهر ماصابته بالغسل ثلثا والثانیة بالثنتین والثالثة بواحدة وکذاالاوانی الثلثة غسل فیهاواحدة بعد واحدة وقیل یطهر الاناء الثالث بمجردالاراقة والثانی بواحدة والاول بثنتین اه واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۵۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر ہلال شوال دن چڑھے تحقیق ہو اور بارش شدید ہو بعض اہل شہر نماز عید پڑھ لیں بعض بسبب بارش نہ پڑھیں تو جماعت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

باقی ماندہ دوسرے دن ادا کریں یا اب انہیں اجازت نہ دی جائے گی کہ نماز ہو چکی اور قہستانی میں ہے:

اوصلی الامام صلاته مع بعض القوم لایقضی من فاتت تلك الصلٰوة عنه لافی الیوم الاول ولامن الغدانتهی، بینواتجروا۔

الجواب: اللھم ھدایۃ الحق والصواب صورت مستفردہ میں جماعت باقی ماندہ بے شک دوسرے دن ادا کریں کہ نماز عید الفطر میں بوجہ عذر ایک دن کی تاخیر جائز ہے اور بارش کا عذر شرعاً مسموع فی الدرمختار:

توخر بعذر کمطر الی الزوال من الغدفقط اه۔

اور صلاۃ العید میں جواز تعداد متفق علیہ ہے بخلاف جمعہ کہ اس میں خلاف ہے اور راجح جواز فی الدالمختار:

تودی بمصرواحدبمواضع کثیرة اتفاقااه۔

یوہیں امام حافظ الدین ابوالبرکات نسفی کا اپنے متن وشرح وافی وکافی میں ارشاد ازالہ اوہام وایقاظ افہام کے لئے کافی ووافی۔ قال رحمۃ اللہ تعالیٰ:

لم تقص ان فاتت مع الامام العیدوفاتت من شخص فانها لاتقضی لانهاماعرفت قربته الابفعله علهی الصلاة والسلام ومافعلهاالابالجماعة فلاتودی الابتلك الصفة اه ملخصلا۔

علامہ بدرالدین محمود عینی رمز الحقائق میں فرماتے ہیں:

صلاهاالامام مع الجماعة ولم یصلهاهو لایقضیه الافی الوقت ولابعده لانهاشرعت بشرائط لاتتم بالمنفرد۔اه

مستخلص میں زیر قول کنز لم تقض ان فاتت مع الام لکھتے ہیں:

معناه لولم یصل رجل مع الامام لایقضیهامنفردالان صلاة العیدلم تشرع علی سبیل الانفراد۔اه

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

یا یہ معنی ہیں کہ امام معین ماذون من السلطان ادا کر چکا ہو اور ان باقی ماندہ میں کوئی مامور نہیں تو اقامت کون کرے فاضل محقق حسن شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام مراقی الفلاح شرح نورالایضاح میں اسی طرف ناظر:

اذاقال من فاتته الصلاة فلم يدركهامع الامام لايقضيها لانهالم تعرف قربته الابشرائط لاتتم بدون الامام اى السلطان اومامورہ اھ۔

اسی لئے فاضل سید احمد مصری اس کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:

اى وقدصلهاالامام اومامورہ فان كان مامورا باقمتهااله ان يقيمهااھ۔قلت وقديشيراليه تعيف الامام فى عبارة النقايةالمذكورة وغيرها كمالايخفى على العارف باساليب الكلام۔

بہر طور عبارت جامع الرموز سے بدیں وجہ کہ نماز ایک بار ہو چکی باقی ماندہ لوگوں کے لئے ممانعت تصور کرنا محض خطا اقول بلکہ اگر نظر سلیم ہو تو وہی عبارت یعینا ما نحن فیہ بین جواز پر دال کہ اس میں صرف دوسرے ہی دن کی نسبت ممانعت نہیں بلکہ جب امام جماعت کر چکے تو اس روز بھی نہ پانے والوں کو منع کرتے ہیں:

حيث قال لافى اليوم ولامن الغد۔

اول بیان ہو چکا کہ تعدد جماعت نماز عید میں بالاتفاق جائز اور معلوم ہے کہ یہ تعدد تقدم وتاخر سے خالی نہیں ہوتا اگر عبارت شرح مختصر الوقایۃ کے یہی معنی ہوتے کہ جب ایک جماعت پڑھ لے تو دوسروں کو مطلقاً اجازت نہیں تو یہ تعدد کیونکر روا ہوتا اور نماز عید کا بھی حکم اس امر میں اس کے مذہب پر جو تعدد جمعہ روا نہیں رکھتا مانند نماز جمعہ ہو جاتا ہے یعنی جماعت سابقہ کی تو نماز ہو گئی باقی سب کی ناجائز کمافی درالمختار:

على المرجوح فالجمعة لمن سبق تحريمة اھ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تو بالیقین معنی کلام وہی ہیں جو ہم نے بیان کئے اور قاطع شعب یہ ہے کہ درمختار میں درصورت فوات مع الامام تصریح کی۔

لو امکنہ الذھاب الی امام اخر فعل لانھا تودی بمصر واحد الخ۔

حاشیہ طحطاویہ علی مراقی الفلاح میں ہے:

لو قدر بعد الفوات مع الامام علی ادراکھا مع غیرہ فعل لانفاق علی جواز تعددھا۔اھ

دیکھو نص فرماتے ہیں کہ ایک امام کے پیچھے نہ پڑھی ہو دوسرے کے پیچھے پڑھے اور حالت عذر میں روز اول و دوم یکساں آج نہ پڑھ سکا تو کل کون مانع واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر بلا عذر نماز عید روز اول نہ پڑھیں تو روز دوم مع الکراہۃ جائز ہے جیسا کہ بعض خطبوں میں لکھا ہے یا اصلا صحیح نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب: نماز عید الفطر میں جو بوجہ عذر ایک دن کی تاخیر روا رکھی ہے وہاں شرط عذر صرف نفی کاہت کے لئے نہیں بلکہ اصل صحت کے لئے ہے یعنی اگر بلا عذر روز اول نہ پڑھی ہو تو روز دوم اصلا صحیح نہیں نہ یہ کہ مع الکراہۃ جائز ہو یا عامہ معتبرات میں اس کی تصریح ہے مصنف خطبہ کہ شخص مجہول ہے قابل اعتماد نہیں اسے نماز عید الاضحیٰ سے اشتباہ گزرا کہ وہاں دو روز کی تاخیر بوجہ عذر بلا کراہت اور بلا عذر بر وجہ کراہت روا ہے فی درالمختار:

توخر بعذر کمطر الی الزوال من الغد فقط واحکامھا احکام الاضحی لکن ھنا یجوز تاخیرھا الی اخر ثالث ایام النحر بلا عذر مع الکراھۃ وبہ۔ای بالعذر یدرلھا فالعذر ھنا نفی الکراھۃ وفی الفطر للصحۃ اھ ملخصا وفی انور الایضاح وشرحہ مراقی الفلاح کلاھما للملامۃ الشرنبلالی توخر صلاۃ عید الفطر بعذر الی الغد فقط وقید العذر

للجواز لالنفی الاکراهة فاذالم یکن عذر لاتصح فی الغداه ملتقطا و فی مجمع الانهر للفاضل شیخ زاده لعذر فی الاضحی لنفی الکراهة حتی لو اخروها الی ثلثة ایام من غیر عذر جازت الصلاة وقداساواوفی الفطر للجواز حتی اخروها الی الغد من غیر عذر لایجوزاه وفی رمز الحقائق للعلامة العینی مثله وفی شرح النفایه للشمس القهستانی لوترکت بغیر عذر سقطت کمافی الخزانة اه وفی شرح المنیة الاکبیر للعلامة الحلبی صلاة عیدالاضحی تجوز فی الیوم الثانی والثالث سواء اخرت بعذر اوبدونه اماصلاة الفطر فلاتجوز الافی الثانی بشرط حصول العذر فی الاول اه وفی الفتاوی الخانیة ان فاتت صلاة الفطر فی الیوم فی الیوم الاول بعذر بعذر تصلی فی الیوم الثانی وان فاتت بغیر بعذر فلاتصلی فی الیوم الثانی فان فاتت فی الیوم الثانی بعذر اوبغیر عذر لاتصلی بعد ذلك واماعیدالاضحی ان فاتت فی الیوم الثانی بعذر او بغیر عذر تصلی فی الیوم الثالث فان فاتت فی الیوم الثالث یعذر اوبغیر عذر لاتصلی بعد ذلك اه۔

بالجملہ اس کا خلاف کتب متداولہ میں فقیر کی نظر سے کسی روایت ضعیفہ میں بھی نہ گزرا۔

اللهم الامارایت فی جواهر الاخلاطی من قوله اذافاتت صلوة عیدالفطر فی الیوم الاول بعذر اوبغیره صلی فی الیوم الثانی ولم یصل بعده اه فیظن ان یکون خطاء من الناسخ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وتحمل ان یکون خلط امن الاخلاطی فانی رایت له غیر مامسئله خالف فیهاالکتب المعتمدة والاسفار المعتبرة۔ واللّٰہ سبحانه وتعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۵۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک جائیداد مصارف درگاہ بعض اولیاء اللہ کے لئے وقف ہے ہمیشہ اس کا تمام بندوبست وانتظام بدست متولیان والا مقام رہا اپنی جگہ دوسرے کو متولی کرنا بھی اکثر انہیں کی رائے پر رہا بعض متولیوں نے اپنے بعد تولیت وصیت کی کہ موصی لہ بربنائے وصیت ان کے بعد متولی ہوا اور بعض نے اپنی حیات و حالت صحت ہی میں تولیت اہل خاندان سے کسی دوسرے کو عطا کردی کہ وہ ان کی صحت میں بجائے ان کی متولی ہوگیا غرض ہمیشہ اختیار ان امور کا بدست متولیان رہا اور عہد قدیم سے اب تک یوہیں اختیارات عامہ انہیں حاصل رہے کہ کسی نے ان کے افعال سے تعرض یا ان کے تصرفات میں دست اندازی نہ کی اب اگر متولی حال اپنی حیات حالت صحت میں اپنی تولیت کلا یا بعضا کسی امین رشید کو منتقل کرے تو یہ انتقال جائز اور متولی ممدوح کو اس کا اختیار حاصل ہے۔ بینوا واتوجروا۔

الجواب: جب کہ صورت مسئلہ وہ ہے کہ سوال مذکور ہوئی تو بلاریب متولی حال کو اپنی حیات وتندرستی میں نقل تولیت کا اختیار حاصل اور جس امین رشید کو وہ متولی کرے بے شک مثل اس کے متولی ہوجائے گا تنویر الابصار:

ارادالمتولی اقامة غیره امقامه فی حیاته ان کان التفویض له عامه صح والالاوفی الهندیة عن المحیط اذا ارادالمتولی ان یقیم غیره مقام نفسه فی حیاته وصحته لایجوزالااذاکان التفویض الیه علی سبیل التعمیم انتهی

قلت وتقریرالسوال صریح فی عموم الختیار الناشئی عن تعمیم التویض وفی المقام عندتدقیق النظرتنکشف غوامض

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لاتکادتخفی علی الفقیہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

صورت مسئولہ بلکہ تمام صوراوقات میں ازروئے فقہیہ کے اولاً لحاظ شرائط واقف کا تولیت وغیرہ میں اورنیز مصالح قضاۃ احکام اسلام کا ضرور تھا اور درصورت نہ ہونے امر سابق کے تعامل قدیم ازقدیم کا اعتبار بغیر عرف حادث کے پس اگر قدیم سے تفویض تولیت کی رائے متصرفین اوقات پر بصورت تعمیم ثابت ہو پس بے شک وہ جائز ہے جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے۔حررہ الفقیر عبدالقادر عفی عنہ۔

(حاشیہ متعلق مسئلہ نمبر ۵۵) فتویٰ بدایوں

سوال: درصورت کہ جائدادی وقف برائے خانقاہ وزیارت ومسجد ودرگاہ متعلق آستانہ بزرگے از بزرگان دین ازقدیم جاری است وعمل معمول متولیاں سابق برہمین است کہ از اولاد آں بزرگ دو شخص یا زیادہ ازاں متولی می شوند بناء علیہ یکے از متولیاں کہ وفات یافتہ در حالت حیات خود برائے تولیت وقف مقبوضہ خود پسر وپسر دیگر متوفی خود بالمناصفہ بطور وصیت درتولیت شریک فرمودہ پس ایں وصیت صحیح است یا باطل۔

الجواب: درصوت مسئولہ موافق معمول سابق وصیت مذکورہ برائے شرکت درتولیت بالمناصفہ جائے پسر وپسر متوفی سابق صحیح است کہ مسئلہ ینظر فی الوقف الی العھود السابق بین المسلمین درکتب فقہ ردالمحتار وغیرہ مصرح است ووصیت کہ برائے وارث مطلقاً باطل است وبرائے غیر وارث وزیادہ از ثلث باطل است مراد ازاں وصیت در متروکہ مملوکہ موصی است وانہم از رضامندی ورثہ صحیح میگردد کہ حق جملہ وارثان متوفی است وپس کما ہو مصرح فی الفقہ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔حررہ الفقیر الحقیر عبدالقادر عفی عنہ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ماذکرہ جناب المجیب اذ فیہ مصیب واللہ اعلم
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ
بمحمد ن المصطفیٰ النبی الامی ﷺ

(فتویٰ فرنگی محل) ہر چند کہ پسر پسر بوقت وجود پسر از ترکہ میت محروم الارث است مگر شرکتش در وصیت تولیت درست است ہر گاہ متولی تولیت پسر دو شخص کردہ و پسر پسر را ہم شریک کردہ وصیت او نافذ خواہد بود موافق وصیت نامہ مرقومہ متوفی تعمیل کردہ خواہد شد الشئی المفوض لاثنین لایمکہ احدھما کالوا کیلین والوصیین والناظرین کذافی الاشباہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ الراجی حضور ربہ القوی ابوالحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی

مسئلہ ۵۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بزرگان دین قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم اجمعین سے ایک بزرگ نے کہ اپنے آبائے کرام کے سجادہ نشین اور جائداد وقفیہ درگاہ خانقاہ کے متولی تھے بنام اپنے صاحبزادہ حامد اور نبیرہ احمد بن محمد کے وصیت فرمائی کہ بعد میرے متوفی تمام جائداد و مصارف درگاہ خانقاہ اور جملہ امور متعلقہ ریاست درگاہی میں شریک مساوی رہیں اور احمد بن نبیرہ میرا باتفاق اپنے عم مکرم کے تصرفات تولیت عمل لائے۔ بعد انتقال بزرگ موصوف احمد و حامد دونوں نے اس وصیت کو قبول و معتبر رکھا لیکن بعد چند روز کے حامد نے تنہا اپنی تولیت چاہی اور احمد کے ساتھ اتفاق پسند نہ کیا از انجا کہ احمد بن محمد کو حامد کے ساتھ اظہار منازعت منظور نہیں لہٰذا بنظر حفظ حقوق و رعایت مصالح احمد بن محمد کو حامد کے ساتھ کہ اپنی حیات من تولیت اپنی کلایا بعضام بنام ایسے شخص راشد امین کے منتقل کرے کہ حامد کو استقلال بالتصرف سے مانع آئے اور استخراج حقوق شرعیہ کر سکے آیا یہ انتقال احمد ڈ کو جائز اور شرط اتفاق کہ وصیت میں مذکور اس کو مانع اور اس فعل میں غرض موصی و حکم وصیت سے عدول ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: متولی اوقاف کا اپنی حیات و عالم صحت میں نقل تولیت کرنا اور دوسرے کو بجائے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اپنے نہ بطریق توکیل بلکہ علی وجہ الاستقلال قائم کردینا صرف اس صورت میں روا کہ اس کے لئے تفویض عام واختیار تم ثابت ہو ورنہ نہیں۔

تنویر الابصار میں ہے:

ارادالمتولی اقامة غیره مقامه فی حیاته ان کان التفویض له عاماصح والالا۔

پس اگر احمد بن محمد کے لئے تفویض عام حاصل ہے تو بے شک اسے نقل تولیت پہنچتا ہے اور جسے وہ اپنی جگہ متولی کردے گا تمام تصرفات قوامیت میں مثل اس کے نفس کے ہو جائے گا اور اس پر بھی یہی واجب ہوگا کہ باتفاق حامد تصرفات کرے کہ جب وقف واحد پر دو متولی ہوں ان میں کسی کو تنہا کا اختیار نہیں ہوتا اور بیع واجارہ امثال ذلک جو تصرف ایک تنہا کرے گا دوسرے کی اجازت پر موقوف رہیں گے اگر اجازت نہ دے گا باطل ہو جائیں گے اور یہ حکم ایک کے ساتھ مختص نہیں دو ہوں تو دو تین ہوں تو تین جس قدر ہوں ہر واحد استقلال بالتصرف سے شرعاً ممنوع اور اتفاق باہمی سب پر لازم حتمی۔ **والممسئلة مصرح بهافی عامة المتون والشروح والفتاوی والمصوی خیرالدین الرملی اکثر ایراد لها فی فتاواه۔ وقال العلامة زین بن نجم المصری فی وکالة الاشباه الشئی مفوض الی اثنین لایملکه احدهما کالوکیلین والصیین والناظرین اخ**

پس بزرگ موصوف نے کہ احمد بن محمد پر اپنے وصیت نامہ میں حامد کے ساتھ اتفاق شرط کیا بے شرط جہت شروع سے خود لازم تھا اس شرط نے کسی امر زائد کا ایجاب نہ کیا اور اسی طرح شرع مطہر حامد پر فرض کرتی ہے کہ باتفاق احمد کام کرے اور ان میں کوئی مستقل بتولیت ومنفرد بتصرف نہ رہے کما ذکرنا لیکن اس لزوم شرطی ووجوب شرعی سے وہ اختیار کہ احمد بن محمد کو تفویض عام سے حاصل ہوا تھا زائل نہیں ہوسکتا۔ **فان الشئی لایتضمن الطال ما لا یتا فیه** ہم کہتے ہیں حامد کو تولیت ثابت احمد کو ناروا رکھنا اور اس کے ساتھ اتفاق کو کہ شرطاً نہ سہی شرعاً فرض تھا پسند نہ کرنا اور اسے تحصیل حقوق شرعیہ سے مانع آنا کسی کی جانب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے تعدی ہے لا جرم کہئے گا احمد بلا جرم ہے اب ہم پوچھتے ہیں پھر حامد کے ترک اتفاق سے احمد کی تولیت باطل ہوگئی لا جرم کہئے گا نہیں۔

ولقدقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الالایجنی جان الاعلی نفسہ۔ وقال ربناتبارك وتعالٰی ولاتزروازرة وزراخری۔

اب ہم دریافت کرتے ہیں تولیت مسلم اگر تفویض عام کہ احمد کے لئے ثابت تھی اس نا اتفاقی حامد سے زائل ہوگئی لا جرم کہے گا نہیں اور ہاں کہئے تو دلیل کہاں ومن ادعی شیئا فعلیہ البرہان پس جب کہ احمد بدستور متولی صحیح وماذون عام ہے تو کیا وجہ ہے کہ وہ اس تصرف سے مجور اور نقل تولیت سے ممنوع رکھا جاتا ہے مگر تعدی غیر بھی اسباب حجر سے شمار کی جائے علامتن وشرح فتاوٰی میں جہاں مسئلہ نقل تولیت لکھتے ہیں تفویض عام کے سوا دوسری شرط ذکر نہیں کرتے پھر ہمیں اپنی جانب سے احدث قید کب روا اگر یہ کہئے کہ متولی منقول الیہ سے اتفاق نہ کرے گا اور شرط تولیت اتفاق ہے تو نقل صحیح نہ ہوگی قلنا اب بھی تو حامد واحمد متفق نہیں جب باوجود اس کے یہ دونوں بدستور متولی ہیں تو اگر ان دونوں میں ایک کے عوض شخص ثالث آجائے تو سوا شخص کے اور بھی کچھ بدلا اس کی تولیت کیونکر صحیح نہ ہوگی ظاہرًا انشاء اعتراض یہ ہے کہ بزرگ مصوف نے جو ان دونوں کے نام وصیت تولیت کی اس نے انہیں دو کو پسند فرمایا اور اس کا مقصود یہی تھا کہ ازمہ تصرفات انہیں دو کے ہاتھ رہیں تیسرا مداخلت نہ کرے جب باوجود بقائے صلاحیت ہر دو ایک کے عوض شخص ثالث قائم کیا جاتا ہے تو یہ غرض موصی کے خلاف اور حکم وصیت سے سرتابی ہے قلنا موصی متبع شرح کر رعایت مصالح وقف رعایت وصین سے بالضرورت اہم اقدم ہوی اور اس نے دو کے لئے وصیت نہ کی مگر اس لئے کہ اشتراک آراء کو وقف کے لئے اصلح وانفع سمجھا اور ایک کی رائے پر راضی نہ ہو۔

اوفی العقود الدریة مقصودہ اجتماع رای شخصین فی تعاطی امور الوقف ولیس ای الواحد کرای الاثنین۔

اب کہ حامد احمد بن محمد کے ساتھ اتفاق نہیں کرتا غرض موصی ومقصود وصیت کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

خلاف اس کی طرف منسوب ہوگا نہ کہ احمد کی جانب بلکہ احمد اس نقل تولیت سے تحصیل غرض اہم میں ساعی ہے کہ خود بلحاظ مصالح حاصہ حامد سے منازعت نہیں چاہتا لہٰذا ایسے شخص کو متولی کرتا ہے کہ اس غرض اہم کو متروک وزائل اور حامد کو تصرف میں مستبد و مستقل نہ ہونے دے اور استخراج حقوق شریعہ کر سکے یہ معنی عین تمثیت مقصود اعلیٰ ومرم اس نے ہے نہ اس کے نافی ومنافی کما لایخفی بالجملہ برتقدیر ثبوت تفویض عام حامد کا اتفاق سے دست کش ہونا اختیارات احمد کا ازالہ نہیں کر سکتا اور صرف اس وجہ بے اصل سے عدم جواز نقل پر نقل و عقل سے کوئی دلیل قائم نہیں بلکہ دلیل اس کے خلاف پر ناطق واللہ عالم بحمیع الحقائق صلی اللہ علی النبی الصدق الصادق سیدنا محمد افضل الخلائق وعلی آلہ وصحبہ الذین ہم جنۃ السلام وجنۃ البوائق۔

مسئلہ ۵۷: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل ذیل میں:

ایک مسلم جو نماز خلاف معمول بہت جلدی سے پڑھ لیتا ہے اس کو زجرًا ایک اور مسلم نے کہا تو نے نماز کو کوئی کیل سمجھ رکھا ہے اس پر ایک دوسرے نے کہا اور کیا بظاہر اس نے بھی زجرًا کہا اس کا کیا حکم ہے؟

۲) کافر مرتد مبتدع بدمذہب فاسق یا اس کو جس کا ان جیسا ہونا قائل کے نزدیک متردد ہو کوئی رشتہ مثل باپ دادا نانا بیٹا بھائی وغیرہ خود لینا کہنا یا کسی اور مسلم کا کہنا حالانکہ ان کو کافر مرتد وغیرہ جیسے ہیں ویسا ہی مانے یہ کیسا ہے یا ایسے لوگوں کو ابتداء سلام کہنا یا ان سے خندہ پیشانی سے پیش آنا ہنسنا بولنا ایسی دوستی رکھنا جیسے دنیادار ہنسنے بولنے کے لئے رکھتے ہیں اور اسی سلسلہ میں انہیں تحائف روانہ کرنا یا ان کی ایسی تعظیم کرنا کہ وہ آئیں تو کھڑے ہو گئے یا تحریرًا تقریرًا انہیں عنایت فرمایا کرم فرمایا مشفق مہربان یا جناب صاحب لکھنا یا اسی طرح کے اور برتاؤ باثر لوگوں سے اگرچہ مذہبی نقطہ نظر سے انہیں ان کے لائق قبیح ہی سمجھیں جائز ہیں یا ناجائز تو کس درجہ کے اور اگر یہ باتیں کسی دینی یا دنیاوی جائز غرض کے حصول کے لئے کریں تو کیا حکم ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ ایسے لوگوں سے ایسا برتاؤ جس سے وہ خوش ہوں یا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اس میں اپنی تعظیم جانیں اگرچہ فاعل کی نیت اس تعظیم یا خوش کرنے کی ہو یا نہ ہو کہاں تک اس حد تک نہیں پہنچا کہ فاعل پر بھی خود ان کی طرح حکم کفر یا بدعت وغیرہ کا عائد ہو۔

۳) بعض لوگ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پورا نہیں پڑھتے بلکہ عبدالحاجۃ جب پڑھتے ہیں صرف لاحول ولاقوۃ پر بے وجہ اقتصار کرتے ہیں یہ اگرچہ سخت قبیح وشنیع ہے مگر اس میں کفر کس طرح کا بھی نہیں یا کیا اس پورے جملہ کا علم صرف جرنا ول مدخول نفی مقرر کرنا کہنا کیسا ہے۔

۴) نصاریٰ وغیرہ کی کچہریوں اور ان احکام، آج کل کے زمانہ والوں کو عدالت یا عادل کہنا اگرچہ سخت حرام ہے اور فقہا نے حکم کفر تک فرمایا اس سے احتراز ضرور ہے مگر دریافت طلب یہ امر ہے کہ یہ حکم کفر مسئلہ مفتی بہا ہے کہ ایسے استعمال کرنے والے کافر ہو جائیں اور اگر ہے تو کیا ق عطی کفر ان پر عائد ہے اور قطعی بھی ایسا کہ جو دوسرا انہیں کافر نہ سمجھے اس کے بھی ایمان میں خلل آجائے۔

۵) کاتب جو اجرت پر کتابت کرتے اور کتابت میں امر خلاف دین ہو اور اجرت پر چھاپنے شائع کرنے والے اس کو شائع کریں یا کوئی شخص بے اجرت محض بے اجرت محض مروت سے ایسا کرے تو اس کا کیا حکم ہے یا کوئی شخص صفائی خط کیلئے کوئی قطعہ وغیرہ لکھے اور اس میں ایسے کلمات بھی نقل کر جائے یا ان سب صور میں زبان سے پڑھے تو کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: (۱) اور کیا کچھ کہنے والے پر بھی الزام نہیں جب کہ اسے بھی اس سارق نماز پر زجر مقصود ہو۔

۲) ان لوگوں کو بے ضرورت ومجبوری ابتداء اسلام حرام اور بلاوجہ شرعی ان سے مخالفت اور ظاہری ملاطفت بھی حرام قرآن عظیم میں قعود معہم سے نہیں صریح موجود اور حدیث میں ان سے بخندہ پیشانی ملنے پر قلب سے نور ایمان نکل جانے کی وعید افعال تعظیمی مثل قیام تو اور سخت تر ہیں یوہیں کلمات مدح حدیث میں ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اذامدح الفاسق غضب الرب واهتزله عرش الرحمن۔

دوسری حدیث میں ہے:

لاتقولو اللمنافق یاسیدفانه ان یك سید کم فقداستخطتم ربکم عزوجل۔

باقی دنیوی مراسم جن میں تعظیم واحتلاط نہ ہوان میں فاسق کا حکم آسان ہے مصالح دینیہ پرنظر کی جائے گی اور مرتد ومتبدع سے بالکل ممانعت اور ضرورات شرعیہ ہر جگہ مستثنیٰ:

فان الضرورات تبیح المخطورات

رشتہ بتانے میں مطلقاً حرج نہیں جیسے عمر بن الخطاب علی بن ابی طالب۔ مع ان الخطاب واباطالب لم یسلمها۔

ان کے ساتھ برتاؤ قولاً وفعلاً ممنوع ہے بے ضرورت اس کا مرتکب عاصی ہے ان کا مثل نہیں جب تک ان کے کفر وبدعت وفسق کو اچھا یا جائز نہ جانے۔

۳) عندالحاجت صرف لاحول ولاقوۃ پر اقتصار قبیح ہے کفر سے کوئی علاقہ نہیں ہے کہ اپنے حول وقوۃ کی نفی کے لئے ہے علم صرف لاحول کہنا حرج نہیں رکھتا۔

۴) عدالت بطور رائج ہے معنی وضعی مقصود نہیں ہوتے لہٰذا تکفیر ناممکن البتہ عادل کہنا ضرور ہے۔ کلمہ کفر ہے مگر محض برائے خوشامد ہوتا ہے لہٰذا تجدید اسلام ونکاح کافی ہاں خلاف ماانزل کو اعتقاداً اعدل جانیں تو قطعی وہی کفر ہے کہ من شك فی کفره فقد کفر۔

۵) القلم احد اللسانین جو زبان سے کہنے پر احکام ہیں وہی قلم پر اور ایسی اجرت حرام اس کی اشاعت حرام اور ایسی مروت فی النار ہاں جب اعتقاد نہ ہو تو کفر نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۸: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ داستان امیر حمزہ جو عمرو عیار کا ذکر ہے یہ عمرو کون ہیں اور ان کی نسبت اس لفظ کا اطلاق کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: سیدنا عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے ہیں فیضی بے فیض نے جب داستان امیر حمزہ رضی اللہ عنہ گڑھا اس میں جہاں صدہا کارنا شائستہ واطوار نا بائستہ مثلاً

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مہر نگار دختر نوشیروان پر فریفتہ ہو کر راتوں کو اس کے محل پر کمند ڈال کر جانا اور معاذ اللہ صحبتیں گرم رکھنا عم مکرم حضور ﷺ اسد اللہ واسد رسولہ سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما کی طرف نسبت کیئے یو ہیں ہزار ہا شہد پن اور مسخرگی کے بیہودہ جتن ان صحابی جلیل رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب کر دیئے اور انہیں معاذ اللہ عیار زور وطرار کے لقب دے کر بخیلہ داستان جاہل بے چارے تبرائی بنائے یہ اس مرد کی ناپاک بیبا کی اور خدا اور رسول پر سخت جرائت تھی مسلمانوں کو ان شیطانی قصوں خصوصًا ان ناپاک لفظوں سے احتراز لازم ہے واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم۔

تصدیق بدایوں

للّٰہ در المجیب ما احسنہ من ناطق بالحق مصیب والعلم للہ حررہ المفتقر الی اللہ المدعو لعبد المقتدر عفی عنہ۔

مسئلہ ۵۹: مولانا المعظم والمکرم والمحترم دامت برکاتہم العالیہ۔ پس از اداب وتسلیمات معروض۔ اخبار محض جو شہادت میں نامقبول ہے۔ اسی کے معنی اردو میں کیا ہیں اور شہادت شرعیہ کسے کہتے ہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: کسی بات کی خبر ان لفظوں سے دینی جو کسی ایسے لفظ سے خالی ہوں جس کا ہونا شریعت مطہرہ نے اس معاملہ کی شہادت میں ضروری رکھا ہے اخبار محض ہے مثلاً یہ کہنا فلاں جگہ چاند ہوا یا آج چاند لوگوں نے دیکھا اخبار محض ہے کہ رمضان مبارک میں بھی معتبر نہیں اور عیدین میں بے لفظ اشہد یہ کہنا بھی کہ میں نے چاند دیکھا اخبار محض ہے ہر امر میں جتنی شرطیں شریعت نے اس پر صحت شہادت کے لئے رکھی ہیں جو شہادت ان کی جامعہ ہو شرعیہ ہے مثلاً زنا میں تین ثقہ عادل مردوں کی شہادت شہادت شرعیہ نہیں ہلال عیدین میں ایک ثقہ عادل کی شہادت شرعیہ نہیں۔ رمضان المبارک میں دس بیس ہنود وہابیہ روافض نیچریہ قادیانیہ وامثالہم کا ہزار حلفوں کے ساتھ شہادت دینا کہ آج ہم نے اس مہینہ کا ہلال دیکھا شہادت شرعیہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۶۰: شہادت کی دو رصورتیں جن میں بلفظ اشہد شہادت دینا ضرور ہے تو کیا خاص یہی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لفظ ہو یا اس کا صرف اردو فارسی وغیرہ کا ترجمہ ہوسکتا ہے جیسے میں شہادت دیتا ہوں یا گواہی دیتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ بینوا توجروا۔

الجواب: ترجمہ بھی کافی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۱: روزدار سے مجبوراً اکراہ شرعی کر کے کسی نے جماع کیا یا کرایا تو روزہ صرف قضا کرے یا مع کفارہ یا کیا؟ بینوا وتاجروا۔

الجواب: صرف قضا ہے۔ اقول اور یہاں اکراہ شرعی کے صرف وہ معنی نہیں کہ قادر کی طرف سے مثلاً قتل یا قطع وغیرہ کی وعید تخویف ہو جس کا ذکر کتاب الاکرہ میں ہے بلکہ مجرد بے اختیاری بھی مسقط کفارہ ہے اس کی صورت عورت میں ظاہر کہ وہ کمزورہ پکڑ کر زبردستی علاج کر دیا مرد میں اس کی شکل یہ ہے کہ مریض ہے جنبش کی طاقت نہیں قرب زن سے اس کے آلہ کو انتشار ہوا کہ وہ امر طبعی ہے اس کے دفع پر ہر انسان قادر نہیں عورت کو منع کرتا رہا وہ نہ مانی یہ دفع پر قادر نہ تھا اس نے زبردستی داخل کر لیا۔ اس صورت میں بھی مرد پر صرف قضا ہے۔

یدل علیه قول الفتح مستدلا علی وجوب الکفارة ذلك امارة الاختیار فعلم ان لا کفارة لو لا اختیار۔ واللّٰہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۶۲: کانوں میں پانی چلا جانا یا خود اس کا ڈال لینا ناقص صوم نہیں ہے کیا یہی حکم ہے اگرچہ دماغ تک پانی پہنچ جائے تو اختلاف تصحیح ہے اور فقیر کے نزدیک راجح افطار۔ ردالمحتار میں ہدایہ وتبیین ومحیط وداولجیہ سے عدم الفطر اور خانیہ وبزازیہ وفتح وبرہان سے فطر کی ترجیح نقل کی اس پر حاشیہ فقیر میں ہے:

اقول: معلوم ان تصحیح قاضی خان مقدم لانه فقیه النفس علی ما فی دلیل الفطر من القوة الا تری ان من غیب حشفة فی دبره اوهی فرجها افطر مع عدم صلاح البدن فی ذلك۔ واللّٰہ تعالٰی اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ ﷺ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

August-2018

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء

شعبہ حفظ: 145

شعبہ ناظرہ: 200

درسِ نظامی: 105

شعبہ تجوید: 11

اور انہی شعبہ جات میں سے 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ و ناظرہ: 14 اساتذہ

شعبہ درسِ نظامی و تجوید: 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم (اسکول): 11 اساتذہ

باورچی: 2

خادم: 4

چوکیدار: 2

کل طلباء کم و بیش 461 اور پورا اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD.BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE:MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA(TRUST)
ACC NO:00500025657003 - branchcode:0050

@markazuloloom

waseem ziyai

www.waseemziyai.com

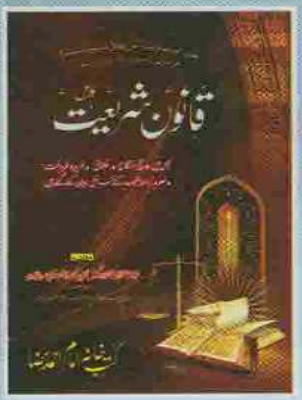

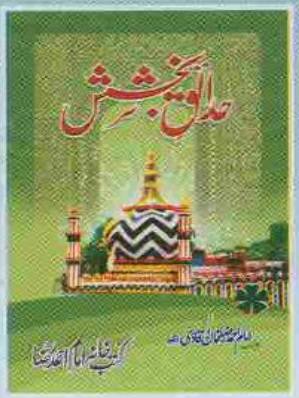

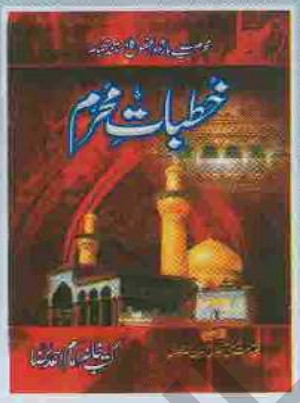

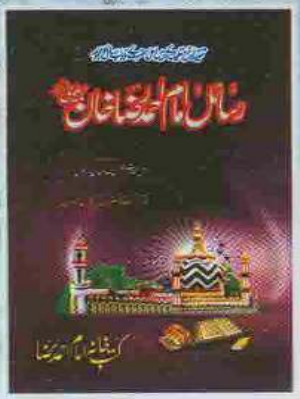

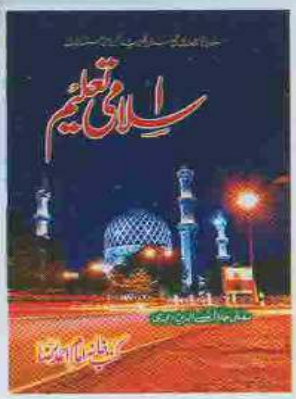

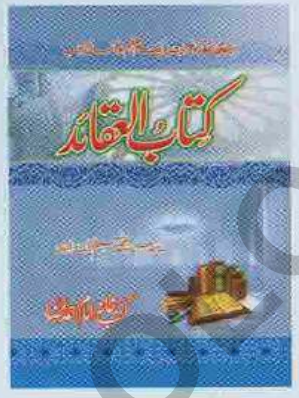

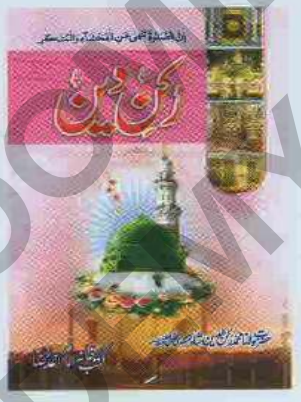

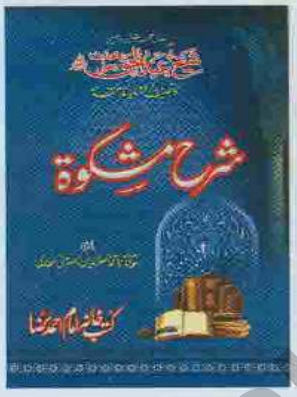

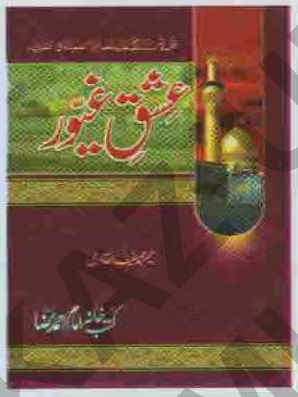

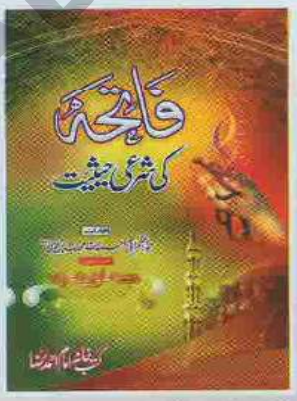

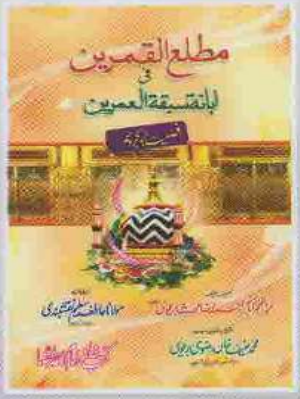

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

www.waseemziyai.com